نمبر ۲]

لڑائی کا اخبار

نمبر ۲] مقام اشاعت - بدھ کا دن جولائی مہینے کی ۱۲ تاریخ سنہ ۱۹۱۸ء [جلد ۱

"اتحادی صداقت - رحم اور انصاف کے لئے لڑ رہے ہیں - اور اس لئے لڑ رہے ہیں کہ انسانوں کا انسانوں سے اور قوموں کا قوموں سے باہمی برتاؤ قائم رکھنے کا صحیح معیار قائم کیا جائے"

ایوریل سر ھار کورٹ بگلر

مضمونوں کی فہرست

۱ — اڈیٹوریل - اسکندا منجانب شہنشاہ معظم و سطلع دنیا فحصیاں

۲ — سرکاری خط -

(۱) مہاراجہ بہادر بڑودہ کے لکھے ہوئے

(۲) خط منجانب آنریبل سید وزیر سمیع اللہ بیگ

۳ — زراعت اور جنگ - نمبر ۱

۴ — سنہ ۱۹۱۸ع کی بڑی لڑائیاں نمبر ۲ - ایک لڑائی کا بیان جو چھ رات دن برابر ہوتی رہی

۵ — صنعت و حرفت اور لڑائی نمبر ۱ - از مسٹر سی ا ے سلیبراتھ - آئی سی ایس

۶ — جماعت وائی ایم سی ا ے اور جنگ نمبر ۱

۷ — لڑائی کی تازہ بتازہ خبریں

۸ — ضلعوں کی خبریں

خاص ضمیمہ مع تصاویر

صفحہ ۱ — لندن کا ایک میلہ

صفحہ ۲ و ۳ و ۴ — ہندوستانی سپاہی - کام اور کھیل کے وقت

لڑائی کا اخبار

پتہ ڈاک	ایڈیٹران - پانڈے ڈاکٹر گارفیلڈ ولیمز پنڈت ستیابند جوشی	پتہ تار
۱ - تھارنہل روڈ - الہ آباد		وارمیر - الہ آباد ۵

یہ اخبار ممالک متحدہ آگرہ اور اودھ کی وار بورڈ کی پبلسٹی کمیٹی کے زیر انتظام چھپتا ہے - جس کے چیرمین وار بورڈ کے پریزیڈنٹ آنریبل سرجان کیمبل صاحب ہیں

اس پبلسٹی کمیٹی کے ممبران مفصلہ ذیل صاحبان ہیں

۱ - مسٹر جی پی ریڈیگن - ایڈیٹر پائنیر اخبار - الہ آباد
۲ - مسٹر جے ایم کے میکنزی - ایڈیٹر انڈین ڈیلی ٹیلیگراف - لکھنؤ
۳ - پنڈت دیابرائین دگم - ایڈیٹر زمانہ - کانپور
۴ - آنریبل ڈاکٹر تیج بہادر سپرو - الہ آباد
۵ - آنریبل پنڈت جگت نرائین - لکھنؤ
۶ - آنریبل سید وزیر حسن - لکھنؤ
۷ - آنریبل مرزا سمیع اللہ بیگ - لکھنؤ
۸ - آنریبل پنڈت موتی لال نہرو - الہ آباد
۹ - پانڈے ڈاکٹر گارفیلڈ ولیمز - ایڈیٹر یو پی ، ڈاکٹ کا اخبار - الہ آباد
۱۰ - پانڈے ڈاکٹر سی اے آرچڈیکن - پرنسپل ایو نگ کرسچین کالج - الہ آباد
۱۱ - ڈی رائٹ رپورٹر فرنٹ نشپ - لکھنؤ
۱۲ - آنریبل مسٹر جسٹس والش - ہائی کورٹ - الہ آباد
۱۳ - شیخ شاہد حسین - بیرسٹر ایٹ لا - لکھنؤ
۱۴ - مسٹر ایس جی حسن - پروفیسر میور سینٹرل کالج - الہ آباد
۱۵ - آنریبل نواب سعادالدولہ سر محمد فیاض علی خان - کے سی آئی ای - کے سی وی او - سی ایس آئی آف پھاسو
۱۶ - آنریبل مہاراجہ سر بھگوتی پرشاد سنگھ بہادری - کے سی آئی ای - کے جی ایل ایف تلوانہ
۱۷ - آنریبل راجہ سر محمد علی محمد خان - کے سی آئی ای ایف محمود آباد
۱۸ - سر او ٹی بی واٹسن - کانپور
۱۹ - آنریبل پنڈت گوکرن ناتھ مسر - لکھنؤ
۲۰ - آنریبل مسٹر سی ایف ڈی لافوس - سی آئی ای - ڈائرکٹر - سررشتہ تعلیم یو پی - الہ آباد
۲۱ - پنڈت وکٹیش نرائین بیواری - ایڈیٹر اودے - الہ آباد

قسمہ وار نمائندوں کی فہرست

قسمت	نام
سہارنپور	مسٹر بی آر بامن جی - بیرسٹر ایٹ لا - سہارنپور
آگرہ	راے راج بہادر صاحب - ایٹہ
روہیلکھنڈ	راے برج لال بدھوار بہادر - بدایوں
الہ آباد	آنریبل مسٹر سی وائی چنتامنی - الہ آباد
جھانسی	آنریبل لاتفنت راجہ لوکیندر ناتھ جگمنپوری - جالون
بنارس	راے سالگ رام بہادر - غازیپور
گورکھپور	بابو ابھے نندن پرشاد - گورکھپور
کمایوں	راے بہادر پنڈت بدری دت جوشی - بیلی تال
فیض آباد	آنریبل راجہ سر محمد تصدق رسول خان کے سی - ایس آئی - جہانگیر آباد - بارہ بنکی

کمیٹی کو اختیار ہے کہ موجودہ تعداد میں حسب ضرورت اضافہ کرے ●

[سلسلہ کے لیئے اخیری صفحہ ۴ دیکھئے

لڑائی کا اخبار

مقام الٰہ آباد — بدھ کا دن جولائی مہینے کی ۲۴ تاریخ سنہ ۱۹۱۸ع

Accession number 12.42.67
Date 24.07.95

۴ اگست کا دن

استدعا منجانب شہنشاہ معظم واسطے دعا فتحیابی

۴ اگست وہ دن ہی جس روز اب سے ۴ برس کا عرصہ گذرا سلطنت برطانیہ نے جرمنی کے مقابل میں جس نے نہایت پاسنہ عہد و پیمان کو توڑ کر بلجیم کے چھوٹے ملک پر حملہ کیا تھا اور بڑی تیزی اشتعال کے ہمارے دوست پڑوسی فرانس کے اوپر فوج کشی کر رہا تھا لڑائی کا اعلان کیا ●

ہمارے حضور بادشاہ سلامت نے اپنے رعایا کو یہہ ارشاد فرمایا ہی کہ یہہ دن بطور ایک خاص متبرک دن کے واسطے دعا مانگنے کے مانا جاوے اور حضور بادشاہ سلامت خود اور حضور شاہزادی اور ہر دو حضرات پارلیمنٹ لندن میں خاص طریق پر دعا مانگینگے ●

یہہ دن ہندوستان میں بھی مانا جاویگا اور مضمون ہذا کا مطلب یہہ ہی کہ اس دن کا کچھہ مطلب اور منفعت بیان کیا جاوے اور وہ طریقے تجویز کئے جاویں جن طریقوں پر کہ یہہ دن خوبی اچھی طرح پر منایا جاوے ●

دعا مانگنے کے لئے جو تحریک کی گئی ہی اس سے مطلب یہہ نہیں ہی کہ ہم کو اپنے معاملہ کے برحق ہونے میں شبہہ ہی یا یہہ کہ ہم کو خداوند کریم کے انصاف میں شبہہ ہی بلکہ اس سے مطلب یہہ ہی کہ ہم کو اس بات کے یاد دلانے کی ضرورت ہی کہ سچائی ایک معاملہ کا برحق ہونا ہی کافی نہیں ہی بلکہ اگر ہم کو خدا کی مہربانی کا یقین ہی تو ہم کو واجب ہی کہ اس معاملہ کو انصاف اور نیک نیتی کے شیوہ آخیر تک قائم رکھیں ●

کیونکہ جیوں جیوں وقت گذرتا جائیگا اس بات کا اندیشہ ہی کہ ایک ایسی لڑائی کے واقعی طور پر قائم رکھنے میں جس میں کہ تمام دنیا شامل ہی اور جس لڑائی کے لئے ایک ناعاقبت اندیش دشمن نے اشتعال دیا ہی ہمارے اعلیٰ درجہ کے خیالات بہادری اور انصاف اور آپنے کو وقف کرنے کے پژمردہ ہونے لگینگے اور یہہ کہ باوجودیکہ ہم نے لڑائی کو ان ہی خیالات کے ساتھہ شروع کیا تھا ہم رفتہ رفتہ اُن خیالات کو بھول جاوینگے اور ہماری حالت ایسی ابتر ہوجاویگی کہ اپنے خاص مطلبوں کے لئے ایک خود غرضانہ لڑائی لڑتے رہینگے - اپنے سپاہیوں کی بابت ہم کو کچھہ بھی خوف نہیں ہی - وے لوگ ہر روز اپنی جانیں خطرہ میں ڈال رہے ہیں اور وے لوگ جانتے ہیں کہ اُن کو کچھہ فایدہ ہونے والا نہیں ہی - لیکن ہم لوگوں کو جو کہ گھر پر ٹھہرے ہوئے ہیں البتہ خوف ہی - خوف اس بات کا کہ شاید ہم خود غرض اور تنگ دل نہ ہوجاویں - شاید ہم نیچ کے فایدے کو عام لوگوں کے فایدے سے زیادہ سمجھیں - خاندان کو قوم کے اوپر ترجیح دیں اور قوم کو سلطنت کے اوپر اور اپنی سلطنت کو بھی تمام انسان کی بھلائی کے اوپر ترجیح دیں ●

یہہ بُلاوا جو دعا مانگنے کے لئے ہم سب لوگوں کو دیا جا رہا ہی سو اس غرض سے ہی کہ ہم اپنے منشا و غرضوں کو پاک کریں یعنی ہماری دنیا ایسی نہ ہونی چاہئے جیسا کہ ہم یا ہمارے پڑوسی چاہتے ہیں بلکہ ایسی ہونی چاہئے جیسی خدا چاہتا ہی ●

یہاں ہندوستان میں ہم لوگوں کو سورج کے طاقت کا کچھہ حال معلوم ہی - یہہ سورج - جو یعنی نیک اور بد پر - اتحادیوں پر اور جرمن لوگوں پر یکساں چمکتا ہی - ہماری گلیوں اور مکانوں میں مچھروں اور بیماری طاعون اور بخار کی وجہ ہیں - جس وقت آسمان میں بادل ہوتا ہی اُس وقت بیماری بڑھتی ہی اور شہروں میں گندگی اور امراض پھیلتے ہیں - پھر سورج چمکتا ہی کھڑکیوں اور دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کھڑے اور بستر اور فرش اور پردے پھیلا دیئے جاتے ہیں - سیل اور جو چوہیں اُس سے زہریلی پیدا ہوتی ہیں دور ہوجاتی ہیں - بیماری کے مادے جاتے رہتے ہیں - جگہیاں اور سوکزن رفع ہو جاتی ہیں - گندی گلیاں خشک ہوجاتی ہیں اور پھر تازہ ہوا چلنے لگتی ہی - اسی طریق پر خداوند کریم انسان اور قوموں کی روحوں کے ساتھہ برتاؤ کرتا ہی بشرطیکہ وے اپنے دلوں کی سیاہیوں کو مثل خود غرضی بد نیتی اور قومی حسد کے خداوند کریم کے پاک موجودگی کے شفاف روشنی میں پیش کریں اور اس بات کا موقع دیں کہ وہ گرمی اور روشنی اُن کے اندر پیوست کرے اور اُن کو پاک کرے ●

اگر اس دعا کے لئے بُلاوا کا کوئی گہرا اثر منظور ہو تو سب سے پہلے ہم کو یہہ لازم ہی کہ ہم ہر ایک خراب خواہش کو خواہ وہ ذاتی ہو یا قومی یا شاہی اُن تاریک گوشوں سے جہاں کہ ہم نے اُن کو اپنے سے چھپا رکھا ہی اور خدا سے اُن کو چھپانے کے لئے کوشش کیا ہی باہر نکالیں اور ہم کو یہہ لازم ہی کہ ہم اپنی پسند اور اپنی رائے کو دور رکھنے کے لئے اور اپنی سلطنت اور قوم کے اور خود اپنے لئے خداوند کریم

کی مرضی اور راے کو منظور کرلے ۔ چاہئے ہم لڑائی کریں ۔

اصلی دعا کے لیئے مذکورہ بالا اول شرط ہی ۔ بعد اس کے جب ہم خود اپنا کوئی فعل اپنے سے بالکل نہیں چھوڑینگے تب ہم اس لڑائی کے متعلق خدا سے دعا مانگ سکتے ہیں اور اپنے اور اپنے اتحادیوں دونوں کے لیئے صرف خداوند کریم کی ہی پاک مرضی کو چاہتے ہوئے ہم تہہ دل سے فتحیابی کے لیئے دعا مانگ سکتے ہیں کیونکہ ہم فتحیابی صرف اس لیئے چاہتے ہیں کہ خدا کی تعریف ہو اور اپنے ساتھیوں کی اصلی بھلائی ہو ۔

حضور بادشاہ سلامت جب اپنے رعایا کو دعا مانگنے کے لیئے ارشاد فرماتے ہیں تو ان کی منشاء اسی قسم کے دعا سے ہی جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے جب جب کوئی آدمی یا قوم یا سلطنت یا اتحادی لوگ کوئی بھاری کام ایسے خیال کے ساتھ شروع کرینگے تو ہرگز ہرگز ناکامیابی نہیں ہوسکتی ۔

پس یہہ بلا صرف مہیران پارلیمنٹ اور افسران اعلیٰ گورنمنٹ ہی کے لیئے نہیں ہی بلکہ یہہ بلا معمولی مرد اور عورت اور لڑکے اور لڑکیان کے لیئے ہی ۔ جو بڑا رسا کہ کسی بڑے بھاری پتھر کے ٹکڑے کے بوجھ کو اٹھا لینے کے قابل ہوتا ہی وہ بہت سی چھوٹی چھوٹی رسیوں سے بنا ہوا ہوتا ہی پس ہر ایک ایسا شخص جو اپنی زندگی کو خداوند کریم کی خدمت میں حق اور عزت اور تصدق کے ساتھہ صرف کریگا مل جل کر ایک ایسی بڑی نہ ٹوٹنے والی طاقت تیار کریگا جو کہ ہماری سلطنت کے کل آدمیوں کو آپس میں باندھہ دیگی اور اس سلطنت کو خرد خداوند کریم کے ساتھہ ملاکر اس کو اس قدر مضبوط کردیگی کہ وہ سلطنت اس بڑے بھاری کام کو انجام دیگی جس کے لیئے خداوند کریم کا اس کو حکم ہی ۔

ہم لوگوں کو یہہ ارشاد ہوا ہی کہ مل جل کر خدا سے دعا مانگنے کے لیئے کوشش کریں لیکن ہم لوگوں کا خیال یہہ ہونا چاہیئے کہ ہم سب کا مطلب و مقصد ایک ہی اور سب کو زندگی پاک کام میں نثار کرنا چاہیئے کیونکہ بغیر ایسے خیالوں کے دعا مانگنے کے وقت اصلی اتفاق ناممکن ہی ۔ جس وقت کوئی پلٹن کسی پل کے اوپر کوچ کرتی ہوئی گذرتی ہی تو اس کو قدم توڑ کر یعنی معمولی چال سے چلنے کے لیئے حکم دیا جاتا ہی کیونکہ فوجی قاعدے سے قدم کا پل کے اوپر ہونا ایسا زبردست ہوگا کہ بڑے مضبوط سے مضبوط پل کے پائداری کو خطرہ میں ڈال دیگا ۔ اسی طرح جب کوئی قوم یا سلطنت مل جل کر چلتی ہی تو اس کی طاقت ایسی زبردست ہوتی ہی کہ اس کا مقابلہ کوئی نہیں کرسکتا ۔ پس اگر ہماری سلطنت مثل ایک بڑے پلٹن کے خود خداوند کریم کے بھروسا کاری و رہنمائی میں اس بڑے مطلب کے حاصل کرنے کے لیئے کوچ کرے جس کی نسبت سارا یقین ہی کہ خداوند کریم کا حکم اس وقت اتحادیاں کو نازل ہوا ہی تو ہماری سلطنت کی طاقت کا حد و پایاں نہیں ہوسکتا ۔

ہم لوگ جو ہندوستان میں ہیں اور جو ہمارے سمجھنے والوں سے پانچ چوتھائی [illegible] میں اپنے خیالات اس پر ظاہر کرنے سے نہیں اٹھا اتفاق کے کام میں کچھ حصہ لے سکتے ہیں ۔ ہم میں سے ہر ایک مسلمان اپنے دل کے سچائی درپانصد کوشش ہی اور پوشیدہ طور پر اپنے کو اور اپنے وقت اور اپنے روپیہ اور اپنے کوشش کو اس بڑے معاملہ میں نثار کرسکتا ہی ۔ اب پھر ہندو اور مسلمان اور عیسائی سب خاص دعا مانگنے کے لیئے ہمارے پرستش گاہوں میں جمع ہوسکتے ہیں ۔ لیکن کیا اتنے سے اور زیادہ ممکن نہیں ہی؟ الہ آباد میں اپنے حال ہی میں ایک ایسا جلسہ ہوا تھا جس میں چار بڑے مذہبی جماعتوں کے [Representatives] قائم مقام دعا مانگنے میں شریک ہوئے تھے ۔ کیا اس مثال کی تقلید ہمارے صوبہ کے ہر قصبہ و گاؤں میں نہیں کی جاسکتی ؟

سوال یہہ ہوتا ہی کہ ایسے جلسہ میں کس طرح یہ کارروائی کی جاوے ۔ سب سے اول تو یہہ ضروری ہی کہ جو لوگ ایسے جلسے کا انتظام کریں ان کی فی الحقیقت ایسی خواہش ہونی چاہیئے کہ ان کی و نماز ان کے تمام قصبہ کے رہنے والوں کی زندگی اس بڑے خدمت میں خدا اور اپنے ساتھیوں کے لیئے صرف ہونگی ۔ جو اصحاب کہ موجود ہوں ان کو جلسے کی غرض کے یاد دہانی کے لیئے ایک چھوٹا ایڈریس [Address] دیا جاوے اور اس کے بعد اگر ممکن ہو تو چند منٹ کے لیئے پاک و سنجیدہ خاموشی اختیار کی جاوے اور اس خاموشی کے وقت میں ہر شخص جو جلسہ میں موجود ہو اس بات کے معلوم کرنے کی کوشش کرے کہ خداوند کریم حاضر و موجود ہی اور اپنے دل کو اس بات کے دریافت کرنے میں مصروف کرے کہ خداوند بزرگ و پاک کی جس کے سچے و برحق معاملہ کے واسطے ہم دعوی کرتے ہیں کہ ہم نے لڑائی لی ہی مرضی کیا ہی ۔

یہہ وقفہ بہت لمبا نہیں ہونا چاہیئے اور اس کے بعد مختلف مذاہب کے [Representatives] قائم مقام لوگوں کو دعائیں مانگنی چاہیئے ۔ یہہ دعائیں ہمارے بہادر سپاہیوں کے لیئے جو لڑ رہے ہیں اور جو زخمی ہو رہے ہیں اور مر رہے ہیں ہونی چاہیئیں ۔ یہہ دعائیں بیوؤں اور یتیموں کے لیئے ہونی چاہیئیں ۔ یہہ دعائیں ہمت اور سرگرمی کے لیئے ہونی چاہیئیں ۔ اور یہہ دعائیں تہ دل سے فتحیابی کے لیئے ہونی چاہیئیں ۔

ہمارے دل میں ایسا خیال ہوتا ہی کہ یہی طریقہ فتحیابی حاصل کرنے کا ہی ۔ ہم کو یہہ معلوم نہیں ہی کہ وہ فتحیابی کیونکر حاصل ہوگی اور نہ یہہ معلوم ہی کہ وہ کب حاصل ہوگی ۔ لیکن یہہ ضرور ہی کہ اگر ہم اس خیال کے ساتھہ آگے بڑھتے چلیں تو فتحیابی ضرور حاصل ہوگی اور جس وقت یہہ فتحیابی حاصل ہوگی تو یہہ ایک سچی ہتھیاروں سے لڑائی کے کامیابی سے بڑھکر اور بڑھکر چیز ہوگی ۔ یعنی وہ حق اور سچائی کی فتحمندی ہوگی اور وہ ایک سچائی اور حق کے نئے زمانہ کا آغاز ہوگا ۔

لوگوں کو ایسا گمان نہیں کرنا چاہیئے کہ اگر ہم صلح کے لیئے زور کے ساتھ خداوند کریم کی لڑائی اور فرمانروائی کو تسلیم کرکے اُس سے دعا مانگیں تو خداوند کریم دھوکے میں آجاویگا - ہم لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ ایک روز نہیں بلکہ اپنی تمام عمر ہم خدا اور خدا کے معاملے کے لیئے صرف کریں - یہی سچے مذہب کی ہدایت ہے - اور ہمارے بادشاہ سلامت کا جو حکم ہوا ہے اُس حکم کی تعمیل یہی ہے •

مبارکباد کے خط

مہاراجہ بہادر بلرامپور لکھتے ہیں

کہ اِس موقع میں محکمہ اشاعت کے قائم ہونے اور ایسے اخبار کے جاری کیئے جانے کی بہت ضرورت تھی جو صرف لڑائی کے معاملات سے تعلق رکھتا ہو - لڑائی کے اخبار سے یہہ ضرورت پوری ہوگئی - بعض اخباروں میں لڑائی کی خبریں گول مول سی ہوتی ہیں - عام لوگ اعلیٰ درجہ کے اخبار خرید نہیں سکتے جن میں قابل اعتبار خبریں چھپی ہیں - اب یہہ لڑائی کا اخبار عام شائقین کو صاف صاف بتائیگا کہ لڑائی کے مختلف میدانوں میں کہاں کہاں کیا کیا ہو رہا ہے •

ایک پُرانا مقولہ (کہاوت) ہے کہ تندرستی ہزار نعمت ہے مگر بہت کم لوگ اُس کی قدر کرتے ہیں جب تک کہ وہ ہاتھ سے جاتی نہیں رہتی - سرکار انگریزی کی حکومت میں ہم چین آرام سے زندگی بسر کرنے کے عادی ہوگئے ہیں (ہماری عادت پڑگئی ہے) - اور چونکہ اُس کی ضد (یعنی تکلیف اور بےاطمینانی) کی حالت ہمارے سامنے موجود نہیں ہے اِس وجہ سے ہم اِس نعمت کی پوری قدر نہیں کرتے - ہمیں محسوس (معلوم) نہیں ہوتا کہ جان و مال کی حفاظت کتنی قیمتی شے (چیز) ہے - اِن نعمتوں کو پیش نظر (نظر کے سامنے) رکھکر انصاف یہی چاہتا ہے کہ ہم بھی سرکار انگریزی کے لیئے اپنا حق ادا کریں - یہہ لڑائی ساری دنیا کی آزادی کے لیئے لڑی جا رہی ہے - اور چونکہ یہہ موقع معمول کے خلاف ہے لہذا خلاف معمول ایثار (اپنے فائدے کا خیال علیحدہ کرکے صرف اوروں کی بھلائی کے لیئے طیار ہو جانا) درکار ہے ایسے نازک وقت پر ہر ہر شخص کو چاہیئے کہ تھوڑا بہت جو کچھہ اُس سے ہوسکے ضرور کردے - تاکہ سب رعایا مل کر روپیہ اور سپاہیوں کی بھرتی سے سرکار کی مدد کرنے میں اپنی ساری طاقت (طاقت) صرف کردے •

اِس جنگ کرنے سے چالیس برس پہلے ہی سے شاہنشاہ جرمنی چپکے چپکے اِس کمبخت لڑائی کی تیاریاں کر رہے تھے - یورپ کی اور سلطنتوں کو اِس لڑائی کے نام سے نفرت تھی - لڑائی کے لیئے [illegible] یہی وجہ ہوئی کہ پہلے پہل ہمارے دشمنوں کو کچھہ کامیابی (مطلب حاصل ہونا) حاصل ہوگئی - مگر اُن کے لیئے یہہ بات بالکل ناممکن ہے کہ سلطنت انگریزی کے لامحدود (بے انتہا) وسایل (ذریعوں) کا مقابلہ کرسکیں - اِس کے علاوہ صداقت (سچائی) حق پسندی اور انصاف ہماری طرف ہے - اور آخرکار حق کی فتح ہونا یقینی ہے جس کے معنی اتحادیوں کے یقینی فتح کے ہیں •

خیر اندیش
بھگوتی پرشاد سنگھہ
مہاراجہ بہادر - بلرامپور

خط بنجانب آنریبل مرزا سمیع اللہ بیگ

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب لڑائی کا اخبار
۱۰ الک منچسٹر

جناب من - جن اغراض سے لڑائی کا اخبار جاری کیا گیا ہے میں اُن سے اتفاق کرنا چاہتا ہوں - قوموں کے اِس بڑی لڑائی میں سب سے بڑھکر جو مطلب کی بات ہے وہ یہہ ہے کہ اُن وجوہات کو سمجھا بوجھا جاوے جن وجوہات سے لاکھوں آدمی نے ایک دوسرے کے مقابل میں تلواریں کھینچ رکھی ہیں - جب آپ دیکھتے ہیں کہ کوئی شخص بیمار ہے تو فوراً یہہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اُس کے جسم میں کسی جگہہ کوئی نقص ہے اور جس وقت آپ کو اُس کی علت معلوم ہو جاتی ہے آپ فوراً اُس کے علاج کا بندوبست کرتے ہیں - میرا خیال ہے کہ منجملہ اُن اغراض کے اِس لڑائی کے اخبار کا ایک غرض یہہ بھی ہوگا کہ وے اسباب جو اِس بڑی لڑائی کے تہ میں ہیں اُن کو صحیح صحیح اور صاف طور پر کھول کر بیان کیا جاوے تاکہ کل انسان اِس لڑائی کے سلسلہ میں اور زیادہ عقلمند اور بہتر حالت میں ہوجاویں - اگر ہم اطمینان کی حالت میں غور کریں تو معلوم ہوگا کہ منجملہ اُن وجوہات کے لڑائی کی ایک وجہہ یہہ بھی ہے کہ ایک انسان کے دل میں دوسرے انسان کے اوپر حکومت کرنے کا شوق ہے - جرمنی چاہتا ہے کہ ساری دنیا پر حکومت کرے اور جو سبب ہے کہ اُس نے اپنے اِس خواہش کے پورا کرنے کے لیئے طاقت اکٹھا کرلی اُس نے حملہ کرنا شروع کردیا - یہی وجہہ لڑائی کی ہے - دیگر حکومت کرنے والی قومیں اب اِس بات کو سمجھتی ہیں کہ یہہ خواہش حکومت کرنے کی کس حد تک جائز ہے اور وہ قومیں پورے طور پر اِس بات کے لیئے کوشش کر رہی ہیں کہ یہہ خواہش حکومت کرنے کی تبدیل کی جاوے اور اُس کی جگہہ پر آپس میں برابری اور بھائی چارہ کا خیال پھیلایا جاوے - جرمنی نے بظاہر اپنے اُصول کو تبدیل نہیں کیا ہے اور غالباً اُس وقت تک تبدیل نہیں کریگی جب تک اُس کو اپنے خواہش پورا کرنے کے لیئے طاقت موجود رہیگی - اِس ملک کے لوگوں کے سامنے یہہ سوال درپیش ہے کہ آیا وے لوگ اِس بات کو پسند کرتے ہیں کہ

ہمیشہ کی تابعداری کرنا پڑے یا یہہ کہ جلد تابعداری سے نجات ہوکر آزادی حاصل ہو — مجھکو ذرا بھی شبہہ نہیں ہی کہ اگر جرمنی نے فتح پایا تو اس کے مطلب یہہ ہونگے کہ جرمنی کی تابعداری تو انتہا وقت تک کے لیئے کرنا پڑیگی — وے ایسی شرائط پر صلح کرینگے جن کی وجہہ سے ہماری ہر طرح کے آمدنی اُن کی مرضی پر ہوجاویگی — ہماری دولت اُن کے بنکوں میں چلی جاویگی اور اُن کی صنعت و حرفت ہمارے صنعت و حرفت کو تباہ کریگی — اور ہماری کانیں اُن کے قبضہ میں چلی جائینگی — لیکن اگر اتحادیں کامیاب ہوئے تو اِس بات کی اُمید ہی کہ ہر اونچی کے ساتھ برابری کا برتاؤ کیا جائیگا اور ہم اپنی نئی برابری میں داخل ہونگے جو اتحادیوں کے قائم کیا ہی — یہہ میرا اس وقت تک کا یقین ہی اور اپنی رائے اور تجربہ کی بنا پر میں اپنے ملک والوں سے پکارکر کہتا ہوں کہ مدد کرو — مدد کرو — مدد کرو — جس طرح سے بھی مدد کرو — ہمدردی سے مدد کرو — روپیہ سے مدد کرو — آدمی سے مدد کرو — اور خون بہانے سے مدد کرو — اگر ہم آزاد قوم ہونا چاہتے ہیں تو ہم لوگوں کے لیئے صرف یہی ایک چارہ رہ گیا ہی ۔

(دستخط) سموئیل ہوگز

زراعت اور جنگ

لڑائی کے زمانہ میں کاشتکاری کی اہمیت

کاشتکار کس طرح لڑائی فتح کرنے میں مدد دے سکتے ہیں

اِس لڑائی سے ایک بڑا سبق ہم کو یہہ ملتا ہی کہ قوم کے لیئے سامان خوراک کا بڑھانا نہایت ہی ضروری کام ہی — ایک بڑے فوجی افسر کی رائے ہی کہ آسٹریا و جرمنی کے پچھلے حملہ میں ملک اٹلی کی فوج کو اِس وجہہ سے شکست ہوئی کہ سنہ ۱۹۱۶ء میں فصل اچھی نہیں ہوئی تھی — لارڈ سیلبورن صاحب صدر انجمن ورق زراعت و ماہی گیری ملک برطانیہ نے اپنی ایک رپورٹ میں (جو پارلیمنٹ کو ارسال کی) پیداوار غلہ کے بڑھانے کی نسبت خاص طور پر توجہہ دلائی ہی — صاحب موصوف لکھتے ہیں "اگر جرمنی نے زراعت میں اس سے زیادہ ترقی نہ کی ہوتی جسکی کہ سلطنت متحدہ (اِنگلینڈ — آئرلینڈ و اسکاٹلینڈ) نے سنہ ۱۸۹۵ء سے لیکر سنہ ۱۹۱۵ء تک کی ہی تو سلطنت جرمنی کا ذخیرہ خوراک جنگ کے دوسرے سال کے ختم ہونے کے بہت پہلے ہی تمام ہو چکا ہوتا اور در حقیقت جرمنی کا اِس لڑائی میں قوم کے انتظامات زراعت پر اتنا ہی انحصار (دار و مدار) ہی جتنا کہ انتظامات فوجی پر — خاص ہمارے صوبہ میں سامان خوراک بڑھانے کی ضرورت اُس کمیٹی نے محسوس کی جس کو پراونشیل وار کانفرنس (صوبہ کی کانفرنس متعلق لڑائی جو لکھنؤ میں گذشتہ مئی میں منعقد ہوئی تھی) نے مقرر کیا تھا — کمیٹی مذکور نے مقابلہ کی

کہ گیہوں (جو اِس صوبہ کی خاص جنس خوراک ہی) کی پیداوار بڑھانے کے لیئے ضلعوار کمیٹیاں مقرر کی جاویں اور اِس فرض کے لیئے محکمہ زراعت کے ساتھہ ملکر کام کیا جاوے — ہم کو یہہ لکھتے ہوئے خوشی ہوئی ہی کہ محکمہ زراعت نے اپنا کام شروع کرنے میں کچھہ بھی دیری نہ کی — آنریبل مسٹر ایچ آر سی ہیلی صاحب بہادر ڈائرکٹر محکمہ زراعت و اینڈ ریکارڈس نے کاغذات دیہی کے گیہوں کی پیداوار بڑھانے کی بابت جو لکھا اِس میں اُنہوں نے اِس بارے میں نہایت قیمتی صلاح اور مشورت درج کیئے ہیں اور مناسب ہوگا کہ میمبران ڈسٹرکٹ (ضلعوار) کمیٹی اُس پر عملدرآمد کریں — اِس کام میں بڑی گنجائش ہی کیونکہ جیسا کہ نوٹ مذکور میں درج ہی اِس صوبہ میں گیہوں کی کاشت کے قابل بہت بڑا رقبہ زمین موجود ہی اور اگر خاص توشہر کی جاوے تو وہ زراعت کے کام میں لایا جاسکتا ہی — نیچے لکھی ہوئی عبارت ہم اِس نوٹ سے نقل کرتے ہیں :—

"اِس صوبہ کے مختلف مقامات کی حالتوں میں اتنا زیادہ فرق ہی کہ سوائے اِس کے کہ نہایت ہی عام طور پر بتلایا جاوے یہہ بیان کرنا مشکل ہی کہ کاشت کے بڑھانے کے لیئے کیا کارروائی کی جانی چاہیئے بعض مقامات پر بڑھانے اور بعض میں گھٹانے کی ضرورت ہی

لڑائی کا اخبار

تصویروں کا ضمیمہ

[News Illustrations Co.

لندن کا مشہور میلہ ولش فلیگ ڈے

اس تصویر میں ایک عورت وہ کپڑے پہلے ہوئے ہی جو ویلس کے کاشتکاروں کی عورتیں بہت مرتبہ ہوا کہ پہنتی تھیں - یہ عورت اس غرض سے روپیہ وصول کرنے نکلی ہی کہ اُس سے ویلس کے سپاہیوں کے آرام کا سامان خریدا جائے - یہ عورت چھوٹی چھوٹی جھنڈیاں بیچ رہی ہی - ایسی ہی ایک جھنڈی یہ ایک ہندوستانی افسر کے کوٹ میں لگا رہی ہی ۔

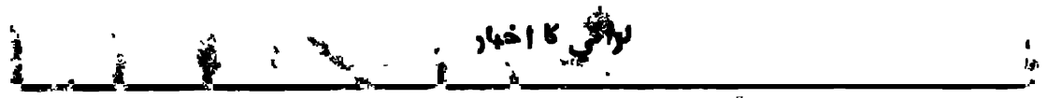

[Photo. Press.

ہندوستانی سپاہیوں کے کھیل تماشے - کشتی کا اکھاڑہ

[Central News.

ہندوستانی سپاہیوں کے کھیل تماشے - سمندر کے کنارے

سمندر کے کنارے برائیٹن کے مقام پر انگلستان کے بچوں کے ساتھ کھیل کر دل بہلا رہے ہیں ۔

ہی جو کاشت میں لائی جاسکتی تھی ۔ اگرچہ اس ملک میں بھی گیہوں کی کاشت کے لیئے موزوں زمین کی کمی ہے اس کی کاشت سے دوسرے اپنے تعلقات زمینوں خالی ہوجائینگے جو گیہوں کی کاشت کے لیئے زیادہ موزوں ہیں کیونکہ ان سے کاشتکاروں کے خاندان اور مزدوروں کے لیئے فصل خریف میں غلہ حاصل ہوسکیگا ۔ جہاں کہیں کوئلہ پاس پاس ہیں اور کاشت خوب ہی وہاں باجرہ وغیرہ (جن میں بیحد غلہ پیدا ہوتا ہے) کے بجائے گیہوں بویا جاسکتا ہے ۔ ضروریا یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ زمینداروں سے درخواست کی جائے کہ جس قدر بڑا رقبہ ممکن ہو گیہوں کی کاشت کے کام میں لائیں ۔ اس صوبہ کے زمینداروں اور زمینداروں کی جماعتوں کی کاشت کا مجموعی رقبہ قریب ۷۰ لاکھ ایکڑ کے ہے ۔ جبکہ بہت سے چھوٹے کاشتکاروں کو فصل خریف بونے کی ضرورت پڑتی ہے جس سے گیہوں کے لیئے اور زیادہ زمین ملنے میں مشکل ہوتی ہے ۔ اس بات کا خیال اکثر زمینداروں کو نہیں ہوتا ۔ زیادہ سرمایہ ہونے کی وجہ سے وہ اپنے خواہش کے مطابق گردش فصل کی ادلا بدلی کرسکتے ہیں اور گیہوں کے لیئے زائد زمین طیار کرنے کے لیئے خرچ برداشت کرسکتے ہیں اور ضروری کھاد خرید سکتے ہیں علاوہ اس کے کہ زمیندار اور خصوصا بڑے زمیندار خود گیہوں کی کاشت کریں ۔ اس طرح بھی اس کارروائی میں مدد دے سکتے ہیں کہ اسامیوں کو کم سود پر بیج قرض دیویں اور کنویں بنوانے میں اُن کی مدد کریں اور ان اضلاع میں جہاں کاشتکاری قریب قریب اور زیادہ نہیں ہی پرانی افتادہ اور بنجر زمین توڑنے کی ترغیب دیویں ۔ ان اصولوں پر عمل کرنے سے زمیندار لوگ اس ضلع کی پیداوار کو ترقی دینے میں اور نیز خوراک کے ذریعے اور وسیلے بڑھانے میں بڑی بڑی مدد دے سکتے ہیں ۔ یعنی اپنی ساری زمین پر گیہوں کی کاشت کرنے سے اور اپنی اسامیوں کی (جن کا ٹھیک حال اُن کو معلوم ہوتا ہے) حسب ضرورت اور موقع مدد دینے سے ۔

" رقبہ کاشت کی پیداوار بڑھانے کے متعلق یہ امر قابل ذکر ہے کہ محکمہ زراعت کے گودموں میں مختلف اچھی قسم کے گیہوں کے بیج بکثرت موجود ہیں اور کئی برس کے تجربہ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ ان بیجوں سے جو نسبت پرانے قسم کے بیجوں کے تمام طور پر قریب ۲۰ فیصدی زیادہ پیداوار ہوتی ہے ۔ اس گیہوں میں ایک اور فائدہ یہ ہے کہ اس کا ڈنٹھل زیادہ مضبوط ہوتا ہے جس سے زیادہ بارش میں اس کے گرنے کا کم خوف ہوتا ہے ۔ اس کی طیاری کے لیئے کم پانی کی ضرورت ہوتی ہے اور اسی وجہ سے بعض قطعات زمین میں جہاں پانی کم ملتا ہے جو کے بجائے ایسے گیہوں کی کاشت بڑی کامیاب ہوئی ہے ۔ جو کاشتکار بیج یا کاشتکاری کے لیئے مویشی خریدنا چاہیں اُن کو تقاوی مل سکتی ہے ۔ محکمہ مذکور فصل کی موجودہ گردش کا تخمینات کے ساتھ تجربہ کر رہا ہے جس سے پیداوار چارا کی بھی کمی نہیں ہوئی ہے اور زیادہ گیہوں بھی پیدا ہوتا ہے اور صدقے کو خوشی ہوگی اگر زمینداران اس کو عام طور پر جاری کرنے میں مل کر کوشش کرینگے اس قسم کی کثرت کاشت کے لیئے بہت زیادہ کھاد استعمال کرنی پڑتی ہے اور محکمہ (زراعت) نے کھاد کی ٹکیاں درست کرنے کے لیئے ڈیمو (کودام) کھول دیئے ہیں اور اس کے متعلق رسالہ چھاپ دیئے ہیں ۔ ایسے و نیز دیگر معاملات میں جو متعلق بڑھانے سامان خوراک کے ہوں محکمہ زراعت کے افسران زمینداروں اور کاشتکاروں کی صلاح و مدد دینے کے لیئے مستعد ہیں اور ڈسٹرکٹ (ضلعوار) کمیٹیاں بنائی ہیں کہ محکمہ زراعت اُن کے کام کی انجام دہی میں عملاً مدد دینے کو طیار ہیں " ۔

اُمید کی جاتی ہے کہ زمیندار ان اس معاملہ میں خوشی سے مل کر کام کرینگے ۔ اسی سلسلہ میں یہ معلوم کرنا خالی از دلچسپی اور فائدہ نہ ہوگا کہ انگلینڈ وغیرہ میں پیداوار خوراک کے بڑھانے میں بڑے بڑے زمیندار کیا کچھ کر رہے ہیں ۔ ہم کو معلوم ہوا ہے کہ زیادہ تر ایسے زمینداروں نے اپنے علاقوں میں خوراک پیدا کرنے کی سوسائٹیاں (جماعتیں) قائم کیا ہے جس سے وہ اپنے کاشتکاروں میں علم زراعت پھیلاتے ہیں اور اُن کو یہ بات ذہن نشین کراتے ہیں کہ قوم کے لیئے سامان خوراک بڑھانے کی سخت ضرورت ہے ۔ انہوں نے ڈیمانسٹریشن فارم (یعنی ایسے کھیت جہاں تجربہ کیا جاتا ہے) بھی کھولے ہیں ۔ جہاں فن زراعت سائنس کے اصول پر سکھاتے ہیں ۔ انہوں نے اچھے بیج اور کھاد بہم پہنچوانے کا بھی انتظام کیا ہے ۔ گذشتہ دو سالوں میں جو عجیب و غریب ترقی برطانیہ نے کی ہے وہ زیادہ تر وہاں کے زمینداروں کی مل کر کوشش کرنے کا نتیجہ ہے ۔ اس سارے مضمون سے یہ ظاہر ہے کہ ہر آدمی جو سامان خوراک کے بڑھانے میں مدد دیتا ہے وہ لڑائی فتح کرنے میں مدد دیتا ہے ۔

سنہ ۱۹۱۸ء کی بڑی لڑائیاں

ایک لڑائی کا بیان جو ۱۷ رات دن ہوتی رہی

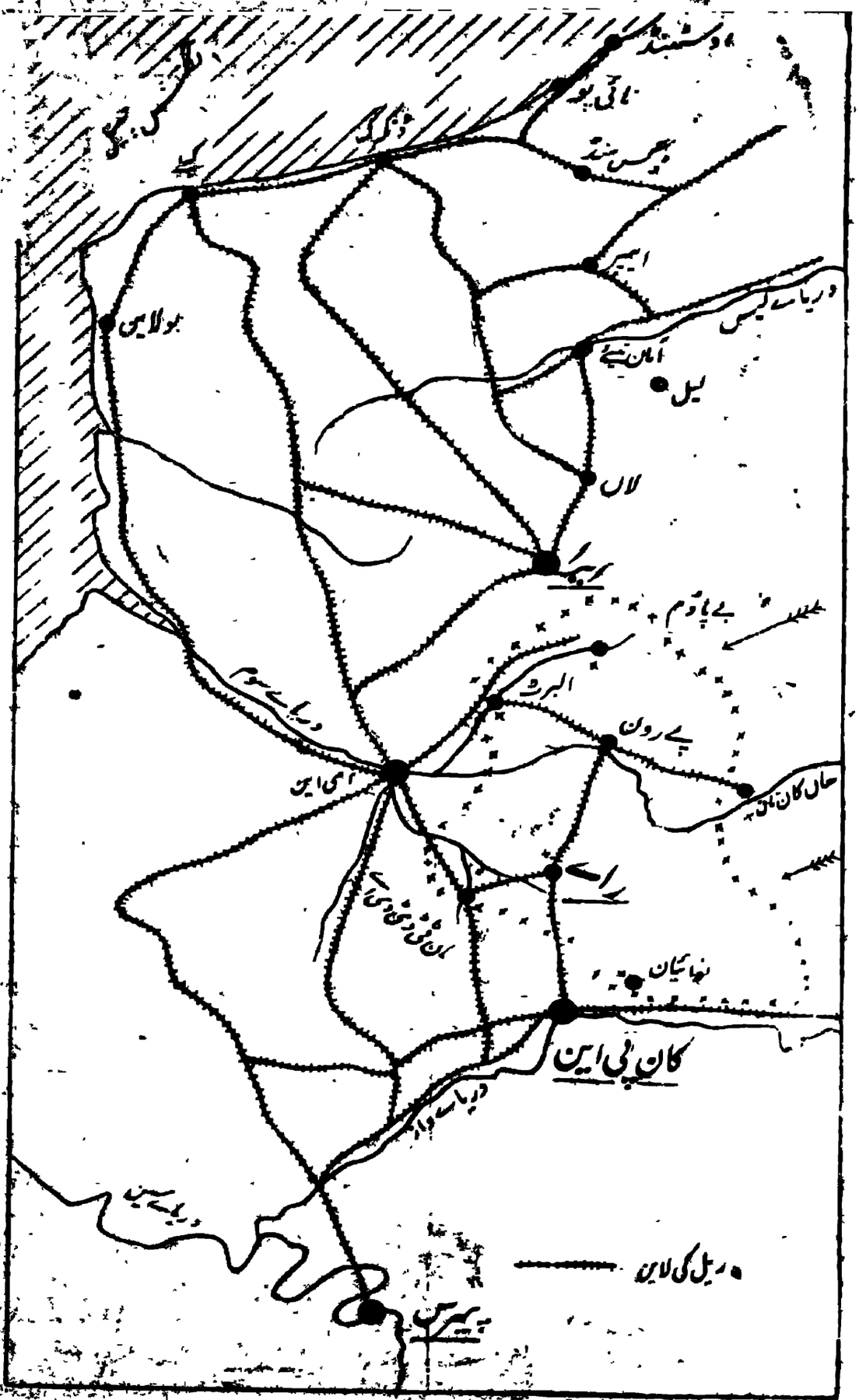

پچھلے ہفتہ میں ہم نے ایک عام بیان جرمن کے آخری حملوں کا دیا تھا جو فرانس میں پچھلے ساڑھے تین مہینہ کے درمیان ہوئی ہیں - اور یہ ظاہر کیا تھا کہ کس طرح باوجود سب سے اچھا موقع فتحیابی کا حاصل ہونے کے و جیسا موقع کہ لڑائی میں کبھی نہیں ملا تھا جرمن ناکامیاب رہا - ہم نے یہ بھی ظاہر کیا تھا کہ ہر ایک پانچویں بڑی لڑائیوں میں جو اس سال جرمنی لڑا ہے کس طرح اس کی ناکامیابی برابر کم ہوتی گئی - پہلی لڑائی میں اس نے بہت کچھ کیا لیکن سب سے اخیر لڑائی میں اس کی مقصد براری کچھ بھی نہ ہوئی - اخبار کے اس نمبر میں ہم اس پہلی لڑائی کا مختصر بیان دینے کی کوشش کریںگے جس کو جرمنی نے قریب قریب جیت لیا تھا - ہمارے ناظرین کو یاد ہوگا کہ اس پہلی لڑائی میں جرمنی کی کوشش یہ تھی کہ مشہور شہر امی این اول اور دریائے واز کی گھاٹی ہوکر پیرس کی طرف کو بڑھے - شمالی فرانس میں امی این ایک مشہور شہر ہے اور دریائے سوم کے کنارے پر واقع ہے - اگر جرمن اس دریا کے کنارے کنارے سمندر کی طرف آگے بڑھتا تو اس کے لیئے یہ ممکن ہوجاتا کہ انگریزی فوجوں کو فرانس کی فوجوں سے الگ کردیتا - امی این فرانس میں وہ مقام ہے جہاں پر انگریزی فوجوں کا صدر مقام ہے اور جو ریل کہ کیلے اور پیرس کے درمیان جاری ہے اس لائن پر یہ بہت مشہور جنکشن ہے - اگر آپ نقشہ کو دیکھینگے تو یہ سب حال آپ کو معلوم ہوجاویگا اور آپ کو یہ سمجھنا آسان ہوجاویگا کہ اگر جرمن کی فوج امی این کے لینے میں کامیاب ہوتی تو وہ لاکھوں انگریزی سپاہیوں کو ایسا الگ کردیتی کہ وہ پھر اوس کو نہ جاسکتے کیونکہ سمندر اُن کے سد راہ ہوتا - جرمن کے فوج کا جو مطلب دریائے واز کے گھاٹی کے نیچے کی طرف بڑھنے سے تھا جیسا کہ آپ کو نقشہ سے معلوم ہوگا وہ مطلب بالکل ظاہر ہے - یعنی فرانس کے صدر مقام یعنی شہر پیرس کے پہنچنے کے لیئے اُس کے واسطے یہ سب سے نزدیک راستہ ہوتا اِس قسم کی لڑائی کے متعلق جس کا ذکر ہے غور کرنے میں ایک بات جو آپ کو ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے وہ یہ ہے کہ ایک فوج محض اپنے مقابل کی فوج کو ہٹا دینے سے فتحیابی حاصل نہیں کرلیتی - کسی فوج کی فتحیابی صرف اُسی حالت میں ہوتی ہے جبکہ وہ اپنے مقابل کی فوج کو یا تو برباد کردیتی ہے یا ایسے مقاموں کو جن کو وہ لینا چاہتی ہے لیتی ہے - تواریخ میں بہت سی ایسی مثالیں ہیں جس میں ایک فوج تو لڑائی میں کامیاب ہوئی اور اگلے دو تین دن یعنی دسویں اور گیارھویں دن ماندی قی اے ہے دریائے آسکر کے کنارے کنارے امی این کی طرف تھوڑی دور اور پہنچنے میں کامیاب ہوئے - لڑائی چھ یا سات دن تک آور جاری رہی لیکن اس مقام سے بہت زیادہ آگے جرمن نہ بڑھ سکے اور جب لڑائی ۱۷ دن تک ہوچکی تو اس کے بعد آور ایک انچ آگے نہ بڑھ سکے - ان تمام سترہ دنوں میں سب سے زیادہ فاصلہ جو جرمن بڑھ سکے وہ چالیس میل تھا اگرچہ اُن کے پاس لاکھوں فوجیں تھیں اور جملی فوج سے انگریزی اور فرانسیسی اُن کا مقابلہ کرسکے تھے اس سے کہیں زیادہ تھیں - لیکن جرمنی لوگ پیرس کی سڑک پر اتنی دور تک آگے بڑھنے میں کامیاب نہیں ہوئے کہ ان کی جرمنائی زیادہ خطرناک سمجھی جاتی - اب آپ نے کل قصہ سن لیا اب جرمن لوگوں نے نہ تو امی این کو اور نہ پیرس کے بڑی سڑکوں کو کبھی لیا اور نہ جرمن لوگ انگریزی فوج کے کسی بڑے حصہ کو الگ کردینے میں ایسا کامیاب ہوئے کہ وہ برباد ہوگیا ہو ۰

لڑائی ۱۷ دن تک وہی اس کے مطلب یہ نہیں ہیں کہ صرف دن ہی دن میں لڑائی رہی بلکہ اس کے معنی یہ ہے ہیں کہ ۱۷ تمام دن و رات لڑائی جاری رہی کیونکہ آج کل کی لڑائیاں دن رات دونوں ہوا کرتی ہیں - لڑائی کے اول چند دنوں تک جرمن کی فوج کی تعداد انگریزی اور فرانسیسیوں کے فوج کی تعداد سے کہیں زیادہ تھی جس کا سبب ہم نے اپنے اخیر پرچہ میں ظاہر کیا تھا - انگریزی اور فرانسیسی فوجوں کو جرمن کے لوگوں سے ہر جگہہ پر مقابلہ کرنے کے لیئے طیار ہونا تھا لیکن برعکس اس کے جرمن اس بات کو خوب جانتے تھے کہ اُن کو حملہ کہاں کرنا تھا اور ایسے ایک مقام پر وے اپنے تمام آدمیوں کو یکجا کرسکے جس کا نتیجہ یہ تھا کہ لڑائی کے شروع میں بعض بعض مقامات پر ایسا ہوا کہ ہر ایک فرانسیسی یا انگریزی سپاہی کے مقابلے کے لیئے چھ چھ جرمن سپاہی موجود تھے - اول چار دن ان جرمن کے سپاہیوں نے انگریزی اور فرانسیسی فوجوں کو دس میل تک ہٹا دیا - پانچویں دن اُن سپاہیوں نے ان کو پانچ میل اَور پیچھے ہٹایا - چھٹویں دن اُنہوں نے چھ یا سات میل اَور انگریزی اور فرانسیسی فوجوں کو پیچھے ہٹایا - اور آٹھویں دن شہر امی این کو جرمن سپاہیوں نے لے لیا جو اتحادیوں کے لیئے ایک بھاری پشت پناہ کا مقام تھا - امی این لڑائی کے آٹھویں دن کے بعد جرمن لوگ میدان جنگ کے شمالی حصہ میں اَور زیادہ نہیں بڑھ سکے کیونکہ اس درمیان میں اُن کو مقام امیرا پر جو اُن کے حملے کا آخری شمالی حد تھا کشت خون کے ساتھ شکست ملی - پھر حال نویں دن جرمن فاتحانہ اتنا زیادہ آگے بڑھے جتنا کہ کبھی نہیں بڑھے تھے - یہ چڑھائی اُن کی بجانب ایک ریلوے جنکشن کے تھی جس کا نام ماندی قی اے ہے - نقشہ میں آپ اس کا مقام امی این کے تھوڑے پیچھے پائینگے - جرمن لوگ اِس ریلوے جنکشن کو لے لینے میں کامیاب ہوئے اور اگلے دو دن یعنی دسویں اور گیارھویں دن ماندی قی اے سے دریائے آسکر کے کنارے کنارے امی این کی طرف تھوڑی دور اور پہنچنے میں کامیاب ہوئے - لڑائی چھ یا سات دن تک اَور جاری رہی لیکن اس مقام سے بہت زیادہ آگے جرمن نہ بڑھ سکے اور جب لڑائی ۱۷ دن تک ہوچکی تو اس کے بعد اَور ایک انچ آگے نہ بڑھ سکے - ان تمام سترہ دنوں میں سب سے زیادہ فاصلہ جو جرمن بڑھ سکے وہ چالیس میل تھا اگرچہ اُن کے پاس لاکھوں فوجیں تھیں اور جملی فوج سے انگریزی اور فرانسیسی اُن کا مقابلہ کرسکے تھے اس سے کہیں زیادہ تھیں - لیکن جرمنی لوگ پیرس کی سڑک پر اتنی دور تک آگے بڑھنے میں کامیاب نہیں ہوئے کہ ان کی جرمنائی زیادہ خطرناک سمجھی جاتی - اب آپ نے کل قصہ سن لیا اب

انگریزوں اور فرانسیسیوں کا پیچھے ہٹ جانا داخل تعجب ہوگا لیکن وہ لوگ اس قدر نہیں ہٹے اور

مقابلہ کے انتخاب ہی پر شکست؟ — اس کا جواب خود ناظرین دیںگے — جواب کے دینے میں آپ کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جرمن کی فوج کے لاکھوں آدمی اصلیت میں مارے گئے اور زخمی ہوئے اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اب اُن کے پاس اتنے آدمی نہیں ہیں کہ وہ فرانس کو کھا جائیں کیونکہ اِدھر تو انتظامیان روز بروز بڑھتی جاتی ہے اور اُدھر جرمن روز بروز کمزور ہوتے جاتے ہیں اور اُن کو مثل امریکہ کے کوئی مدد دینے والا نہیں ہے — اب آپ دیکھ سکتے ہیں کہ یہ لڑائی ایک بڑے معرکہ کی تھی — جرمن لوگوں نے قریب قریب اُس کو جیت لیا تھا لیکن پورے طور پر نہیں — اگر لڑائی میں ایک فرانسیسی ہی کے جس کے معنی یہ ہیں کہ کسی چیز کے قریب پہنچ کر اُس کو نہ پانا ویسا ہی ہے جیسا اُس چیز سے فاصلہ پر رہنا بلکہ لڑائی ایک ایسی مثل ہے جو اِس قریب المثل کے سچائی کو تصدیق کرتی ہے — جن بہادر سپاہیوں نے جرمن کو آمی اون اور پیرس کی سڑک کو لینے سے باز رکھا اُنہوں نے جرمن کو ہندوستان کے لینے سے باز رکھا — کیا آپ نے میرے اِس بیان کو سمجھا؟ اِس کے معنی یہ ہیں کہ اگر جرمن ایک مرتبہ ہماری فوج پر معرکہ میں فتح پاوے تو وہ یا اپنی وہ اپنی فوج کو ہم لوگوں پر پورے طور سے حملہ کرنے کے لیے بھیجیگا لیکن یہ بات وہ اُس وقت تک نہیں کرسکتا جب تک کہ ہمارے بہادر سپاہی صف میں اِس کا مقابلہ کرنے کو ہیں — پس آپ خوشی ہوگی کہ ہندوستان کی قسمت کا انحصار اُن لڑائیوں کے نزدیک ہے جن کا ذکر ہم آپ سے کر رہے ہیں اور جو لڑائی ہزاروں میل کے فاصلہ پر یورپ میں ہو رہی ہیں — اب یہ حالت ہی تو میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ یہ جاننا چاہیں گے کہ اِس فتحیابی کے لیئے خاص عزت کس کو حاصل ہوئی — اگر آپ اِس نقشہ کو ملاحظہ فرمویں تو آپ دیکھینگے کہ ایک آور بڑا مشہور شہر ہے جس کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے آور جس کا نام وائپر ہے — اِس شہر کا نام اِبرا ہی کسی دن میں اِس انجمن کے مقابلہ بیان کرنے کی کوشش کرینگے کہ کسی وجہ سے آمی اون کے لینے کی کوشش کرنا اور اِبرا کو پہلے نہ لینا کیونکہ بہت ہی خطرناک ہوتا ہے — آپ کو میری بات کا یقین کرنا چاہیئے — برٹانیہ بلجی نمبر ۳ جو جنرل پلیمنگ کی سپاہیوں میں تھی اِبرا اور اُس کے اِرد گرد کے ملکوں کی لڑائی کررہی تھی — ۲۸ و ۲۹ مارچ کو جیسا میں نے بیان کیا ہے جرمن نئی بہادر فوج جس میں بہادر آدمی شامل تھے لیکن اِس مقام کو ہر طرف سے گھیر لیا حملہ آور ہوا لیکن ایک انچ بھی اُس کا نہ لے سکا اور اِس حملہ میں اُس کے ہزاروں سپاہی مارے گئے — سب سے بڑی بہادری تباہی اور نقصان جو جرمن کو تمام لڑائی میں ہوئی وہ بھی تباہی اور بربادی اِبرا شہر کے سامنے ہوئی — حقیقت بات یہ ہے کہ جنرل پلمنگ اور اِن کی فوج نے جو اِبرا کی حفاظت کررہی تھی آمی اون کے شہر کو بچایا اور دیگر جنراوں اور فرجوں نے بہت اچھا اچھا کام کیا لیکن اِس جنرل اور اِس فوج نے جو اِبرا کی حفاظت کررہے تھے سب سے اچھا کام کیا — اب نقشہ کو لیکر مرتبہ آور ملاحظہ فرمائیے — اِس نقشہ کے درمیان میں آپ دیکھینگے کہ ملک کا ایک بڑا حصہ ایک ایسی لکیر سے گھرا ہوا ہے جو چاروں سے بنی ہوئی ہے — یہ ملک کا وہ حصہ ہے جس کو جرمن نے لیا لیا اور اِس حصہ ملک کے آگے وہ نہ بڑھ سکے — اِس نقشہ کو ہونا نہیں چاہیئے اِس سے آپ کو اور بہت سے دیگر لڑائیوں کے جو ہم بیان کرینگے سمجھنے میں مدد ملیگی — مثلاً عدہ آیندہ میں ہم دریائے لس کی لڑائی کا حال بیان کرینگے — اگر آپ نقشہ کو ملاحظہ فرماوں تو نقشہ میں اِس دریا کا نشان پاوینگے ۔

صنعت و حرفت اور لڑائی

(مسٹر سی اے سلبراتھ صاحب ۔ آئی سی ایس)

کیا سبب ہے کہ سوتی کپڑے اور پوشاک کی جو قیمت ابھی حال میں تھی اُس سے آپ دو چند ہوگئی؟ کیا سبب ہے کہ ٹک کی قیمت ڈیوڑھی ہوگئی؟ کیا سبب ہے کہ لوہا اور تروپ تروپ تمام دھات کی چیزوں کی قیمت اِس قدر زیادہ ہوگئی ہے؟ یہ سوالات ہیں جن کو غالباً ہندوستان کے ہر ایک مرد اور عورت نے دریافت کیا ہے اور شاید بہت لوگوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اِس قیمت کے بڑھ جانے کا سبب کسی نہ کسی طور پر لڑائی ہے اور غالباً یہی امر ایک ایسی بات ہے جو لڑائی کے ہر اُس شخص کو ہندوستان کے بہت آدمیوں نے فی الحقیقت محسوس کیا ہے ۔

اب سوال یہ ہے کہ لڑائی کی وجہ سے کیونکر چیزوں کی قیمت بڑھ گئی ہے — اِس کا جواب کو زیادہ تر بہت ہی آسان ہے اور اِس کا اصلی سبب سمجھانے کے لیئے کوئی بہت اونچی علمیت کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اِس کے سمجھنے کے لیئے صرف ایک تھوڑی سی معمولی عام سمجھ بوجھ کافی ہے — اِس مضمون میں میں بہت مختصر طور پر اُن خاص سببوں کو بیان کرونگا جن کی وجہ سے چیزوں کی قیمت بڑھ گئی ہے — اور اُمید کرتا ہوں کہ اِس لڑائی کے اخبار کے آیندہ پرچوں میں اِس مضمون کے متعلق زیادہ وضاحت کے ساتھ بیان کرونگا ۔

اب ہم ہر ایک دونوں سوالات مذکورہ بالا کا ایک ایک کرکے جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں —

(۱) کیا سبب ہے کہ سوتی کپڑے اور پوشاک کی جو قیمت ابھی حال میں تھی اُس سے آپ دو چند ہوگئی ہے

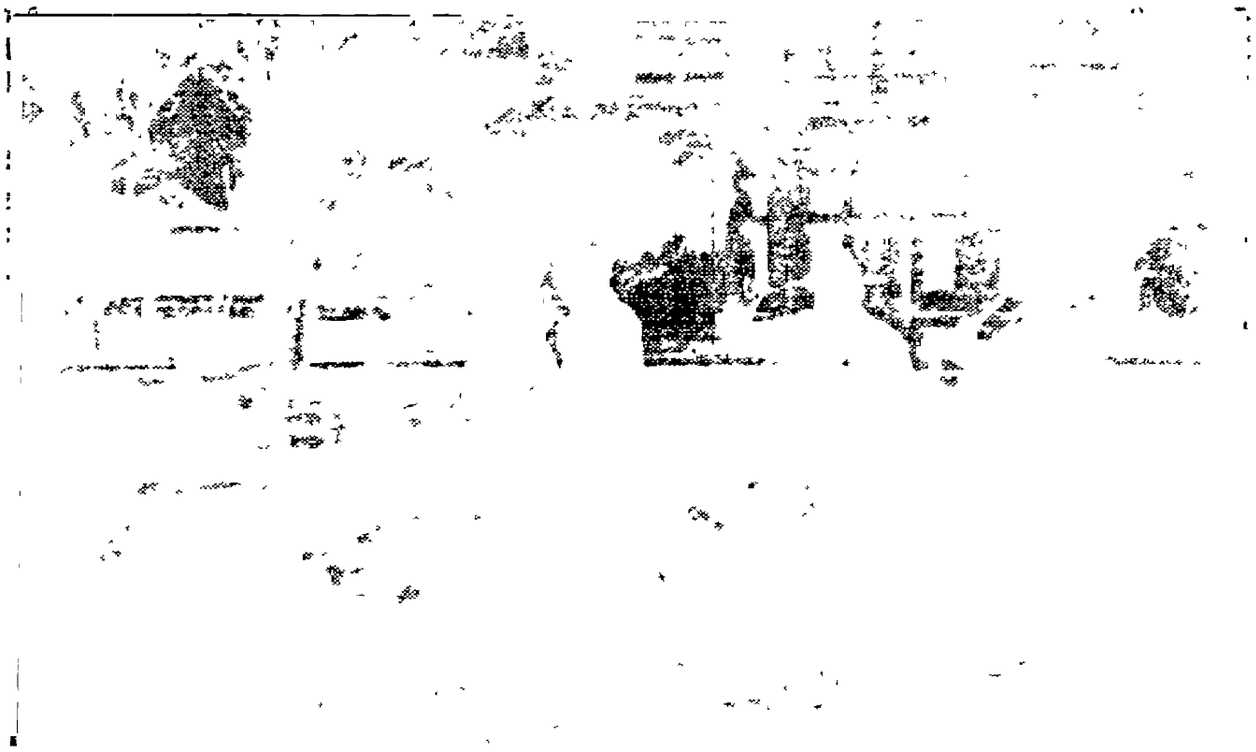

[Central News.

ہندوستانی سپاہیوں کے کھیل تماشے — ناچ

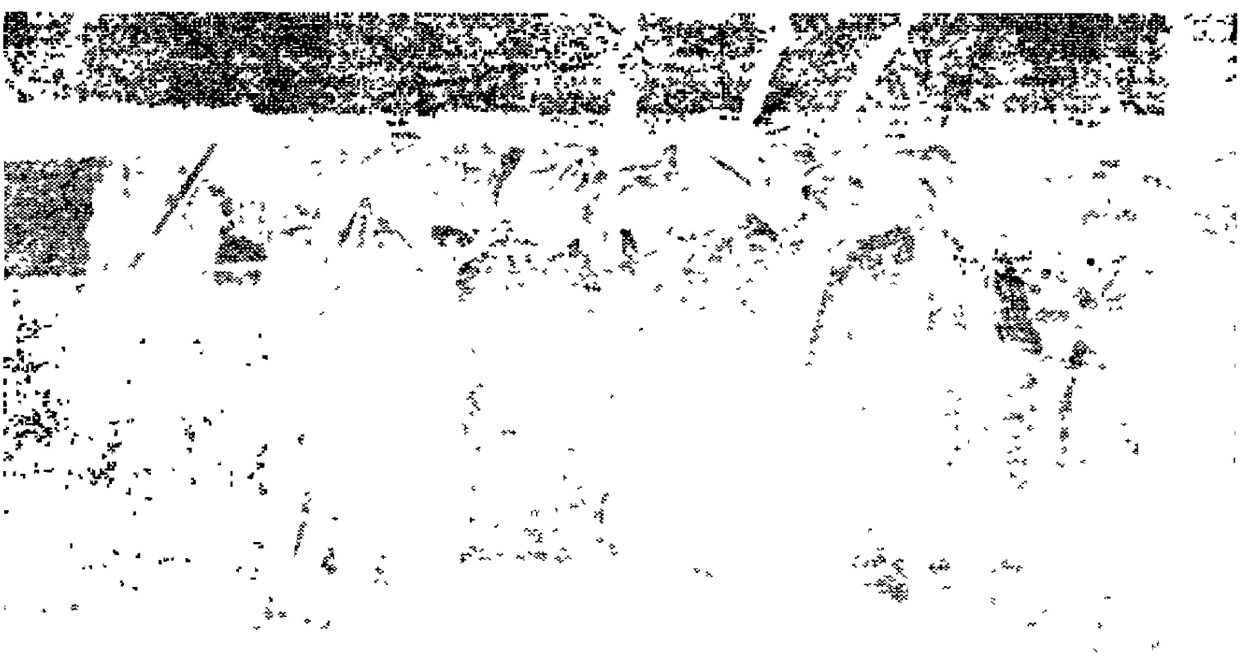

[Newspapers Illustrations Ltd.

. British Official.]

ہندوستانی لشکر میں ڈاکئے کی آمد

لڑائی کا اخبار

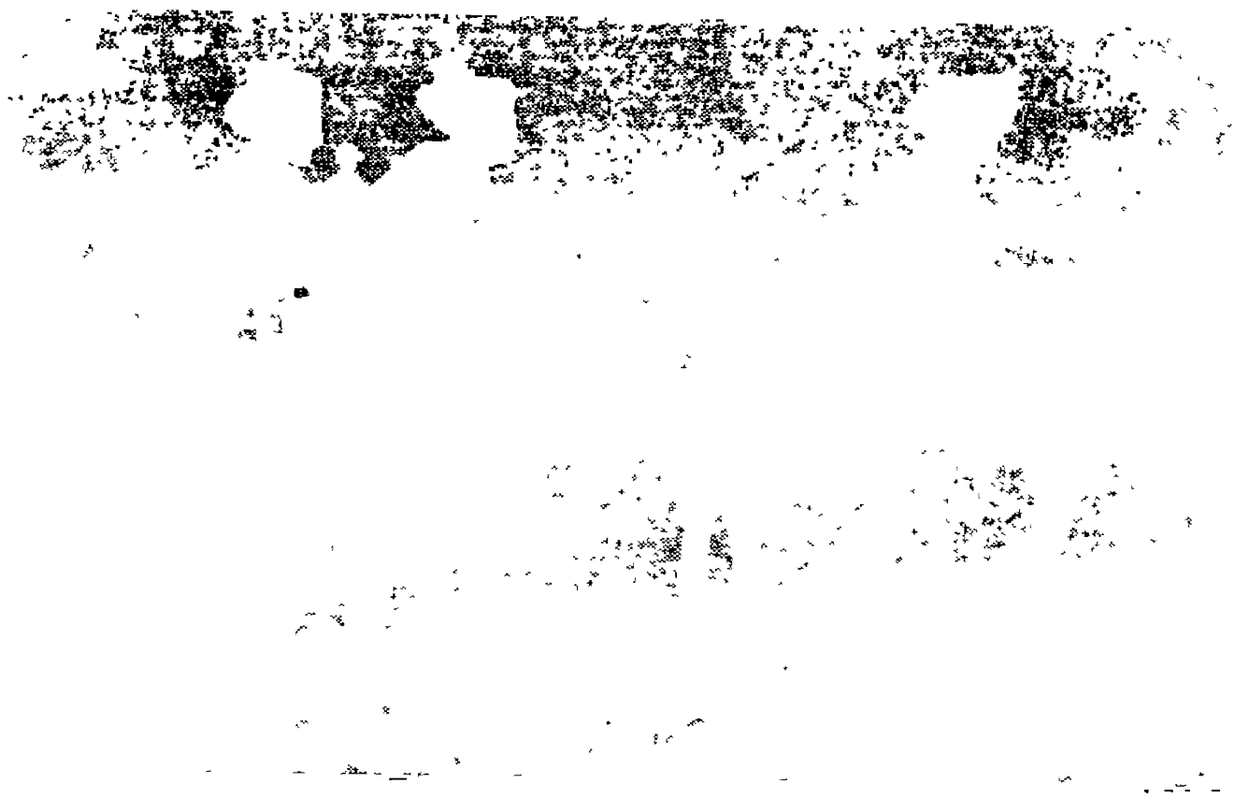

[Official Photo] [Central News.

ہندوستانی سوار خبر رسانی کے کام پر

آگے آگے افسر ہی ۔ اُس کے ہاتھ میں نقشہ ہی جس سے راستہ کا پتہ چلتا ہی

[Daily Mirror.

ہندوستانی سپاہی اپنا فرصت کا وقت صرف کر رہے ہیں

پیشہ کے آدمی جو انگلستان میں اور یورپ اور امریکہ کے دیگر ملکوں میں سوتی کپڑے بنایا کرتے تھے فوج کے لیئے فوج میں چلے گئے - بہت سے کارخانے جن میں سوتی کپڑے بنا کرتے تھے وہ اب مع اپنے تمام کارکنوں کے گولہ بارود یا دیگر سامان لڑائی کے بنانے میں مصروف ہیں - لیکن جس قدر سوتی کپڑے اور پوشاک کی ضرورت ہے اُس میں کمی نہیں ہے بلکہ یہ ضرورت بہ نسبت اُس کے جیسی کہ لڑائی کے شروع ہونے کے پیشتر تھی اَور زیادہ بڑھی ہوئی ہے کیونکہ ہمارے سپاہیوں کو زیادہ پوشاک کی ضرورت ہے اور اُن میں سے بہت سے سپاہی جنس قسم کے کپڑے فوج میں شریک ہونے کے پیشتر پہنتے تھے اُن سے بہت زیادہ اچھے چاہتے ہیں پس جو کارخانے کہ اب بھی کپڑے بناتے ہیں وہ خاص کر اُس زیادہ مقدار کے کپڑے کے بنانے میں مصروف ہیں جن کی فوج کے لیئے ضرورت ہے یہ حالت صرف انگلستان اور امریکہ ہی میں نہیں ہے بلکہ یہی حال ہندوستان میں بھی ہے - تمام کارخانے جہاں تک ممکن ہے سخت محنت سے کام کر رہے ہیں لیکن وہ ہر روز کے لیئے کافی مقدار میں سامان تیار نہیں کرسکتے - اِن کارخانوں کو جو کام کرنا ہے اُس کل کام کے کرنے کے لیئے کافی کام کرنے والے آدمیوں کا ملنا مشکل ہو رہا ہے اور جس شرح سے کہ مزدوری یہ کارخانے قبل لڑائی کے ادا کرتے تھے اُس سے بہت زیادہ ادا کرنا پڑتا ہے - اِن سب وجوہات سے سوتی کپڑے کی قیمت بہت بڑھ گئی ہے - لیکن اِتنا ہی نہیں ہے - جب سے لڑائی شروع ہوئی تب سے سپاہیوں اور لڑائی کے سامان (اِس پرچے میں جو مصنون سمندر کی لڑائی پر ہے اُس کو ملاحظہ فرمائیے) کو لے جانے کے لیئے اِس قدر جہازوں کی ضرورت ہوئی ہے کہ روئی کو ایسے ملکوں سے جہاں یہ پیدا ہوتی ہے انگلستان یا دیگر ملکوں میں جہاں سوتی چیزیں بنتی ہیں لے جانے کے لیئے کافی تعداد میں نہیں ملتے ہیں - اور نہ ہی کافی تعداد میں جہاز اِس غرض سے ملتے ہیں کہ تمام سوتی اسباب جن کی ضرورت ہے ہندوستان یا دیگر ملکوں کو جہاں اُن کی مانگ ہے پہنچاویں - اِس وجہ سے بھی ہندوستان میں سوتی چیزوں کی قیمت اَور بڑھ گئی گو یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اگر یہ ہندوستان میں روئی کی قیمت آج زیادہ بڑھ گئی ہے انگلستان اور امریکہ میں اِس کی قیمت حد سے زیادہ بڑھی ہوئی ہے ●

(۲) کیا سبب ہے کہ نمک کی قیمت دوگنی بڑھ گئی ؟

اِس سوال کا جواب یہ ہے کہ یہ نسبت پہلے کے اب تک ضرورت سے ہندوستان میں کم آتا ہے - پس ہندوستان کے اُس حصہ کے لوگ (خصوصاً بمبئی اور بہار) جو اب تک خاص یورپ سے منگانا چاہتے ہیں اُن کو اب نمک ہندوستان سے لینا پڑتا ہے یہ ہندوستان کا نمک کا مہیا کرنا بڑھ گیا ہے لیکن ہندوستان میں کافی زائد نمک اِس کمی کو پورا کرنے کے لیئے نہیں ہے - علاوہ اِس کے ہمارے ہندوستان کی ریل گاڑیاں لڑائی کے کام میں بہت زیادہ اِستعمال ہو رہی ہیں (جیسا کہ جہازوں کی نسبت ہم نے ابھی اُوپر بیان کیا ہے) اور اِس وجہ سے جس قدر نمک کی ضرورت ہے ہندوستان کے ایک حصہ سے دوسرے حصہ میں لے جانا مشکل ہو گیا ہے - یہ بات افسوس کے ساتھ قبول کی جاتی ہے کہ ایسے وقت میں جبکہ ہر ایک وفادار رعایا اِس بات کی مدد دینے میں جہاں تک ممکن ہے کوشش کر رہی ہے کہ لڑائی کا کامیابی کے ساتھ انجام ہو جاوے بہت سے بیوپاریوں نے یہ دیکھ کر کے کہ نمک کا بہم پہنچنا کم ہو گیا ہے اپنی قیمتوں کو بڑھا دیا ہے - اگرچہ گورنمنٹ جو قریب قریب تمام نمک کے کانوں کی مالک ہے اپنے نمک کے لیئے قیمت پہلے سے زیادہ نہیں لے رہی ہے ●

(۳) کیا سبب ہے کہ لوہا اور قریب قریب تمام دھات کی چیزوں کی قیمت اِس قدر زیادہ ہوگئی ہے ؟

اِس کے سبب کا سمجھنا بہت آسان ہے - ہر ایک شخص کو معلوم ہے کہ لڑائی کے وقت میں توپ بندوق اور دیگر ہتھیار اور گولہ اور سامان لڑائی اور جنگی جہاز اور تجارتی جہاز و ریلوے لائن اور ریلوے اِنجن اور ریل گاڑیاں اور بہت سی چیزیں جو ایک فوج کے لیئے ضروری ہوتی ہیں - اِن سب چیزوں کے بنانے کے لیئے بہت زیادہ مقدار میں لوہا تانبا اور دیگر دھاتوں کی ضرورت ہوتی ہے ●

علاوہ اِس کے ہم کو لوہا اور دیگر دھات بہت زیادہ مقدار میں مختلف ملکوں سے (مثلاً سوئیڈن اور شمالی اِسپین) سے ملا کرتے تھے اور اب اُسی مقدار میں جیسا کہ لڑائی کے پہلے ملا کرتے تھے اُن چیزوں کا ملنا مشکل ہو رہا ہے تجھ تو اِس وجہ سے جیسا کہ ہم نے اُوپر بیان کیا ہے کہ اُن سب چیزوں کے جن کی ہم کو ضرورت ہے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے لیئے کافی تعداد میں جہاز نہیں ملتے - اِس وجہ سے باوجودیکہ دھات کی بنی ہوئی چیزوں کی تعداد جو کہ آج کل بن رہی ہیں بہ نسبت اُس کے جتنا کہ پہلے بنتی تھیں اب بہت ہی زیادہ ہے ہماری فوج کی ضروریات اِس قدر زیادہ بڑھ گئیں ہیں کہ اِن چیزوں میں سے بہت ہی خفیف حصہ معمولی آدمیوں کے اِستعمال کے لیئے رہ گیا ہے - اِن سب باتوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ قیمت بہت زیادہ بڑھ گئی کیونکہ صرف کاریگروں کو ہی بہ نسبت لڑائی کے پہلے کے زیادہ شرح سے مزدوری نہیں دی جارہی ہے بلکہ لوہے کا سمندر کے پار لے جانے کا خرچ بہت زیادہ بڑھ گیا ہے ●

علاوہ اُن چیزوں کے اَور بہت سی چیزیں ہیں جن کی قیمت بڑھ گئی ہے اُن چیزوں کی نسبت میں اُمید کرتا ہوں کہ اِس لڑائی کے اخبار کے آیندہ پرچوں میں تحریر کرونگا ●

اب چونکہ یہ سب چیزیں ہندوستان میں کمیاب ہوتی چلی جا رہی ہیں اور چونکہ یورپ سے یہ

سب چیزیں ہمارے یہاں کافی مقدار میں نہیں آسکتیں تو بہت آدمیوں کا یہہ سوال ہوگا کہ کیا ہندوستان میں ہندوستان کے لئے اور زیادہ ایسی چیزیں نہیں بن سکتیں ؟

جواب یہہ ہی کہ ہندوستان میں ایسی چیزیں اور زیادہ بلکہ بہت زیادہ بن رہی ہیں — ہندوستان میں آج کل بہت چیزیں ایسی بن رہی ہیں جو پہلے کبھی نہیں بنائی گئیں - اور بہت سی ایسی چیزیں جو ہندوستان میں پہلے بنائی جاتی تھیں — وہ اب اتنی زیادہ مقدار میں بنائی جا رہی ہیں جتنا کہ پہلے کبھی نہیں بنیں میونیشن بورڈ [Munition Board] کے بنانے ایک بڑی سپلائی سوسائٹی بھی بنی ہے اس کا یہہ کام ہی کہ جو چیزیں لڑائی کے لئے درکار ہیں ان کے بنانے کے کارخانے میں مدد دے اور ایسی چیزوں کے بنانے بنانے میں جن کی ضرورت ہندوستان میں ہی اور جو کبھی پہلے یہاں نہیں بنتی تھیں یا اگر بنتی تھیں تو کم مقدار میں بنتی تھیں - میں آئندہ کبھی کسی دوسرے [Articles] مضامین میں مختلف صنعت و حرفت کے متعلق جن کو میونیشن بورڈ [Munition Board] مدد دے رہی ہے میں ہندوستان پیدا کر رہی ہے میں کچھ بیان کرونگا ۔

حماعت وائي ايم سي اے و جنگ - نمبر ۱

ہمارا فرض بحق ان لوگوں کے جو لڑ رہے ہیں

ایک عمدہ موقع

جماعت عظیم الشان — وائي ايم سي اے

ہم اپنے ناظرین کی توجہ اس جلسہ کی جانب مائل کراتے ہیں جو تاریخ ۱۵ جون بمقام کوٹھی حضور لفٹننٹ گورنر صاحب واقع نینی تال اس غرض سے منعقد ہوا تھا کہ مبلغ ، هذا میں ایک لاکھ روپیہ جمع کرنے کی کوشش کی جاے تاکہ جو کام وائی ایم سی اے انگریز اور هندوستانی فوجوں میں لڑائی کے متعلق کر رہی ہے اس میں مدد دی جاے - اس جلسہ کے میر مجلس حضور سر هارکورٹ بٹلر نواب لفٹننٹ گورنر صاحب بہادر تھے اور بشپ صاحب لکھنؤ اور جے ٹی رابنسن صاحب سپ نے تقریر فرمائیں ۔

چاہ کہ انتظام حضور لفٹننٹ گورنر صاحب بہادر نے براہ عنایت فرمایا اور چندہ کے کارڈ فراہم کیئے گئے انگریز و هندوستانی سب صاحب حاضر تھے - مبلغ چھ ہزار ایک سو روپیہ کا وعدہ تو جلسہ کے قبل ہی ہو چکا تھا اور چندہ کے کارڈ تعدادی مبلغ پانچ ہزار ایک سو پچھتر جلسہ میں دست بدست دیدے گئے لہذا کل مبلغ گیارہ ہزار دو سو پچھتر روپیہ کا وعدہ اس سرمایہ میں مدد پہنچانے کے لئے ہو چکا ہی — ہم دل و جان سے اس پر فصاحت اپیل کے ساتھ اتفاق کرتے ہیں جو حضور سر هارکورٹ بٹلر صاحب میر مجلس نے اپنی تقریر میں کی - اس اپیل میں متخصص بیان وائي ايم سي اے کی ان مختلف کارروائیوں کا ہی جو " واسطے آسایش و تفریح و رفع تکلیف ہمارے بہادر انگریز و هندوستانی سپاہیوں کے کی ہیں جو ہماری طرف سے اس خدمت و عبدگی کے ساتھ لڑ رہے رہیں " - اگر ہم اُن مصیبتوں کا خیال کریں جو یہہ سپاہی ہماری خاطر سے برداشت کر رہے ہیں تو ہم سے اور کچھہ نہ بن پڑیگا بجز اس کے کہ اس اپیل کا جواب فی الفور نہایت فیاضی کے ساتھ دیں - اُن کی تکلیف رفع کرنے کے لئے جو کچھہ ہم دے سکتے ہیں اُس کا کوئی مقابلہ اُن لوگوں کی ہمت کے ساتھہ نہیں ہوسکتا جو ہماری خاطر سے اپنی جانوں پر کھیلے ہوئے ہیں - ہمارے اِن جوانمردوں کی شان میں یہہ قول شاعر کا صادق آتا ہی —

شعر

آپ کو سوخت اورا کو لذت
یہہ مزا او کباب میں دیکھا

ہمارے خیال میں کوئی شخص ایسا خود غرض یا سنگدل نہ ہوگا جو ایسے عمدہ کام میں جیسا کہ یہہ جماعت وائي ايم سي اے کر رہی ہی مدد دینا نہ چاہیگا — ہم ناظرین کو یقین دلا سکتے ہیں کہ جو روپیہ اِس جماعت کے سرمایہ میں وہ بھیجینگے اُس سے اُن کو خوشی حاصل ہوگی جب اُن کو یہہ معلوم ہوگا کہ جو روپیہ ہم دینگے اُس کا پیسہ پیسہ مناسب طور سے خرچ ہوگا - ہم اُن صاحبوں کی توجہہ اِس امر کی طرف بھی مایل کرانا چاہتے ہیں کہ گو یہہ کام ایک عیسائی جماعت کر رہی ہی لیکن وہ سب مذہبوں کے سپاہیوں کی مدد یکساں طور پر کرتی ہی — یہہ کام محض رفاہ عام کا ہی اور مذہبی نہیں ہی اور هندوستانی فوجوں کی نسبت بلا جانبداری مذہب کے کام کیا جاتا ہی ۔

ہر ایک بڑے مذہب میں یہہ سکھایا جاتا ہی کہ اوروں کی تکلیف رفع کرنے سے زیادہ بہتر و پاک اور کوئی انسانی فرض نہیں ہی اِس لئے اُمید ہی کہ اِس صلح کے اور مذہب و ملت کے لوگ جتنی زیادہ روپیہ اِس سرمایہ میں بھیجینگے ہمیں خوشی ہوگی

حضور سر هلز کورٹ بٹلر صاحب کی تقریر مندرجہ ذیل میں کچھ اضافہ کرنے کی ضرورت نہیں ہی —

ایسوسیئیشن حضور والا صاحب القاب

اے صاحبان ۔ مجھے کو نہایت مسرت اس بات سے ہی کہ آج سہ پہر کو آپ صاحبوں سے ملاقات ہوئی اور یہہ موقع ملا کہ جماعت موسومہ یمک مین کرسچین ایسوسیئیشن کے کام میں جو مجھے دلچسپی ہی اُسے ظاہر کروں ۔ اِس کارخانہ عظیم کی جو کارروائیاں اِس وقت ہیں اُن سے زیادہ کسی اَور کارخانہ کی نہ ہونگی ۔ کام و محنت کی مد یوجہہ اِس جنگ کے بہت زیادہ وسیع ہی ۔ قبل سنہ ۱۹۱۴ء کے بہت کم شاخیں اِس ایسوسیئیشن کی موجود تہیں اور جو شاخیں کہ واقعی موجود تہیں وہ صرف انگریزی فوجوں میں کام کرتی تہیں ۔ لیکن جب لڑائی سنہ ۱۹۱۴ء میں شروع ہوئی ۔ اور ہندوستانی فوج فرانس کو بھیجی گئی ۔ اُس وقت جماعت وائی ایم سی اے نے اِس کام کی ہاہت میں پورا اُتر کر ہندوستانی فوجوں میں نیا کام شروع کرنے کا بیڑا اُٹھا لیا ۔ بعض لوگوں کے دلوں میں یہہ شبہہ پیدا ہوا کہ یہہ نیا کام قرین مصلحت ہی یا نہیں ۔ خوف یہہ تہا کہ لفظ " کرسچین " سے نا واقف لوگوں کو یہہ خیال ہوگا کہ مذہب تبدیل کرانا یا عیسائی بنانا منظور ہی ۔ لیکن ایسی کوئی خواہش اس ایسوسیئیشن کے خیال میں نہیں ہی اور دانشمندی کے ساتھہ یہہ تجویز ہوئی کہ شروع سے ہی یہہ بات ظاہر کردی جاے کہ جماعت وائی ایم سی اے کی کارروائی ہندوستانی فوجوں میں محض رفیقانہ ہونی چاہیئے ۔ مقامات خورد و نوش و مقامات تفریح و مقامات نوشت خواند و شام کے جلسے کتب خانے اور اکھاڑے اور مریضوں کی مزاج پُرسی وغیرہ کا کام ۔ یہی چند خدمات ہیں جو جماعت موصوف نے اپنے ذمہ لی ۔ بے پڑھے لکھے ہندوستانی یعنی فوجی و غیر فوجی لوگوں کی چٹھیاں لکھنا بھی ایک بڑا کام اِس جماعت کا تہا ۔ جس خوبی کے ساتھہ یہہ سب کام انجام پایا ہی مجھہ کو نہ صرف اپنے مشاہدے سے بلکہ اپنے دوستوں کی متعدد سے درخواست کرتا ہوں کہ اِس کام میں مدد کریں ۔

چٹھیوں سے بھی معلوم ہوا ہی ۔ جس وقت لڑائی کی سختیاں نہایت زیادہ تہیں اور سامان خوشی نہایت کم تہے اُس وقت اِس جماعت نے ہمارے بہادر سپاہی انگریز اور ہندوستانیوں کے جان میں جان ڈالی ۔ اور کل عوام الناس اور بالخصوص اُن لوگوں پر جو اِس امن و امان کے فایدے اُٹھا رہے ہیں کہ جس میں ہم سب رہتے ہیں ایک عظیم بار احسان اِس جماعت کا ہی ۔

فی الحال ایک اپیل بدیں غرض کیا گیا ہی کہ ممالک متحدہ میں اِس جماعت کے کام کے لیئے ایک لاکھہ روپیہ بہم پہنچایا جاے ۔ یہہ اپیل از نام رہڈ کراس کمیٹی سنہ ۱۹۱۸ء کے مشہور ہی ۔ ہندوستانی نیشنل کونسل جماعت وائی ایم سی اے ذمہدار اُس کام کی ہی جو انگریزی فوجوں کے لیئے ہندوستان و میسوپوٹامیہ و افریقہ شرقی میں اور ہندوستانی فوج کے لیئے فرانس و مصر و فلسطین میں کیا گیا ہی ۔ یعنی جیل یا کاتھہ کے بارکیں بغرض تفریح وغیرہ صف جنگ کے پیچھے ڈالے گئے ہیں ۔ علاوہ اِس کے کونسل مذکور نے بہت سے کام بزمانہ امن و امان ہندوستان میں کیئے ہیں اور نہ صرف بڑے بڑے شہروں میں بلکہ متعدد دیہات و قصبات میں بھی کیئے ہیں ۔ اِمسال خرچ کے اِنتظام کے لیئے کونسل کو ۱۹ لاکھہ روپیہ پہنچانے کی ضرورت ہی ۔

اِس میں سے اِس ضلع کے حصہ میں ایک لاکھہ قرار پایا ہی ۔ میں یہہ اِطلاع دے چکا ہوں کہ اِس جماعت کے کام کی میں بہت قدر کرتا ہوں اور اب میں فیاض رؤسا ممالک متحدہ انگریز اور ہندوستانیوں سے اِلتجا کرتا ہوں کہ اِس درخواست کا جواب شافی طور پر دیں ۔ ایک رقم کثیر پارسال کانپور سے وصول ہوئی تہی کہ جو تجارتی دارالسلطنت اِس صوبہ کا ہی یہہ ایک بڑا شہر ہی جس میں ترقی روز افزوں ہوتی ہی اور یہہ سب خود اُسی کی کوشش کا ثمرہ ہی اور آیندہ بڑا عروج اُس کے پیش نظر ہی انگریزی کارخانہ داران و سوداگران کانپور اُن عمدہ کاموں کی مدد کرنے میں جو اُن کی تجویز و خیال و سمجھہ میں اچھے معلوم ہوتے ہیں کبھی پیچھے نہیں رہے ۔ میں ہر درجہ کے عہدہداروں اور ہندوستانی عوام الناس سے درخواست کرتا ہوں کہ اِس جماعت کی تحریک میں اِمداد کریں کہ جس کا اِنتظام اب ایک بڑے پیمانہ پر واسطے آسایش و تفریح و رفع تکلیف ہمارے بہادر انگریز و ہندوستانی سپاہیوں کے کیا ہی کہ جو ہماری خاطر اِس خوبی و عمدگی کے ساتھہ لڑ رہے ہیں ۔ مجھہ کو بھروسہ ہی کہ اگر اِس اپیل کا اِنتظام مناسب طور پر ہوا تو لاکھہ روپیہ بہت جلد آجاویگا کسی شخص کو تہوڑا چندہ بھیجنے میں بھی تامل نہ ہونا چاہئے ۔ یہہ دوسروں کی خدمت ہی ۔ صریحا یہہ کام متعلقہ جنگ ہی ۔ یہہ ایسی خدمت ہی جس کے صلہ میں وہ بہادر آدمی جو ہمارے لیئے تکالیف اُٹھا رہے ہیں احسان لازوال مانینگے ۔ جو کام یہہ جماعت بذریعہ اپنے جاں نثار کارکنان کے بلا قید مذہب و ملت یا قومیت اور بلا جرب زبانی و تعصب کے کر رہی ہی وہ ایمانداری و راستی و مردانگی کا ہی ۔ میں ممالک متحدہ سے اِس کی اِمداد کے لیئے درخواست کرتا رہوں ۔

(ہم کو اُمید ہی کہ ہر ہفتہ میں ہم ایسے مضامین شایع کرینگے جن سے اِس جماعت وائی ایم سی اے کی عمدہ کارروائی معلوم ہو ۔ یہہ اِنتظام ہوگیا ہی کہ جو لوگ اِس جماعت کے کام میں واقعی مصروف ہیں وہ ہمارے پاس اپنی چشمدید حالات لکھوا کر بھیج دیا کریں ۔ از ایڈیٹر وار جرنل ۔)

تازہ بتازہ خبریں

اتحادیوں کی رزمگاہ (لڑائی کا میدان) پانچ بڑے حصوں میں تقسیم کی جاسکتی ہی - (۱) مغربی محاذ یا پچھم کا میدان جو رودبار انگلستان سے آگر - پچھم رخ سوئٹزرلینڈ تک پھیلا ہوا ہی - (سوئٹزرلینڈ ایک غیرجانبدار ملک ہی جو لڑائی میں کسی طرف سے شریک نہیں ہی) - (۲) اطالوی میدان جو سوئٹزر لینڈ کے دکھن - یورپ سے شروع ہوتا ہی اور بحر ادریاٹک تک بلکہ شہر وینس کے آگر تک چلا آتا ہی - (۳) بلقانی میدان بحر ادریاٹک اور دیلونا کے یورپ سے بحر ایجین کے یورپ میں سلونیکا تک - (۴) میدان فلسطین یوانت کے ساحل سے دریائے جارڈن کے یورپ بیت المقدس تک - (۵) مسوپوٹامیہ کا میدان دریائے فراط سے سرحد فارس کے اس خط تک جو بغداد کے آگر تک پہنچتا ہی - مدرسے کی کسی اٹلس (نقشوں کی کتاب) کی مدد سے " اموائر وار سیپ " نامی لڑائی کے نقشہ میں یہہ پانچوں میدان آپ کو مل سکتے ہیں - یہہ نقشہ لڑائی کے اخبار کے پہلے پرچے کے ساتھ آپ کو مفت دیا جا چکا ہی *

ان پانچوں میدانوں میں مقامی لڑائیاں برابر ہورہی ہیں - کوئی ایسا دن نہیں گذرتا جب لڑائی نہ ہوتی ہو - اگر اب سے سو برس پہلے ایسی لڑائیاں ہوا کرتیں تو یہہ بہت ہی (اہم) ضروری سمجھی جایا کرتیں - مگر آجکل تو یہہ معمولی بات سمجھی جاتی ہی اور ان کے لئے کوئی علیحدہ یادداشت نہیں لکھی جاتی ہی - یہہ چھوٹی چھوٹی لڑائیاں تو ان پانچ لڑائی کے میدانوں میں سے کہیں نہ کہیں ہوا ہی کرتی ہیں مگر مارچ سے نومبر تک بعض واقعی بڑی بڑی لڑائیاں ضرور ہوتی رہتی ہیں اس وقت بڑی لڑائی جو ہورہی ہی وہ بلقانی میدان-

اوپر جو حال ہم بیان کر آئے - اس کے اعتبار سے یہہ لڑائی کا تیسرا میدان ہی - اطالوی اور فرانسیسی فوجوں نے جو ویلونا کے آگر بحر ادریاٹک کے یورپی کنارے پر لڑ رہی ہیں آسٹروی فوجوں کا ادریاٹک حملہ کردیا جو ان کے مقابلہ پر تھیں اور برطانوی جنگی جہازوں کی بڑی بڑی توپوں کی مدد سے جو بحر ادریاٹک سے لڑائی میں مدد دے رہے تھے آسٹرویوں کو مار بھگایا - اطالوی اور فرانسیسی فوجیں اس کوشش میں مصروف ہیں کہ بحر ادریاٹک کی مشہور بندرگاہ ڈرازو پر قبضہ کرکے اس سڑک کو اپنے قبضہ میں لائیں جو ڈرازو ملک سربیا کے موجودہ (یعنی جو اس وقت بنا لیا گیا ہی) پائے تخت سفائر کو جاتی ہی - آخری دو ایک دن کے اندر وہ بہت آگے بڑھ آچکے ہیں - اگر وہ ڈرازو کی بندرگاہ پر قبضہ کر لے گئے تو ان کے لئے صرف یہی بات ہی آسان نہ ہوگی کہ بحر ادریاٹک کی کسی تنگ دہانہ کے اندر گھوم جوم جہازوں کو آنے نہ دیں بلکہ اس سے ہماری بلقان میں لڑنے والی فوج کے ہاتھ ایک بندرگاہ آجائیگی جس کی راہ ہوکر سپاہی - رسد کا سامان اور گولہ بارود ہماری بلقان میں لڑنے والی فوج کے لئے پہنچ سکیگا *

- ناظرین (اخبار پڑھنے والوں) کو چاہئے کہ بحر ادریاٹک کا نقشہ اچھی طرح مطالعہ کریں (غور سے سمجھ کر پڑھیں) تب یہہ بات آسانی سے ان کی سمجھ میں آجائیگی کہ ہمارے لئے ڈرازو پر قبضہ حاصل کرلینا کتنا ضروری ہی - وہ چھوٹا سا ملک جس کے اندر یہہ لڑائی ہو رہی ہی اس کا نام البانیا ہی- لڑائی سے پہلے اس ملک پر ایک جرمن شاہزادہ حکومت کر رہا تھا - اس ملک کا بہت حصہ اتحادیوں کے قبضہ میں آچکا ہی *

بھرتی کے کچھ فائدے

---

۱ — لڑائی کے قواعد سیکھنے سے تندرستی درست ہوتی ہی *

۲ — لڑائی میں جانے سے نئے نئے ملک اور نئی نئی باتیں دیکھنے سننے میں آتی ہیں *

۳ — لڑائی سے واپس آئے ہوئے سپاہی کی ہر ایک عزت کرتا ہی - ایک معمولی کسان اور لڑائی سے واپس آئے ہوئے سپاہی میں ان باتوں سے کتنا فرق ہو جاتا ہی *

...گي کے اخبا کے ضلع‌وار ضمیموں کے مقامي ایڈیٹروں کے ناموں کي فہرست

ضلع	نام ایڈیٹر
...مرادآباد	... پنڈت ا...فرایین
سہارنپور	... شیخ آصف‌زماں
مظفرنگر	... آنریبل لالہ سکھبرسہائے
میرٹھ	... لالہ سیتارام - ایم اے - ایل ایل بي
بلندشہر	... راے صاحب پنڈت پنڈال
علیگڈھ	... ڈاکٹر منوہرلال
متھرا	... پنڈت جگدیشورناتھ کول
آگرہ	... پنڈت گوبند سہاے شرما
مین‌پوري	... مولوي عبدالحق
ایٹہ	... راے راجیشور صاحب - ایم اے
بریلي	... بابو رگھوبیرپرشاد اگروال - بي اے
بجنور	... راے بہادر چودھري مہاراج‌سنگھ
بدایوں	... پنڈت دیبانندگر
مرادآباد	... آنریبل پنڈت رادھاکشن داس
شاهجہانپور	... پنڈت رگھوندن اوپدھیا
جولہور	... ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ رجسٹرنگ‌آفیسر و بابو مہابیرپرشاد
مراد...ور	... راے سالگ‌رام بہادر
بادا	... مولوي محمدعلي
گورکھپور	... مسٹر اجودھیا داس بي اے ایل ایل بي و بابو نرسنگھ پرشاد
بستي	... بابو سرجو پرشاد و مولوي الطاف‌الرحمن رضوي - بي اے ایل ایل بي
اعظمگڈھ	... بابو گنگاپرشاد - ہاے
بھیلي تالي	... پنڈت گوبند بلبھ پنت
الموڑا	... پنڈت سفت کمار
گڈھوال	... آنریبل پنڈت ما تاپرساد گوپلا راے بہادر

ضلع	نام ایڈیٹر
لکھنؤ	... پنڈت کشن‌پرشاد کول ایڈیٹر اخبار همدرد ثاني
پیلي بھیت	... راے بہادر رام‌سروپ و مولوي محمد ابراهیم‌حسن
فرخ‌آباد	... بابو بي . این سون
اٹاوہ	... سید غلام‌یحییٰ خان
کانپور	... منشي دیانرائن نگم
متھورا	... بابو راج چندر
الہ‌آباد	... پنڈت کے آر سہا و پنڈت ونکٹیش نرائن
بانڈا	... مسٹر ٹي این ایل سوامي - آئي سي ایس - سہتم حصہ ضلع کچہري
ہمیرپور	... بابو پرمیشوري‌دیال و بابو شمبھوپرشاد
جھانسي	... بابو راج‌نرائن بي‌اے - ایل ایل بي
جالون	... بابو کرپاکشن
بنارس	... بابو گوري شنکر بھٹاچاریہ
مرزاپور	... بابو سہي رام
ایٹہ	... بابو شیو پرشاد مانھور
راے‌بریلي	... بابو قسمت راے چگدھري
سیتاپور	... منشي چھبیل سہاي لال
ہردوئي	... منشي سخي‌لال اسمٹانا - ایم اے
کھیري	... پنڈت سنکٹاپرشاد باجپئي - بي‌اے
فیض‌آباد	... پنڈت پرمیشرناتھ سپرو
گونڈا	... منشي رضي‌الدین احمد
بہرائچ	... بابو بسنت راے بھنڈاري
سلطانپور	... بابو گنپت سہاے
پرتاپگڈھ	... بابو اودھ بہاري‌لال
رائےبریلي	... خان بہادر عبدالحمید خان

پوست آفس کیش سارٹیفکٹ اور وار بانڈ

اِن میں اب بھي آپ روپیہ لگا سکتے ھیں - اِنھیں روپیوں سے سامان حرب اور آپ کے رشتہ‌داروں اور دوستوں کے لیئے جوکہ میدان جنگ میں ھیں کھانا و کپڑا خریدا جاسکتا ھی *

اِن لوگوں کي زندگي اِنھیں چیزوں پر منحصر ھی

اب اناج سستا بکیگا

گورنمنٹ اِس طرح مدد کرنے پر طیار ھی

۱ — کہ بغیر گورنمنٹ کی اجازت کے صوبہ کے باہر غلہ نہ جانے پائے •

۲ — سارے صوبہ میں کے اپنے غلے کا انتظام کرنے کے لیئے ایک حاکم مقرر کیا جاے •

۳ — یہہ پتہ دریافت ھو رہی ھی کہ سارے صوبہ میں کی من غلہ موجود ھی •

۴ — تمام لوگ جن کے پاس پچاس من یا اِس سے زیادہ غلہ موجود ھی وہ صاحب مجسٹریٹ ضلع کو بتادیں کہ اُن کے پاس کتنا غلہ ھی •

(اگر اُس سے کم غلہ بتائینگے جتنا اُن کے پاس واقعی موجود ھی تو سخت سزا پائینگے)

۵ — یہہ بات تجویز کی گئی ھی کہ میونیسپل بورڈ - ڈسٹرکٹ بورڈ اور پبلک انجنیئروں اور کمیٹیوں اور خاص خاص لوگ غلے کی دوکانوں کھولیں اور بغیر منافع لیئے ھوئے دام کے دام پر غلہ بیچیں •

۶ — صاحب ڈائرکٹر سامان غلہ فوجی رسد رسانی کانپور سے مشورہ لیکر بتایا جاے کہ کتنا غلہ کہاں سے مل سکیگا •

کسانوں کے لیئے تین سوال

۱ — کیا جتنا گیہوں آپ بو سکتے ھیں اُتنا آپ نے بو دیا ھی ؟

۲ — کیا آپ نے اچھے سے اچھا بیج (بیج بیہن) بویا ھی ؟

(کیا وہہ پیسا نمبر ۱۲ ھی یا نمبر ۴ - آپ کانپور کے محکمہ زراعت کے سرکاری گودام سے پا سکتے ھوں) •

۳ — کیا آپ نہر کا پانی تو نہیں ضایع کر رھے ھوں ؟

اپنے کول صاف رکھیئے •

آپ کے کھیت میں جتنے پانی کی ضرورت ھی اُتنا لیجیئے •

جہاں جہاں کول پر کیاریاں گھڑتی ھوں وھاں پُل بنا دیجیئے •

کیا آپ گورنمنٹ کی مدد کرینگے ؟

Printed and published by the Superintendent, Government Press, United Provinces, Allahabad.

لڑائی کا اخبار

مقام الہ آباد — جمعرات - ۳ اکتوبر سنہ ۱۹۱۸ع

ایڈیٹوریل نوٹس

قرضۂ جنگ

اب تک جتنا قرضۂ جنگ ہو چکا ہی اُس کی تعداد پچاس کرور پینتیس لاکھ ہی - تصریحات اور اضافجات روز بروز ہوتے جاتے ہیں اور نتیجہ اخیر اب تک معلوم نہیں ہی - اِس وقت تک زیادتی اور کمی چندے کے اِعتبار سے پہلے چھ صوبوں کی کیفیت حسب ذیل ہی —

۱ - بنگال	...	۱۹۲۶۰۰۰۰۰
(اُنیس کرور چھیالیس لاکھ)		
۲ - بمبئی	...	۱۴۵۰۰۰۰۰۰
(چودہ کرور پچاس لاکھ)		
۳ - ممالک متحدہ	...	۳۸۶۰۰۰۰۰
(تین کرور چھیاسی لاکھ)		
۴ - پنجاب	...	۳۶۸۰۰۰۰۰
(تین کرور اڑسٹھ لاکھ)		
۵ - مدراس	...	۳۳۰۰۰۰۰۰
(تین کرور تیس لاکھ)		
۶ - برھما	...	۱۶۳۰۰۰۰۰
(ایک کرور ترسٹھ لاکھ)		

ممالک متحدہ پنجاب اور مدراس کے درمیان میں بڑی سرگرم لاگ ڈانٹ رہی - ۱۶ ستمبر کو مدراس کے سوے نمبر پر تھا پنجاب چوتھے پر اور ممالک متحدہ پانچویں پر تھے مگر اہل کانپور کی سرگرم کوششوں کا شکرگذار ہونا چاہئیے جنھوں نے آخری تین دنوں میں ساٹھ لاکھ چندہ کردیا اور صوبجات متحدہ کا نمبر پھر تیسرا ہوگیا - غالباً یہہ آخری نتیجہ ہی - کیونکہ محض خفیف رد و بدل اور تصحیحات (صحت) ہونا باقی ہیں - ناظرین سے ہماری درخواست ہی کہ اپنا قرضۂ جنگ ڈاکخانہ میں جمع کریں جس کی میعاد ۳۱ دسمبر تک ہی •

ڈاکخانے کے کیش سرٹیفکیٹ تھوڑی سات روپیہ بارہ آنے یا اُس سے زیادہ کے آوْر تمسکات جنگ تھوڑی پچیس روپیہ دس ہزار کی قیمت تک خریدے جاسکتے ہیں - اِن باتوں پر لحاظ کرکے ہمارے ملکی ہمدرد ناظرین کے لیئے ابھی بہت سا وقت ہی اور وہ اپنا بہت سا روپیہ ڈاکخانے میں جمع کرسکتے ہیں •

ایک ضروری تصریح

ہمارے نمبر ۱۰ کے پرچہ میں "ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے محکمۂ جنگی کے جنگی کارنامی" کے عنوان کے جو مضمون زشایع ہوا ہی اُس میں ذیل کی قابل افسوس غلطی ہوگئی ہی - مضمون اخیر میں محکمۂ جنگلات کی پیداوار جو جنگ کے مصرف میں لائی گئی ہی اُس کی قیمت ۶ لاکھ روپیہ دکھلائی گئی ہی حالانکہ صحیح قیمت ۶۰ لاکھ ہی •

فلسطین کی جنگ

فلسطین سے ایک شاندار فتح کی خبر ابھی ابھی ملی ہی بدست ہمارے پاس اِتنا وقت نہیں ہی کہ اِس کا مفصل حال بیان کریں - مجملاً یہہ ہی - جنرل الن بی نے سولہ میل کے محاذ پر حملہ کیا اور اُن کی صفوں کو چیرکر اُس پار بارہ میل تک چلے گئے - اُن کے سوار اِسی طرح اُس پار اُنیس میل تک چلے گئے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اِس نقل و حرکت سے جنرل الن بی نے پچیس ہزار ترکوں کا اُن کی آوْر فوجوں سے سلسلہ آمد و رفت قطع کردیا ہی پہلے اُنھوں نے اُن کا سلسلہ منقطع کیا اِس کے بعد اُن کے سوار ترکوں کی صفوں کے پیچھے پہنچ گئے - ترکوں کی یہہ فوج نہایت ہی خطرناک حالت میں ہی اور اُن کے لیئے یہہ بات بہت مشکل ہی کہ جنرل الن بی کے پنجہ سے اپنے آپ کو چھڑا لے جاسکیں اس فتح کا پورا پورا حال بتانا ابھی قبل از وقت ہی - آیندہ پرچے میں مفصل حال دیا جائیگا •

باقاي محاذ پر ہم اب تک بڑھے چلے جارہے ہیں - اِتحادیوں نے آٹھ ہزار قیدی پکڑے ہیں اور کئی سو توپیں ۱۵ ستمبر سے اب تک جیسے حملہ شروع ہوا ہی ہمارے قبضے میں آچکی ہیں •

ماہ اگست میں رنگروٹوں کی بھرتی

گذشتہ پرچے کی اشاعت کے بعد سے اِس وقت تک پنجاب کی بھرتی کے اعداد ہمیں ملے ہیں - ہمیں اُمید تھی کہ ممالک متحدہ کے ماہ اگست کی شاندار اِعداد کی وجہ سے اِس صوبے کا نمبر اول رہیگا مگر معلوم ہوتا ہی کہ پنجاب بھی شاندار اِعداد دکھلانے پر تلا ہوا ہی وہاں سپاہیوں کی تعداد اُنیس ہزار ہی - ممالک متحدہ کو اِس سے بھی زیادہ زور لگانے کی ضرورت ہی - پچھلے ہفتہ میں ہم کہہ چکے ہیں کہ شاندار اعداد سے بھی مطلب ہی کہ اُن سے بھی زیادہ شاندار اعداد دکھلائی جائیں - ممالک متحدہ کو اِن سے بھی زیادہ شاندار اعداد دکھلانے کی ضرورت ہی - اب تو ہمیں آیندہ مہینے کے اندر پنجاب سے بھی بازی لے جانا ہی - یہہ بات جبھی ممکن ہی کہ ہمارے رنگروٹوں کی تعداد بیس ہزار سے بھی اوپر ہو •

سائبیریا سے ہوکر گذرنے والی ریل کا نقشہ

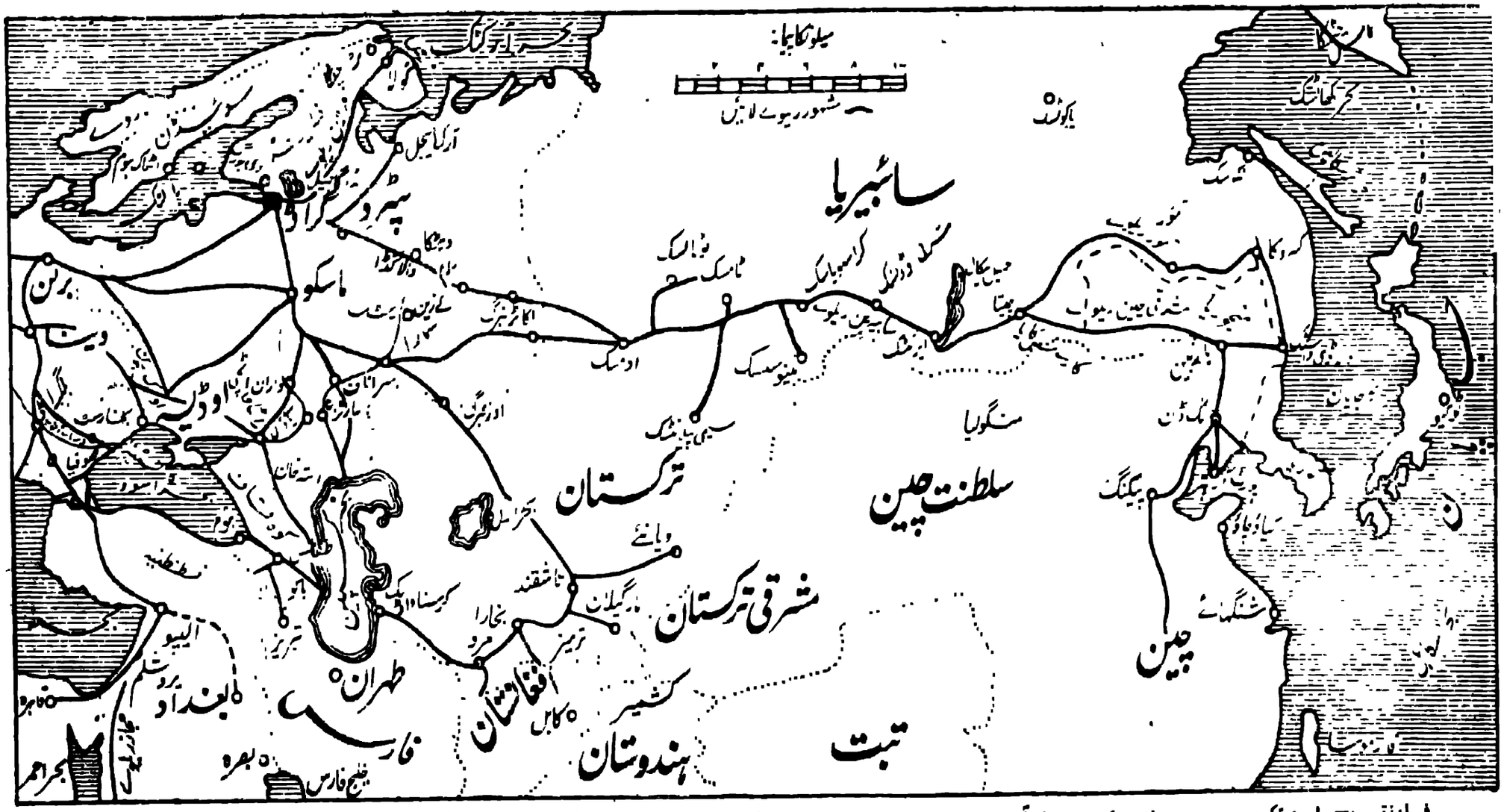

فن لینڈ سے بحر اسود تک روس میں دشمن کے سو ہزار آدمی موجود ہیں۔ یہ تین میدان جنگ میں اپنا کام کر رہے ہیں - ان کا ایک حصہ ویلوگ اور چیلیابنسک کے درمیان ہے - اس کا مقصد یہ ہے کہ مرمین ریلوے پچونگا کی بندرگاہوں اور کولا پر قبضہ حاصل کرکے جرمن غوطہ‌خور کشتیوں کی قیام‌گاہ اور صدر ذخیرہ بنا دے - اتحادیوں کی فوج ساحل مرمین پر دشمنوں سے مزاحمت (انہیں یہ کام نہ کرنے دینے) پر تعینات ہے۔ دشمن کی فوج کا بہت بڑا حصہ اوک‌ہین اور قان کے حصہ ملک میں ہے اور ویدنیش کے یورپ تک پھیلی ہوئی ہے - ان کا یہ مقصد (مطلب) معلوم ہوتا ہے کہ زارین اور والگا کے خیزر کھیتوں پر قبضہ کرلیں - دشمنوں کی تیسری فوج ناکو پر بڑھ رہی ہے چیکو سلوک کی فوجیں پنزا سے ہوتی ہوئی سمارا تک کی ریلوے لائن پر بھی اوفا سک تک قبضہ کیئے ہوئے ہیں - اوفا سک سے چیلیا تک ریلوے لائن پر بلشوک کا تھوڑا بہت قبضہ ہے - یہاں سے والگی و وساک تک چیکو سلوکس کا پورا قبضہ ہے ●

سائبیریا ہوکر گذرنے والی ریل

روسی سلطنت کا کچھ حصہ یورپ میں اور کچھ ایشیا میں ہے — پچھم طرف یہہ سلطنت جرمنی آسٹریا ٹرکی کے کنارے کنارے ہوتی ہوئی یورپ میں بحر جاپان تک ہزاروں میل پھیلی چلی گئی ہے — بحر جاپان اس سلطنت اور جزائر جاپان کے درمیان حائل ہے — اُتر طرف بحر شمالی کے کنارے سے ہزاروں میل کی وسعت میں ایران ہندوستان کے کنارے کنارے ہوتی ہوئی دکھن میں چین تک پہنچتی ہے — کم و بیش پچھلے ۴۰ برس کے عرصہ میں روس کے مشرقی حصہ نے ترقی کی صورت اختیار کی ہے — منٹا اب سے بیس برس کا عرصہ ہوا کہ اس سلطنت کا اُتر پورب حصہ جو سائبیریا کے نام سے مشہور اور رقبہ کے اعتبار سے یورپ سے ڈیوڑھا ہے — اس کی مردم شماری شہر لندن کی مردم شماری سے بھی بہت کم تھی اور ممالک متحدہ کی ایک تہائی سے بھی یہہ مردم شماری کم تھی مگر اب یہاں کی مردم شماری دو کروڑ ہے — اس ترقی کا کیا باعث ہے ؟ جواب یہہ ہے کہ عظیم الشان سلطنت روس کے اندر پچھم سے پورب ہوئی ہوئی اور سائبیریا کی وسط سے گذرتی ہوئی ایک ریلوے لائن نکال دی گئی ہے ●

اب آپ فرض کیجیئے کہ ہم بھی اُن جاپانی — چینی — امریکن اور برطانوی فوجوں کے ساتھ ہیں جو چیکو سلووک کی مدد کے لیئے روانہ ہوئی ہیں سلطنت روس کے اندر کیونکر پہنچیں — ایک راہ تو بحر شمالی کے بندرگاہوں سے ہوتی ہوئی روس کے اُتر پچھم گئی ہے — ہم اس راہ کا حال اپنی آیندہ اشاعت میں بیان کرینگے — اب صرف ایک ہی راہ اور باقی رہ جاتی ہے یعنی سائبیرین ریلوے کے ذریعہ سے چین سے جاپان ہوتی ہوئی روس سے گذرتی ہوئی راہ — چار بڑی راہیں ہیں جنہیں اختیار کرلے سے ہم سائبیرین ریلوے کے مشرقی کنارے پر پہنچ سکتے ہیں — اُن میں سے تین راہیں قصبہ موکڈن میں پہنچ کر مل گئی ہیں — موکڈن سلطنت چین کے اُتری حصہ منچوریا کا دارالخلافت ہے — یہہ راہیں (۱) چین کے دارالسلطنت پیکن سے ہوتی ہوئی — (۲) پورٹ آرتھر سے نکلی ہوئی — (۳) فوران (کوریا) سے آئی ہوئی ہیں — پورٹ آرتھر اور فوران دونوں جاپان کے قبضہ میں ہیں — یہہ تینوں راہیں موکڈن پہنچتی ہیں — موکڈن سے ایک ریلوے لائن نکلی ہی جو ہارین کے مقام پر سائبیرین ریلوے سے مل جاتی ہے ایک اور راہ ولادوسٹک سے نکلتی ہے — یہہ مقام روس کے دکھن پورب میں ایک مشہور بندرگاہ ہے — معمولی راہ یہہ ہے کہ جاپان کے مغربی ساحل کے ایک بندرگاہ سے ہوئی ہوئی جس کا نام ٹرنگا ہے ولادوسٹک پہنچتے ہیں — ہم فرض کیئے لیتے ہیں کہ ہم اسی راہ جاپان سے ماسکو جارہے ہیں — ہم تو جاپان ہوتے ہوئے ٹرنگا سے ولادوسٹک جائینگے یہاں پہنچ کر دو راہیں ملینگی ایک راہ جاتے ہے ہمیں سفر کا ایک حصہ سلطنت چین کے اندر پڑیگا اور دوسرا سلطنت روس میں — دوسری راہ سب روس کے اندر پڑیگی — پہلی راہ دوسری راہ کے مقابلے میں بہت مختصر اور نہایت آسان ہے — اگر ہم اس راہ جائیں تو سب سے پہلا مشہور شہر جو ہماری راہ میں پڑیگا وہ ہارین ہوگا — اسی مقام پر جو ریلوے لائن موکڈن سے آئی ہے سائبیرین ریلوے سے مل جاتی ہے — ہمیں ایک دریا بھی عبور کرنا پڑیگا جس کا نام سنگاری ہے — اس کے بعد ہماری راہ کا بڑا حصہ ایک بیابان مرتفع (اُونچا) سے گذرتا ہے — اس کے بعد ہم منچوری کے اِستیشن پر پہنچتے ہیں اور یہاں پہنچ کر چینی سرحد سے بالم آکر روسی سائبیریا میں داخل ہوتے ہیں — یہاں کرنے میں تو اِتنی دیر نہیں لگی مگر جب ہم منچوری پہنچ جائینگے تو منچوریا کے اندر ہی اندر ایک ہزار میل کا سفر طی کرچکے ہونگے یا دوسرے الفاظ میں جتنا فاصلہ الہ آباد اور ٹلہ کے درمیان ہے اس سے دوگنی مسافت (راہ) طی کرچکینگے — یہاں سے دو سو میل اُتر بڑھ کر ہمیں پہاڑوں کا ایک بڑا بھاری سلسلہ ملتا ہے — اُتر کے علاقہ میں اُن پہاڑوں پر اتنی سردی پڑتی ہے کہ ساری دنیا میں جہاں جہاں آباد پہاڑ ہیں کہیں اتنی سردی نہیں پڑتی — اُنہوں کے قریب ایک درہ ہے اور وہاں قصبہ چیتا آباد ہے مگر چیتا پہنچنے سے پہلے ہمیں اُتر پورب سے آنے والی ریل کا سفر اختیار کرنا پڑیگا — یہاں ایک اُور ریلوے لائن ہے — اگر ہم اس راہ آگے ہوتے ہمیں منچوریا ہوکر آنا نہ پڑتا بلکہ ہماری ساری راہ سائبیریا میں پڑتی — ہمارے لیئے اس راہ سے جانا نہایت اہم ہے کیونکہ یہی راہ ہے جہاں ہماری اور چیکو سلووک فوجوں کا آگے بڑھنا بولشویسٹ روک رہے ہیں ●

ہم روسی راہ کیونکر طی کرتے ہیں — ولادوسٹک سے چل کر ہمیں ایک ریل ملتی ہے جو دریائے اوسوری کی گھاٹی کے کنارے کنارے چلتی ہے اور کھر دوسک پہنچتی ہے — اب سے کئی برس پہلے اگر جاڑوں میں دریا پر برف نہ جم گئی ہوتی جیسا اکثر ہوتا ہے تو ہم دخانی کشتی (آگبوٹ) کے ذریعہ سے دریائے امور کے کنارے کنارے ہوتے ہوئے اس مقام پر پہنچ جاتے جس کا نام اسٹریٹنس ہے یہاں پہنچ کر پھر ریلوے لائن ملتی ہے اور قصبہ چیتا سے چالیس پچاس میل آگے بڑھ کر ہم پھر سائبیرین لائن پر پہنچ جاتے — آج کل غالباً یہہ بات ممکن ہے کہ آپ سارا سفر ریل ہی پر کرسکیں اس وجہ سے کہ وہ ریلوے لائن جو امور ریلوے کہلاتی ہے اور دریائے امور کے کنارے کنارے جاتی ہے سنا گیا ہے کہ بن کر طیار ہوگئی ہے ●

چیتا سے چل کر ہم اُتر پچھم طرف چیمل بیکال پہنچتے ہیں یہاں سے قریب ترین راہ ولادوسٹک کی دو ہزار میل لانبی ہے — یہہ بڑی بھاری جھیل ہے — اس کا رقبہ ممالک متحدہ کے برابر ہے اور بڑی گہری ہے — کہا جاتا ہے کہ ساری دنیا میں اس سے زیادہ گہری کوئی جھیل نہیں ہے — چیتا سے

جھیل بیکال تک ہماری راہ میں پہاڑی ملک ہی اور یہاں کثرت سے جنگل میں دیودار (چیڑ) اور صنوبر کے درخت ہیں - جھیل بیکال کے ٹھیک کنارے کنارے اونچے اونچے پہاڑ ہیں اور چونکہ یہ ریلوے لائن جھیل بیکال کے گرد گھومتی ہی اس وجہ سے کہیں تو لائن پہاڑوں کے اندر سے ہوکر گئی اور کہیں پہاڑوں پر سے گذر گئی ہی - اس لئن کے اس حصہ میں بہت سی سرنگیں بنائی گئی ہیں جن کی راہ ہوکر ریل گذرتی ہی - ریل پر سے کہیں کہیں جھیل کی جھلک بھی دکھائی دیتی ہی اگر جاڑے کا موسم ہوتا ہی تو برف کی وجہ سے پانی بیچ بیچ (برف کی طرح جم جاتا) ہو جاتا ہی - یہ برف اتنی سخت اور اتنے موٹے دل کی ہوتی ہی کہ پہاڑوں کے اندر سے ہوکر ریلوے لائن بنانے سے پہلے اسی برف پر ریل کی پٹریاں بچھائی گئی تھیں اور ریل کی آمد و رفت اسی پر سے ہوتی تھی - جھیل بیکال سے چالیس میل آگے بڑھ کر ہم آرکٹسک پہنچتے ہیں - یہ صوبہ سائبیریا کا دارالسلطنت ہی اور شہر کا نظارہ نہایت دلکش (بہت بھلا) ہی - یہ پہاڑی سر زمین کے بیچوبیچ میں ہی - سونے کی کانیں بھی بہت ہیں اور یہاں سے کاروانی راہ اُتر چین سے ہوتی ہوئی پیکن گئی ہی - ہم آگے ہی بڑھتے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ دریائے اینسی پہنچ جاتے جس کا پاٹ بڑا ہے بڑا بات دریائے گنگا سے نہیں بڑا ہی - ہم اس دریا پر سے ایک عجیب و غریب قسم کے پل سے ہوتے ہوئے گذرتے ہیں اور دریا اُس پار ہمیں قصبہ کراسویاسک ملتا ہی - جس وقت سے ہم جھیل سے آگے بڑھے ہیں ہمیں برابر لگاتار بہت بڑا جنگل دیودار و صنوبر کا ملتا گیا ہی مگر دریائے اینسی کے اُس پار جانے پر حصہ ملک کی صورت بدل جاتی ہی - آپ پوچھینگے کہ منچوری سے یہاں تک ہم نے کتنی دور کا سفر کیا صرف دو ہزار میل کا وہی فاصلہ جو الٰہ آباد سے انکا کا ہی - دریائے اینسی سے ڈیڑھ ہزار میل آگے بڑھ کر ہم کوہ یورال پہنچتے ہیں - ریلوے لائن کے اس حصہ میں ہماری راہ میں بہت سے دریا پڑتے ہیں اور اگر فصل کاٹنے کا زمانہ ہی تو میلوں تک سنہرے رنگ کے اناج کے کھیت ملتے ہیں جن میں غلہ پک کر طیار ہی - بعض بعض حصوں میں اونچے نیچے زمین کے میدان ہیں - اُن میدانوں میں بہت سے گھوڑے اور مویشی گھاس چر رہے ہیں - روسی لوگ اسی حصہ ملک کو "اِسٹیپس" کہتے ہیں ہم ایک اَور دریا عبور کر آگے ہیں جو گنگا سے بھی بڑا ہی اور جس کا نام اوبی ہی - اُس کے کنارے قصبہ ٹومسک آباد ہی اُسی دریا کا باجگذار ایک اَور بڑا دریا ہی جس کا نام اورکنسک ہی - اِس دریا کے کنارے قصبہ اومسک پر ہماری گاڑی ٹھہرتی ہی - یہ قصبہ سائبیریا کے قصبوں میں سب سے زیادہ مشہور ہی - یہاں بہت سی تجارتی سڑکیں آتی ہیں اور نئی گورنمنٹ سائبیریا کا جو روس کی تیاہر کے بعد قائم ہوئی ہی - یہی صدر مقام ہی ہمیں اِس کے بعد اور بڑے بڑے دریا ہیں جس کے بعد میں معلوم ہوتا ہی کہ ہم پھر پہاڑ پر چڑھ رہے ہیں بات یہ ہی کہ ہم کوہ یورال کے اُس پار جارہے ہیں مگر اِس سلسلۂ کوہ پر پہنچنے سے پہلے ہم قصبہ چیلیابنسک پہنچتے ہیں - قصبہ آرکٹسک سے اِس کا فاصلہ دو ہزار میل ہے اور یہی سے ریلوے لائن کئی حصوں میں تقسیم ہوجاتی ہی - اگر آپ کو پٹروگراڈ جانا ہی تو آپ اُتر کی طرف اِکیٹرنبرگ ہوتے ہوئے کوہ یورال سے گذرتے ہوئے پرم پہنچینگے اور وہاں سے ولوگدا جائینگے - یہی دور اُتر پر آرکینجل نامی بندرگاہ ہی - وہاں ولوگدا سے ایک ریلوے لائن آئی ہی اور یہاں سے یورپ ہوتے ہوئے ہم پٹروگراڈ پہنچتے ہیں والگو وسٹک سے پٹروگراڈ کا فاصلہ ساڑھے پانچ ہزار میل ہی اور اگر آپ نے اِکسپریس ٹرین کے ذریعہ سے یہ سفر کیا ہی تو تو دن اور نو رات کا سفر ہوا ہوگا - اگر آپ چیلیابنسک سے چلنے پر بجائے پٹروگراڈ کے ماسکو گئے ہوتے تو آپ دائیں یورپ جاتے اور مشہور شہر سمارا میں پہنچتے - یہاں پر مشہور لائن جو سرحد ہندوستان سے قریب ہی ترکستان ہوئی ہوئی سائبیرین ریلوے سے مل جاتی ہی - سمارا پہنچ کر دریائے والگا مڑتا ہی - دریائے والگا یورپ کے دریاؤں میں سب سے بڑا ہی - والگا سے گذرکر دو سو میل اگے آپ قصبہ پینسا پہنچینگے - یہاں سے کسی قدر اتر رخ مڑتے ہوئے چار پانچ سو میل سفر کرنے کے بعد آپ ماسکو پہنچینگے - والگو وسٹک سے ماسکو تک آپ کا سفر پانچ ہزار چار سو میل کا ہی اور ابھی تک آپ روس کی عملداری سے باہر نہیں گئے ہیں - ابھی آپ کو ایک ہزار میل کا سفر روس اور پولینڈ کے اندر اندر کرنا پڑیگا اِس کے بعد دریائے وسچولا کے اِس پار پہنچ کر آپ سلطنت جرمنی کے علاقہ میں داخل ہونگے •

اِس مختصر بیان سے غالباً آپ کو معلوم ہوا ہوگا کہ سائبیرین ریلوے کیسی عجیب و غریب ہی - اب آپ کچھ سمجھنے لگے ہونگے کہ کتنی دور و دراز کی راہ ہی جس کا ہم نے ذکر کیا ہی - یہ حال سلطنت روس میں ایک مقام سے دوسرے مقام پر جانے کا ہی - آپ سن چکے ہیں چیکو سلووک کے قبضہ میں والگو وسٹک سے بذسانک سائبیرین ریلوے لائن ہی - شاید آپ یہ بات نہیں سمجھے ہیں کہ اِس ریلوے لائن کی لمبائی پانچ ہزار میل ہی - اگر آپ کابل سے کولمبو جائیں تو آپ کو اتنا سفر کرنا نہیں پڑیگا - اگر یہ بات آپ اچھی طرح سمجھ لیں تو آپ یہ بھی سمجھ سکتے ہیں کہ تھوڑے سے آدمی مثلاً ایک لاکھ سائبیرین ریلوے کو اپنے قبضہ میں کبھی نہیں رکھ سکتے - اگر اِس سے کوئی بات ثابت ہو سکتی ہی تو یہی ثابت ہوتی ہی کہ اِس ریلوے لائن کے بڑے حصہ پر قبضہ رکھنے کی کوئی کوشش نہیں کر رہا ہی •

آپ یہ بھی سن چکے ہیں کہ بولشیوست اور جرمن دریائے اوسوی کے قریب لڑ رہے ہیں - یہ خبر بھی آئی ہی کہ کئی بوجھ (بحری توپ کی وہ کشتیاں جو توپ سے مسلح ہوتی ہیں) بھی گولہ باری کر رہے ہیں - مگر اخباروں کو یہ ٹھیک معلوم نہیں ہی کہ یہ کشتیاں کہاں اور کس مقام پر ہیں - غالباً بولشیوست اور جرمن وہ راہ بند کرنا چاہتے ہیں

جو دریائے امور ہوتی ہوئی ولادی وسٹک کو گئی ۔ ہی مقصد یہ ہی کہ اتحادیوں اور چیکو سلووک کی راہ روک دیں تاکہ سائبیرین ریلوے سے منچوریا ہوکر نہ جاسکیں ۔ یہ مقصد اس طرح حاصل ہوسکتا تھا کہ ریلوے لائن کی شاخ راہ روکنے والوں کے بازو پر پڑ جاتی ۔ اس کی دو وجہیں ہیں (۱) امور سے ہوئی ہوئی سارے روس میں جانے والی ریلوے لائن سے ولادی وسٹک پر حملہ کیا جائے تو روسیوں اور جرمنوں کو چین کی عملداری میں گھسنے کی ضرورت نہیں ہی ۔ بلکہ دریائے امور کے پیچھے پہاڑوں پہاڑوں ہوتے ہوئے بھاگنے کی راہ مل جائیگی ۔ (۲) دوسری وجہ یہ ہی کہ دریائے امور پر گن بوٹ کے ذریعہ سے قبضہ رکھا جاسکتا ہی اسی وجہ سے انہوں نے ہمارے بازو پر امور ریلوے کی راہ حملہ کرنا چاہا تھا ۔ میں یہہ باتیں آپ سے اس غرض سے بیان کر رہا ہوں تاکہ آپ کو معلوم ہوجائے کہ جو کچھ سائبیریا میں ہو رہا ہی اس کا کتنا مفصل حال آپ سے بیان کیا گیا ۔ کہیں کہیں سپاہیوں کی ۔ چھوٹی چھوٹی ٹولیاں ہمارے مقابلے پر آئی ہیں اور یہہ سائبیرین ریلوے کے قریب ملتی ہیں ۔ یہہ ایسی ریلوے ہی کہ ہزاروں ہزار میل کے رقبہ میں پھیلی ہوئی ہی ۔ بہت سے جنگل بیابان پڑتے ہیں پہاڑ بھی پڑتے ہیں اور گھوڑوں کی کھینچی کے بڑے بڑے رقبہ بھی راستہ میں ملتے ہیں ۔ بڑے بڑے دریا ملتے ہیں جن کا پانی گرمی کے موسم سے بھی بڑا ہی ۔ اس وجہ سے آپ کو اس کی امید نہ رکھنا چاہیئے کہ سائبیریا میں جو کچھ ہو رہا ہی اس کی ٹھیک ٹھیک خبر آپ کو ملتی رہیگی ۔

روس میں کیا ہو رہا ہی

چیکو سلووک

سلطنت آسٹریا ہنگری میں بہت سی مختلف قومیں آباد ہیں جن میں جرمن اور ہنگریہ قومیں کا اقتدار زیادہ ہی (ہنگریہ قوم سوگیر کہلاتی ہی) ۔ آسٹریا ہنگری میں سلطنت کا وہی معیار ہی جو کہ جرمنی میں یعنی حتی المقدور مختلف قوموں کے رسم و رواج پامال کر دیئے جائیں ۔ جرمن اور سوگیر قوموں سلطنت آسٹریا ہنگری میں بسنے والی دوسری قوموں کے رسم و رواج کو پامال کرتے چلے آرہے ہیں ۔ اس کی تفصیل آیندہ پرچوں میں لکھا جائیگا ۔ یہاں صرف اس قدر لکھنے کی ضرورت ہی کہ جن قوموں کی قومی زندگی پامال کرنے کی کوشش کی گئی ہی ان میں سے ایک قوم چیکو سلووکس کہلاتی ہی ۔ یہہ قوم بوہیمیہ اور مالدویا کی رہنے والی ہی ۔ ان دونوں ملکوں پر آسٹریا ہنگری نے بے ایمانی سے قبضہ کر رکھا ہی ۔ لڑائی کے شروع ہی میں چیکو سلووکس روسیوں میں جا ملے جو کہ انہیں سی ملتی جلتی ایک قوم ہی اور آسٹریا ہنگری کے مقابلہ میں روسیوں کی مدد کرنے لگے ۔ جب ملکی سازشوں کی وجہ سے روس کے اقبال کا ستارہ ڈوب گیا اور اس تاریکی میں وہ بدنظمی اور خانہ جنگی پیدا ہوگئی جو کہ آجکل بڑے زوروں پر ہی اس وقت اسی قوم نے روس کا ساتھ چھوڑ نے کی کوشش اس غرض سے کی کہ مغربی محاذ جنگ پر ہماری فوجوں کی امداد کرے ۔ اپنی غرض وہ صرف اسی طور پر پوری کرسکتے تھے کہ ہزارہا میل کا سفر سائبیرین ریلوے سے طی کر کے بحر الکاہل و ولادی وسٹک پر جاپان کے مقابل پہنچ کر وہاں سے امریکہ ہوتے ہوئے مغربی محاذ جنگ پر پہنچیں ۔ لیکن جیسا وہ ولادی وسٹک پر پہنچے اس وقت روسی غداروں اور جرمن سپاہیوں نے ان پر حملہ کرکے یہہ کوشش کی کہ وہ روس چھوڑکر ہماری حمایت میں لڑنے کے لیئے نہ آسکیں ۔ اس کی وجہ یہہ تھی کہ روسی غدار جو بولشیوست کہلاتے ہیں جرمنوں کے رشوت خوار تھے ۔ اب تک یہہ لوگ رشوت پا رہے ہیں جیسا کہ ہم نے دسویں نمبر میں کہا تھا کہ جرمن روسی بولشیوست لیڈروں کو رشوت دے رہا ہی اور ان کو روس برباد کردینے میں حتی الوسع مدد دے رہا ہی ۔ سچ تو یوں ہی کہ جرمن نہ صرف روپیہ سے روسی غداروں کی مدد کر رہا ہی بلکہ ایک لاکھ جرمن اور آسٹروی سپاہ بھی ان کی امداد پر ہی ۔ جس وقت روسی غدار بمقام ولادی وسٹک چیکو سلووکس قوم پر حملہ کر رہے تھے اس وقت جرمن سپاہ ہی غداروں کی مدد کرتی تھی ۔

یہہ جرمن سپاہ بولشیوست کے ساتھ ولادی وسٹک میں چیکو سلووک قوم کے خلاف لڑ رہی تھی ۔ جرمن سپاہی وہ قیدی تھے جن کو شروع جنگ میں روس نے گرفتار کیئے تھے ۔ روسی غداروں نے اپنی تباہ کن کارروائی کرنے پر ان قیدیوں کو آزاد کر دیا تھا ۔ روسی غداروں اور جرمن سپاہیوں کو حملہ کرکے بہت بڑی طرح منہ کی کھانا پڑی ۔ کیونکہ چیکو سلووک سپاہی بہت ہی اچھے ثابت ہوئے ۔ خصوصاً ایسے وقت میں تو یہہ بہت ہی کارآمد سپاہی بن جاتے ہیں جبکہ اُن کو کسی ہوشیار جنرل کے زیر کمان لڑنا پڑے ۔ ان سپاہیوں سے جرمنوں اور روسی غداروں کو اتنی بہادری کی ذرا بھی امید نہ تھی ۔ نہ کیف چیکو سلووک کو اپنے پیش بندیاں بدلنی پڑیں کیونکہ اس خیال سے کہ وہ سامان حرب جو ایک بڑی تعداد میں وہاں تھا مثلاً بندوق و سامان رسد وغیرہ ولادی وسٹک میں اُن کے نہ رہنے پر کہیں روسی غداروں اور جرمنوں کے ہاتھ میں نہ پڑ جائے چیکو سلووک نے ولادی وسٹک ہی میں رہ کر اُن سامانوں کی حفاظت کرنے کا ارادہ کر لیا ۔ اُن کو یہہ بھی خیال تھا کہ بیطور حالات ولادی وسٹک چھوڑ دینا بہ نسبت وہاں رہنے کے زیادہ خراب ہوگا ۔ یہہ خیال ٹھیک تھا کیونکہ اگر روسی غدار اور اُن کے

وقتاً فوقتاً ہتھیار وغیرہ پہنچاتے اور وقت و وسنک ایسے اہم بندرگاہ پر اُن کا قبضہ ہو جاتا تو اُن کو بہت بڑی مدد مل جاتی اور رفتہ رفتہ وقت و وسنک جرمن آبدوزوں کے لیئے مرکز مقرر کرلیا جاتا جہاں سے اُن کی آبدوز کشتیاں نکل کر ہمارے اور ہمارے دوست جہازوں کی شرقی بحری تجارت پر حملے کرتے - اِسی خیال سے جیسا کہ اُوپر کہا جا چکا ہے چیکو سلووک سپاہ وقت و وسنک میں رک گئی - اِسی اثناء میں چیکو سلووک کی دوسری جماعتوں نے چھوٹی موٹی فوجیں بنا کر سائبیریں ریلوے کے زیادہ تر حصہ پر بہت جلد قبضہ کرلیا یعنی اُس مقام تک قبضہ کرلیا جہاں دریائے وِلگا پر اُس ریلوے لائن کا پُل بنا ہوا ہے اور جو ایک بہت ہی اہم شہر سمارا کے متصل ہے - یہیں تک نہیں بلکہ اُن کا قبضہ پچھم میں اور آگے پنیسا تک ہوگیا - اِن کے ایسے مقامات پر قبضہ کرلینے سے ظاہر ہوتا ہے کہ چیکو سلووک بہت ہی ہوشیار جنرل کے زیر کمان تھے کیونکہ اُن کے قبضہ میں سائبیرین ریلوے آجانے سے ہمارے لیئے ان کو مدد پہنچانا ممکن ہوگیا - وہ اِس قابل ہوجائینگے کہ کچھ دنوں میں اپنے اُن دشمنوں پر حملہ کرسکیں جو کہ روس میں گھسے پڑے ہوئے ہیں - اُن کے دشمن یعنی جرمن ہمارے بھی دشمن ہیں - پس مغربی متحاد پر آکر حملہ کرنے کے بجائے چیکو سلووک روس ہی میں جرمنی کے سرمست قرار واقعی کرینگے - البتہ سائبیرین ریلوے کا ایک حصہ چیکو سلووک اپنے قبضہ میں نہ لاسکے اور غالباً اِس حصہ کو جرمن اور روسی غداروں نے کہیں کہیں برباد بھی کردالا - یہ وہی حصہ ہی جو کہ بیکال جھیل کے گرد کی پہاڑیوں سے - جو شہر آرمسک کے متصل ہی - ہوتا ہوا گذرتا ہی - بلا شک جرمنوں نے ریلوے لائن کے اُن اطراف کی سُرنگوں کو برباد کرڈالا ہی - آپ کو سن کر تعجب ہوگا کہ اِن سُرنگوں کے برباد ہوجانے سے کوئی زیادہ ضرر نہیں ہوا - اِس کی وجہ یہ ہی کہ سُرنگوں کے معدوم ہوجانے سے موسم سرما میں اتنی دقت نہیں ہوتی کہ جتنی کہ کھیتوں میں کیونکہ جاڑے میں جھیل بیکال پر برف کی اتنی موٹی چادر جم جاتی ہی کہ ریلوے لائن بچھاکر انسانی سے جھیل کو عبور کرسکتے ہیں اور کنارے پر کی سُرنگوں سے ہوکر جانے کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی مگر اب تو جھیل بیکال سے بھی جرمنی اور بولشیوست بھگا دیئے گئے ہیں اور وِلگا و وسنک سے لیکر وِلگا کے اُس پار پنیسا تک کل ریلوے لائن چیکوسلووک کے قبضہ میں قریب قریب آگئی ہی - اِن چیکو سلووک کو جاپانی برطانوی امریکن اور کناڈین فوجوں کی کمک بھی پہنچ گئی ہی - چیکوسلووک کے اُن کامیابیوں نے دوسرے وفادار روسیوں میں نئی روح پھونک دی ہی اور اُن کی اُمیدیں از سر نو زندہ ہوگئی ہیں - اِن وفادار روسیوں کو اِس بات پر کہ غداروں نے ملک کو جرمنوں کے ہاتھ بیچ ڈالا ہی بہت ہی صدمہ ہی اِس کا نتیجہ یہ ہوتا ہی کہ روس کے آزاد حصوں کی وفادار رعایا جوق در جوق آرہی ہی اور اُمید ہی کہ اُن کی ایک بڑی فوج سائبیرین ریلوے پر قابض ہوکر ہمیں جرمنوں کے خلاف لڑنے میں مدد دیگی - اِس سے ایک اہم نتیجہ یہ نکلا کہ ہندوستان پر حملہ کرنے کے لیئے جرمن اُس راستے کو کام میں نہ لاسکے جو کہ ترکستان ہوکر آتا ہی - جب تک ہمارے معاونین (مدد گار) دریائے وِلگا پر قابض ہیں تب تک جرمن ہم پر بحر کسپین کے یورپ طرف حملہ نہیں کرسکتے ●

زمانہ جنگ میں ہندوستان کی تجارت

آجکل لڑائی کے زمانہ میں لوگوں کی یہ رائے برابر ہوا کرتی ہی کہ سرکار خود اپنے ہی ہاتھوں میں سب ضروریات زندگی کا اِنتظام لے لے - اِنگلستان میں ہندوستان کی بہ نسبت کہیں زیادہ گرانی ہی - جبکہ پیشتر تو وہاں یہ حال تھا کہ کھانے پینے کی کوئی کوئی چیزوں کا ملنا محال ہوجاتا تھا لیکن وہاں کی گورنمنٹ نے بھی بہت سی چیزوں کا کل اِنتظام اپنے ذمے نہیں لیا - اِس مسئلے پر غور کرنے کے وقت یہ بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ اِنگلستان کی آبادی ہندوستان کی آبادی کا چھٹواں حصہ بھی نہیں ہی - اگر ہندوستانیوں نے اِس بات پر غور نہ کیا کہ اُن کے ملک کے بڑے ہونے سے اور آبادی زیادہ ہونے سے کیا کیا مشکلات پیش آتی ہیں تو اِس مسئلے کے سمجھنے میں بہت ہی دقت ہوگی - کچھ دیر کے لیئے فرض کرلیجیئے کہ سرکار نے کسی ایسی چیز کی فروخت اپنے ہاتھ میں لے لی ہی جو کہ ہندوستانیوں کی ضروریات زندگی میں سے ایک بڑی ضروری چیز ہی - اِس کے معنے یہ ہونگے کہ تیئیس کرور اِنسانوں کے ہاتھ اِس چیز کا فروخت کرنا سرکار کے ذمے ہی - اب خیال کیجیئے کہ اِس کا مطالب کیا ہی - آپ کے گاؤں کی آبادی کیا ہی ؟ وہاں کتنی دوکانیں ہیں ؟ کتنے آدمی ضروریات زندگی فروخت کرنے کا کام کرتے ہیں ؟ آپ کے گاؤں کی طرح اَور بھی لاکھوں گاؤں ہندوستان میں موجود ہیں اور اگر جو چیزیں آپ کے گاؤں والوں کے لیئے ضروری ہیں وہی چیزیں اُن سب کے لیئے بھی ضروری ہیں تو قیاس فرمائیے آپ کی ضروریات مہیا کرنے کے لیئے کتنا بڑا بندوبست کرنا پڑیگا - ہر ایک بات کی حد ہوا کرتی ہی - سرکار کیا کرسکتی ہی اُس کی بھی ایک حد ہی خواہ وہ کتنے کتنے بڑی قابل کیوں نہ ہو - کسی ناممکن بات کا مطالبہ ٹھیک نہیں ہی ●

کسی حد تک سرکار نے اِن باتوں کا اِنتظام پہلے ہی سے اپنے ہاتھ میں کر رکھا ہی - جس قدر اِنتظام آج کل سرکار کے ہاتھوں میں ہی وہ لڑائی کے پہلے کی بہ نسبت کہیں زیادہ ہی - اِن اِنتظامات کو اپنے ہاتھ میں لے لینے سے سرکار کی صرف یہی غرض

ہی کہ ملک کے تمام وسائل سے پورا پورا فائدہ اُٹھایا جائے تاکہ جنگ کے سبب سے جو خاص ضروریات پیدا ہوگئی ہیں پوری کی جاویں۔ سب آنے جانے والوں جہازوں کا کل انتظام گورنمنٹ نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہی - چونکہ ہمارے صوبے کے لوگ سمندر کے قریب نہیں رہتے اس لئے ممکن ہی کہ وہ اس انتظام کو کچھ بہت اہم بات نہ خیال کریں لیکن ہم آپ لوگوں سے بالکل طور پر کہہ سکتے ہیں کہ آپ کے خیال کی نہ نسبت سرکار کا یہہ انتظام بہت ہی زیادہ اہمیت رکھتا ہی (بڑے معرکے کا ہی) اگر سرکار یہہ انتظام نہ کرتی تو آج کل کی نہ نسبت کہیں زیادہ گرانی ہوتی - دوسری بات سرکار نے یہہ کی ہی کہ پٹھر کے کوئلے کا کل انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہی - یعنی کتنا کوئلہ نکلا جائے - کتنا کس کو دیا جائے اور کتنا مال ریل اور جہازوں کے ذریعہ سے جگہہ نہ جگہہ جائے - یہہ بات بھی ایسی ہی کہ جس کا اثر شاید کارخانے والوں اور ان لوگوں کے سوائے جو کہ دھات کا روزگار کرتے ہیں (مثلاً لوہار - سونا - تھاموا - وغیرہ) ہمہ شما (معمولی لوگ) پر زیادہ نہیں پڑتا - ہندوستان میں کئی کاموں میں پٹھر کا کوئلہ استعمال ہوتا ہی - جتنا کوئلہ استعمال ہوتا تھا اُس میں کمی کرکے ایک خاص مقدار مقرر کردی گئی ہی - اِس کمی سے چیزوں کی قیمتوں پر یقیناً اثر پڑا ہی - مثلاً کوئلے کی کمی کے سبب سے ریلوے کے محصولوں پر اور کہاں کہاں اور کتنا سفر کرسکتے ہیں اِس پر اثر پڑا ہی - اگر سرکار کوئلے کی پیداوار اور تقسیم پر نگرانی نہ کرتی تو معاملہ بہت ہی مشکل ہو جاتا کیونکہ ہندوستانی کوئلے سے لڑائی جیتنے میں مدد مل رہی ہی - سرکار نے نمک کا انتظام بھی کرنا شروع کردیا ہی - ہندوستان میں جتنا نمک آتا تھا اُس میں کمی ہوگئی - اِس موقع پر کچھہ خود غرض لوگوں نے نرخ بڑھا کر اپنا ذاتی فایدہ اُٹھانا چاہا - پس سرکار نے نمک کی فروخت کا انتظام اپنے ہاتھہ میں لے لیا اور جہاں ضرورت سمجھی گئی نمک کا نرخ مقرر کردیا - اِس مقررہ قیمت سے کوئی زیادہ نہ لے سکتا تھا - نتیجہ یہہ ہوا کہ نمک کا نرخ گر گیا - سرکار کو چائے کی فروخت کا بھی انتظام کرنا پڑا - پہلے تو سرکار کو یہہ انتظام کرنا پڑا کہ کتنا چاول یہاں سے باہر جائے مگر آخرکار بالکل خاص لوسنس کے چاول کی روانگی بالکل بند کردی گئی - سوتی کپڑے بہت ہی گراں ہیں اِس سبب سے غریبوں کو بہت تکلیف ہوتی ہی - سرکار نے اب اُن کی تکلیفوں کو رفع کرنے کے لئے انتظامات شروع کردیئے ہیں - اِسی غرض سے وائسراے کی لیجسلیٹیو کونسل میں ایک مسودہ قانون بھی پیش کردیا گیا ہی - اِس کی رو سے کارخانوں کو ایسے کپڑوں کی ایک مقررہ مقدار تیار کرنی پڑیگی جس کو کہ غریب لوگ پہنتے ہیں - اِن کپڑوں کو سرکار کچھہ معقول نفع دے کر لاگت پر خرید لیگی اور پھر لیسنس داروں یا سرکاری دوکانوں کے ذریعہ سے لوگوں کے ہاتھہ فروخت کریگی - احمدآباد میں مالکان کارخانجات کی ایک انجمن ہی - اِس انجمن نے جو تار سر جارج بارنس (آپ ایگزیکوٹیو کونسل کے ممبر ہیں اور آپ کے ہاتھہ میں تجارت اور صنعت و حرفت کا محکمہ ہی) کے پاس بھیجا ہی اِس سے ظاہر ہوتا ہی کہ سرکار کی مجوزہ (تجویز کی گئی) نگرانی مایوسات (کپڑے) کے سبب سے کپڑوں کا بھاؤ روپیہ کا بارہ آنہ ہو گیا ہی *

۴ ستمبر کو لیجسلیٹیو کونسل میں تقریر کرتے ہوئے وائسراے صاحب نے کپڑوں کی گرانی کے متعلق فرمایا " کہ کپڑوں کی گرانی کے سبب سے مجھہ کو جو تکلیف ہی اُس کی صرف یہی وجہہ نہیں ہی کہ لڑائی میں خرچ کرنے والے بڑے گراں ہیں بلکہ سوتی بھیجنے کا زیادہ تر سبب یہہ ہی کہ کپڑوں کی گرانی کی وجہہ سے غریبوں کی ضروریات پوری نہیں ہوتیں اور اُن کی تکلیف بڑھتی جاتی ہیں - سوتی کپڑوں کی گرانی خاصکر عوام الناس ہی کو (بیچارے معمولی غریب لوگ) سخت تکلیف پہنچاتی ہی " اِن سب باتوں کے کہنے سے ہماری غرض یہی دکھلانے کی ہی کہ سرکار کان میں تیل ڈالے نہیں بیٹھی ہی بلکہ اِس جنگ کے زمانے میں جو جو اقتصادی مسئلے (ضروریات زندگی اور روزگار وغیرہ کے مسئلے) پیدا ہو رہے ہیں اور جو لڑائی کے بعد پیدا ہونے والے ہیں اُن سب پر سرکار غور کررہی ہی - اپنے صوبجات کے لوگوں سے ہمارا یہی کہنا ہی کہ اس عالمگیر گرانی کے زمانے میں جس طرح ہوئی کے ساتھہ ہمارے صوبجات کے باشندوں کی مدد کی جاسکتی ہی اِس مسئلے پر سرکار غور کررہی ہی - کسی اَور دوسرے مسئلے پر اِس مسئلے کی نسبت زیادہ توجہہ نہیں ہی - ہماری خواہش ہی کہ ناظرین سرکاری افسروں کے اُن کاموں کی جھلک دیکھہ لیں جو کہ وہ اِس گرانی کے مسئلے کو سمجھنے اور اُس کو رفع کرنے کے لئے کر رہے ہیں - یہ آسانی مل سکے ہم اِس صوبے کے لوگوں کو بتلا دینا چاہتے ہیں کہ سرکار اِن باتوں سے لاپرواہ نہیں ہی - لوگوں کو سمجھے رہنا چاہیئے کہ لڑائی "لڑائی" ہی ہی اور جب تک کہ ہم اپنے دشمنوں پر فتح حاصل نہ کرلیں تب تک موجودہ طرح میں بہت زیادہ کمی کچھہ بھی اُمید نہیں ہوسکتی - اجب تک ہندوستان اور سلطنت کے دیگر حصے جرمن فوجوں کو نہیں کچل ڈالتے تب تک گرانی قائم رہیگی اور بڑھتی جائیگی - جرمنوں کی شکست نہ ہونے تک ہمیں بھی تکلیف برداشت کرنی پڑیگی - اجب ہم خیال کرتے ہیں کہ لاکھوں آدمی ہمارے لیئے جان دے رہے ہیں تو زبان سے بھی نکلتا ہی کہ اگر ہندوستانیوں کو موجودہ قیمت سے تگنی قیمت پر بھی دھوتیاں ملیں تو بھی کوئی حرج نہیں ہی - ہم میں سے ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں جو اپنی جان دے رہے ہیں - جبکہ اتنے زیادہ لوگ بے شمار تکلیفوں کو برداشت کرکے اِس لڑائی میں (جس میں ہم لوگ شامل ہیں) حق کی حمایت پر لڑ رہے ہیں تو یقیناً ہم لوگ خوشی اور مستعدی سے گرانی کی تکلیفوں کو برداشت کرسکتے ہیں *

مغربی محاذ جنگ کے جرمنی حصہ کا نقشہ

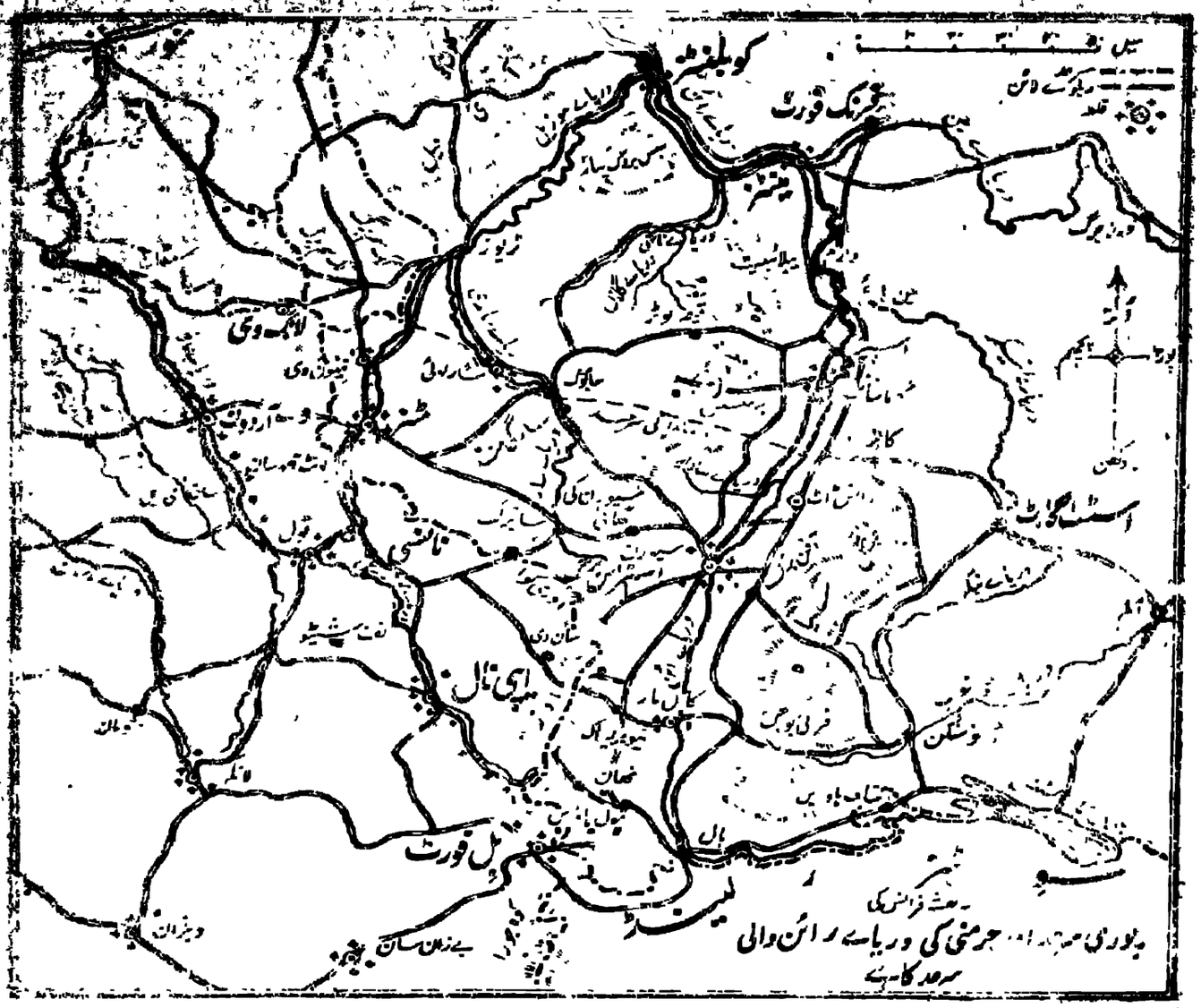

مشرقی اور مغربی محاذ جنگ

لڑائی میں ہمارا حصہ

اس ہفتہ لڑائی کا صاف اور اچھی طرح سمجھ میں آنے والا حال بیان کرنا ہمیں بہت مشکل معلوم ہو رہا ہے — اب تک تو یہی بات ہے کہ ہم ہفتہ وار مغربی محاذ کے کسی حصہ کی لڑائی کا حال بیان کیا کرتے تھے مگر اب لڑائی کی صورت میں تبدیلی پیدا ہوگئی ہے — ہمارا خیال ہے کہ یہ تبدیلی عارضی (چند روزہ) ہے — اب جنرل فوش پہلے کے مقابلے میں چھوٹی چھوٹی لڑائیاں لڑ رہے ہیں — یہ لڑائیاں لمبے لمبے خط حرب کے بہت سے حصوں پر ہو رہی ہیں آہستہ آہستہ بہت ہی آہستہ آہستہ پہاڑیوں کے سامنے اوپر اور ایس سی کے درمیان ہم جرمن حملہ آوروں کو روک رہے ہیں — لا بس سی اور کیمبرائی کے درمیان بظاہر کوئی اہم بات نہیں ہے — قیاس کیا جاتا ہے کہ نہروں پر باندھ (بند) باندھ دیئے جانے کی وجہ سے سیلاب آگیا ہے

برعکس اس کے کیمبرائی اور سان کان تان کے درمیان ہم برابر بڑھتے چلے جا رہے ہیں — جرمن استحکامات کا دار و مدار اس نہر پر ہی ہے جو کیمبرائی سے سان کان تان جاتی ہے — ایک مقام پر لڑتے لڑتے ہم نہر کے کنارے پہنچ گئے ہیں — یہ لڑائی بڑے پیمانے پر لڑی گئی ہے اور جنرل بنگ و جنرل اڈیسن کی تعجب خیز فتوحات کے کارناموں سے اس واقعات میں نیا اضافہ ہوا تھا — اس مرتبہ انہوں نے دس ہزار قیدی اور پچاس سے زیادہ توپیں پائیں — یہ نہایت ہی اہم کامیابی ہے — کیونکہ اس کے ذریعہ سے کیمبرائی اور سان کان تان کے درمیان ہم جرمنوں کے استحکامات تک قبضہ کرلیے گئے ہیں — جرمن اس خطرے کی اہمیت سمجھ گئے اور انہوں نے بڑے زور و شور سے جوابی حملہ کیا جس میں انہیں شکست فاش ہوئی اور بڑا سخت نقصان اٹھانا پڑا — اس مقام سے کسی قدر دکھن حملہ کر

لڑائی کا اخبار

تصویروں کا ضمیمہ

ہندوستانی مزدوروں کے کام

سڑک بنا رہے ہیں

سڑک چوڑی کر رہے ہیں

عمارتوں کے لیئے پتھر نکال رہے ھیں

باورچي خانہ وغیرہ بنا رہے ھیں

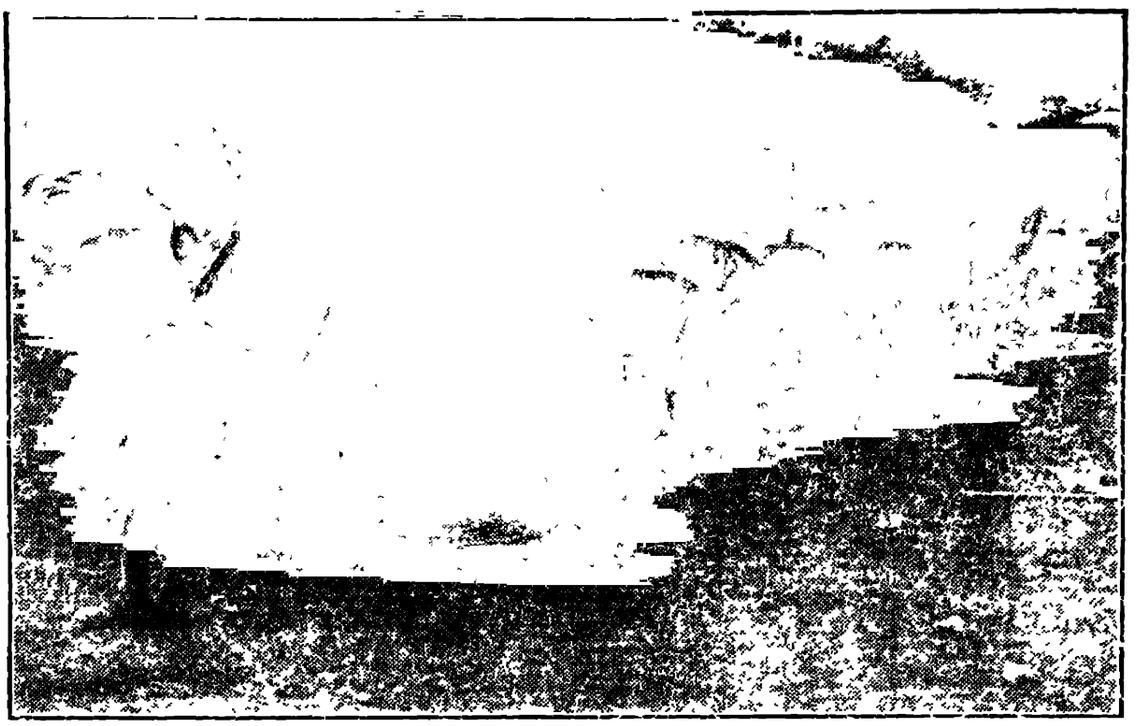

فیدیوں کے لیئے خاردار تاروں کا گھیرا بنا رہے ھیں

کھانے کا سامان تول کر دے رہے ھیں

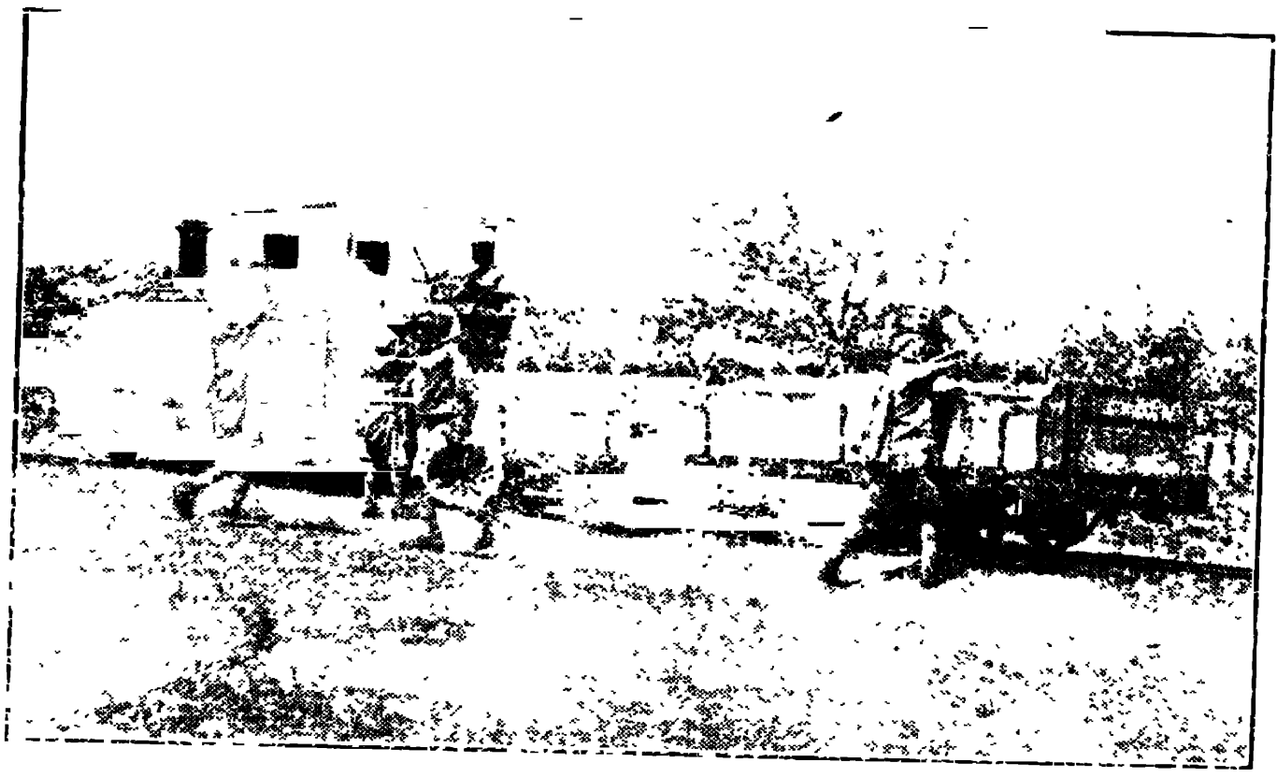

مال ڈبوں میں زخمیوں کو بالو پہنچا رہے تھے

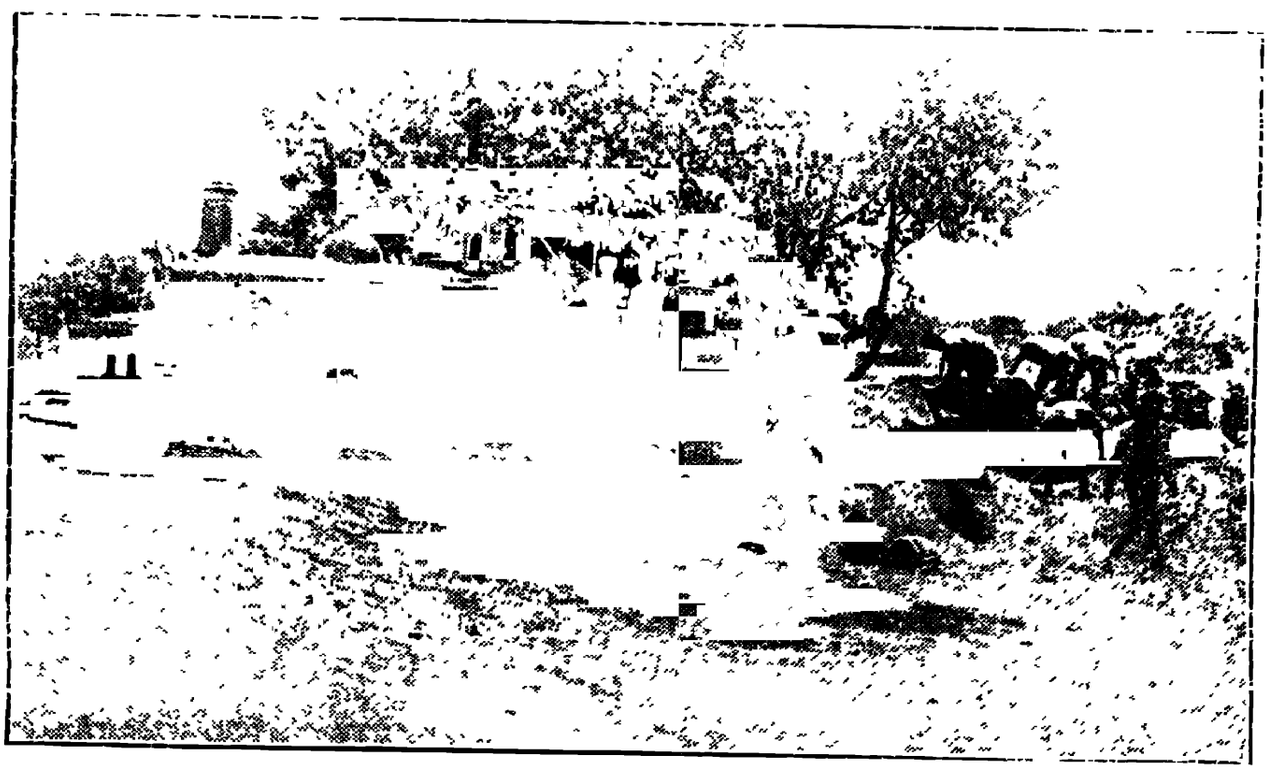

بالو آ رہے تھے

پر ہیں — سان کان تین اور آمیر کے درمیان فرانسیسی آگے بڑھنے کی کوشش نہیں کر رہے ہیں — انجام یہ ہوا کہ اب جرمنوں نے دفاعیہ جنگ پھر لڑنا شروع کردی ہے — قیاس کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی بڑی توپوں کا انتظار کر رہے ہیں — توپیں آئے پر حملہ شروع کرینگے — دریائے وار کے دکھن سوئن سان کے آس اور دریائے آئن اور ان کے درمیان جنرل مازان اب تک جرمن استحکام کے توڑنے میں مصروف ہیں — ہسپانی فوج جرمنوں کو دریا سے پیچھے ڈھیل رہی ہے — ریمس اور ویرڈن کے درمیان نظام کچھ نہیں ہو رہا ہے *

مگر جہاں تک ہمیں علم ہے کیفیہ اندر ہی اندر ہانکی پکی رہی ہے — ویرڈن اور وژ ندی کے درمیان بڑے بڑے واقعات ہوگئے ہوں اور محاذ کے اس حصہ کا نقشہ ہم اس ہفتہ میں دے رہے ہیں یہاں امریکہ والوں کو بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے — ہزاروں جرمن قیدی پکڑے گئے اور سیکڑوں توپیں چھینی گئی ہیں — دریائے مز کے کنارے سان مہل سے جرمن نکال دیئے گئے اور جرمنوں کے مشہور قلعہ بند مقام مونٹ گوائہ بار ہو رہے ہیں — پچھلے ہفتہ ہم آپ سے کہہ چکے ہیں کہ مغربی محاذ کا یہ حصہ نہایت اہم ہے اور پہلے جو باتیں ہم آپ کو بتا چکے ہیں ان کا دہرانا فضول ہے — ویژ وژ اور سوئٹزرلینڈ کے درمیان یعنی بلفورٹ کے درے میں کوئی خاص واقعہ نہیں ہو رہا ہے — اصلی مغربی محاذ کا حال اتنے ہی پر ختم ہے *

اطالوی محاذ پر چھوٹے چھوٹے اطالوی حملے ہو رہے ہیں — اطالوی پہاڑوں پر ہیں اور پہاڑوں سے حملے کرتے ہیں — جہاں تک ہمیں حال معلوم ہوا ہے سب اچھا ہی اچھا ہے *

بلقانی محاذ پر بھی بڑے بڑے واقعہ ہوئے ہیں آخرکار ہم نے بڑی بھاری فوج لیکر محاذ کے اس حصہ پر حملہ کردیا ہے — فرانسیسی جنرل فسوے نے سماستر کے پورب پچیس میل کے محاذ پر حملہ کردیا اور دشمن دریائے چرنا کی طرف توڑ دم بھاگ رہے ہیں — بعض بعض مرتعوں پر ہم بیس بیس میل آگے بڑھ گئے ہیں اور مشہور قصبے پرلیپ کا فاصلہ ہم سے صرف گیارہ ہی میل رہ گیا ہے — ہزاروں جرمن اور بلغاری قیدی پکڑے گئے اور بہت سی توپیں قبضہ میں آئی ہیں — یہ بات تو صاف صاف معلوم ہوتی ہے کہ آیا اس حملہ سے واقعی اس محاذ پر حملہ کرنا ہی مقصود (مطلب) ہی یا محض اتنا ہی مطلب ہے کہ دشمن کی توجہ ادھر مائل ہو اور آسٹریا سے فوجیں جرمنوں کی مدد کو بھیجی نہ جاسکیں — اس کا صاف حال آگے چل کر معلوم ہوگا کہ واقعی یہاں اور لڑائی ہونے کا قرینہ ہی یا نہیں — ہم محاذ فرانسیسی جنرل قریب بلغاری سان کان تان کے قریب تک پہنچ گئے ہیں — اب وہ تین ہی میل کے فاصلہ کے اس حصہ کا نقشہ آیندہ پرچہ میں شایع کرینگے — اس حملہ کی چاہے کوئی وجہ ہو مگر واقعہ یہ ہے کہ حملہ کامیاب ہوا اور سرویہ کی فوجوں کو یونانی اور فرانسیسی فوجوں کی مدد جو مل گئی تو انہوں نے اپنے ملک کا اچھا خاصہ حصہ دشمنوں سے چھین لیا اور انہیں شکست فاش دی *

محاذ جنگ واقعہ فلسطین پر بڑی بڑی اہم باتیں وقوع میں آنے لگی ہیں — جنرل ایلن بی نے آخر کار زبردستی شروع کردی — بد قسمتی سے یہ خبر دیر میں ملی اس وجہ سے ہم اس کا حال بہ تفصیل پرچہ میں نہیں دے سکے — میسوپوٹامیہ میں بھی ہمارے دشمنی کچھ بات نہیں ہوئی — مگر قرینہ کہتا ہے کہ یہاں بھی کچھ نہ کچھ ہونے والا ہے — عارس کی خبروں سے ظاہر ہے کہ وہاں بھی عنقریب کچھ نہ کچھ ہونے والا ہے — جن فوجوں کی بابت — یہ حال معلوم ہوا تھا کہ انہوں نے باکو پر قبضہ کر لیا ہے اب انہیں اسے خالی کردینا پڑا — انہوں نے کیسپین باکو خالی کیا اور کہاں چلے گئے اس کا کچھ حال معلوم نہیں ہوا — اس محاذ جنگ کے متعلق کسی لڑائی کی خبر نہیں ملی *

روس میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کا سمجھانا مشکل ہے — مگر اسی اثنا میں کسی اور مقام پر قبضہ کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ مضمون بھی دی — ہمارے لئے میں اتنا ہی کافی ہے — ہم چاہتے ہیں کہ جو جو واقعات ہم تک پہنچتے ہیں انہیں صاف صاف بیان کر دیں اور اس اعتبار سے اتنا ہی بہت ہے — صاف معلوم ہو رہا ہے کہ جرمن اور بولشیوست دریائے والگا کے خط پر قبضہ کر لینا چاہتے ہیں — مطلب یہ ہے کہ دریائے والگا سے دکھن طرف جو کاسک فوج جنرل الیکسیف کی ہے اسے دریائے والگا کی اتر والی چیکو سلاوک فوج سے علیحدہ کردیں — چیکو سلاووکس کی مختصر فوج کی حالت کا اندازہ کرنا آسان نہیں ہے — مگر ایک برطانوی جنرل کی ماتحتی میں بہت بڑی فوج جس کی تعداد غالباً ایک لاکھ ہے ارکنجل کے خط پر قبضہ کر رہی ہے جو بڑھ کر والگا تک گیا ہے اور فوجیں اس کوشش میں ہیں کہ سائبیریں ریلوے ہمارے قبضہ میں رہے — مگر یہ کام بہت دشوار ہے اور ہمیں خبر بہت کم ملتی ہے — پھر بھی جہاں تک ہمیں خبریں ملتی ہیں ان میں سے بہت بڑا حصہ اچھی خبروں کا ہوتا ہے مگر اس بات کے سمجھنے کا کوئی ذریعہ نہیں کہ سکے کہ روس کی اس ابتر حالت میں کیا ہو رہا ہے — ہم چاہتے ہیں کہ یہ باتیں ہماری سمجھ میں آئیں — کیونکہ ہندوستان کے لیئے یہ باتیں نہایت اہم ہیں *

لڑائی

اسکول کے لڑکوں سے اپیل

کیا آپ نے کبھی لڑائی کا حال پڑھا ہی یا جنگ کے قصے سنے ہیں - آپ نے خشکی اور تری کی لڑائی کا حال پڑھا ہی - آپ میں سے بعضوں نے تاریخ کی کتابوں میں لڑائی کا حال پڑھا ہی - آپ میں بعض بیشک اُن کے حالات بھی بیان کر سکتے ہیں - آپ سے پہلے کتنی ہی لڑائیاں ہوچکی ہیں جن سے صرف ہندوستان والوں کو تکلیف پہنچتی - اُن لڑائیوں کا حال تو کچھ نہ کچھ آپ ضرور جانتے ہونگے - بعضوں نے یورپ اور امریکہ کی لڑائیوں کا حال پڑھا ہی اور جنوبی افریقہ کی لڑائی کا حال بھی جانتے ہونگے - ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے کہ یہ لڑائی انگریزوں اور بوئروں کے درمیان ہوئی تھی - مجھے اچھی طرح سے یاد ہی کہ اِس لڑائی کا اور حال میں اخباروں میں پڑھا کرتا تھا - میرے وطن آسٹریلیا سے بہت سے آدمی لڑائی میں شریک ہونے جاتے تھے مگر وہ کہیں آسٹریلیا سے جاتے تھے - انگریزوں اور بوئروں کی لڑائی سے آسٹریلیا والوں کو کیا مطلب تھا نیوزیلینڈ اور کناڈا والوں سے کیا غرض تھی یہ لوگ کیوں اپنی خوشی سے لڑائی میں شریک ہونے جارہے تھے کیا یہ بھی کوئی حماقت کی بات تھی کہ اپنے گھر بار اور عزیزوں کو چھوڑ کر آدمی زخمی ہونے اور مرنے جائیں - میری راے میں حماقت (بیوقوفی) تو نہیں تھی اُور وجہیں بھی تھیں - مگر سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ یہ آسٹریلیا نیوزیلینڈ اور کناڈا والے سمجھ رہے تھے کہ وہ حق کی حمایت میں لڑ رہے ہیں *

اِس عالمگیر جنگ میں یونیورسٹیوں کے کل نوجوان طالب علم اور بہت سے ملکوں کے اِسکولوں کے اُوپر کی صفوں کے طالب علم لڑائی میں شریک ہوئے ہیں - مجھے نہیں معلوم ہی کہ ہندوستانی مدرسوں کے لڑکوں کے دماغوں میں یہ بات کبھی مرتبہ رہا پاتی ہی کہ مدرسے کی تعلیم سے فارغ ہوکر یا ایسی عمر پر پہنچ کر جب اُن کا مدرسہ میں رہنا غیر موزوں (نامناسب) ہو تو اُنھیں کسی فوج میں داخل ہوجانا چاہیئے اور حق کی حمایت میں تلوار اُٹھانا چاہیئے تاکہ اِس ملک میں بھی ہمیشہ کے لئے صلح اور امن قائم ہوجاے - مجھے خوف ہی کہ یہ بات کافی طور پر طلباء کے ذہن نشین نہیں ہوئی ہی کہ جرمن حکومت کوئی خوشگوار چیز نہیں ہی - اِس کا حال افریقہ والے آپ سے بتا سکتے ہیں - اگر اِنتظامیوں کو شکست ہوئی تو جرمن حکومت آخرکار ہندوستان تک پھیل جائیگی - کیا افریقہ بلجیئم فرانس اور پولینڈ میں جرمن حکومت خوشگوار ثابت ہوئی ہی - کیا اِس حکومت سے بدنصیب ترکوں کو بہت فائدہ پہنچا ہی - کیا ہندوستان کے مدرسوں کے طالب علم - اِنگلستان آسٹریلیا کناڈا اور کرالس کے اِسکول کے لڑکوں کے نقش قدم پر چلینگے - اِن ملکوں کے لڑکے جب فوج میں بھرتی ہو جانے کے قابل ہو جاتے ہیں تو مدرسے سے نکل کر اپنے ملک کے لئے اِنصاف اور آزادی کی حمایت میں تلوار اُٹھاتے ہیں - ہندوستانی اِسکول کے لڑکو دنیا کو دکھادو کہ تمہارے بزرگوں کا خون اب تک تمہاری رگوں میں دوڑ رہا ہی اور تمھیں اُبھار رہا ہی کہ اپنے ملک اور اِنصاف کے لئے جس کے تم اِس قدر حامی (حمایت کرنے والے) ہو تلوار اُٹھاؤ *

اگلے زمانے کی لڑائیوں میں جن لوگوں کو اُس لڑائی سے تعلق ہوتا تھا اُنھیں بڑی تکالیف و مصائب اور بربادی کا سامنا کرنا پڑتا تھا - مگر کیا اُن میں ایک لڑائی بھی اِس عالمگیر جنگ کے مقابلے میں تھی - میری راے میں اِس بات پر سب کو اتفاق ہوگا کہ اُن لڑائیوں سے اِس لڑائی کا مقابلہ نہیں کیا جاسکتا - آپ سب لوگ جانتے ہیں کہ چار سال سے زیادہ عرصہ سے ہمارے آپ کے بھائی بند کتنی کتنی بےرحمیوں تکلیف اور مصیبتوں کا مقابلہ کر رہے ہیں اور اِسی طرح برابر مقابلہ کرتے جائینگے جب تک ہم آپ سب مل کر اِس کا سدباب (علاج) نہ کرینگے - کیا آپ نے کبھی اِس بات پر غور کیا ہی کہ اُن دن دونی مصیبتوں کا باعث کیا ہی آپ صاحبوں میں سے جنھوں نے کچھ بھی سائنس پڑھی ہی جواب دینگے " ہاں ہم جانتے ہیں " اِس کی وجہ سائنس کی ترقی اور علم سائنس کی توسیع (زیادتی) معلومات - آپ کا خیال صحیح ہی مگر دنیا میں بہت سی اچھی اور مفید چیزیں ہیں جو بدی میں صرف کی جاسکتی ہیں - سائنس سے مدد لیکر بہت سی ایسی ایسی چیزیں بنا دی گئی ہیں جن کی وجہ سے یہ لڑائی نہایت ہی ہولناک (خوفناک) ہوگئی ہی - مثال کے طور پر بڑی بڑی توپیں ہیں جن کے گولوں کے ذریعہ سے بیس کوس فاصلہ سے آپ کے گاؤں کے پُرزے پُرزے اُڑائے جاسکتے ہیں - ذرا اِس بات پر غور کیجیئے - آپ سوچیئے کہ لوہے کی ایک بڑی بھاری شی ہی جو اندر سے دھک رہی ہی اور بڑی اُونچائی سے ہوا کو چیرتی ہوئی آکر گاؤں میں گرتی ہی - اِس کے گرتے ہی بڑے زور کا دھماکا ہوتا ہی اور آپ کے گھروں کے پرخچے اُڑ جاتے ہیں - گھروں کے ساتھ جانوروں کے بھی اور آپ کے گھر والوں کے بھی - یہی حالت ہی جو دن میں ایک بار نہیں بلکہ کئی بار اِس لڑائی میں ہو رہی ہی - سائنس کی مدد سے ایسی کشتیاں بھی طیار ہوئی ہیں جو پانی کے نیچے نیچے چلتی ہیں اور جہازوں کو تباہ کردیتی ہیں - بعض مرتبہ جس بد نصیب جہاز پر ٹارپیڈو کا گولہ پڑتا ہی وہ کبھی کبھی پانچ منٹ کے اندر یا اُس سے بھی کم عرصہ میں ڈوب جاتا ہی - ٹارپیڈو کے گولہ میں بھکا سے اُڑ جانے والا مادہ بھرا رہتا

ہی ۔ آپ خوش کرلیجئے کہ پانی میں پھرنے والا ایک لاکھ جہاز کی شکل میں بنایا گیا ہی آپ سب لوگوں نے جہازوں کی تصویریں تو دیکھی ہی ہونگی ۔ ان جہازوں میں اتنے لوگ رہتے ہیں جتنے کہ چار پانچ ہندوستانی گاؤں میں بستے ہیں ۔ اب خیال کیجیئے کہ یکایک ایک ہولناک دھماکا ہوا اور سب پر تاریکی چھا گئی ۔ عورتوں اور بچوں کی چلاہٹ دل دہلائے دیتی ہی ۔ چند ہی منٹ میں وہ بڑا جہاز تو غرق آب ہوگیا اور مرد عورت اور بچے پانی میں غوطے کھانے لگے ۔ کچھ دیر تک تو اُن ڈوبنے والوں کو بچانا ناممکن ہی ۔ یہہ مضمون کوئی قصہ کی کتاب تو ہی ہی نہیں اِس لیئے اِس میں کے ہولناکی کی تشریح کی کوشش نہیں کی جاتی ۔ اگر آپ کو اَور زیادہ واقعات جاننے کا شوق ہی تو جنگ کے متعلق کتابوں کو منگوا لیجیئے اُن میں آپ کو بے شمار تکالیف اور ہولناکی کی داستانیں ملینگی ۔ لیکن یہاں میں آپ کو اِس بات پر توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جنگ میں بہت سے کلیں کام میں لائی جاتی ہیں ۔ مثلاً توپ ۔ آبدوز کشتیاں ۔ تارپیڈو کی قسم کے ہوائی جہاز ۔ زہریلی گیس ۔ یہہ گیس قبل اِس کے کہ کسی سپاہی کا کام تمام کردے اُس کو بہت ہی سخت تکلیف پہنچاتی ہی ۔ اِس کے علاوہ سیال مادہ اُوپر سے پھینکا جاتا ہی اور سپاہیوں کے جلا کر مار ڈالا جاتا ہی ۔ لڑائی کے اخبار میں آپ کو کچھ تصویریں اِن نئے آلات حرب کی دکھلائی جاتیگی اور اُن کی نسبت کچھ لکھا بھی جاویگا (اُن تصویروں کے لیئے لڑائی کا اخبار نمبر ۸ ملاحظہ فرمائیے) ۔ کیا اب آپ یہہ کہہ سکتے ہیں کہ گذشتہ لڑائیاں خواہ اُن میں کتنی ہی ہیجمی برتی گئی ہو ۔ اِس ہولناک لڑائی کا مقابلہ کرسکتی ہیں جن میں کہ بہت سے زرخیز اور خوبصورت ملک ویران کردیئے گئے ہیں ؟ کیا کوئی لڑائی اِس قدر خوفناک ہوئی ہی ؟ کیا کبھی سپاہ کی تکلیف اِتنی دل دہلانے والی ہوئی ہی ؟ اِس لڑائی میں سپاہیوں کے پرخچے اُڑ جاتے ہیں اُن کے ہاتھ پیر اور آنکھیں ہوا پر دکھلائی دیتی ہیں ۔ بعض ہسپتالوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کے ہاتھ اور پیر دونوں کٹ گئے ہیں ۔ آہ اِس پر بھی وہ لوگ زندہ ہیں ۔ کیا آپ ایسے نظارہ کا تصور کرسکتے ہیں ؟ شاید نہیں مگر کوشش تو کیجیئے ۔ ذرا مردوں ۔ عورتوں اور بچوں کے ہولناک تکلیفوں کا اپنی آنکھوں میں نقشہ تو کھینچیئے ۔ میں آپ سے اُن کا تصور کرنے کو اِس لیئے نہیں کہتا کہ آپ محض آنسو ٹپکا دیں یا اُن داستانوں کو عجائب و غریب کا لقب دیکر خاموش ہو رہیں بلکہ میری غرض آپ سے یہہ کہلانے کی ہی " بنی نوع انسان کے اِن تکالیف کو روکنے میں ہم حتی المقدور مدد کرینگے ۔ اِس جنگ کا خاتمہ کرنے میں مدد دینگے ۔ اب آئیے اُس تعجب کو رفع کیجیئے جو کہ شاید میرے اِس کہنے پر آپ کو ہوا ہو کہ گذشتہ ۔ نیوزلینڈ اور آسٹریلیا والے افریقی مہموں کے موقع پر اِس جنگ میں کیوں شامل ہوئے جبکہ جنگ سے اُن کا کوئی تعلق ہی نہ تھا ۔ ہمیں تسلیم کرنا ہی پڑیگا کہ اُن لوگوں کا جنگ میں شامل ہونا اِس وجہ سے ہوا کہ اُنھوں نے محسوس کرلیا کہ وہ اُصول حق کی حمایت میں لڑنے جارہے ہیں ۔ اِس معاملہ میں کسی بحث مباحثہ کو چھیڑنے کی میری خواہش نہیں ہی ۔ سب سے اہم سوال جو ہم کو اپنے آپ سے کرنا ہی وہ یہہ ہی " کیا یہہ جنگ حق ۔ اِنصاف ۔ رحم ۔ صفائی اور ایماندارانہ برتاؤ کی حمایت میں ہی یا نہیں " ؟ اِس سوال کا جواب صرف " ہاں " یا " نہیں " ہوسکتا ہی ۔ کیا اِس سوال کا جواب " ہاں " ہوسکتا ہی ؟ غور کیجیئے کہ جنگ کی واقعی وجہ کی نسبت آپ نے کتابوں ۔ اخباروں اور " لڑائی کا اخبار " میں کیا پڑھا ہی ۔ بلا شک جو کچھ اب پڑھیں یا سنیں اُس کی ہر ایک بات پر یقین نہ کر بیٹھیئے ۔ پہلے اِس بات کی جانچ کیجیئے کہ دوسروں کی نسبت لکھنے یا کہنے والا شخص کہاں تک سچا ایماندار اور مستند ہی ۔ آیا اُس کا بیان واقعہ اصلی ہی یا نہیں کیا شہنشاہ جرمن اور اُس کے رفقا (دوست) نہیں کہتے تھے کہ ہم تو نہ لڑائی کا خیال رکھتے تھے اور نہ لڑائی چاہتے تھے ؟ ہمارے پاس کافی ثبوت موجود ہیں کہ اِعلان جنگ کے ایک ماہ قبل شہنشاہ جرمن نے اپنے سفیر معینہ ممالک غیر کی ایک میٹنگ کرکے اُن سے دریافت کیا کہ وہ کتنی جلد تیار ہوسکتے ہیں تاکہ اِعلان جنگ کردیا جاے ۔ اِس پر ذرا اچھی طرح غور کیجیئے ۔ تمام تفرقہ کو چھوڑ کر سچائی اور ایمانداری سے جواب دیجیئے ۔ میں کچھ بحث مباحثہ کرنا نہیں چاہتا کیونکہ مجھے کو یقین ہی کہ سب شہادتوں کو پڑھ کر آپ ضرور کہینگے کہ اِس کا جواب " ہاں " ہی ۔ بیشک یہہ جنگ اِنصاف ۔ رحم اور قوموں کے مابین ایماندارانہ برتاؤ کی حمایت میں ہی ۔ اِس ضروری بات کو ذہن نشین کرلیجیئے کیونکہ میں آپ کے دلوں سے یہہ خیال (خواہ کتنا ہی کم کیوں نہ ہو) دور کرنا چاہتا ہوں کہ یہہ لڑائی صرف گورنمنٹ برطانیہ یعنی سرکار ہی کی ہی ۔ میں بلا خوف تردید اُنکے کی چوٹ پر کہتا ہوں کہ یہہ لڑائی سرکار ہی کی لڑائی نہیں ہی ۔ اول تو گورنمنٹ برطانیہ نے اُس وقت اِعلان جنگ کیا جبکہ بلجیئم (جو کہ ایک غیر جانبدار ملک تھا) پر ظالمانہ حملہ ہوا اور اُس کو نقصان پہنچایا گیا ۔ جبکہ فرانس پر جس کو کہ مدد دینے سے ہم قسم کھا چکے تھے خطرہ میں پڑ گیا ۔ دوسری وجہ اِس لڑائی کی برطانوی گورنمنٹ کی لڑائی نہ ہونے کی یہہ ہی کہ سلطنت کے سب جدا جدا حصے جن کا شیرازہ پہلے بکھرا ہوا تھا مگر جو کہ اب ایک اُصول عام کی حمایت میں خون بہانے سے مضبوط رشتہ میں بندھے ہوئے ہیں وہ سب بلا کسی دباؤ کے اپنے اِنگلستان کے شریک ہوگئے ہیں تاکہ اِنگلستان کو اپنے اُس ارادے میں کامیاب ہو جو کہ اُس نے اپنے دوستوں کو بے ایمانی و ظلم کے مقابلہ میں مدد دینے کا اور حق و راستبازی قائم رکھنے کا کیا ہی ۔ سلطنت کے ہر ایک حصے نے جس میں ہندوستان شامل ہیں حتی المقدور اِمداد کی ہی ۔ جو سوال میں نے آپ سے اُوپر کیا

ھی یعنی " یہہ لڑائی انصاف - رحم - صفائی اور ایمانداراںہ برتاو کی حمایت میں ھی یا نہیں اس کا کیا جواب ھو - اس کا فیصلہ کرنے میں سلطنت انگلشیہ اکیلی نہیں ھی - کیونکہ بہت ھی جلد دوسرے ملکوں نے اور کچھہ دیر بعد اور اور دوسرے سلسلوں نے بھی اس سوال کے جواب میں " ھاں " کہا ھی - یہہ دوسرے ملک فوراً حتی المقدور مدد دینے لگے - اُن کے مدد دینے کی وجہہ یہہ تھی کہ لڑائی سچائی کی حمایت میں ھی نہ کہ یہہ کہ برطانوی گورنمنٹ اور سلطنت انگلشیہ سے جرمنی کے مقابلے میں جنگ چھڑ گئی ھی ۔

اس پرچے میں جو دنیا کا نقشہ دیا گیا ھی اُس کو ملاحظہ کیجئے آپ کو یہہ دیکھہ کر تعجب ھوگا کہ اتنے زیادہ ملکوں نے ھمارے سوال کا جواب " ھاں " دیا ھی - اب نتیجہ کیا نکلا ؟ بلا شک جبکہ بہت سے لوگ ایک اھم مسئلے کے کسی طرف ھوں تو یہہ ضروری نہیں ھی کہ اُنھیں کی رائے ٹھیک ھو اور دوسروں کی غلط لیکن اگر مسئلے کی چھان بین پر یہہ معلوم ھو کہ وہ لوگ سچائی - ایمانداری - انصاف اور رحم کے طرفدار ھیں تو کیا اُس وقت ھم یہہ تسلیم نہیں کرسکتے کہ وہ لوگ ایک اعلیٰ معیار کے حق میں کوشاں ھیں (کوشش کر رھے ھیں) ؟ کیا اُس وقت ھم کو یہہ نہ کہنا چاھیئے کہ یہہ لوگ اُن کے مقابلے میں ھو کہ حق کو برباد اور ناپاک کرنے پر تلے ھوئے ھیں اعلیٰ تہذیب کو قائم رکھنے کے لیئے لڑ رھے ھیں ؟ کیا ھماری (سلطنت برطانیہ کی) اور ھمارے اتحادیوں کی ٹھیک یہی حیثیت نہیں ھی ؟ میرا تو خیال ھی کہ آپ سب متفق ھوکر کہینگے کہ ھاں ایسا ھی ھی اب آپ تسلیم کرینگے کہ اپنے دشمنوں کی تہذیب کے بہ نسبت ھم ایک بہتر تہذیب قائم رکھنے کے لیئے لڑ رھے ھیں - ھم ایک ایسی تہذیب کی حمایت میں لڑ رھے ھیں جس میں کو ترقی کی گنجایش ھو مگر وہ نسبتاً زیادہ معزز ھی اور دنیا سے بہتر ھی یا یوں کہیئے کہ ھم ایک ایسی تہذیب کے خلاف لڑ رھے ھیں جس میں خرابی پیدا ھوگئی ھی اور جو کہ کسی حد تک ناپاکانہ ھی - اب ھمارا فرض کیا ھی - یقیناً ھمارا فرض یہہ ھی کہ اعلیٰ تہذیب کو قائم رکھنے اور بوسیدہ تہذیب کو شکست کر دینے کی کوشش کریں - جب تک کہ ایک شوہر پاگل پکڑ کر باندھہ نہ دیا جائے تب تک اُس کے آس پاس والوں کی خیر نہیں ھی - اسی طور پر جب تک کہ یہہ ناپاکانہ تہذیب جسو کہ اتحادیوں کے دشمن میں ظہور پارھی ھی روکی اور کچلدوں سے جکڑ نہ دی جائیگی تب تک کوئی بھی صحیح تہذیب اطمینان اور امن چین سے نہیں رہ سکتی - شاید کوئی کہے " میں کیا کرسکتا ھوں ؟ " " ھم سب کیا کرسکتے ھیں " ؟ " ھم تو لڑنے کے ناقابل ھوں " اس کا جواب جیسا میں پہلے بیان کرچکا ھوں یہہ ھی کہ کچھہ لوگ تو لڑ سکتے ھیں - کچھہ دوسروں کی امداد میں روپیہ دے سکتے ھیں جو کہ ھمارے گورنمنٹ کی مصارف کے لیئے اور ھمارے جنگی جہاز لڑ رھے ھیں تاکہ ھمارے پرخچے نہ اڑیں - ھم بھوکے نہ رہ جائیں اور ھماری حرمت نہ ھو - اس لڑائی کو روکنے میں جو مدد سب لوگ دے سکتے ھیں وہ یہہ ھی کہ لڑائی کی نسبت سچے واقعات کی اشاعت کی جاوے (پھیلائی جاویں) یعنی لوگوں کو بتایا جاوے کہ لڑائی کی اصلی وجہہ کیا ھی - ھمارے دشمنوں نے کس طرح مکر و فریب سے قوموں کو دھوکا دیا ھی - ھمارے دشمنوں نے عورتوں اور بچوں سے کیسا کمینہ برتاو کیا ھی - زخمیوں اور قیدیوں پر کیا کیا ستم کیئے ھوں - اس بات کے ثبوت میں کہ دشمنوں کا رویہ اچھا نہیں رھا ھی - آپ کو صرف وہ شہادتیں پڑھنا پڑینگی جو کہ شایع ھوچکی ھیں - لڑائی کا اخبار بھی دشمنوں کے رویہ کو ثابت کرسکتا ھی - کوئی بھی بدمزاج پاگل اپنے آس پاس کے لوگوں سے اچھا برتاؤ نہیں کرتا - وہ بھی جو نہ لڑ سکتے ھیں اور نہ روپیہ دے سکتے ھیں کم از کم اتنا تو کرہی سکتے ھیں کہ " لڑائی کا اخبار " قصبوں - اسکولوں اور گاؤں میں پڑھہ کر لوگوں کو سنایا کریں - ھر ایک خود اس بات کا فیصلہ کرے کہ ھمارے سوال (یعنی کیا یہہ لڑائی حق - رحم - اور منصفانہ برتاو کی حمایت میں ھی یا نہیں ؟) کا کیا جواب ھونا چاھیئے - اس کے بعد اُس کو چاھیئے کہ حتی المقدور لوگوں کو اس سوال کا جواب سمجھالے اور اس لڑائی کی نسبت جو کہ صحیح تہذیب ھمارے دشمنوں کی ناپاکانہ اور بوسیدہ تہذیب کے مقابلہ میں ھو رھی ھی اور جس میں کہ دنیا کے زیادہ تر ملک شامل ھیں جو جو غلط اور غیر مناسب افواھیں غصہ میں اُن کی اپنی طاقت بھر تردید کرے - کیا آپ ایسا کرنے میں مدد دینگے جو کچھہ کرنا ھو اُس کا فیصلہ ابھی اسی وقت کرلیجیئے - اس مسئلے کے صرف دو پہلو ھیں - آپ کو ایک نہ ایک طرف رھنا ھی پڑیگا - خدا کرے کہ آپ سچائی اور انصاف اور رحم کے طرفدار بنیں اور کہیں " میں مدد کرونگا - میں اپنی تمام طاقت - روپیہ اور خدمت سے مدد کرونگا - میں اُس خدا سے جو کہ قوموں اور مذھبوں کے ناچیز اختلافات سے بالاتر ھی دعا کرونگا کہ مجھہ کو سمجھہ اور عقل عطا کرے تاکہ دنیا کی تواریخ میں اُس سب سے بڑی لڑائی کو میں اچھی طرح سمجھہ سکوں جبکہ ھر چہار طرف غیر و تبدل خواہ اُن کا نتیجہ اچھا ھو یا بُرا ھو رھے ھیں " آؤ ھم سچائی کے ساتھہ اپنا فرض ادا کریں تاکہ ھماری کوششوں سے تہذیب کے اعلیٰ معیار کو مدد پہنچے اور اُس معیار کی طرف ھماری رفتار سست نہ ھو جاوے یا وہ معیار ھی معدوم نہ ھو جاوے ۔

عالمگیر جنگ

(۹) سلطنت کے باقی حصوں نے کیا کیا

پچھلے ہفتہ میں ہم نے لکھا تھا کہ ہندوستان نے اس عالمگیر جنگ میں کیا کیا - لیکن ہندوستانی اس بات کو جاننا چاہتے ہیں کہ سلطنت کے دوسرے حصوں نے کیا کیا ہی - پس آج ہم اس امر پر غور کرینگے کہ سلطنت کے باقی حصوں نے کیسی مدد کی *

جرمنوں کی اُمیدیں

جرمنوں کی رائے میں سلطنت برطانیہ کی بنا پر ایک بڑی لڑائی کا دیر تک برداشت کرنے کے لیئے کافی مضبوط نہ تھی - اُن کا خیال تھا کہ "جنوبی افریقہ میں بلوہ ہوجائیگا - آسٹریلیا علیحدہ ہوجائیگی - کناڈا ریاستہائے متحدہ کا ساتھ دیگا اور ہندوستان ہمارا طرفدار ہوگا - سلطنت برطانیہ کمزور ہے اور کوئی ایسا طریقہ نہیں ہی جو ان مختلف قوموں کو اکٹھا کرسکے" ہم نے دیکھ لیا کہ ہندوستان کے معاملہ میں وہ کس قدر غلطی پر تھے - سلطنت کے باقی حصوں کے بابت بھی اُنھوں نے ویسی ہی غلطی کی - اعلان جنگ سے پیشتر کناڈا نیوزیلینڈ جنوبی افریقہ آسٹریلیا اور نیوزیلینڈ کی گورنمنٹ نے کہہ دیا تھا کہ ہم لوگ اور ہمارے تمام وسایل بادشاہ کی خدمت کے لیئے حاضر ہیں - اور اگر لڑائی چھڑنے کی ضرورت ہو تو کام میں لائیں - دنیا کے دور دراز حصوں سے لوگ بادشاہ اور ملک کی خدمت میں جان اور مال نثار کرنے کے لیئے دوڑے - اس کے قبل ایسی بات کبھی دیکھنے میں نہیں آتی تھی اور انگلستان والوں نے جب ایسی عجیب و غریب وفاداری کے حالات پڑھے تو اُن کے دل میں وہ جوش پیدا ہوا جو الفاظ سے ادا نہیں کیا جاسکتا *

بادشاہ کا پیغام

بادشاہ نے ہمیشہ کی طرح اپنی رعایا کے جذبات کو نہایت عمدہ طریقہ سے اُن الفاظ میں ادا کیا " ہم پر اس وقت جو زبردست ذمہ داری ہی اُس کے پورے کرنے میں ہم کو اس کامل یقین سے بڑی مضبوطی ہوجائیگی کہ ایسے نازک وقت میں ہماری سلطنت اتحاد - صبر - استقلال اور خدا پر اعتماد کیئے ہوئے ہمارے ساتھ رہیگی " *

کناڈا

کناڈا میں ستر لاکھ کی آبادی ہی اور وہاں لڑائی کی خبر پہنچنے کے ساتھ ہی بڑا جوش پھیلا - یورپ سے پیسفک تک کے لوگ اپنے اپنے کام چھوڑ کر بھرتی ہونے کے لیئے آگئے اور ہزاروں بھرتی ہونے لگے - ایک گاؤں میں دو سو آدمیوں نے یہہ کہا کہ اگر " کناڈا کی گورنمنٹ ہمیں نہ بھیجیگی تو ہم اپنے صرفہ سے جہاز کرایہ کرکے انگلستان لڑنے کے لیئے چلے جائینگے *

سب لوگ اسی طرح کی مدد دینے کے لیئے طیار ہوئے اور جہاز کے متعلق پوچھنے لگے - کناڈا کی گورنمنٹ نے ۳۰۰۰۰۰ آدمی کے بھرتی بھیجے اور کناڈا کے ہر صوبہ نے اسی قسم کا تحفہ آئے - چند ہی ہفتوں میں سالزبرل نامی ایک ہی شہر سے ساٹھ لاکھ روپیہ فنڈ میں جمع ہوگئے اور اٹھارہ شہروں نے ملکر دو کروڑ جمع کیا *

کناڈا نے پانچ لاکھ سے زیادہ سپاہی بھیجے تھے اور یہہ دلچسپ بات یاد رکھنے کے قابل ہی کہ جس وقت جرمنوں نے اول مرتبہ زہریلی ہوا کا استعمال کیا اُس وقت مقام ایپر میں کناڈا کے سپاہیوں نے فرانسیسی صف کی حفاظت کی اور کناڈا کے سپاہیوں کی ہندوستانیوں نے مدد کی *

کناڈا نے جو کچھ کیا ہی اُس کا کل حال بتلانا ناممکن ہی - اُس نے چار ارب سے زیادہ جنگ میں صرف کیا ہی - اُس نے از خود ایک قانون جاری کیا ہی کہ جو شخص لڑنے کے قابل ہی اُسے لڑائی پر جانا ہوگا - اس کے علاوہ تین ارب سے زیادہ کی رسد اور گولی بارود تو اُس نے صرف پچھلے ہی سال بھیجی ہی *

واقعی کناڈا سے جو کچھ ہوسکتا تھا اس نے کیا - ایک مزے کی بات یہہ ہوئی ہی کہ کناڈا کے ریڈ انڈین قوم جو اُس ملک کے اصلی باشندے ہیں اُنھوں نے بھی وفاداری کا اظہار کیا ہی - جنکی قومیں ہیں اُن سب نے خدمت کرنا چاہی اور روپیہ بھیجا - اُن کی خواہش یہہ ہوئی کہ "یہہ روپیہ اُس لڑائی کے لئیے صرف میں لگایا جائے جس میں ہمارے بادشاہ اِس وقت شریک ہیں " *

نیو فاؤنڈ لینڈ

یہہ ہماری سب سے پُرانی نوآبادی ہی - اِس میں صرف ڈھائی لاکھ آدمی ہونگے یعنی یہہ قریب قریب لکھنؤ کے برابر ہی پھر بھی یہاں سے دس ہزار آدمی بھیجے گئے ہیں - قریب دو ہزار ماہی گیر بحری فوج میں شامل ہوئے ہیں - یہاں اُنھوں نے بڑا کارنمایاں کیا - ایک ہی فنڈ میں اُس جزیرے کے رہنے والوں نے پندرہ لاکھ کا چندہ دیا ہی *

جنوبی افریقہ

جرمنوں کو بڑی بڑی اُمیدیں تھیں تھیں کہ جنوبی افریقہ میں بلوہ ہوگا کیونکہ بیس برس سے بھی کم کا زمانہ ہوا کہ انگریز بوئروں سے لڑ رہے تھے جب جرمنی سے لڑائی چھڑی اُس وقت بوئروں کے وزیر اعظم نے جو بوئروں کی لڑائی میں ہمارے خلاف لڑ چکے تھے یہہ اعلان کیا کہ " انگلستان نے ہمارے ساتھ ایمان کا برتاؤ کیا ہی اور ہم بھی اُن سے ایمان کا برتاؤ کرینگے" کچھ لوگ جن پر جرمنوں کے بہکانے کا جادو چل گیا تھا سرکشی کرنے پر آمادہ ہوگئے - بوئروں نے خود ہی اُس سرکشی کو چند ہی روز میں رفع کردیا اور اور جنوبی افریقہ بجائے اُس کے کہ ہمارے

لیفٹیننٹ کمانڈروں کا باعث تھا ایک اچھا معاہدہ ہوگیا کیونکہ جنرل بوتھا اور جنرل اسمٹس نے بادشاہ کی طرف سے جرمن جنوبی افریقہ اور مشرقی افریقہ کو فتح کرلیا ۔ یہ دونوں سپاہی برسوں تک ہمارے مخالف لڑے تھے بہت سا خون خرابہ اسوقت لندن میں ہوتا ہوئے کے لیئے چلے آئے اور چونکہ جرمن افریقہ فتح ہو چکی تھی لہذا جنوبی افریقہ کی ساری فوج فرانس میں لڑنے گئی ۔

افریقہ کے اصلی باشندے بھی نہایت ہی وفادار ہیں ۔ سیکڑوں لوسون کے سرداروں نے اپنے آدمی اور مویشی پیش کیئے جیسا کہ بسوٹ سردار نے کہا " بادشاہ کا مقارم ہوکر میں کیوں ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھا رہوں جبکہ میرا بادشاہ خود دشمنوں سے لڑرہا ہی " ۔

آسٹریلیا (ناظرین اس کو آسٹریا نہ سمجھ لیں آسٹریا جرمنی کا دوست ہی) ۔

آسٹریلیا کی آبادی چالیس لاکھ سے زیادہ نہیں ہی پھر بھی وہ پیچھے نہیں رہا ۔ ان لوگوں کی ایک کہاوت ہی " آسٹریلیا وہاں پر پہنچ جائیگا اور واقعی آسٹریلیا لڑائی میں پہنچ گیا " ۔

اس نے اپنی بحری فوج کو بادشاہ کے حوالہ کردیا سڈنی جس نے ایمڈن کو ڈبویا ایک آسٹریلیا ہی کا جہاز تھا ۔ بادشاہ کی کل سلطنت میں شاید لندن کے آسٹریلیا سب سے زیادہ دور ہی لیکن اس پر بھی اس نے تین لاکھ عدد سپاہی لڑنے کے لیئے بھیجے ۔ یہ لوگ فلسطین گیلی پولی اور فرانس میں لڑے ہیں اور اگر تم اخبار پڑھتے رہیں تو ہمیں ہر ہفتہ ان کی کسی نہ کسی نئے بہادری کے کام کا حال ملیگا ۔ وہ لوگ جانتے ہی نہیں کہ خوف کسے کہتے ہیں ۔

جس طرح سے سلطنت کے دوسرے حصوں سے لشکر آئے ہیں اسی طرح آسٹریلیا نے بھی ہر قسم کے لشکر انگلستان بھیجے ہیں ۔ آسٹریلیا نے خاص کر کمانے کا سامان بھیجا ہی ۔ لڑائی کے شروع میں وہاں کی گورنمنٹ نے بلجیم کی امداد میں پندرہ لاکھ بھیجے ۔ صرف شہر سڈنی سے تین لاکھ آیا ۔ اس کے بعد سے کروڑوں آچکے ہیں ۔

نیوزیلینڈ

اس کی آبادی دس لاکھ سے شاید ہی کچھ زیادہ ہی مگر اس نے بھی ایک لاکھ سے زیادہ سپاہی بھیجے ہیں ۔ انہوں نے آسٹریلیا والوں کے ساتھ سموا اور نیوگائنیا پر فتح حاصل کی جو اس کے پیشتر جرمنوں کے قبضہ میں تھے ۔ یہ لوگ برابر گیلی پولی فلسطین اور فرانس میں آسٹریلیا والوں کے ساتھ دوش بدوش لڑے ہیں مگر انہوں نے گیلی پولی میں بہادری کے لیئے وہ نام پیدا کیا جو ہمیشہ قائم رہیگا ۔ انہوں نے زبان میں ایک نیا لفظ " انزک " پیدا کردیا ہی جس کے معنی ہیں کہ آسٹریلیا اور نیوزیلینڈ کی فوج ۔

آسٹریلیا والوں کی طرح انہوں نے بھی لڑائی کے صرفہ کے لیئے بہت روپیہ دیا ہی ۔ انہوں نے اپنی بحری فوج بادشاہ کو دیدی اور ان کی جنگی جہاز

"نیوزیلینڈ" کے پہنچنے پر بھی بڑا نام پیدا کیا ۔ سلطنت کے کسی حصہ میں اس سے بڑھ کر وفادار لوگ نہیں ہیں ۔ لڑائی اگر کسی شخص کو یہ سکھانے کرتا ہو کہ وفاداری کسے کہتے ہیں تو اس کو نیوزیلینڈ جانا چاہیئے جس دن لڑائی شروع ہونے کی خبر آکلینڈ پہنچی اس کے دوسرے دن تک ایک ہزار آدمی اپنی خوشی سے بھرتی ہوگئے نیوزیلینڈ کے اصلی باشندے میوری لوگ بھی لڑائی میں جانے کے لیئے بہت بڑے ۔ ایک آدمی نے کہا تھا " ہم لوگ ہمیشہ بادشاہ کے دشمنوں کے مقابلہ پر وقت پر قسم کی مدد دینے کے لیئے مستعد رہے اور سلطنت میں ہم اپنے حصہ کا بار اٹھانے کے لیئے ہمیشہ طیار رہے " ۔

واقعی اس جنگ میں ایک بڑے معرکے کی بات یہ ہوئی ہی کہ تمام سلطنت میں پرانی قومیں قید کا شاہ کا افریقہ کا آسٹریلیا ہر جگہ شہنشاہ کی مدد کے لیئے طیار ہوگئی ہیں ۔

دوسری نو آبادیاں

لیکن قصہ اتنے پر ہی ختم نہیں ہوتا ۔ سلطنت کے ہر ایک کونے سے لوگ یا تو خود آئے یا انہوں نے جہاں تک ہوسکا مدد بھیجی ۔ لنکا ۔ ہانگ کانگ اور سنگاپور سے آدمی آئے اور روڈیشیا گیا ۔ ماریشس نامی چھوٹے جزیرے نے پچیس ہزار من شکر بھیجی ۔ افریقہ میں زنجبار ۔ سیرالیون ۔ نائیجیریا اور جنوبی افریقہ میں گولڈ کوسٹ اور نیا سالینڈ سے لوگوں نے روپیہ اور لڑائی میں کام آنے والی چیزیں بھیجیں ۔ افریقہ کی کچھ قوموں نے تین سو بکریاں بھیجیں ۔ ایک دوسری چھوٹی قوم نے تیس بیل بھیجے ۔ نائیجیریا کے مسلمانوں نے یونین آف ریلز فنڈ کے لیئے اور برٹش گائینا نامی ایک دور دراز کے ملک سے ہندوستانی سپاہیوں کے لیئے چھ ہزار دو سو پچاس من چانول آیا ۔ جوانو مشرقی ہند سے لڑائی کے شروع میں پانچ لاکھ روپے آئے اور جمائیکا ۔ سے شکر سیگریٹ اور ترکیاں بھیجی گئیں ۔ لڑائی کے شروع میں امداد کے طور پر جو تحفے بھیجے گئے ان کے نمونے دیئے گئے ہیں ۔ اس کے بعد اور بھی بہت سے تحفے آئے ہیں ۔ ملایا اسٹیمٹ سے لڑائی کے مختلف چندوں میں تیرہ لاکھ سے زائد ملا ۔ پچیس ہوائی جہاز اور ایک ٹینک بھیجا گیا ۔ ہر ہوائی جہاز نے یہ خواہش ظاہر کی کہ ہم اپنا لڑائی کا صرفہ خود برداشت کرینگے ۔ مثلاً آسٹریلیا کی گورنمنٹ لڑائی میں ضایع ہوئے سپاہیوں کے عیال و اطفال کی مدد کر رہی ہی پھر بھی ۔ وہاں کے باشندوں نے آپس میں اس غرض سے چندہ کیا کہ جس سپاہی لڑائی میں شریک ہونے والوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ رہے ۔ اس کام کے لیئے میونسپلٹیوں نے بھی روپیہ دیا اور ان لوگوں نے جو ایثار کیا وہ واقعی بہت زبردست تھا ۔

صرف کناڈا کے ایک لاکھ سے زیادہ آدمی سپاہی بنے اور لڑنے گئے ۔

مصر

ایک اَور خوشگوار بات یہہ ہوئي ہی کہ مصر برابر وفادار رہا ہی - یہاں بھي جرمن کچھہ فساد برپا کرتے مگر اُن کو مددگار نہیں ملے - مصر اب سلطنت برطانیہ کي پناہ میں ہی اور اُس نے جنگ میں آدمي اور روپئے دونوں سے مدد کي ہی *

خلاصہ

غرض کہ سلطنت کے کسي حصہ نے چاہے وہ کتنا ہی چھوٹا تھا یا کتني ہی دور مگر کسمپرسي منہہ نہیں موڑا - ہر ایک نے مدد دي اور چار برس کي لڑائي کے بعد سلطنت کي وفاداري بدستور قائم ہی *

دنیا حیرت میں ہی

اِنگلستان مشہور ہوا کہ دنیا کو اِس بات پر نہایت ہي تعجب ہوا کہ دنیا کے تواریخ میں سلطنت برطانیہ کي طرح کوئي سلطنت نہیں ہوئي ہی اور جیسا ہم پہلے بھي کہہ چکے ہیں - دنیا کے شروع سے اِس وقت تک ایسا کوئي وقت نہیں آیا ہی جبکہ لوگ ایک دور دراز کے جنگ میں شامل ہونے کے لیئے اِس قدر خواہش مند رہے ہوں - زیادہتر نوآبادیاں جنگ کے لیئے تیار نہ تھیں - پر پھر بھي وہ سب کے سب ایک دم مستعد ہوگئیں - یہہ بھي کم تعجب کي بات نہ تھي اور اب صرف نوآبادیوں سے ہي دس لاکھہ آدمي سمندر پار مرنے مارنے کے لیئے پہنچ چکے ہیں - بعض بعض تو سولہ ہزار میل کي دوري سے آئے ہیں *

جرمني سے مقابلہ

صرف ممالک متحدہ امریکہ میں قریب ایک کرور جرمن ہیں - لڑائي کے شروع میں اُن میں سے بہت سے جرمن پہنچ سکتے تھے مگر مشکل سے کوئي جرمن وہاں جانا چاہتا تھا *

آخر بات کیا ہی ؟

بادشاہ کے لیئے اپني جان دینے کے لیئے سلطنت کے ہر ایک کونے سے لوگ کیوں آئے - اِس کي وجہہ یہہ ہی - لوگ دیکھتے ہیں کہ سلطنت برطانیہ میں وہ حفاظت کے ساتھہ رہتے ہیں اور اُن کو اِس بات کي آزادي ہی کہ جس طرح چاہیں اُسي طرح رہیں - وہ جانتے ہیں کہ سلطنت برطانیہ اِنصاف اور آزادي کي طرف ہی - اُنہوں نے دیکھہ لیا ہی کہ سلطنت اَور شہنشاہ اِس طرح کے ہیں جن کے لیئے جان دینا مناسب ہی - وہ یہہ بھي جانتے ہیں کہ یہہ جنگ اِنگلستان یا اتحادیوں کي لڑائي نہیں ہی —

تمثیلاً کناڈا - کناڈا اَوْر سلطنت کے لیئے لڑ رہا ہی -

آسٹریلیا - آسٹریلیا اَوْر سلطنت کے لیئے لڑ رہا ہی -

جنرل بوتھا نے جنوبي افریقہ میں کہا تھا کہ یہہ جنوبي افریقہ کي لڑائي ہی اُن کے مدبر اِس سے بھي دور کي بات سوچتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ اِس وقت واقعي تہذیب ہي کي لڑائي ہو رہي ہی - وہ یہہ بھي دیکھتے ہیں کہ اگر جرمني کي فتح ہوگي تو اُن کي سب اُمیدیں خاک میں مل جائینگي اور جن باتوں کو وہ تہہ دل سے چاہتے ہیں وہ کچھہ بھي نہ ہوسکینگي - بلجیئم کے ساتھہ جرمن نے جو سلوک کیا اُس سے اُنہوں نے ہمیشہ کے لیئے دیکھہ لیا کہ جرمن حکومت کے اندار کیسے ہیں اور اُنہوں نے مصمم اِرادہ کرلیا کہ مرتے دم تک جرمني سے لڑینگے *

ہندوستان اور نوآبادیاں

پچھلے نمبر میں ہم نے یہہ دکھایا تھا کہ ہندوستان نے لڑائي میں کیا اِمداد دي - اِس نمبر میں یہہ دکھلانے کي کوشش کي گئي ہی کہ سلطنت کو اَوْر حصوں سے کیا مدد ملي اُن میں اور ہندوستان میں کسي طرح کي رقابت نہیں ہی - اگر ہی تو صرف اِس بات کي کہ خدمت میں کون بڑھہ جاتا ہی - ہندوستاني سپاہي نو آبادیوں کے سپاہیوں دونوں ایک ہي میدان میں لڑچکے ہیں اور ایک ہي میداں میں اُنہوں نے جانیں دي ہیں - ہم اُمید کرتے ہیں کہ اِس امر کا خیال کرتے ہوئے کہ روز بروز زیادہ ہندوستاني اِس بات کو سمجھتے جائینگے کہ ہندوستان بھي سلطنت کا ایک حصہ ہی - ایسي سلطنت کا حصہ ہی جس کي بنیاد اِنصاف پر قائم کي گئي ہی اور جس عظمت کا تمام شہنشاہ معظم کي ذات مقدسہ صفات کے ساتھہ وابستہ ہی *

تیج سنگھہ خالصہ فوج میں بھرتي ہوتا ہی

واہ گروجي کي فتح - واہ گروجي کا خالصہ

پھول نریلا کے چھوٹے گاؤں میں دھوپ لوگوں کو جلائے ڈالتي تھي - گرمي سے لوگ جھلس رہے تھے اور آندھي میں گرم اور جلتے ہوئے غبار کے بادل کے بادل اٹھہ رہے تھے - ہفتوں سے بادلوں کا کہیں نام و نشان بھي نہ تھا - گاؤں والے نا اُمید ہوکر کہتے تھے کہ اب کي بالکل بارش نہ ہوگي - صوبہ گوجر سنگھہ کہتا تھا کہ ساٹھہ برس پہلے اِس گاؤں کي یہي حالت ہوئي تھي - اُس سال قریب قریب گاؤں کے آدھے لوگ بھوکوں مرگئے تھے جو باقي تھے اُنھیں مجبوراً روزگار کي تلاش میں شہروں میں بھاگ جانا پڑا - نیچ سے نیچ کام کرنے پر بھي راضي ہونا پڑتا تھا *

واقعي معلوم ہوتا تھا کہ وہي آفت اب کي سال پھر آنے والي ہی کیونکہ بھادوں کا تو مہینہ اور پاس ایک بوند بھي نہیں نہ برسنے کي کوئي اُمید تھي - اگر یہہ سال حسب معمول ہوتا (یعنی بارش ہوتي ،)

تو جوتائی کب کی ختم کی جاکر آدھی بوائی بھی ہوگئی ہوتی لیکن اُس وقت لوگ حیران تھے کہ کیا کریں - اگر زمین ملائم اور بلوئی ہو تو بارش کے بغیر بھی آپ جوتائی کرسکتے ہیں لیکن کون ایسا بیوقوف ہی جو بغیر زمین کے تر ہوئے اپنے بیجوں کا نقصان کریگا ۔

لو ابھی چل ہی رہی تھی اور دم گھٹا جاتا تھا جبکہ شام کے وقت گوجر سنگھ اپنے دو پوتوں کے ساتھ - جن کا نام تیج سنگھ اور آتما سنگھ تھا - کھانا کھانے کے لیئے بیٹھا تھا - اُن کا کھانا بھی روکھا سوکھا ہی تھا - جبکہ جب تیج سنگھ تین برس کا تھا اور آتما سنگھ صرف چھ ہی مہینہ کا بچہ تھا اِن دونوں کا باپ آج پندرہ برس ہوئے مرگیا تھا اِس لیئے اِن دونوں کی پرورش اُن کے بابا گوجر سنگھ نے کی تھی - گوجر سنگھ کی عمر اِس وقت اسّی برس کی ہی لیکن ابھی ہٹا کٹا ہی - ہاں کھیت میں دن بھر کام کرنے کے بعد ضرور تھک جاتا ہی - یہ دونوں لڑکے بڑے ہی خوبصورت تھے گویا اُن کا بدن ایک ہی سانچے میں ڈھلا تھا - پچاسوں گاؤں ڈھونڈ ڈالیئے پر اِن سے زیادہ مضبوط - خوبصورت - خوش و خرم اور محنتی لڑکے نظر نہ آتے تھے - اِن لڑکوں کو ہمیشہ یہی خیال رہتا تھا کہ اپنے بڈھے دادا کی طرف اپنا فرض پورا کریں - بڑھاپے میں دادا کی مدد کرکے اُس کی بے شمار مہربانیوں کا بدلہ چکا دیں ۔

جس وقت گرم اور دم گھٹنے والی شام کو یہہ لوگ کھانے پر بیٹھے تھے اُسی وقت خیر سنگھ بھی جو کہ تیج سنگھ اور آتما سنگھ کا پُرانا دوست تھا بیٹھا تھا یہہ نوجوان جس کی عمر بیس سال کی تھی تیج سنگھ سے دو برس بڑا تھا - اِس نوجوان کا جی گاؤں میں ہمیشہ محنت مزدوری کرتے کرتے اُکتا گیا تھا کیونکہ ہر روز صبح سے شام تک کھیتوں میں کام کرنا پڑتا - گرمی کے دنوں میں بھاری ہل کے پیچھے چلنا پڑتا تھا اور کھرپا سے گھاس کاٹنے کاٹتے پیٹھ رہ جاتی تھی - اِنھیں سب کاموں سے اُکتاکر خیر سنگھ فوج میں بھرتی ہوگیا اور اِس طرح اُس نے دیہاتی زندگی سے اپنا پیچھا چھوڑایا - چونکہ نئی فصل بونے کا موسم تھا اِس لیئے بموجب حکم سرکار اُس کو اِجازت ملی کہ گاؤں جاکر اپنے کھیت کے جوتنے بونے میں گھر والوں کا ہاتھ بٹا آوے ۔

یہہ تینوں لڑکے گوجر سنگھ کے مکان پر بیٹھے ہوئے تھے - ایسے دیہاتی مکان میں جو کچھ آرام مل سکتا ہی وہ سب اُن کو حاصل تھا - گوجر سنگھ اُن کو اگلے زمانے کی جوشیلی کہانیاں سنا رہا تھا - وہ کہہ رہا تھا کہ کس طرح انگریزی فوج میں بھرتی ہونے سے پہلے وہ رنجیت سنگھ کی عظیم الشان فوج میں کام کرتا تھا - اور کس طرح اُس نے سنہ ۱۸۴۰ء سے لیکر سنہ ۱۸۵۰ء تک کی سب لڑائیوں میں حصہ لیا تھا - آپ کہینگے کہ اُس وقت تو گوجر سنگھ لڑکا ہی رہا ہوگا - ہاں - مگر اُن دنوں میں بارہ برس کا سکھ جوان سمجھا جاتا تھا - جانے جتنے قصے سنائے مگر گھوم پھر کر وہی بارش نہ ہونے اور قحط کے آثار دکھائی پڑنے کے مسئلے پر بات چیت ہونے لگ جاتی تھی - یہی ایک ایسی بات تھی جس کا گاؤں کے ہر ایک دس گھروں میں سے نو گھروں میں چرچا ہوتا تھا ۔

غور سے نظر کرنے پر دکھلائی دیتا تھا کہ خیر سنگھ کے موجود ہونے سے تیج سنگھ کی حالت بدل گئی تھی - گوجر سنگھ کی کہانیوں پر اُس کی توجہ مائل نہ ہوتی تھی - ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنے دادا کی اُن باتوں پر کہ آیندہ کے آثار سالیسانہ ہیں وہ بہت ہی کم دلچسپی لیتا تھا - خلاف معمول وہ کسی اُدھیڑ بُن میں مشغول نظر آتا تھا - اکثر کن انکھیوں سے خیر سنگھ کے مردانہ جسم پر نگاہ ڈالتا - آخر تیج سنگھ اُٹھ کھڑا ہوا اور خیر سنگھ کو اپنے پیچھے پیچھے آنے کا اِشارہ کرکے چھوٹے آنگن سے ہوتا ہوا مکان کے باہر ایک تنگ گلی میں جا پہنچا - خیر سنگھ بھی اُس کے پیچھے پیچھے وہیں آپہنچا - باہر آکر اِن دونوں لڑکوں میں کیا کیا باتیں ہوئی ہونگی اِس کو ہم بہ آسانی تاڑ سکتے ہیں - پانچ منٹ سے کم ہی عرصے کے بعد یہہ دونوں لوٹ کر اپنی اپنی جگہہ پر آبیٹھے - اُن دونوں لڑکوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ اُن میں کوئی بڑا جوش موجزن ہی - اپنے نوجوانوں دوست کے بہت اِشارہ کرنے اور ترغیب دینے پر خیر سنگھ نے بڈھے گوجر سنگھ سے کہا " اگر آپ کے گھر میں ایسی مصومت ہی اور بارش نہ ہونے کی وجہہ سے زیادہ دقتوں کے آثار دکھلائی دیتے ہیں تو میری ایک صلاح ہے - آتما سنگھ آپ کی خبرگیری کرے اور گھر و کھیت کا اِنتظام کرنے کے لیئے کافی ہوشیار ہوں - تیج سنگھ کو میرے حوالے کیجیئے کہ میں اُنہیں اپنی رجمنٹ میں بھرتی کرادونگا - رجمنٹ والوں کے لیئے ہرے تو واہ واہ نہ ہرے تو واہ واہ - خواہ اولے گریں یا قحط پڑے ہم لوگوں سے کچھہ واسطہ نہیں - ہم لوگ تو ہر مہینہ برابر اپنی تنخواہ پا جاتے ہیں خواہ کوئی موسم ہو خواہ کام کم ہو یا زیادہ - سرکار ہم سے یہہ نہیں کہتی کہ چونکہ اِس سال فصل اچھی نہیں ہی اِس لیئے تمہاری تنخواہ میں کمی ضروری ہی - سرکار ایسا کبھی نہیں کہتی - فصل اچھی ہو یا خراب ہم لوگ تو ہر مہینہ کے شروع میں اپنی پوری پوری تنخواہ پاجاتے ہیں - بابا جی آپ کو تو بھی یہہ سب باتیں معلوم ہونگی - آپ بھی تو ایک پُرانے سپاہی ہیں " ۔

اِن باتوں کو سنکر تیج سنگھ کا چہرہ کھل گیا اور شوق بھری نگاہوں سے اپنے دادا کی طرف دیکھہ کر اُس نے بڑی اِلتجا کے ساتھہ کہا " ہاں ہاں سمجھے جائے دیجیئے - خیر سنگھ جو کہتے ہیں سب سچ ہی - آتما سنگھ یہاں رہ کر آپ کی خدمت کریگا میں سرکاری نوکری میں روپیہ پیدا کرکے سب کا سب ہر مہینے میں آپ کے پاس بھیج دیا کرونگا ۔

بڈھے نے ہنس کر کہا " ہاں اُمید تو تم سے ایسی ہی ہی لیکن خیر سنگھ کہو تو آجکل فوج کے نوجوانوں کو کتنی تنخواہ ملتی ہی - میرے وقت میں تو سات روپیہ ماہوار ملتا تھا - تنخواہ تو زیادہ نہ تھی مگر عزت بہت تھی " ۔

Reg. No. A 548

[نمبر ۱۳

لڑائی کا اخبار

نمبر ۱۳] | مقام الہ آباد - جمعرات - ۱۰ اکتوبر سنہ ۱۹۱۸ء | [جلد ۱

آپ پڑھ لیجیئے - پڑھ کر کسی دوست کے حوالہ کر دیجیئے

"جب وہ وقت آئیگا کہ جنگ فلسطین کے قابل فخر اور یادگار زمانہ کارناموں کے صفحات کھولے جائیں تو تاریخ کے اِس صفحہ میں ہندوستان کا نام جلی (بڑے بڑے) حروف میں لکھا ہوا ملیگا * "

ہز ایکسیلنسی وائسرائے

فہرست مضامین

۱ — ایڈیٹوریل

عالیجاہ شہنشاہ معظم کا پیغام

اِس ہفتہ کی سب سے بڑی جنگی خبر

۲ — فلسطین میں فتح عظیم

۳ — برطانوی فوج کے کارنامے

۴ — بلقان کی عظیم الشان فتح

۵ — مغربی محاذ کی شاندار فتوحات

۶ — زراعت اور جنگ

۷ — عالمگیر جنگ

۸ — صلیب احمر کے کاموں کی نسبت جھوٹی افواہیں

۹ — توپ خانہ حالیہ فوج میں کیوں ہوتا ہے (بقیہ ۷ سے آگے)

تصویروں کا ضمیمہ

فوجی خبر رساں کے

اِدھر اُدھر کی جنگی تصویریں

لڑائی کا اخبار

ایڈیٹران - پادری ڈاکٹر کارنیلئس وائیز
پنڈت سکھانند جوشی
بزنیس منیجر - . ایس انکرم اسکوائر

وارڈس - الہ آباد

یہ اخبار ممالک متحدہ آگرہ اور اودھ کی وار بورڈ کی پبلسٹی کمیٹی کے زیر انتظام چھپتا ہے
جو کے چیرمین وار بورڈ کے پریزیڈنٹ آنریبل سر جان کیمبل صاحب ہیں —

اس پبلسٹی کمیٹی کے میمبران مندرجہ ذیل صاحبان ہیں

۱ — مسٹر سی پی رابنسن - ایڈیٹر پائنیر اخبار - الہ آباد
۲ — مسٹر جے ایم کے میکنزی - ایڈیٹر انڈین ڈیلی ٹیلیگراف - لکھنؤ
۳ — منشی نیلمبرامبی تکم - ایڈیٹر زمانہ - کانپور
۴ — آنریبل ڈاکٹر تیج بہادر سپرو - الہ آباد
۵ — آنریبل پنڈت جگت نرائن - لکھنؤ
۶ — آنریبل سید وزیر حسن - لکھنؤ
۷ — آنریبل مرزا سمیع اللہ بیگ - لکھنؤ
۸ — آنریبل پنڈت موتی لال نہرو - الہ آباد
۹ — پادری ڈاکٹر کارنیلئس وائیز - ایڈیٹر ہو پی لڑائی کا اخبار - الہ آباد
۱۰ — پادری ڈاکٹر سی اے آرجیلویر - پرنسپل ایونگ کرسچین کالج - الہ آباد
۱۱ — دی رائٹ ریورینڈ لارڈ بشپ - لکھنؤ - الہ آباد
۱۲ — مسٹر جی . ایس اکرام - منیجر - لڑائی کا اخبار - الہ آباد
۱۳ — آنریبل مسٹر جسٹس والش - ہائی کورٹ - الہ آباد
۱۴ — حکیم شاہد حسین - بیرسٹر ایٹ لا - لکھنؤ
۱۵ — مسٹر ایس جی فن - پروفیسر میور سینٹرل کالج - الہ آباد
۱۶ — آنریبل نواب مناور الدولہ سر محمد فیاض علی خان - کے سی آئی ای - کے سی . وی او — سی .
ایس آئی آف پھاسو
۱۷ — آنریبل مہاراجہ سر بیکونٹی پرشاد سنگھ بہادر - کے سی آئی ای - کے بی ای آف بلرامپور
۱۸ — آنریبل راجہ سر محمد علی محمد خان - کے سی آئی ای آف محمود آباد
۱۹ — سر لوگی بی والسن - کانپور
۲۰ — آنریبل پنڈت گوکرن ناتھ مسر - لکھنؤ
۲۱ — آنریبل مسٹر سی ایف ڈی لافوس - سی . آئی ای - ڈائرکٹر - سرشتہ تعلیم یو پی - الہ آباد
۲۲ — پنڈت وکٹیش نرائن تیواری - ایڈیٹر ابھودے - الہ آباد
۲۳ — مسٹر ڈبلیو ایس آرسو سوپرنٹنڈنٹ ایجوکیشنل ڈیپارٹمنٹ پبلسٹی بیورو - الہ آباد

قسمواروار نمائندوں کی فہرست

قسمت	نام
میرٹھ	مسٹر بی آر پاسن جی - بیرسٹر ایٹ لا - سہارنپور
آگرہ	راے راجیشور صاحب - ایٹہ
روھیلکھنڈ	راے برج لال بدھوار بہادر - بدایوں
الہ آباد	آنریبل مسٹر سی وائی چنتامنی - الہ آباد
جھانسی	آنریبل لفٹننٹ راجہ نرپیندر شاہ جگمن پور - جالون
بنارس	راے [illegible] بہادر - [illegible]
گورکھپور	[illegible]
کمایوں	راے بہادر پنڈت [illegible] جوشی - نینی تال
قیصر باغ	آنریبل راجہ سر محمد [illegible] - کے سی آئی ای - [illegible]

لڑائی کا اخبار

مقام الہ آباد — جمعرات — ۱۰ اکتوبر سنہ ۱۹۱۸ع

ایڈیٹوریل

عالیجاہ شہنشاہ معظم کی طرف سے ذیل کا پیغام حضور وائسراے صاحب کے نام صادر ہوا ہی

" حال کے مہینوں میں جو رپورٹ ہندوستان کی بہتری کے بارے میں ہی وہ نہایت ہی تسلی بخش ہی - اِس رپورٹ کو دیکھ کی مجھے کو بہت ہی مسرت ہوئی اور ہماری فوج کے لیئے لڑنے والوں کی جو زیادہ ضرورت تھی وہ بہت ہی کامیابی کے ساتھ پوری کی گئی - میں آپ کو و ہندوستانی راجے مہاراجوں کو اور ہندوستانی رعایا کو مبارکباد دیتا ہوں - فلسطین کی عظیم الشان فتح پر سب لوگ خوشی مناتے ہیں اور اِسی فتح میں ہندوستانی فوج نے نمایاں حصہ لیا ہی - اِس کام کے لیئے اپنی قدردانی ظاہر کرتے وقت مجھے کو ایک خاص قسم کی خوشی حاصل ہوتی ہی - مجھے کو یقین ہی کہ شاہی اور اِتحادی فوجوں کی اِس کامیابی کو دیکھ کر سب ہندوستانیوں میں اَور بھی فتح حاصل کرنے کا جوش پیدا ہوگا •

حضور وائسراے صاحب نے ہندوستانی راجے مہاراجوں اور رعایا کی طرف سے ذیل کا جواب پیش کیا ہی —

" آن عالیجاہ کے شاہانہ پیغام کے لیئے ہندوستانی تہہ دل سے مشکور ہیں - میں بہت ہی اِنکسار کے ساتھ ہندوستانیوں کی شکرگذاری حضور والا میں پیش کرتا ہوں - ہندوستانیوں نے جو حصہ اعلیحضرت کی فوجوں کی عظیم الشان کامیابی میں لیا ہی اُس کے لیئے حضور نے قدردانی فرمائی ہی - اِس سے ہندوستانیوں کے دل میں آخری فتح حاصل کرنے کے لیئے اَور بھی کوشش کرنے کا جوش پیدا ہوگا • "

بلغاریہ بلا شرط اطاعت قبول کرتی ہی اور صلح کی درخواست کر رہی ہی

اِس ہفتہ کی سب سے بڑی جنگی خبر

پچھلے ہفتہ کے معرکے ایسے عظیم الشان تھے اور اِس کثرت سے ہوئے کہ ان کا پورا پورا خلاصہ دینا قریب قریب غیرممکن ہی •

(۱) ترکی فوجیں جو فلسطین میں جنرل ایلنبی کا مقابلہ کر رہی تھیں قریب قریب تباہ کردی گئیں - غالباً ترک اُن کی جگہ پر نئی فوج اسکیلگے - اگر اُنھوں نے ایسا کیا تو دوسرے جنگی محاذوں سے فوج لانا پڑیگی جن کی اُن محاذوں پر بھی ضرورت ہوگی - جہاں تک فلسطین کی ترکی فوج کے بچنے کی کہا جا سکتا ہی کہ وہ قریب قریب تباہ ہو گئی ہی - اگر دمشق اور حلب پر جنرل ایلنبی کی پیش قدمی روکنا منظور ہی تو نئی ترکی فوجوں کا پیدا کرنا بھی لازمی (ضروری) ہی •

(۲) بلغاری محاذ پر جنرل ڈسپرے کی زیر کمان فوج جس میں برطانوی فرانسیسی سربی یونانی اور اطالوی فوجیں شامل ہیں اِس فوج کے اپنے مقابل کی بلغاری جرمن آسٹروی اور ترکی فوجوں کو شکست دی ہی - ہمارے دشمنی فوج کم بھاگ رہے ہیں - سہولیوں کے لیئے ملک سرویہ کا ایک اچھا خاصہ حصہ ہمارے قبضہ میں آچکا ہی - ہم نے بلغاریہ پر حملہ کیا اور بلغاری فوجوں کا ایک بہت ہی بڑا حصہ اِس خطرے میں پڑا ہوا ہی کہ یا تو وہ تباہ ہوجاے یا ہمارا قیدی بنجاے اور بلغاری صلح کے لیئے جمع پکار مچا رہے ہیں •

اِن میں سے ہر ہر معرکہ کے لیئے ایک ایک مضمون لکھا گیا ہی اور ہر مضمون کے ساتھ اِس اطمینان کے لیئے ایک ایک نقشہ خاص طور پر طیار کیا گیا ہی •

(۳) مغربی محاذ میں برطانوی فرانسیسی بلجین اور امریکن فوجیں جنرل فوش کی ماتحتی میں کندے پر کندے جماتی ہی چلی جارہی ہیں - جرمن اِس سے بہت نقصان اُٹھا رہے ہیں اور ہماری طرف سے اِس سے بھی بڑے پیمانے پر حملے کی طیاریاں ہورہی ہیں - ایسی جلد جلد حملے پر حملے ہورہا ہی کہ جب تک ہم پہلے حملے کا حال سمجھیں سمجھیں تب تک دوسرا حملہ شروع ہو جاتا ہی - اِسی ایک ہفتہ کے اندر ہی اندر کم سے کم پانچ بڑی بڑی فتحیاب لڑائیاں ہوئیں - اِن میں سے ہر ایک اگر اب سے چھ مہینہ پہلے ہوئی ہوتی تو اُس کا حال چھاپنے رہنے کے لیئے ہمارے پاس کئی ہفتہ کے لیئے کافی مصالحہ جمع ہو جاتا - اب ہمیں اِن پانچ بڑی لڑائیوں کا حال ایک ہی ہفتہ کے اندر بیان کردینا ہی •

غالباً ہمارے ناظرین کو اِن بڑی فتحوں کا اندازہ ہوسکیگا - اگر ہم اِس طرح بیان کریں کہ آخری دو ہفتوں کے اندر کل جنگی محاذوں کو ملا کر ہم نے ڈیڑھ لاکھ سپاہی قید کیئے ہیں اور ایک ہزار زیادہ بھاری توپیں ہمارے ہاتھ آئی ہیں اور اگر جنرل فوش کے عظیم الشان جوابی حملے کے حساب لگایا جاے جسے اب ڈھائی مہینے سے زیادہ مدت گذر چکی ہی تو ڈھائی لاکھ سے بھی کہیں زیادہ قیدی ہم گرفتار کرچکے ہیں اور کئی ہزار توپیں ہمارے قبضہ میں آچکی ہیں - ہم اِسی اشاعت میں کسی اَور چکھ مغربی محاذ پر اپنی پیش قدمی کا ناظرین کو کچھ اندازہ کرلے کا موقع دے چکے ہیں - اِس مضمون کے ساتھ ایک نقشہ بھی شامل ہی جس سے ہمارے ناظرین کو اِس مغربی محاذ کے حملے کی اہمیت سمجھنے میں مدد ملیگی •

فلسطین میں فتح عظیم

ترکوں کی چوتھائی فوج کاٹ ڈالی گئی

دمشق کی طرف ہماری پیشقدمی

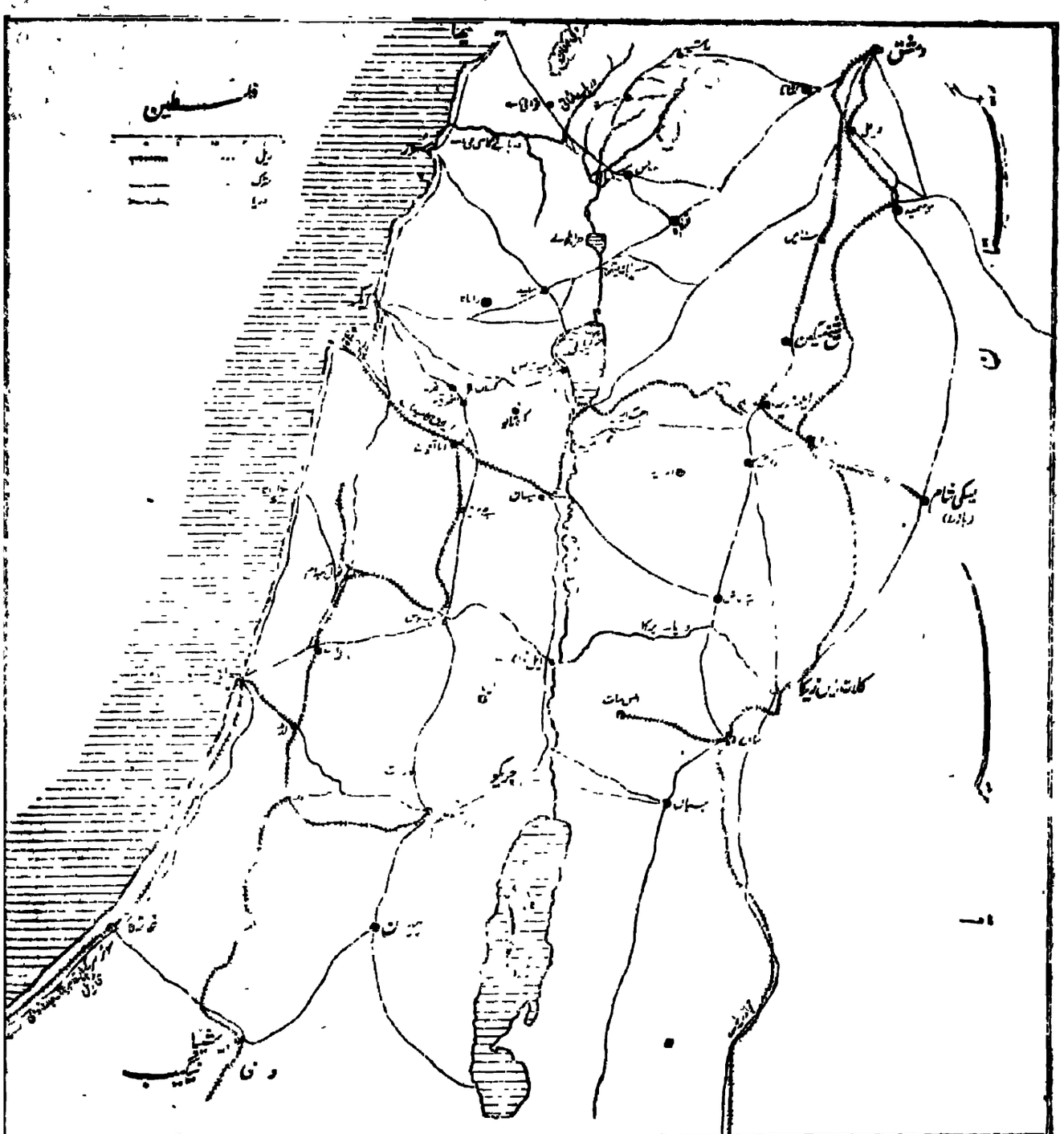

فلسطین میں ہمیں فتح عظیم (بڑی جیت) حاصل ہوئی ہے - اس لحاظ سے کہ فتح مکمل تھی . ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ فتح جنگ کی عظیم ترین فتحوں میں سے ایک فتح ہے - ہماری فوج کی کمان جنرل ایلن بی کے ہاتھ میں تھی - جن فوجوں سے مقابلہ ہوا ان کی کمان مصطفیٰ کمال پاشا اور جاوید پاشا کے ہاتھوں میں تھی - ان ترکی فوجوں میں بہت سے جرمن سپاہی اور افسر بھی تھے اس وجہ سے ان کی طاقت بہت ہی بڑھی ہوئی تھی - ان سبھوں کے اعلیٰ افسر جرمن جنرل لیمان فان سینڈرس تھے ۔

فلسطین کا جغرافیہ

لوائی کا مفصل حال دینے کے قبل ہم ناظرین کے فلسطین کے نقشہ پر غور کرنے کے لیئے کہتے ہیں کیونکہ فلسطین کی بہ نسبت غالباً دنیا کا کوئی اَور دوسرا ملک ایسا نہیں ہی جہاں کہ جغرافیائی خصوصیت کا اثر اُس ملک پر زیادہ صریح (صاف صاف) اور ضروری طور پر پڑتا ہو ۔ فلسطین کا نقشہ آپ کو اِس پرچے میں ملیگا ۔ پہلے آپ دیکھینگے کہ دریاے جارڈن اُتر سے دکھن تک ملک کے بیچو بیچ بہتا ہوا اِس ملک کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہی ۔ یہہ دریا ایک بڑے عمیق (گہرے) نشیب میں گرتا ہی ۔ اِس نشیب کا نام غار ہی ۔ یہہ نشیب بحر روم سے بھی نیچا ہی جوکہ اُتر میں بیس میل اور دکھن میں پچاس میل ہی ۔ یہہ گھاٹی یا نشیب یعنی غار جس میں کہ دریاے جارڈن گرتا ہی اکثر مقامات پر دس سے لیکر پندرہ میل تک چوڑا ہی ۔ یہہ گھاٹی ملک فلسطین کو دو لمبے حصوں میں منقسم کرتی ہی ۔ اُن دونوں حصوں کا طول اُتر دکھن ہی ۔ اِس گھاٹی کی آب و ہوا بہت گرم ہی ۔ ہر دوطرف یہہ گھاٹی نیچی ہزار یا چار ہزار کی سودھی چڑھائی پر یکایک ختم ہوجاتی ہی ۔ پچھم کی طرف اِس کے اور بحر روم کے درمیان نیچی یا چار ہزار فٹ اُونچا ایک میدان مرتفع (اُونچا میدان) ہی ۔ اِس میدان مرتفع کی چوڑائی کچھ ہموار ہی ۔ مگر اُس کا اُتار قریب قریب سیدھا ہی ۔ اس کے اُتار کے ایک طرف ایک ہموار میدان ہی ۔ اُس ہموار میدان کا نام " فلسطین کا میدان " ہی اور یہہ میدان مرتفع اور سمندر کے درمیان واقع ہی ۔ دریاے جارڈن کی گھاٹی کے پورب طرف پچھم کی طرف تین ہزار سے ایکر پانچ ہزار فٹ کی اُونچی پہاڑیاں ہیں ۔ اُن پہاڑیوں کا چڑھاؤ بھی یکایک اَور سیدھا ہی ۔ پورب رخ کی طرف اُن پہاڑیوں کا اُتار بہت ہی تدریج ہی (یعنی اُتار سلسلہوار و ہموار ہی) ۔ یہہ اُتار سیریا کے بڑے ریگستان میں ختم ہوجاتا ہی ۔ اِس ریگستان کے مثل کوئی ریگستان ہندوستان میں نظر نہیں آتا ۔ شاید راجپوتانہ کے اُتر میں کوئی ایسا ریگستان ہو تو ہو ۔ کنارے پر تو کچھ سبزی نظر آتی ہی مگر اور پورب کی طرف جانے پر یہہ ریگستان بالکل خشک ہی اور وہاں پانی کا قطرہ بھی نہیں ملتا ۔ اُس ریگستان کی زمین تو سطح پر کنکر اور بالو ہی لیکن دمشق کے دکھن پورب بہت دور پر ایسا نہیں ہی ۔ اُس کے کناروں پر درمیان میں کچھ فاصلہ چھوڑ کر چونے کی چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں ہیں لیکن بیچ کا حصہ بہت میلوں تک بالکل ہموار ہی ۔ یہہ مقام سنسان و خطرناک ہی ۔ یہاں پانی کا قطرہ بھی نصیب نہیں ہوسکتا اِس وجہ سے کوئی دوست یا دشمن پورب کی طرف سے فلسطین میں داخل نہیں ہوسکتا ۔ حجاز ریلوے جوکہ اُتر میں دمشق اور دکھن میں ملک عرب کے مدینہ شہر کے درمیان ہی اُسی ریگستان کے کنارے کنارے جاتی ہی ۔ اُس حصہ میں یہہ ریلوے دریا جارڈن کی گھاٹی سے پورب طرف تیس سے لیکر چالیس میل تک کی دوری پر ہی ۔

اِس بڑے ریگستان میں صرف ایک ہی قسم کی فوج کارآمد ہوسکتی ہی یعنی یہاں پر ٹھیک ایسی ہی فوج کام آسکتی ہی جوکہ ہمارے رفیق شاہ حجاز کے زیر کمان ہی اور جس میں عرب لوگ ہیں ۔ اِسی وجہ سے شاہ حجاز کی مدد اِس وقت ہمارے بڑے کام کی ہی ۔

میدان مرتفع سے دور دریاے جارڈن کے پچھم کی طرف اور بحر روم کے ساحل سے ملا ہوا جو حصہ ملک ہی وہ پوربی ریگستان کے بالکل برعکس ہی (اُلٹا ہی) یہہ حصہ زرخیز و شاداب ہی ۔ زمین ہموار ہی ۔ یہی حصہ فلسطین کا میدان مرتفع ہی ۔ زیادہ سے زیادہ یہہ حصہ پندرہ میل چوڑا اور سو میل لمبا ہی ۔ اِس کی سب گذشتہ صدیوں میں مقاتو اِس کی ہموار سڑکوں پر وقتاً فوقتاً فوجوں کا کوچ ہوتا رہتا تھا لیکن کبھی کسی فوج کی اُن دشوار گذار پہاڑیوں پر چڑھنے کی ہمت نہیں ہوئی جو کہ اِس حصہ ملک اور دریاے جارڈن کی گھاٹی کے درمیان واقع ہیں ۔ اُس وقت دریاے جارڈن کی گھاٹی میں بڑے بڑے مذہب نشو و نما پا رہے تھے ۔ فلسطین کے دکھن کی طرف ایک ہموار اور سخت گذار ریگستان ملک ہی یہہ ملک نیچے چلتا ہی اور ایسا ہی ہی جیسا کہ پورب کی طرف والا وہ ملک جو کہ فلسطین کو مصر اور جزیرہ نما سینائی سے ٹھیک اُسی طور پر جدا کرتا ہی جیسے کہ پورب کی طرف سیریا کا ریگستان فلسطین کو میسوپوطامیہ سے الگ کرتا ہی ۔

اُتر کی طرف فلسطین اور سیریا کے درمیان کوہ لبنان اور کوہ حرمان کے سلسلے واقع ہیں اور سیریا کا خوبصورت لیتانی نامی دریا اِن دونوں کے درمیان ایک غار میں گرتا ہی ۔ یہہ پہاڑیاں فلسطین میں آنے والے اُتری راستے کو ٹھیک اُسی طور سے مسدود کرتی ہیں (بند کرتی ہیں) جس طرح نجف کا ریگستان دکھنی راستے میں ۔ سیریا کا ریگستان پوربی راستے میں یا بحر روم پچھمی راستے میں حائل ہوتا ہی ۔ آپ کو یاد ہوگا کہ میں نے کہا ہی کہ دریاے جارڈن کی گھاٹی کے ٹھیک پچھم کی طرف بجز ایک مقام کے اُونچی اُونچی پہاڑیاں ہیں ۔ یہہ مقام جہاں کہ پہاڑیاں نہیں ہیں ایزدرا ایلن کا میدان کہلاتا ہی ۔ یہہ میدان حیفہ اور ایکر کے بندرگاہوں سے دکھن پورب کی طرف دریاے جارڈن کے قریب مقام ابیان تک ہی ۔ یہاں پر یہہ میدان دریاے جارڈن کی گھاٹی سے مل جاتا ہی دریاے جارڈن کے پچھم طرف اِسی مقام پر یارمک نامی ایک دریا دریاے جارڈن سے ملتا ہی اور جہاں پر یہہ دریا ملتا ہی وہ بحر گلیلی کا سب سے جنوبی حصہ ہی ۔ اور اِس جنوبی حصے میں ہوکر دریاے جارڈن بہتا ہی ۔ دریاے یارمک کی گھاٹی الدیرہ اور المغوب سے لیکر دریاے جارڈن تک ہی ۔ یہہ حصہ ملک دمشق کے دکھن میں ہی اور اِسی میں ہوکر حجاز ریلوے جاتی ہی ۔ اِسی دریا کی گھاٹی میدان ایزدرا ایلن سے ملتی ہی اور جہاں پر ملتی ہی وہاں ایک زرخیز حصہ زمین ہی ۔ یہہ حصہ زمین بحر روم سے لیکر دریاے جارڈن تک چلا گیا ہی اور جو وہاں

ے بہت تنگ اور سخت گذار شکل میں تبدیل ہوکر اپل سوزیرب اور اپل دیرہ مقام پر حجاز ریلوے تک چلا گیا ہی - گو تنگ اور سخت گذار ہی مقام صاف صاف نظر آتا ہی اوپر کہی ہوئی باتوں کو صاف صاف سمجھنے ہوئے اب آپ دیکھینگے کہ ریل اور بڑی بڑی سڑکیں کہاں کہاں جاتی ہیں - فلسطین کی بڑی بڑی ریلیں اور سڑکیں جیسا کہ آپ خیال کرتے ہونگے آتر سے دکھن کی طرف جاتی ہیں لیکن ایک مقام پر ایک ریلوے کا رخ ٹھیک پچھم پورب ہی - یہہ مقام بالکل وہی زرخیز میدان ہی جس کے بارہ میں میں نے کہا ہی کہ وہ دریاے جارقدن کے اس پار میدان ابرقورا ایلن اور دریاے یارمک کی گھاٹی سے ہوتا ہوا اپل سوزیرب اور اپل دیرہ تک جاتا ہی *

دوسری ریلیں نمبر (۱) حجاز ریلوے - یہہ ریلوے آتر میں دمشق سے ایکر دکھن کی طرف مان سے گذرتی ہوئی ملک عرب کے مدینہ شہر تک جاتی ہی - فلسطین کے پورب یہہ ریلوے دریاے جارقدن کی گھاٹی سے بیس سے ایکر چالیس میل تک کی دوری پر ہی - نمبر (۲) میدان ابرقورا ایلن میں مقام افولہ سے ایکر دکھن کی طرف نب لوس تک جانے والی ریل - افولہ پر یہہ ریل اس ریل سے ملتی ہی جو کہ حیفہ اور دیرہ کے درمیان ہی - نب لوس سے کچھ پچھم کی طرف یہہ ریل قل کرام تک جاتی ہی اور پھر وہاں سے ٹھیک دکھن کی طرف زرخیز ساحلی حصوں سے ہوتے ہوی لد سے ہوکر گذرتی ہی - مقام لد پر اس ریل سے جنکشن ہوتا ہی (ملتا ہی) جبکہ جافہ نامی بندرگاہ کے پچھم میں ہی - اس مقام سے السمجد ہوکر یہہ ریل گذرتی ہی (السمجد پر پورب کی طرف اس ریل سے ملتی ہی جو یروشلم کو جاتی ہی) اور پھر السمجد سے ٹھیک دکھن بیرشبعہ تک جاتی ہی - نمبر (۳) ایک نئی ریل ابھی حال ہی میں بنائی گئی ہی - مقام القنطرہ پر ایک پل کے ذریعہ سے یہہ ریل نہر سویز کو پار کرتی ہی اور پھر سیدھے فلسطین کے ساحل پر غزہ ہوکر غالباً جافہ تک جاتی ہی *

اب آپ بہت غور سے نقشہ کو ملاحظہ کرکے جو مقامات ہم نے بتلائے ہیں اُنہیں دیکھئے اور تب یہہ سمجھنے کی کوشش کیجیئے کہ جنرل ایلن بی نے کیا کیا ہی *

ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ اِس لڑائی کا بیان بہت بڑی اور خاص توجہ سے پڑھئے کیونکہ جتنی لڑائیاں اب تک ہوئی ہیں اُن میں اِس لڑائی سے ہندوستانی فوجوں کی بہادرانہ فتحیابی زیادہ ظاہر ہوئی ہی - ہندوستانی سپاہیوں کے اِس فتح عظیم کے متعلق بڑے بڑے کارنامے ہوئے ہیں اور یقیناً یہہ ایک بڑے ہی معرکے کی بات ہی کہ جن سپاہیوں کے شانہ بشانہ ہوکر ہندوستانی سپاہی لڑے وہ سپاہی بھی سلطنت کے دوسری بڑی قوموں میں سے ہیں - مثلاً آسٹریلیا اور نیوزیلنڈ کے سپاہی *

جنرل ایلن بی کے کام - جنرل ایلن بی نے پہلے جافہ کے آتر دشمنوں کی ساحلی جانے محافظت پر زور و شور کا حملہ کیا - اُس مقام پر ترکوں نے بہت مضبوط حفاظتی مورچے بنائے تھے لیکن کچھہ کام نہ آیا - ہماری فوجیں بھاگی کی طرح تیزی سے بڑھتی چلی گئیں - رکنا تو وہ جانتی ہی نہ تھیں - سستی کا تو ذکر ہی کیا - ہندوستانی فوجوں نے ایسی تکان سے دھاوا کیا کہ دشمن کا خطرہ پھٹ آجاتا - ہندوستانی فوج کے ایک حصے نے سارے بارہ ہی گھنٹوں میں جتنی زمین کو پار کرلیا وہ بائیس میل سے کم نہ تھی اب ذرا خیال کیجئے کہ اِس کے کیا معنی ہیں اِن جگہوں پر چلنا تپھے کھیتوں اور سڑکوں پر چلنے کی طرح آسان نہ تھا - یہاں پر جرمن اور ترکی فوجوں پر حملہ کرنا پڑتا تھا اُن کو اُنہیں کے مضبوط اور محفوظ کھائیوں سے بھگانا پڑتا تھا - کھلے میدانوں میں لڑنا پڑتا تھا - کہیں کہیں فوجوں کو گھیرنا پڑتا تھا - یہہ سب کرتے ہوئے بھی ہمارے سپاہی سارے بارہ گھنٹوں میں ایسے مقام پر جا پہنچے جو کہ اُن کے لڑائی پر روانہ ہونے کی جگہہ سے بائیس میل کی دوری پر تھا *

میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں جس سے آپ کے دل پر ہندوستانی آسٹریلیوی اور نیوزیلنڈی فوجوں کی فوجواب پھرتی اور چوکسی کا اندازہ ہو جائیگا کہ ضرورت کے موقع پر یہہ فوجیں کتنی جلد صحیح راے قائم کرتی ہیں اور اُس پر عمل کرکے دشمن کو زچ کردیتی ہیں - جرمنوں اور ترکوں کو اتنا پنپنے بھی نہ چلنے پایا تھا کہ طول کرم پر کیا ہو رہا ہی کہ اتنے ہی میں وہاں ہمارا قبضہ ہوگیا - یہہ وہ مقام ہی جہاں سے ریلوے لائنیں پورب طرف گھوم کر نابلوس گئی ہی - اُس مقام کے ہمارے قبضہ میں آجانے سے دشمن کی فوج کا وہ بازو جو نب لوس کی جانب تھا دوسرے بازو کے مقابلے میں زیادہ پھیل گیا تھا - اِس پھیلے ہوئے بازو کی فوج ہمارے قبضہ میں آگئی - ہماری فوج نے ایک لمحے بھی دم نہیں لیا اور ابزدرے لان کے میدان کی طرف چوکسی کر بڑھے - میں آپ سے اوپر بیان کرچکا ہوں کہ یہی ایک آزا ترچھا راستہ تھا جو ترکوں کے ہاتھہ میں تھا - اِس کے بعد ہمارا قبضہ الفلح پر ہوگیا اور اُسی کے ساتھہ ہی میدان ابزدرے لان پر پھیلی ہوئی ریلوے پر بھی دریاے جارقدن تک ہمارے قبضہ میں آگئی - ہماری فوج کسی کے روکے نہیں رکی - وہ ناصریہ کنعان اور صفوریہ کی طرف ایکر سے تائبریا تک بڑھ گئی اور دوسرے دن تائبریا پر بھی ہمارا قبضہ ہوگیا - جرمن جنرل کا صدر مقام کوہ تابور پر ناصریہ کے قریب تھا اور ہندوستانی آسٹریلیوی فوج اِس تیزی کے ساتھہ بڑھی کہ جرمن جنرل کو موٹر کار پر سوار ہوکر بھاگ جانے کا مشکل سے وقت مل سکا اِس واقعہ کے بعد فوراً ہی ہمارا قبضہ اُس سڑک پر ہوگیا جو جرمن جنرل کے بھاگ جانے کی ایک ہی راہ تھی - جس وقت یروشلم سے ناصریہ جانے والی سڑک کے پچھم یہہ باتیں ہورہی تھیں اُسی سڑک کے دوسری طرف پہاڑی کے اُس پار تک ہم بڑھ گئے تھے اور پورب طرف بڑھ کر قصبہ الداسیہ پر دریاے جارقدن کی گھاٹی میں قبضہ کرلیا - اِس مقام پر دریا پایاب ہی اور دریا میں راستہ قائم رکھنے

کے لیئے بڑے بڑے پتھر ڈال دیئے ہیں کہ سڑک کا سلسلہ قائم رہے غالباً اس موقع پر اب پل بندہ کیا ہی یہ سڑک نابلوس ہوتی ہوئی دریاے جارڈن پر پہنچتی ہی اور دریاے ڈوبا کی گہاؤں کے کنارے کنارے ہوئی ہوئی جیراش یا قلات تک اس کا سلسلہ قائم ہوسکتا ہی - جیراش کے مقام پر آکر مشہور مشہور سڑکیں مل گئی ہیں اور یہ مقام حجاز ریلوے پر واقع ہی - دکھن طرف مشہور مقام ایس سالم ہی - یہاں سے حجاز ریلوے کی ایک شاخ عمان تک گئی ہی - اب سنیئے کہ الدانیہ پر ہمارا قبضہ ہوگیا ہی اور ترکوں کو جارڈن ہوتے ہوئے اس سڑک سے پیچھے ہٹنے کے لیئے راہ نہیں ملی - وہ سڑکوں کے مقام اتصال (جہاں سڑکیں ملتی ہیں) سے نہیں جاسکتے تھے کیونکہ اُن کے سامنے وہاں پر ہم موجود تھے اس وجہ سے الدانیہ سے ناصریہ تک کی لائن میں جتنے ترک تھے وہ ہمارے قیدی بن گئے *

اِس درمیان میں ہماری دوسری فوج دریاے جارڈن کے یورپ کام میں مصروف تھی اور ایس سالمت پر ہمارا قبضہ ہوگیا تھا اِس کے بعد حجاز ریلوے پر جو مقام عمان واقع ہی وہ بھی ہمارے قبضہ میں آچکا تھا - صرف اِتنا ہی نہیں تھا - آپ کو معلوم ہی کہ فلسطین کی درسگاہ میں بھی ہماری اِتحادی موجود ہیں - اِن کا نام بادشاہ حجاز ہی - اُن کے بیٹے نہایت ہی قابل جنرل ثابت ہوئے ہیں - اونٹوں پر سوار ہوکر اہل عرب نے حجاز ریلوے کے کنارے کنارے سارا جنگل چھان ڈالا - مان کے مقام پر حجاز ریلوے کو تباہ کر ڈالا - یہ مقام نقشہ میں ٹھیک دکھن طرف ہی - اُس کے بعد اُنہوں نے اُتر طرف دیرا (الدیر) کے مقام پر بھی حجاز ریلوے کو تباہ کرڈالا - ہم بتاچکے ہیں کہ یہاں سے حجاز ریلوے اور دری ان کے میدان میں جاتی ہی اُن حجازی عربوں نے نہ صرف اُن ترکوں کو قید کرلیا جو دریاے جارڈن کی گھاٹی کے پورب لڑ رہے تھے بلکہ اِس سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہی کہ ساری ترکی فوج جو یہ دن میں لڑ رہی تھی اُسے دریاے جارڈن سے پورب دیرات و عرب کے درمیان والی فوج سے بالکل علیحدہ کردیا - یہ تمام فوج تو ابھی تک قیدی نہیں بن گئی ہی مگر اِس کی اُمید نہیں ہی کہ اُن میں سے بہت سے آدمی بچ کر سوریا کے جنگل میں بھاگ سکینگے - ہم پہلے کہہ چکے ہیں کہ یہ بات ناممکن ہی *

کم و بیش تیس سو ہماری توپیں اِس عظیم الشان جنگ میں ہمارے قبضے میں آچکی ہیں - پینتالیس ہزار سے اُوپر ترک ہمارے قیدی بن چکے ہیں اور دو پوری پوری ترکی فوجیں یعنی ترکی فوجوں کی چوتھائی تباہ ہوچکی ہیں - یقین کیا جاتا ہی کہ اُن فوجوں کے پاس کوئی توپ باقی نہیں رہی اور اُن فوجوں میں سے جتنے آدمی باقی رہ گئے ہیں وہ تیزی سے دمشق کی طرف بھاگے جا رہے ہیں اور ہماری فوج اُن کا پیچھا کر رہی ہی - اِس میں شک نہیں کہ اِس جنگ کا شمار اِس عالمگیر جنگ کی کامل ترین جنگوں میں ہی - اِس جنگ کی پیش بندی قابل تعریف ہی - سرعت عمل (جلدی کام انجام دینا) قابل ستائش (تعریف) ہی اور اِس کا انجام نہایت ہی مکمل فتح ہی - ایک شاندار فتح حاصل کرکے جنرل ایلن بی نے ساری سر زمین فلسطین پر قبضہ کرلیا اور جرمنی فوج ترکوں کی وہاں تھی اُس کا خاتمہ کر ڈالا - اب اُس کے آگے کیا ہونے والا ہی اُس کا حال ہمیں معلوم نہیں - ہمارا خیال ہی کہ جنرل ایلن بی دمشق کی طرف بڑھ رہے ہیں مگر جب تک خبر نہ ملے ہمیں اِنتظار کرنا چاہیئے - اگر وہ آگے بڑھتے ہی جائینگے تو اِس اشاعت میں جو نقشہ دیا گیا ہی اُس سے آپ کو بہت مدد ملیگی *

برطانوي فوج کے کتے

شاید آپ کو یہ سن کر تعجب ہوگا کہ کچھ دنوں سے مغربی محاذ پر آدمیوں کے ساتھ ساتھ کُتوں سے بھی لڑائي کا کام لیا جاتا ہی اب ہم آپ کو بتائینگے کہ کس طرح کتے سکھلائے جاتے ہیں اور اُن سے کیا کام لیا جاتا ہی *

لڑائي میں سب سے زیادہ خطرناک کام جو کرنا پڑتا ہی وہ لڑائي کي صفوں سے صدر مقام فوج پر اہم مراسلات (تحریر خاص) کا لے جانا ہی - لڑائي جبسے ہي پھیلي گئي یہ کام روز بروز زیادہ خطرناک ہوتا گیا اِس وجہ سے کہ دونوں طرف پہلے سے زیادہ طاقتور توپیں آنے لگیں اور اُن کي تعداد بھی پہلے سے زیادہ ہونے لگي - اب یہ کام اِتنا خطرناک ہوگیا ہی کہ کسي قاصد کا مراسلات (تحریري خبر) لیکر صدر مقام تک صحیح سلامت پہنچ جانا بہت مشکل ہی - جب نوبت یہاں تک پہنچ گئي تو بعض دور اندیشوں (عقلمندوں) نے ایک نایاب ترکیب سوچي اور وہ یہ تھي کہ آدمیوں کي جگہہ کتوں سے کام لیا جاے *

کتوں سے کام لینے میں بہت فائدہ ہیں وہ آدمیوں کے مقابلے میں قد میں چھوٹے ہیں اور رفتار (چال) بہت تیز ہی اِس وجہ اُن پر نشانہ پڑنا مشکل ہی - ایک فائدہ یہ بھي ہی کہ راہ کي رکاوٹیں اُنہیں دیر تک روک نہیں سکتیں وہ کسي نہ کسي طرح نکل ہي جاتے ہیں اور باوجود اِس کے آدمي کي چال سے دس گنا (دس حصے) زیادہ تیز ہیں اِن سب باتوں پر لحاظ کرکے اگر کتے اچھي طرح سکھائے جائیں تو مراسلات پہنچانے میں آدمي سے کہیں زیادہ اچھا کام دے سکتے ہیں *

میدان جنگ بھیجے جانے سے پہلے وطن (اِنگلستان) میں کتوں کو کام سکھایا جاتا ہی - کتوں کے لیئے ایک خاص اِسکول ہی وہاں ہر وقت درجنوں کتوں کو ایک ساتھ کام سکھلایا جاتا ہی - اِن کي تعلیم پانچ چھہ ہفتے میں ختم ہوتي ہی اور اِتنے عرصہ میں مدرسہ اُنہیں سب کام سکھا دیتا ہی - اِس کے بعد وہ اپنا کام کرنے میدان جنگ روانہ کردیئے جاتے ہیں *

اب ہم آپ کو دکھائیں کہ کتوں کی تعلیم کے کیا مرحلے (منزلیں) ہیں اور اس تعلیم کی تکمیل (پوری) کیونکر ہوتی ہے۔ کتا جب مدرسہ میں داخل ہوتا ہے تو اسے ایک پٹا ملتا ہے۔ اس پٹے میں ایک چھوٹا سا بیگ یا تھیلی لٹکی ہوتی ہے جس میں خط وغیرہ رکھے جاتے ہیں۔ ہر کتے میں اپنی تمیز ہوتی ہے کہ کتنا ہی فاصلہ ہے وہ چھوڑا جائے مگر کسی نہ کسی طرح اپنے گھر کا پتہ چل ہی جاتا ہے۔ مدرسہ پہنچنے پر سب سے پہلے یہی قوت بڑھائی جاتی ہے اور مدرسہ سے کچھ فاصلہ پر کتوں کو لے جاتے ہیں اور وہاں سے چھوڑ دیتے ہیں۔ کتے دوڑتے اپنے ٹھکانے پر پہنچ جاتے ہیں یہاں انہیں کچھ نہ کچھ کھانے کو ملتا ہے یہ فاصلہ رفتہ رفتہ بڑھایا جاتا ہے یہاں تک کہ اسکول سے دو تین میل کے فاصلہ پر لے جاکر کتا چھوڑا جاتا ہے۔ جب کتا یہ تمام سیکھ چکتا ہے اور واپسی پر اپنی راہ پہچاننے میں اسے کوئی دقت نہیں ہوتی۔ تب تعلیم کا دوسرا حصہ شروع کیا جاتا ہے۔ اب مدرسہ آتے ہوئے اسے راستہ میں عجیب و غریب قسم کی رکاوٹیں ملتی ہیں۔ کہیں کوئی ٹہنی ملتی ہے کہیں تار سے بنی ہوئی روک۔ کسی نالے سے پانی بہتا ہوا سامنے آجاتا ہے کہیں کوئی چھاڑی ہوتی ہے اور کتا بے شامل ان رکاوٹوں سے گذرنا سیکھتا ہے۔ کتوں کے سکھانے والے غور سے دیکھتے رہتے ہیں کہ ان رکاوٹوں پر پہنچ کر کتے کیا کرتے ہیں۔ اگر کتا وہاں کسی خاص چیز کو دیکھ کر کوئی دلچسپی ظاہر کرتا ہے یا ہچکچاتا ہے تو اسے خاص طریقہ سے تعلیم کی جاتی ہے یہاں تک کہ رفتہ رفتہ اس کی مشکل آسان ہوجاتی ہے۔

ہمارا قصہ یہیں پر ختم نہیں ہوتا۔ لڑائی پر پہنچ کر ہر قسم کے خطروں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس وجہ سے کتے کی تعلیم کے آخری درجے میں اسے ہر قسم کے خطروں سے مقابلہ کرنے کی عادت ڈالی جاتی ہے تاکہ وہ اپنا مراسلہ ایکہ جلدی جلد ہوسکے واپس آجائے۔ تعلیم کے آخری حصہ میں جب کتا مدرسے واپس آتا ہے تو کیا دیکھتا ہے کہ اچانک اس کی راہ میں ایک چکر کھاتا ہوا دھوئیں کا بادل حائل ہو گیا ہے کتا سہم جاتا ہے کہ یہ بھی ان بہت سی رکاوٹوں میں سے ہے جن کا سامنا کرنا پڑیگا۔ کتا بے تامل دھوئیں سے نکل جاتا ہے اس کے بعد بہت سی کولہ پھٹنے کی آوازیں چاروں طرف سے سنائی دیتی ہیں کتے کی راہ میں بہت سے آدمی لیٹے ہوئے ملتے ہیں اور کتے کے کان کے قریب بندوقیں چھوڑتے ہیں اور بڑی ہیبت ناک آواز پیدا ہوتی ہے۔ اس کے بعد دوسرے دن تمہاری تمہاری توپیں چھوڑی جاتی ہیں اور رفتہ رفتہ انہیں ہر خطرے اور رکاوٹ کا مقابلہ کرنے کی عادت پڑجاتی ہے جس کا مغربی محاذ میں سامنا ہوسکتا ہے۔ بہت لوگ خیال کرینگے کہ یہ بات حاصل نہیں ہوسکتی جب تک کتوں کے ساتھ کسی قسم کی بیرحمی صرف نہ کی جائے مگر یہ بات نہیں ہے۔ تعلیم کے مدرسہ میں کوڑا بھی نہیں دیا گیا ہے۔ جو لوگ کتوں کی تعلیم کے لیئے منتخب ہوتے ہیں وہ ایسے ہی ہیں کہ کتوں کی خو ہو (چال ڈھال) سے خوب واقف ہیں اور کتے ان سے مانوس ہوگئے ہیں (مل گئے ہیں) کسی قسم کی سزا نہیں دی جاتی ہے صرف صبر اور ترغیب (لالچ) سے کام لیا جاتا ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ کتے بہت راضی اور خوش رہتے ہیں اس مدت میں ذرا بھی شکایت نہیں ہے۔ آپ مدرسے میں جائیں تو یہ تماشا اپنی آنکھوں دیکھینگے۔ آپ دیکھینگے کہ ایک ایک کرکے کتے آتے ہیں اور اپنی اپنی جگہ بیٹھکر اپنے ساتھیوں کی آمد کا انتظار کرتے ہیں۔ جب سب آجاتے ہیں تو انہیں کوئی مزیدار چیز کھانے کو دی جاتی ہے ان کے رہنے کے مکان بڑے آرامدہ ہیں۔ ہر کتے کے رہنے کا ایک مکان بنا ہوتا ہے جو ہر رہکر وہ سردی اور پانی سے محفوظ (بچا) رہتا ہے۔ ان مکانوں کی صورت ایک چھوٹے سے گرجے جیسی ہوتی ہے کتا اچھا ملتا ہے دن بھر میں ایک بار پیٹ بھر کر کھانا دیا جاتا ہے۔ ان کتوں کے کام بہت بیش قیمت ہوتے ہیں جب ہماری فوج کامیابی کے ساتھ پیش قدمی کرتی ہے (جیت کر آگے بڑھ جاتی ہے) اور ضرورت اس کی ہوتی ہے کہ صدر مقام کو خبر بھیجی جائے اس موقعہ کے لیئے یہ کتے ہمارے بہترین پیغامبر ہیں۔ دشمن کی توپوں سے اس کثرت سے گولے پھٹ پھٹ کر زمین پر گرتے ہیں اور ساری زمین پر پھیل جاتے ہیں گولوں اور کتے اپنا گولوں کا طوفان برسا ہوتا ہے۔ بھلا ایسے میں انسان کی کیا مجال ہے کہ جانے کا نام لے یہی موقع ہے کہ اصلی جوہر دکھاتے ہیں۔ کیونکہ یہ ایسی اہم خبر لیکر ایسے موقع سے گذر کرجاتے ہیں جہاں ہر انسانی قصد کا قدم رکھنا موت کے منہ میں قدم رکھنا ہے۔

ہم یہ مضمون ایک واقعہ پر ختم کرتے ہیں یہ واقعہ ایک دیش بھا خدمت سے متعلق ہے جو میدان جنگ میں ایک کتے نے دی تھی۔ کتے کا نام "اسمائیلر" تھا۔ یہ ایک عجیب و غریب کتا تھا اور رجمنٹ کو اس پر ناز تھا چاہے کتنی ہی مشکلیں پڑیں کتے کی رکاوٹیں حائل ہوں اور چاہے میلوں کا فاصلہ درمیان میں پڑتا ہو۔ مگر یقین مانئے "اسمائیلر" اپنا کام کرکے اپنے ٹھکانے واپس آتا تھا۔ ایک دن جب "اسمائیلر" اگلی صفوں میں اور اپنے صدر مقام سے تین میل کے فاصلہ پر تھا۔ کمانڈنگ افسر نے "اسمائیلر" کے ذریعہ سے ایک نہایت ہی اہم پیام بھیجا۔ "اسمائیلر" بڑا ہی تیز رفتار قاصد مشہور تھا مگر اس موقعہ اس کے آنے میں بہت دیر ہوئی آخر کیا اتفاق پڑی۔ وہ آرہا تھا کہ راہ میں اس کے قریب ہی ایک گولا پھٹا۔ ایک گھنٹے بعد وہ اپنے صدر مقام پر پہنچا تو اس حالت میں دیکھا گیا کہ اس کے نیچے کے جبڑے کے پرخچے اڑ گئے ہے وہ سمجھتا تھا کہ اس کے پاس ایک نہایت ہی اہم پیام ہے اور مرنے سے پہلے کسی نہ کسی طرح گرتے پڑتے اپنے صدر مقام پر آپہنچا جانا چاہیئے اور جیسے ہی اس کے چمڑے کے بیگ میں سے جو پٹے میں بندھا ہوا تھا وہ تحریر نکالی گئی "اسمائیلر" زمین پر گر پڑا دیکھا تو مرا ہوا تھا۔ مغربی محاذ پر اس کی قبر اب تک بنی ہوئی ہے۔ آخری پیام جو وہ لایا تھا یادگار کے طور پر اس کی رجمنٹ میں رکھا ہوا ہے اور یہ اس کتے کی قابل عزت یادگار ہے۔

بلقان کی عظیم الشان (بڑی) فتح

سروبیہ کا بیشتر حصہ ملک دوبارہ ہمارے قبضہ میں آتا ہے

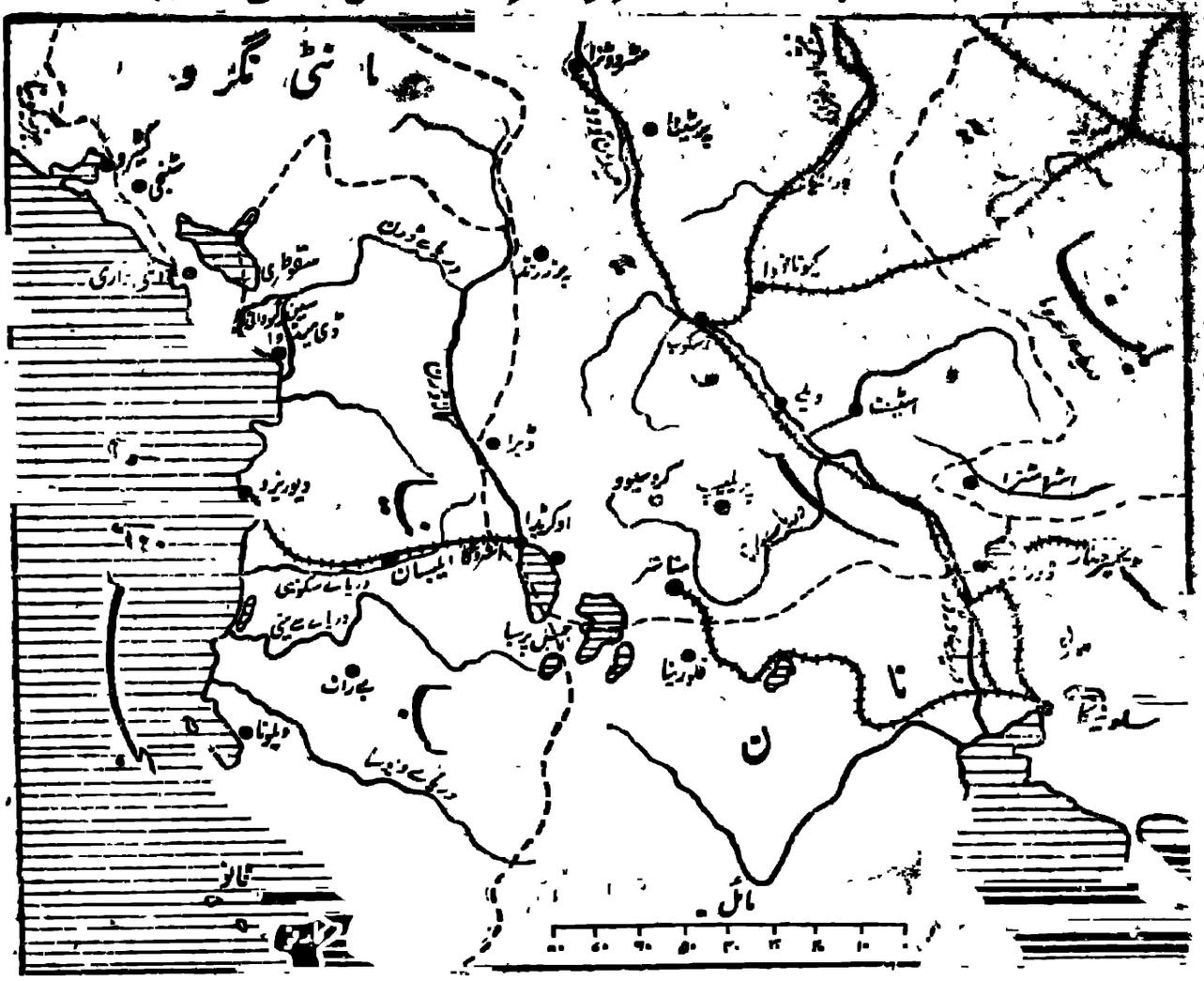

اب سے دو برس پہلے جنرل سرائیل نے جو سالونیکا کی طرف ہماری فوج کے کمانڈر تھے دشمن کی فوج پر حملہ کیا اور سروبیہ کے بیشتر حصہ پر مع مشہور قصبہ مناستر کے قبضہ کرلیا - اُن کی مجاہدت (لڑائی) برابر دو ماہ تک جاری رہی اور جتنی دور تک وہ بڑھ سکے فاتحانہ بڑھتے ہی چلے گئے - اس وقت سے اِس وقت تک اِس دو برس کے عرصہ میں اِس محاذ جنگ پر کوئی بڑی لڑائی نہیں ہوئی - فرانسیسی جنرل جن کے زیر کمان یہ فوج لڑ رہی ہے اُن کا نام جنرل فرانشیٹ ڈسپرے ہے - اِس لڑائی میں آپ نے بڑا نام پیدا کیا ہے اور فرانسیسی جنرلوں کے مقابلے میں آپ کا برطانوی فوج سے زیادہ میل رہا ہے - آپ کے کمان میں وہ فوج تھی جو ہمارے فوج کے ساتھ آمنے سامنے سنہ ۱۹۱۴ء میں مارن اور آئسن کی مشہور لڑائیاں لڑ چکی ہے - اب بلقان میں جنرل ڈسپرے کے زیر کمان ایک نہایت عمدہ فوج ہے جس میں سروبے اور اطالیہ والے یونانی فرانسیسی اور برطانوی شامل ہیں -

بلقان میں ہماری فوج آج اتنی مضبوط ہے - کہ اِس سے پہلے کبھی نہ تھی - یونانیوں کا بادشاہ غدار (دغابازی سے ہمارے خلاف دشمن سے سازش رکھتا تھا) تھا اِس کی وجہ سے یونانی پہلے ہمارے دشمن تھے اب دوست ہیں - اِن حالت کے بدلنے (وجہ) پر جنرل ڈسپرے نئے سر سے ترتیب دی ہوئی یونانی فوج کی وفاداری پر اچھی طرح بھروسہ کر سکتے ہیں - اور اِس فوج کی حمایت سلطنت یونان کر رہی ہے - اِس سلطنت کے وزیر اعظم وینلز زیلوز تمام زندہ یونانی مدبروں (سیاسی حکمت عملیوں سے اچھی طرح واقف) میں سب سے زیادہ نام آور سردار قوم ہیں - آخری جنگ بلقان میں یونانیوں نے اپنی سپاہیانہ قابلیت خوب دکھائی - اور اب اُمید کی جاتی ہے کہ تجربہ کار جنرل ڈسپرے کی ماتحتی میں اِس خواہش اور اِس شوق میں کہ لڑائی شروع ہونے کے وقت اُنہوں نے اپنی سروی دوستوں کو مدد نہیں دی تھی وہ کمی اب پوری کرنے کی غرض سے پہلے سے زیادہ بہادری سے لڑینگے - دوسری طرف بلقان میں ہمارے دشمن موجودہ حالت میں اُتنے کامیاب سپاہی نہیں ثابت ہوئے ہیں جتنے وہ اب سے دو برس پہلے تھے - اُن کا جنگی جوش اب ٹھنڈا پڑگیا ہے - اُن میں زیادہ تر

بلغاری اور آسٹروی ہیں - اُن کے علاوہ تھوڑے بہت جرمن اور ترک ہیں اور اُن کے اعلیٰ افسروں میں بہت سے جرمن ہیں - مگر ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ بلغاریوں کو جرمنوں کے حکم کی تعمیل کرتے کرتے اُن سے نفرت سی پیدا ہوچلی ہے - بہر حال ظاہری اسباب سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ جس جوش سے وہ پہلے لڑ رہے تھے وہ جوش اب باقی نہیں - اِس میں شک نہیں کہ وہ پہلے بہت اچھے لڑنے والے تھے - مگر اب دل شکستہ معلوم ہوتے ہیں - اِس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہمارے فوجیں بڑی تیزی سے آگے بڑھ رہی ہیں۔

اِس اشاعت کے پرچے میں آپ کو قصبہ مناستر ملیگا - اِس قصبہ سے پورب ایک دریا ہے جس کا نام دریائے ژرنا ہے - یہ دریا وردار اور نہر اکرڈا کے درمیان سے گھومتا ہوا دکھن طرف بڑھ جاتا ہے - اِس عجیب و غریب طریق سے گھوم کر اپنی راہ دل دیتا اور بے نشان و گمان حلقہ کی صورت بن جاتا بلغاری دریاؤں کی خصوصیت ہے - یہی مقام ہے جہاں جنرل فسرے نے حملہ کیا تھا - ساری زمین پہاڑی ہے اور وہاں لڑنا نہایت مشکل ہے - مگر سروبیہ والے روکے نہ رکے - وہ اپنے ملک کا ایک حصہ فتح کر رہے تھے - وہ ایسے دشمن سے لڑ رہے تھے جس نے اُن کے ملک والوں سے ساتھ بہائمانہ (حیوانی) بے رحمی سے کام لیا تھا - یہی وجہ ہے کہ وہ بڑھتے ہی گئے - نہ پہاڑ نہ دریا نہ دشمنوں کی توپیں اُن کا آگے بڑھنا روک سکیں - وہ پہاڑی پر پہاڑی فتح کرتے گئے - اِس کے بعد دریائے ژرنا کے اُس پار پہنچے - پھر تیزی سے آگے بڑھ کر مشہور قصبہ پریلپ پر قبضہ کرلے گئے اور پرانی اہل رومہ کی بنائی ہوئی سڑک پر جو مناستر سے پریلپ ہوتی ہوئی گریڈسکو کو گئی ہے دریائے وردار کے پل کے قریب جہاں یہ دریا دریائے رینا سے ملتا ہے قبضہ کرلے گئے - یہی سڑک بلغاری فوجوں کے درمیان آمد و رفت کی راہ تھی اور صدر دفتر سے فوج تک سامان حرب و رسد لانے کی بھی یہی راہ سب سے اہم تھی - اِس سڑک پر ہمارا قبضہ ہو جانے سے بلغاری فوج کے دو ٹکڑے ہوگئے - اِس درمیان میں جھیل اکرڈا سے جھیل ڈیبہ تک سارے محاذ پر ہماری فوج بڑھ رہی تھی اطالوی بائیں طرف تھے اور جھیل ڈیبا یوان کی طرف یونانی داہنی طرف تھے - یونانی اور فرانسیسی سروبیہ والوں کے دونوں طرف قلب فوج (فوج کے بیچوں بیچ) میں تھے - فرانسیسی اور سروبیہ والے نے صرف اُتر طرف دریائے ژرنا سے ہوتے ہوئے مناستر پریلپ گرڈس کو کی سڑک پر بڑھے بلکہ اُتر پورب دریائے وردار کے اُس پار ہوکر اسٹپ کی طرف بھی بڑھے - سروطانوی بھی آگے بڑھے - جہاں ڈوائرا سے دشمنوں کو پیچھے دھکیل دیا پھر جھیل کے اُتر والے پہاڑی سلسلے پر بھی قبضہ کرلیا - بلغاریوں کو دھکیل کر ان کی سرحد پر پہنچا دیا - بلغاری سر زمین میں گھس گئے اور اب اُن کے قبضہ میں نہایت ہی اہم قصبہ استوبتزا نام آگیا ہے - یہاں پر ہماری فوجوں کو روکنے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی - سروبیہ والوں نے اسٹپ اور ویلس پر قبضہ کرلیا ہے - یہ دونوں قصبے بیحد اہم موقع پر ہیں بہت ہی مشہور سڑکیں اور ریلوے لائنیں یہاں پر واقع ہیں جن کی راہ بلغاری فوج پیچھے ہٹ سکتی تھی - ہمیں یقینی طور پر یہ بات معلوم نہیں ہے کہ بلغاری فوجوں کا کیا انجام ہوگا - ہم یہ بھی نہیں جانتے کہ ساری فوج صحیح سلامت پیچھے ہٹ جائیگی - یہ بات یقینی ہونے والی معلوم نہیں ہوتی - اِس کا خیال ہم آگے بتائینگے - اِس فوج کی توپوں میں سے زیادہ تر ہمارے قبضہ میں آچکی ہیں - بات یہ ہے کہ جس مقام پر بلغاری جمے ہوئے تھے حقیقت میں بیحد مضبوط جگہ تھی جہاں رہ کر ایک بار وہ دفاعیہ حملہ کرسکتے تھے مگر اِس کے ساتھ ہی وہ ایسی جگہ تھے جہاں سے پیچھے ہٹنا نہایت ہی خطرناک تھا اِس وجہ سے کہ ایک ہی دو سڑکیں تھیں جن کی راہ ہوکر اپنے محاذ کے کسی حصہ میں وہ پہنچ سکتے تھے اور ہمارے ہوائی جہازوں کی گولہ باری سے یہ راہیں بالکل بند ہوگئی تھیں - اب یہ ہو رہا ہے کہ دونوں فریق یہی چاہتے ہیں کہ ہم پہلے اسکپ پہنچ جائیں - اگر ہم پہلے پہنچ گئے تو بلغاری فوج کی حالت بیحد خطرناک ہوجائیگی - اگر ہم اسکپ پہنچ گئے تو ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ بلغاری فوج کا داہنا بازو جو البانیہ میں موجود ہے وہ یقیناً تباہ ہوجائیگا - اور ہم اسے مع کل توپوں کے گرفتار کرلینگے کیونکہ جس راہ سے بلغاری پیچھے ہٹنا چاہینگے وہ اسکپ ہوکر گذرتی ہے چاہے وہ اُتر طرف کسووو کے میدان سے سروبیہ ہوتے ہوئے آئیں یا پورب طرف سے کمانووو اور قسطندیل ہوتے ہوئے بلغاریہ ہوکر آئیں واقعہ یہ ہے کہ اُن کی حالت بیحد خطرناک ہے - اور ہر صورت سے یہ بلغاری (یقین) کرنے کی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ ہماری بلقانی فتح کا شمار اِس عالمگیر جنگ کی عظیم الشان فتحوں میں ہوگا۔

اِس اشاعت میں جو نقشہ دیا گیا ہے اُس سے صاف ظاہر ہوگا کہ کن کن راہوں سے بلغاری پیچھے ہٹ سکتے ہیں - سب سے پہلے سلطنت رومہ کی سڑک دیکھیئے جس کا حال ہم پہلے بیان کرچکے ہیں اور جسے ہم نے مناستر پریلپ گریڈسکو کی سڑک کہا ہے - یہ اُس قدیم سڑک کا ایک حصہ ہے جو ساحل ڈیرائک کے بندرگاہ ڈیورزو سے مناستر ہوتی ہوئی ساونیکا آتی ہے - اِس سڑک کی شاخ پریلپ اور گریڈسکو سے بڑھتی ہوئی آگے جاتی تھی اور اِسی راہ سے سلطنت رومہ کی فوج ساحل ڈیورب پر بسی ہوئی نوآبادیوں کو جاتی تھی - مقام گریڈسکو پر دریائے وردار سے اس پار ہوکر یہ سڑک ایک دریا کی گھاٹیوں کے کنارے کنارے ہوتی ہوئی مڑتی ہے - یہ دریا دریائے وردار کا ہاچ ڈاگی ہے - یہ نقشہ میں دکھایا گیا مگر نام نہیں بتایا گیا - اِس دریا کا نام بریگا ہے - اِسی سڑک پر قصبہ اسٹپ ہے - اور کچھ دور پورب آگے بڑھکر قصبہ کوچانی واقع ہے - آخری قصبہ نقشہ میں دکھایا گیا - کوچانی سے آگے بڑھ کر یہ سڑک اُتر طرف وہاں پہنچتی ہے جہاں پر اسکپ

لڑائی کا اخبار

تصویروں کا ضمیمہ

Associated Illustrations, Ltd

ایک خبر لے جانے والا کتا

ان کتوں کے کاموں کا بیان اِس پرچے کے "برطانوی نوجوان" کے اس مضمون میں کیا گیا ہے

خبر لے جانے والے کتے سدھلائے جا رہے ہیں

اُن کتوں کو سدھوتوں کی آواز برداشت کرنے کا عادی بنایا جاتا ہے – یہ بھی جھوٹے کارتوس چلا رہے ہیں تاکہ کتوں کو مار رہے ہیں •

[Central News

بادشاہ سلامت اور ملکہ لندن کے ایک اِسکول کا ملاحظہ کر رہے ہیں

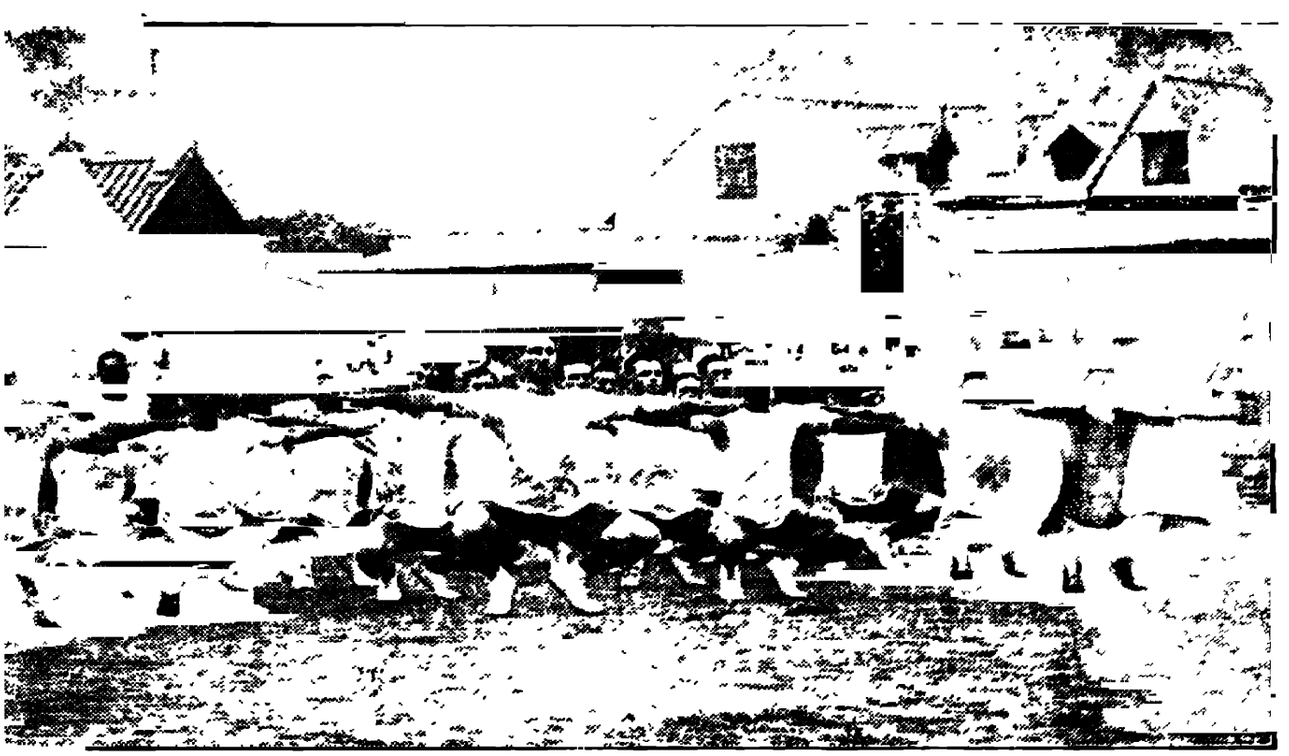

انبالہ میں سپ

[Special Correspondent
Official Photo]

مسٹر لائڈ جارج وزیر اعظم برطانیہ رائل اِنجنیئروں (شاہی اِنجنیئر) کے
ایک دستہ کا معایئنہ کر رہے ہیں

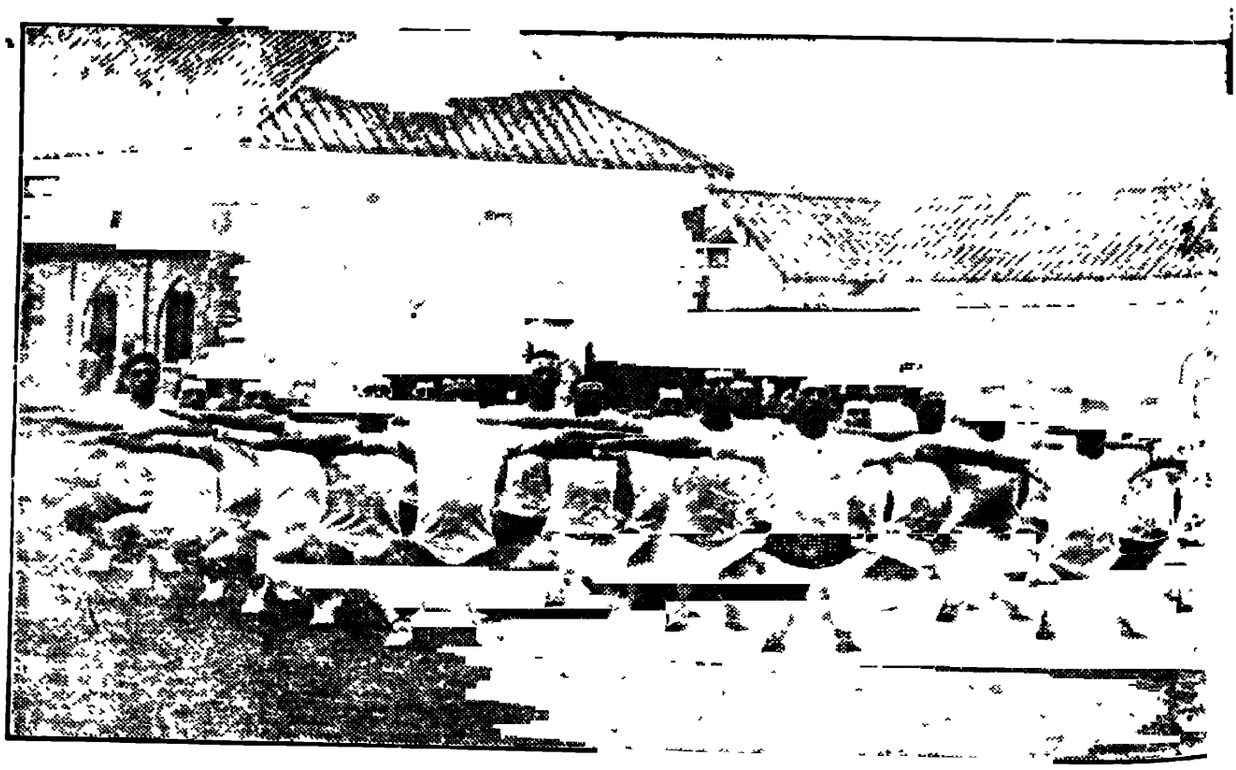

(بقیہ نقشوں)

کچھ ہندوستانی سپاہي جو کہ شروع ھي سے لڑائی میں تھے فورٹ ولیم نامی قلعہ
میں تمغے حاصل کرنے کے لئے کھڑے ھیں - فورٹ ولیم قلعہ کلکتہ میں ھی

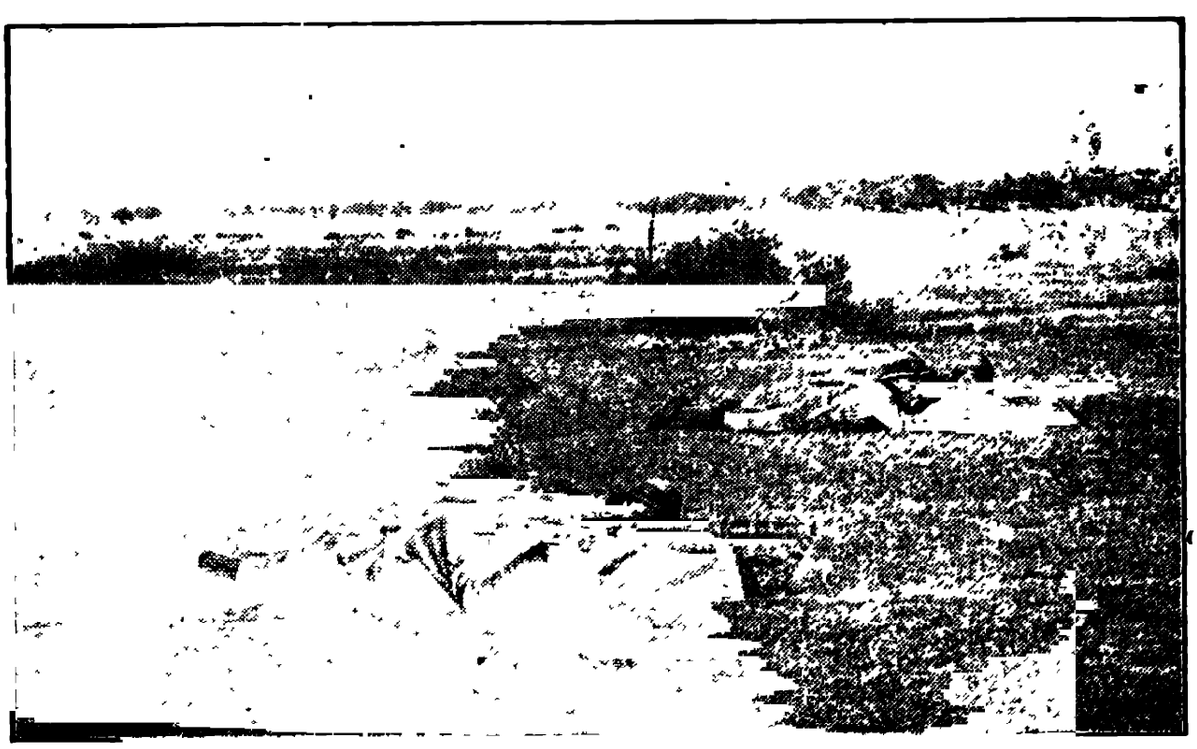

کلدار توپ کے نوپچي مسق کر رھے ھیں

سالونیکا — جو فیہ ریلوے لائن اب قصبہ اِستروما کو ایک نقطہ پر قطع کرتی ہی (کاٹتی ہی) جو نقشہ میں دکھایا گیا ہی مگر جس کا نام نہیں لکھا گیا ہی — یہاں پر قصبہ قسطندل ہی — یہی سڑک سلطنت روما کے زمانے میں مناسب اور صوفیہ کے درمیان قریب ترین اور سب سے سیدھی تھی اور اب بھی ایسی ہی ہی — صوفیہ بلغاریہ کا دارالسلطنت ہی — اِس سڑک پر ہوتے ہوئے سروی سپاہی نوی نوری سے بڑھ رہے ہیں — ہم آپ سے کہہ چکے ہیں کہ اِستپ اور کوچانی ہمارے قبضہ میں آچکے ہیں اور ہم اب قسطندل پر بڑھ رہے ہیں — اگر یہ فوج قسطندل پہنچ جائے اور دریائے اِستروما کے پل پر قبضہ کرلے تو بہت سی بلغاری فوجیں قید ہوجائینگی اِس وجہ سے کہ اسکپ سرویہ کا قدیم پایہ تخت فوجی اعتبار سے نہایت ہی اہم ہی اور جب اِس پر ہمارا قبضہ ہوگیا تو بلغاری فوج کے پیچھے ہٹنے کی ایک ہی راہ یعنی کسووو کا میدان رہے گا ہمارے ہاتھ میں آجائیگی وہ اِس بات کی بھی کوشش کر رہے ہیں کہ براہ راست دریائے وردر کی وادی سے حملہ کرکے اسکپ پر قبضہ کر لیں — ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ قصبہ رویس کہ وہ بھی ایک نہایت اہم موقع ہی ہمارے قبضہ میں آچکا ہی *

یہ بات نہایت ضروری ہی کہ فوجوں کے قصبہ میں ایسے ریلوے لائنوں اور سڑکوں ہوں — (۱) جو ٹیڑھی سیدھی اُلٹی پلٹی آتی ہوں اور جن کی راہ مختلف فوجوں میں آمد و رفت ہو سکتی ہو — (۲) فوج کے سامنے سے ہوکر سیدھی گئی ہوں کہ ضرورت پڑنے پر فوج آگے ہی بڑھ سکے اور پیچھے بھی ہٹ سکے — بلغاری فوجیں جہاں اِس وقت لڑ رہی ہیں وہاں سڑکیں بہت خراب ہیں اور ریلوے لائنیں تو قریب قریب ہیں ہی نہیں — بلغاری اور سروی فوجوں کے لئے صرف دو ہی آڑی ترچھی سڑکیں ہیں جن کی راہ ہوکر آمد و رفت کا سلسلہ قائم رہ سکتا ہی — پہلی تو منلستر — پریلپ — گریڈسکو — اِستپ — کو جانے والی سڑک ہی جس پر سروی والوں کا قبضہ ہو چکا ہی — دوسری راہ پریلپ سے ویلس پر گئی ہی — ویلس پر ہمارا قبضہ ہو جانے کی وجہ سے یہ دوسری راہ بھی بند ہوگئی ہی — اور بلغاری فوج دو حصوں میں کٹ کر علیحدہ ہوگئی ہی — ایک حصہ کا پیچھا کیا جا رہا ہی جو بلغاریہ کی طرف بھاگ رہا ہی — دوسرا البانیہ کی طرف دھکیلا جا رہا ہی اور وہاں پہنچ کر قریب قریب یقینی طور پر یہ فوج قید ہوجائیگی *

اب آئیے ہم اِس بات پر غور کریں کہ بلغاری فوج کے سامنے سیدھی کون سی سڑک ہی جس کی راہ ہوکر وہ پیچھے ہٹ سکتی ہی — اصلی سڑک تو دریائے وردر کے کنارے کنارے ہی — (یہاں اب ریلوے لائن بن گئی ہی) اِس تمام ریلوے لائن پر ہمارا قبضہ ہو چکا ہی اور پیچھے ہٹنے کے لئے اُنھیں یہ راہ مل نہیں سکتی . اب ایک ہی راہ اور ممکن ہی . — یہ نہایت ہی خراب سڑک ہی اور کسی وقت ہ جب موسمی حالت ہر طرح اُن کے موافق ہو — اِس سڑک کی دو شاخیں ہیں — ایک شاخ دریائے بلیک ڈرن کی گھاٹیوں سے ہوکر گذرتی ہی — یہ نقشہ میں ملیگی اور دوسری لین گیوندی دی میڈوا سے گئی ہی — یہ بھی نقشہ میں ملیگی — یہ دونوں سڑکیں جاکر اِسکپ کے اُتر پچھم میدان کسووو کے دکھنی کنارے پر پریزرنڈ کے مقام پر جاکر مل جاتی ہیں — بھاگنے کی کوئی آڑ راہ نہیں ہی — یہ سچ ہی کہ ساحل ایڈریاٹک پر ایک نہایت ہی خراب سڑک بھی ہی لیکن ہمارے جنگی جہاز بحر ایڈریاٹک میں موجود ہیں اور یہ سڑک یقیناً ہمارے جہازوں کی توپوں کی زد میں ہی — کیا ہمارے دشمن جو البانیہ میں ہیں بھاگ سکتے ہیں شاید کچھ سپاہی تو بھاگ سکیں مگر وہ اپنی توپیں نہیں لے جاسکتے — اگر ہم اُن سے پہلے اسکپ پر پریزرنڈ اور میدان کسووو کے دکھنی حد تک پہنچ گئے تو وہ کہیں کے نہ رہینگے اور کم و بیش سارے ملک سروبہ پر ہمارا قبضہ ہو جائیگا — موجودہ حالت تو یہ ہی — میدان کسووو کے لئے گھوڑدوڑ ہو رہی ہی — دکھن یورپ . یورپ کا یہی میدان جنگ ہی *

یہی مقام ہی جہاں سنہ ۱۳۸۹ع میں ترکوں نے سروبہ والوں کو شکست دی تھی اور اُس مقام پر اُن کا قبضہ ہو جانے کی وجہ سے دکھن یورپ یورپ پر ایک مدت دراز تک اُن کا قبضہ رہ جانا یقینی ہو گیا تھا — اِسی مقام پر سنہ ۱۴۴۵ع میں ہنگری والوں نے ترکوں کو شکست دیکر اِس امر کو یقینی بنا دیا تھا کہ عنقریب ترکوں کی سلطنت ختم ہوجائیگی — اِس شکست نے گویا ایک حد مقرر کردی تھی جس کے باہر ترکی سلطنت اپنا ملک نہیں بڑھا سکتی تھی — یہی مقام ہی جہاں سروبہ والوں نے آخری جنگ بلقان میں ترکی فوجوں کو تباہ کر ڈالا تھا — یہی وہ مقام ہی جہاں سروبہ والوں پر آسٹروی اور بلغاری سنہ ۱۹۱۵ع میں ٹوٹ پڑے تھے اور سروبہ والوں کو شکست فاش دی تھی — ہمیں اُمید ہی کہ سنہ ۱۹۱۸ع میں اِسی مقام پر وہ لڑائی لڑی جائیگی جس سے سروبہ کا ملک پھر اہل سروبہ کے قبضہ میں آجائیگا *

اب ہم یہ مضمون اِس بات پر روز دیکر ختم کرتے ہیں کہ بلغاریوں کی پیچھے ہٹنے کی . صرف یہی ایک صورت ہی اور مقابلتاً آسان بھی ہی کہ وہ اسکپ پہنچ جائیں — جب ہم اسکپ پہنچ جائینگے تو تمام فوجیں اُس وقت جو ہم سے دکھن یا دکھن پچھم ہونگی اُن کا گھر ہو جانا قریب قریب یقینی ہوگا — نقشہ غور سے دیکھئے اور اسکپ سے واپسی کی تینوں راہوں پر غور کی نظر ڈالئے — اُتر طرف میدان کسووو ہوتے ہوئے اور یستنا کی راہ اُتر پورب ورانیہ سے ہوتی ہوئی ہوئی اُتر پچھم کسانووو دو ہوتی صوفیہ کی راہ . کوچانی ہمارے قبضہ میں آگئی ہی اور قسطندل پر ہم بڑھ گئے ہیں اِس وجہ سے آخری راہ نہایت خوفناک ہوگئی ہی — بہر حال موجودہ لڑائی کے ذریعہ سے ہم سروبہ کے ملک کا ایک بڑا حصہ سروبوں کے لیئے فتح کرنے والے ہیں اور یہ بھی معلوم ہورہا ہی کہ بلغاریہ کی فوج کے بڑے ٹکڑے کرکے اُن میں سے ایک یا دو ٹکڑوں کو بھی قید کرنے والے ہیں

کیمبرائي — سان کان تان — لان اور رینھل کي لڑائیاں

مغربي محاذ کي شاندار فتوحات

عالیشان جنگ کا سلسلہ جاري ھی

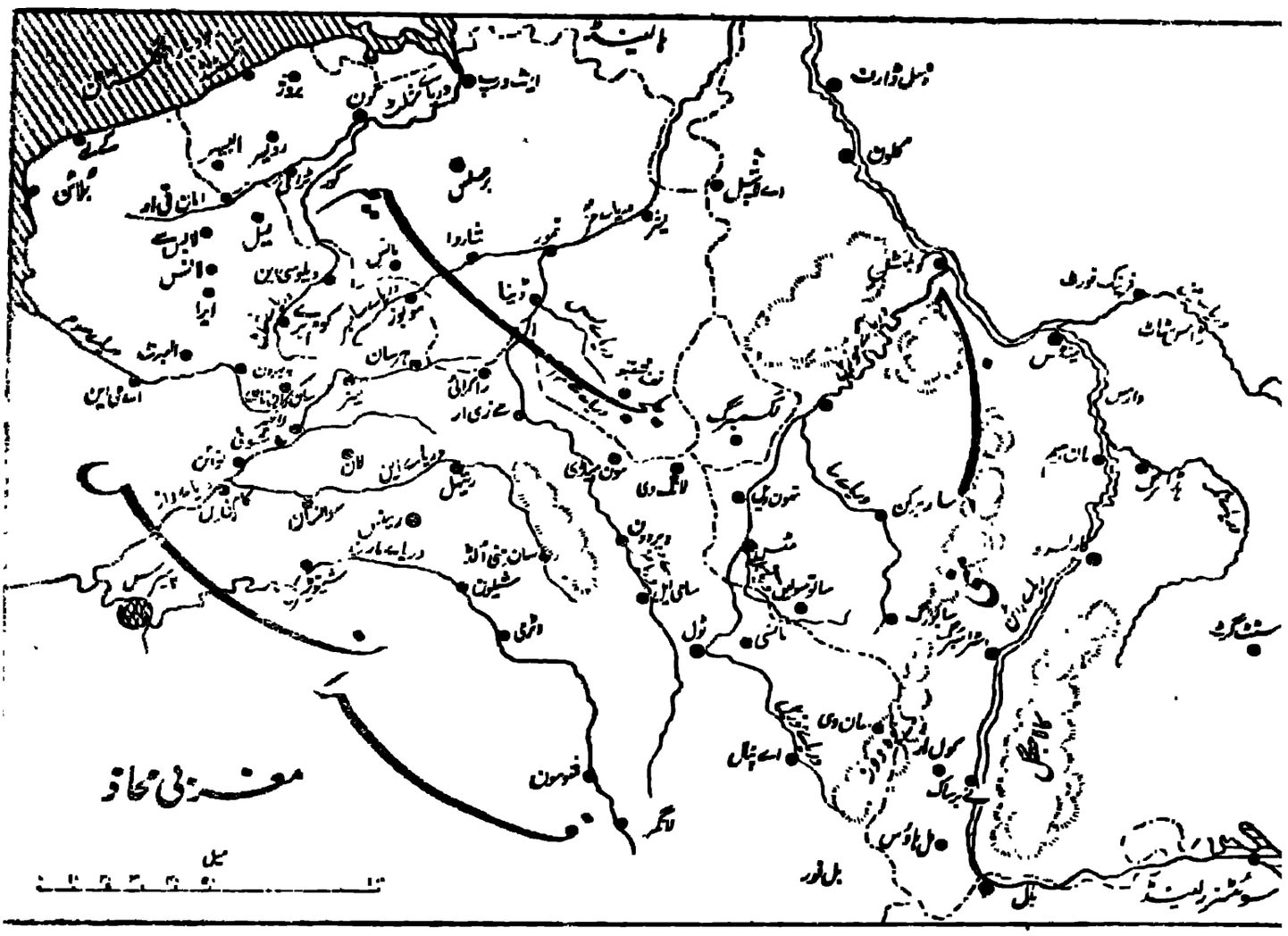

اِس اشاعت کا نقشہ فوز سے دیناں کو ریھنس اور ویرڈون کے درمیان والے محاذ کے حصہ پر مشتمل ھے - یہ مقام ھی جہاں پچھلے ھفتہ فرانسیسي اور امریکن فوجیں حملہ کر رھي تھیں - لڑائي کا یہہ محاذ دریاے ایزن کے مخرج اور دریاے میز کے درمیان ھی اور گویا ارگان کا جنگل اسے دو حصوں میں تقسیم کر رھا ھی - جس حصہ ملک پر لڑائي ھو رھي ھی یہہ مغربي محاذ کے تمام حصہ ملک سے مختلف ھی جس کا حال آج سے پہلے بیان کرنے کي کبھي نوبت نہیں آئي ھی - اس حصہ ملک میں کنکر کي پہاڑیاں ھیں اور یہہ جنگل سے ڈھکي ھوئي ھیں مگر ان کا بیشتر حصہ ایسا ھی جہاں کوئي درخت ھی نہ سبزہ - البتہ ارگان کي پہاڑیاں جنگل سے ڈھکي ھوئي ھیں - مغربي محاذ کے اِس حصہ کو جرمنوں نے نہایت ھي مضبوطي سے قلعہ بند کرلیا تھا - اِس کي وجہ یہہ ھی کہ اِس مقام پر اور جرمن فوجوں سے کئي آڑي ترچھي راھیں آئي ھیں جن سے آمد و رفت کا سلسلہ قائم تھا - اُن سب میں اھم وہ راہ تھي جو رینھل سے ھو کر گذرتي ھی - اِن آمد و رفت کي راھوں میں سے ایک کا نام شالي رینج ریلوے ھی اور اِس ریلوے کا بڑا حصہ فرانسیسي فوجوں کے قبضہ میں آچکا ھی - فرانسیسي فوجیں دریاے آئن اور جنگل ارگان کے درمیان اور امریکن فوجیں دریاے میز اور ارگان کے درمیان لڑ رھي تھیں •

امریکن فوج کي پیش قدمي بیحد طمانیت بخش (قابل اطمینان) ھی - اُنھوں نے واریھنز اور سان سان کان نامي دو اھم قصبوں پر قبضہ کرلیا ھی - یہہ قصبے اِس اشاعت کے نقشہ میں نہیں دکھائے گئے ھیں مگر ھمارے نمبر ۱۱ کے پرچے کے نئے نقشہ میں ملینگے - جس حصہ ملک پر فرانسیسیوں نے قبضہ کرلیا ھی یہہ لڑائي کے لحاظ نہایت مشکل ھی اور اُس پر قبضہ کرلینا لڑائي میں ایک بیحد تعجب خیز خیال کیا جائیگا - ھزاروں قیدي پکڑے

گئے ہیں اور بہت سی توپیں اس محاذ کے معرکے میں ہمارے ہاتھ آئی ہیں *

اس کے بعد آپ یہہ بات معلوم کرنا چاہینگے کہ جنرل ماں‌ژان کی بہادر فوج سوان‌سان سے آب لان کی طرف کیا کر رہی ہی اور دوسرے اینن کے اُتر والے پہاڑی پر جرمن فوجوں پر کیا گذر رہی ہی - پچھلے ہفتہ سے جنرل ماژان کی فوج لان سے قریب ہوتی جاتی ہی اس وجہہ جنرل ماژان کی فوج دوسرے اینن کے قریب کے پہاڑی پر جرمن فوج کو زیر کرنے کی لکر میں ہی جنرل ماژان سے اب لان سے صرف آٹھہ یا نو میل کے فاصلہ پر ہیں *

بہرحال یہاں سے بھی اُتر وہ مقام ہی جہاں اس ہفتہ کی سب بڑی فتوحات ہوئی ہیں - یہہ فتوحات خاصکر برطانوی فوجوں کے حصہ میں آئی ہیں - فرانسیسی اور امریکن فوجیں مدد پر ہیں - فرانسیسی فوجیں لاؤن اور سان کان تان کی سڑک کے قریب ہی پہنچ گئی ہیں مگر سان کان تان پر اُتر ہماری فوجیں سان کان تان اور کیمبرائی کے درمیان سڑک کے اس پار بھی نکل گئی ہیں - اس سے بھی زیادہ اہم بات یہہ ہی کہ یہہ فوجیں وہ نہر بھی عبور کر آئی ہیں جو سان کان تان سے آئی ہی - اس کا عبور کرنا بہت دشوار تھا - کہا جاتا ہی کہ اس نہر میں اب پانی نہیں ہی - یہاں سے اور اُتر یہہ نہر بالتمام ہی اس کا کچھہ حصہ زمین کے نیچے نیچے سرنگ بناکر بہتا ہی - یہ بہت ہی بڑی نہر ہی - ساٹھہ فٹ گہری اور ستر فٹ چوڑی ہی اور اس کے اس پار جانا بہت مشکل ہی - ہماری فوجیں ایسی بہادر ہیں کہ قصبہ لاکیٹلے کے گرد نہایت ہی زبردست قلعہ بندی تھی - اس پر بھی انہوں نے قبضہ کرلیا - یہاں بہت سی توپیں لگائی گئی تھیں اور ان توپوں کی باڑھہ کی زد میں نہر کا چوڑا چوڑا تھا مگر باوجود اس کے اسی ہفتہ کے اندر ہماری فوجیں نہر کے اس پار نکل گئیں - اس معرکہ میں ہم نے بیس ہزار اور تیس ہزار کے درمیان دشمن سپاہی گرفتار کیئے اور سیکڑوں توپیں چھین لیں - کیمبرائی کے قریب پہنچ کر ہماری پیش‌قدمی دشمنوں کے لیئے اور بھی خطرناک بن گئی تھی اور اب ہم قصبہ کیمبرائی کے سواد پر لڑ رہے ہیں - یہاں سے کچھہ اُتر اور ہٹ کر ہم قصبہ سیسی کے اس پار نکل گئے ہیں اور کئی جگہوں پر دوائی اور کیمبرائی کی سڑکوں کو قطع کرچکے ہیں - دوسرے الفاظ میں کل جرمن خط حرب جس کا ہم اکثر ذکر کرچکے ہیں اور جس کا نام لیل ہی - دوائی - کیمبرائی - سان کان تان - لان کا خط حرب نہایت ہی مستحکم تھا سو اور صرف اس کا ہم کہ اس سارے خط حرب کی دیواریں اُڑا دی جارہی ہیں - یہہ بڑی جنگ جو ہی *

یہاں سے اور اُتر برطانویوں بالجہنوں نے فرانسدق اور اُتر کے درمیان حملہ کردیا ہی اور سیلب کی طرح آگے بڑھہ گئے ہیں اور دشمن کے ہاتھہ میں اُتر کے گرد کا جو کچھہ حصہ باقی رہ گیا تھا قریب قریب وہ بھی چھین لیا ہی - یہہ فوج اب رولے کے مشہور جنکشن سے دو ہی تین میل کے اندر ہی - یہہ مقام بے حد اہم ہی اس وجہہ سے کہ اس کے ہاتھہ آجانے سے لیل کا مقام خطرے میں پڑجاتا ہی اگر ہم رولے - مونن سڑک کے ایک خاص مقام پر پہنچ جائیں - اب سے کئی مہینے پہلے ان میں ایک لڑائی کی یہہ خبر ملی ہوتی تو ہم اس کا شمار ایک عظیم‌الشان فتح میں کرتے - اب ہم ایک ہی ہفتہ کے اندر مغربی محاذ کے چار بڑی بڑی فتوحات (جمع فتح) کا حال لکھہ رہے ہیں *

زراعت اور جنگ

آیندہ ربیع کے موسم میں سامان خوراک پیدا کرنا

ایک پچھلے مضمون میں سامان خوراک زیادہ مقدار میں پیدا کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا تھا اور خاصکر اس بات پر کہ گیہوں کی زیادہ مقدار پیدا کی جائے - برآمد (ملک سے باہر غلہ بھیجنا) سے قطع نظر (علیحدہ) کرکے ہندوستان میں پہلے کے بہ مقابلہ اب گیہوں کا خرچ بہت بڑھہ گیا ہی - یہی وجہہ ہی کہ زیادہ گیہوں پیدا کرنے کی ضرورت پیش آئی - امسال دیر میں بارش شروع ہوئی اس کی وجہہ سے خریف کے تخمیت کم بوئے گئے برسات کے وقت سے پہلے ختم ہو جانے سے ربیع کے کھیتوں کے ہر ہونے میں مشکل پیش آئیگی - اگر اخیر برسات میں خوب پانی برسا ہوتا تو اس میں کوئی شک نہیں ہی کہ ربیع کے کھیتوں میں اتنا پیداوار ہوتا کہ کبھی نہیں ہوا تھا - موجودہ حالت پر نظر کرکے کہا جاسکتا ہی کہ بہت سے ضلعوں میں آبپاشی کی سہولتوں کا اثر پیداوار پر پڑیگا (جہاں زیادہ رقبہ میں آبپاشی ہوگی وہاں زیادہ اور جہاں کم رقبہ میں ہوگی وہاں کم پیداوار ہوگی) - اس مضمون میں چند ایسے باتوں کو بتلانے کی کوشش کی گئی ہی جن کی مدد سے موجودہ حالت میں زیادہ سے زیادہ غلہ پیدا کیا جاسکے *

اگر دس پندرہ روز میں اچھا پانی نہ برسا تو اس وقت یہہ سوال نہ رہ جائیگا کہ جس قدر زمین ہی اُس سے کتنی پیداوار کی جاسکتی ہی - بلکہ اُس وقت یہہ سوال پیدا ہوگا کہ آبپاشی کے لیئے جتنا پانی ہی اس سے کتنا فائدہ اٹھایا جاسکتا ہی *

جہاں نہریں ہیں وہاں پانی کی کوئی کمی نہیں ہی - معمولی طور پر ان رقبوں میں بھی اب تک درست ہی کہ جس قدر رقبہ میں گیہوں بویا جاسکے بویا جاوے - یہہ سچ ہی کہ بیج اس وقت بہت مہنگا ہی پھر بھی ذرا غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ اچھا ... بھی تخمیت کے وقت سے بہت سستا ہوگیا - اس پچھلی فصل کے وقت سے

کے علاوہ آگے کی فصل میں بھی اچھے دام سامنے کی اُمید ہی۔ سرکار بیج خریدنے کے لئے کھلے ہاتھوں تقاوی بانٹ رہی ہی — اور کھیتی کا محکمہ اُن ضلعوں میں خاص طور کی سہولیتیں دے رہا ہی جہاں اُس کے بیج کے گودام ہیں — نئے طرح کے تیار کئے ہوئے گیہوں کے بیجوں کے بانٹنے کا بندوبست ہورہا ہی ۔

جہاں پلوا کے لیئے پانی مل سکتا ہی وہاں پودھوں کے خراب طور سے بڑھنے کا کوئی خوف نہیں ہی اور اِس لیئے بیج کے خرچ میں معمولی سے کچھہ کمی کی جاسکتی ہی - یہہ ضرور ہی کہ بیج اچھے ہوں - (اِس سال بیج کو حفاظت سے رکھنے کے لیئے موسم نہایت موزوں رہا ہی) اگر بیج اچھے ہوں تو پہلی سینچائی کے بعد فی ایکڑ ایک من سے زیادہ بوجھ میں کوئی فایدہ نہیں - جن ضلعوں میں نہر ہی وہاں کے ہوشیار کسان اِس امر کا خیال کرینگے کہ بوجھ کی فصل میں گیہوں ایک ایسا غلہ ہی جس میں سب سے زیادہ بھوسہ ہوتا ہی ۔

اور مالی فائدہ بھی اِسی میں سب سے زیادہ ہی — کچھہ ضلعوں میں جو صوبہ کے بیچ میں واقع ہیں اُن میں اکثر یہہ دیکھا گیا ہی کہ گیہوں کی تخمریزی بہت جلد شروع ہو جاتی ہی — یہہ بات معمولی طور پر اِس وجہہ سے ہوتی ہی کہ ہر کاشتکار کو پانی کے کم ہوجانے کا خوف بنا رہتا ہی — ہر کسان ڈرتا ہی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اُس کے گیہوں کے طیار ہونے سے پہلے ہی پانی بالکل خشک ہو جاے — لیکن پلوا کی تخمریزی میں یہہ دقت واقع نہیں ہوتی — بہت جلد تخمریزی کرنے سے یعنی ہوا میں خنکی آنے کے پہلے ہی بیج کو دینے سے یہہ نقصان ہوتا ہی کہ کبھی کبھی گیہوں کے پودھے اُگنے کے ساتھہ ہی سوکھہ جاتے ہیں — نئے اور نازک پودھے اُتنی گرمی نہیں برداشت کرسکتے — شاید اِس وجہہ سے ہر سال بہت نقصان ہوتا ہی لیکن اِس سال کوئی وجہہ نہیں ہی کہ یہہ نقصان نہر کے مقامات میں اُٹھایا جاے ۔

علاوہ اِس کے ایک بات اور ہی — اگر ٹھیک قسم کے گیہوں جن کو اِستعمال کیئے جائیں تو جہاں نہر ہی وہاں گیہوں بونے کا وقت بہت بڑھایا جاسکتا ہی — یہہ پہلے ہی بتلایا جاچکا ہی کہ دوآب میں پوسا نمبر ۱۲ کا گیہوں دیسی گیہوں کے مقابلہ میں بہت دیر کرکے بھی فائدہ کے ساتھہ بویا جاسکتا ہی — ہم لوگوں نے کھیتی کے محکمہ کے سرکاری کھیتوں میں پوسا نمبر ۱۲ کے گیہوں کو ۱۵ نومبر تک بویا ہی اور یہہ بھی پیداوار عمدہ رہی ہی — پوسا ۴ کا گیہوں پوسا نمبر ۱۲ کے گیہوں سے پیداوار میں کم ہی تاہم پیداوار عمدہ ہوتی ہی اور یہہ دسمبر کے شروع تک بویا جاسکتا ہی — عام طور پر پوسا نمبر ۴ دوآب میں تقسیم نہیں کیا جاتا کیونکہ پوسا نمبر ۱۲ اِس سے عمدہ ہوتا ہی — لیکن اِس سال کانپور میں اِس کا ایک گودام دیر کرکے تخمریزی کرنے والوں کی مانگ پورا کرنے کے لیئے رکھا گیا ہی — ہمارے پاس کانپور نمبر ۱۳ کا بھی گیہوں خوب جمع ہی — یہہ دونوں کے بیچ کا ہی یہہ گیہوں بھی نہایت اچھا ہی اور اِس کا بھوسہ بہت اچھا ہوتا ہی — پچھلے برسوں میں ہم دیکھہ چکے ہیں کہ کیسی خشک سالی رہتی ہی اور اِس لیئے نہر کے ضلعوں میں ہر کاشتکار کو یہہ سوچنا پڑتا ہی کہ جتنا پانی اُسے ملنے کی اُمید ہی اُس سے کس طرح پر زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھایا جاسکتا ہی ۔

اب اِس وقت بیج گراں ہی اور پانی کی بھی کمی ہی اِس لیئے سب باتوں پر غور کرنے سے یہہ زیادہ ضروری معلوم ہوتا ہی کہ عمدہ پیداوار کی کوشش کی جاے نہ کہ زیادہ رقبہ میں تخمریزی کرنے کی — کپاس کے بعد مٹر بونے کا برا لالچ رہتا ہی لیکن اِس لالچ سے ضرور بچنا چاہیئے ورنہ گیہوں کے لیئے پانی کم ہو جائیگا —

یہہ لازمی ہی کہ آبپاشی کی سہولیت مختلف گاؤں میں کہیں کم کہیں زیادہ ہو کیونکہ بعض گاؤں نہر کے قریب ہوتے ہیں اور بعض دور — جہاں نہر کا پانی افراط سے مل سکتا ہی وہاں ممکن ہی کہ بے خوف زیادہ سے زیادہ رقبہ میں تخمریزی کی جاسکے لیکن عام طور پر ہر ایک کاشتکار کو تخمریزی کے قبل خوب غور کرلینا چاہیئے کہ وہ کس قدر رقبہ کی آبپاشی کرسکیگا — عرصہ تین برس کا ہوا کہ یہہ مضمون نویس کچھہ گاؤں میں گیا جہاں پانی کی کمی کی سخت شکایت تھی — دیکھتے ہی صاف معلوم ہوتا تھا کہ اِن لوگوں نے ضرورت سے کہیں زیادہ تخمریزی کی تھی — گیہوں میں پانی کی کمی اِس وجہہ سے ہوئی کہ یہہ لوگ اُس وقت دوفصلی مٹر بونے لگ گئے — جب اُنہیں مناسب تھا کہ گیہوں کے لیئے پہلی سینچائی کرتے — دوسری سینچائی کے وقت وے مٹر کی خراب فصل کو بچانے کی کوشش کر رہے تھے — یہہ محض کوتہ اندیشی ہی — ہر کسان کو مناسب ہی کہ اپنی سب سے ضروری فصل میں جتنی پیداوار ہو سکتی ہی اُتنی پیداوار سے کم نہ ہونے دے — جہاں تالاب اور چاہات سے کھیتی ہوتی ہی وہاں کی بابت کچھہ کہنے کی ضرورت نہیں ہی — یہاں پانی کی کمی رہتی ہی لیکن اُس کی سینچائی کا اختیار ایک ہی شخص کو رہتا ہی اِس وجہہ سے وہ اچھی طرح سے جانتا رہتا ہی کہ اُس کے پاس کتنے رقبہ کے سینچنے کا پانی ہی ۔

پانی کی کفایت

آبپاشی کا اثر گیہوں کی پیداوار پر بہت ہوتا ہی — ہم اب آبپاشی کی بارے میں کچھہ کہینگے — سب کسانوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ٹھیک ٹھیک جوتائی کرنے سے گیہوں کے کھیتوں میں پانی کی بڑی کفایت ہوسکتی ہی — نہری رقبوں کے کسان اپنے باپ دادوں کے بہت سے اچھے طریقے بھول گئے ہیں — ہاں اُن جگہوں میں وہ طریقے پائے جاتے ہیں جہاں کہ سینچائی کوؤں اور تالابوں سے ہوتی ہی — بہت سے کسان ٹھیک جوتائی کرنے کی تکلیف دور کرنے کے لیئے نہر کا پانی زیادہ اِستعمال کرتے ہیں — اِس سے دو نقصان ہوتے ہیں — اول تو پانی تھوڑے ہی رقبوں کے لیئے کافی ہوسکتا ہی — دوسرے زیادہ پانی

ہونے سے پیداوار کم ہوتی ہی اور غلے کی قسم بہت خراب ہوجاتی ہی - جہاں کوئیں سے آبپاشی ہوتی ہی وہاں جو ہوشیار کسان ہوتے ہیں وہ پہلی آبپاشی کے بعد کھیتوں کے کیاریوں کو بڑی ہوشیاری سے گوڑتے ہیں اس سے اوپر کی پپڑی ٹوٹ جاتی ہی - ایسا کرنے سے زمین کا پانی بھاپ ہوکر اڑنے نہیں پاتا آبپاشی کی ضرورت دیر میں پڑتی ہی گوڑائی سے پانی زمین کے رگ و ریشے میں پیوست ہوجاتا ہی اور مضبوط و اچھے پودے نکلتے ہیں - بہتری رقبوں میں ہمیشہ اتنے مزدور نہیں ملتے جو کہ کھرپیوں سے کھیتوں کے کیاروں کو گوڑسکیں اس کا سبب یہ ہی کہ وہاں ربیع کی فصل بہت زیادہ رقبوں میں بوئی جاتی ہی لیکن اگر پہئے سے کام لیا جائے تو وہی نفع ہوسکتا ہی جو کھرپی کی گوڑائی سے ہوتا ہی - ایک پہئے اور ایک جوڑ بیلوں سے پہلی آبپاشی کے بعد دو ایکڑ زمین کی پپڑی توڑی جاسکتی ہی اس کام کے لئے سب سے اچھا آلہ لیوردار پہئا ہی (یہ پہیا ایک کمانی پر بیٹھے اوپر کھایا جاسکتا ہی) - ایسے پہئے کی قیمت آج کل ۱۵ روپیہ تک پہنچ گئی ہی - اس وجہ سے یہ صرف زمیندار اور بڑے بڑے کاشتکار خرید سکتے ہیں - ایک اور سستا مثلث سا پہئا بنایا گیا ہی - یہ پہیا کاریگر بھی مل سکتا ہی اور اسے اگر ہوشیاری سے کام میں لایا جائے تو لیوردار پہیوں کی طرح فائدہ مند ہوتا ہی - ان رقبوں میں بھی جہاں پانی بہت مدت تک جاری رہتا ہی اور نہر کا پانی اتنا زیادہ برباد کیا جاتا ہی کہ خدا کی پناہ - یہاں پہ تو گول کی ٹھیک خبرداری ہوتی ہی اور نہ ٹھیک طور پر کیاریاں بنائی جاتی ہیں گاؤں میں ہر ایک کسان کا فرض ہی کہ گول کی ٹھیک خبرداری کرے مگر اکثر اس کام میں کوئی والے امدادِ باہمی سے کام نہیں لیتے - قانون آبپاشی کے مطابق کیاریاں ٹھیک ٹھیک بنائی جانی چاہئیں - مگر خود غرض اور کوتاہ بین کسان زمینداروں کو ٹھیک ٹھیک بنانے میں لاپروائی کرتے ہیں - اُن کو یہی خیال ہی کہ بس پکڑے نہ جائیں اگر اپنا نقصان نہ ہو تو بھی نہر کے پانی کو ضائع کرنے والا اپنے پڑوسیوں کی حق تلفی کرتا ہی - کیاریاں بنانے کے لئے لکڑی کا ایک بہت ہی سیدھا سادہ آلہ ہی - یہ آلہ محکمہ زراعت سے مل سکتا ہی - ایک دفعہ نمونہ دیکھ لینے پر گاؤں کے بڑھئی اس کو بہت کم قیمت پر بنا سکتے ہیں *

اوپر وہ حالتیں دکھائی گئی ہیں جو برابر ساون بھادوں تک جاری رہتی ہیں اور خاصکر وہ باتیں بتلائی گئی ہیں جو کہ ایک ہی کھیت میں دو غلوں کے بونے یا روئیدگی (پودوں کا نکلنا) کے بعد فصل کے انتظام کرنے سے تعلق رکھتی ہیں - دو طریقوں سے تخمریزی کے پہلے بھی پانی کی شکایت کی جاسکتی ہی - پہلی قانون کیاریاں یا پلیوا بنانے پر مجبور نہیں کرتا لیکن جو اچھے کسان ہیں وہ ہمیشہ بناتے ہیں - کیونکہ اُن کو اِس بات کا تجربہ ہوگیا ہی کہ اِس طریقے سے پلیوا بہت ہی ہموار اور جلد بن سکتا ہی - یہ تو کھلی ہوئی بات ہی کہ اگر کھیت بالکل ہموار نہیں ہوں تو کیاریوں کے نہ ہونے سے آبپاشی کے وقت بہت سا پانی برباد جاتا ہی - کبھی کبھی بعض آبپاشی رائیگاں ہوجاتی ہی - کچھ زمینیں اِس قسم کی ہوتی ہی کہ وہاں پر تخمریزی کے پہلے کیاریاں نہیں بنائی جاسکتیں لیکن ایسی زمین بہت کم ہی - اِس سال کم سے کم اِتنی بارش تو ہو ہی گئی ہی کہ ربیع کے کھیتوں میں تخمریزی اچھی طرح سے ہوسکے اور ایسے کھیت بہت ہی کم ہیں جہاں پلیوا کے پہلے کیاریاں نہیں بنائی جاسکیں - اگر موقع باندھنے والا وہ آلہ کام میں لایا جائے جس کا بیان اُوپر ہوچکا ہی تو خرچ بہت ہی کم ہوتا ہی - اگر حاتھوں ہی سے ٹوٹی ہوئی کیاریاں بنا لی جائیں تو کچھ زیادہ محنت نہیں پڑتی اور محنت کی یہ بچت کہیں زیادہ نفع ہوتا ہی *

جو عقلمند کسان ہیں وہ اِس خیال سے کہ آبپاشی کے بعد تخمریزی کرنا ہی نمی کے قائم رکھنے کے معمولی طریقوں کو نہیں چھوڑتے ہیں - جتنے اچھے کسان ہیں وہ سب ہل اور پہٹا کو متواتر کام میں لاکر نمی کو قائم رکھتے ہیں - یہ لوگ اخیر ستمبر سے لیکر تخمریزی کے وقت تک کھیتوں کی نمی کو بڑی ہوشیاری سے قائم رکھتے ہیں - ایسا کرنے سے کھیتوں کے لئے زمین میں کافی نمی رہتی ہی - اِس سال بھی ایسا ہی کرنا چاہیئے - ہم سابقے میں کہ تخمریزی کے لئے کافی نمی اب نہیں رکھی جاسکتی پر پچھے نہ کچھ نمی تو اب بھی بچائی جاسکتی ہی - اِس نمی کو بچائیئے اور فائدہ اُٹھائیئے *

بڑے بڑے کسانوں اور خود کاشت کرنے والے زمینداروں کو اکثر پلیوا کے بعد فوراً ہی جوتائی کرنے میں دقت پیش آتی ہی کیونکہ انہیں آبپاشی کے لئے بہت زیادہ زمین میں تخمریزی کرنی پڑتی ہی - دوبار جوتائی نہ ہونے سے تمام زمین میں بڑے بڑے ڈھیلے پڑجاتے ہیں اور زمین کی وہ سطح جس پر بیج پڑتا ہی کمزور ہوجاتی ہی - کاشتکار میں ایک دندانے اور کمانی‌دار پہٹا ملتا ہی - اِس پہٹے سے بہت مدد ملتی ہی کیونکہ اِس میں دو ہلوں کے حوتنے پر آپ اپنی زمین پر کام کرسکتے ہیں جتنی زمین پر کہ چار دیسی ہل چلائے جاسکتے ہیں اور زمین دوبارہ جوتائی اور تخمریزی کے لئے اچھی حاصل ہی رہتی ہی - بدقسمتی سے آلے گراں بہا ضرور ہیں لیکن اگر گیہوں بونے والے بڑے بڑے کاشتکار اس کو کام میں لاویں تو نفع بہت ہوتا ہی - وہ زمیندار اور کسان جن کے پاس معمولی پہٹے ہیں وہ بھی اِسے کام کے لیئے انہیں معمولی پہٹوں کو کام میں لاسکتے ہیں - گو معمولی پہٹے اتنے کارآمد نہیں ہوتے جتنے کہ وہ پہٹے جن کا بیان کیا گیا ہی - تاہم ہر ایک پہٹے کی مدد سے بہت دنوں تک کے لئے پپڑی پڑنا روکا جا سکتا ہی اور اِس طور پر ہل کو دوسرے کھیتوں پر چکر لگانے کا موقع مل جاتا ہی - کاچوں ہل دندانے اور کمانی‌دار پہٹے کی طرح کام میں لایا جاسکتا ہی - اب کی سال بہت سے کسانوں نے کپاس کے کھیتوں میں اِس پہٹے سے کام لیا ہی *

عالمگیر جنگ

وقت کا سارا کھیل

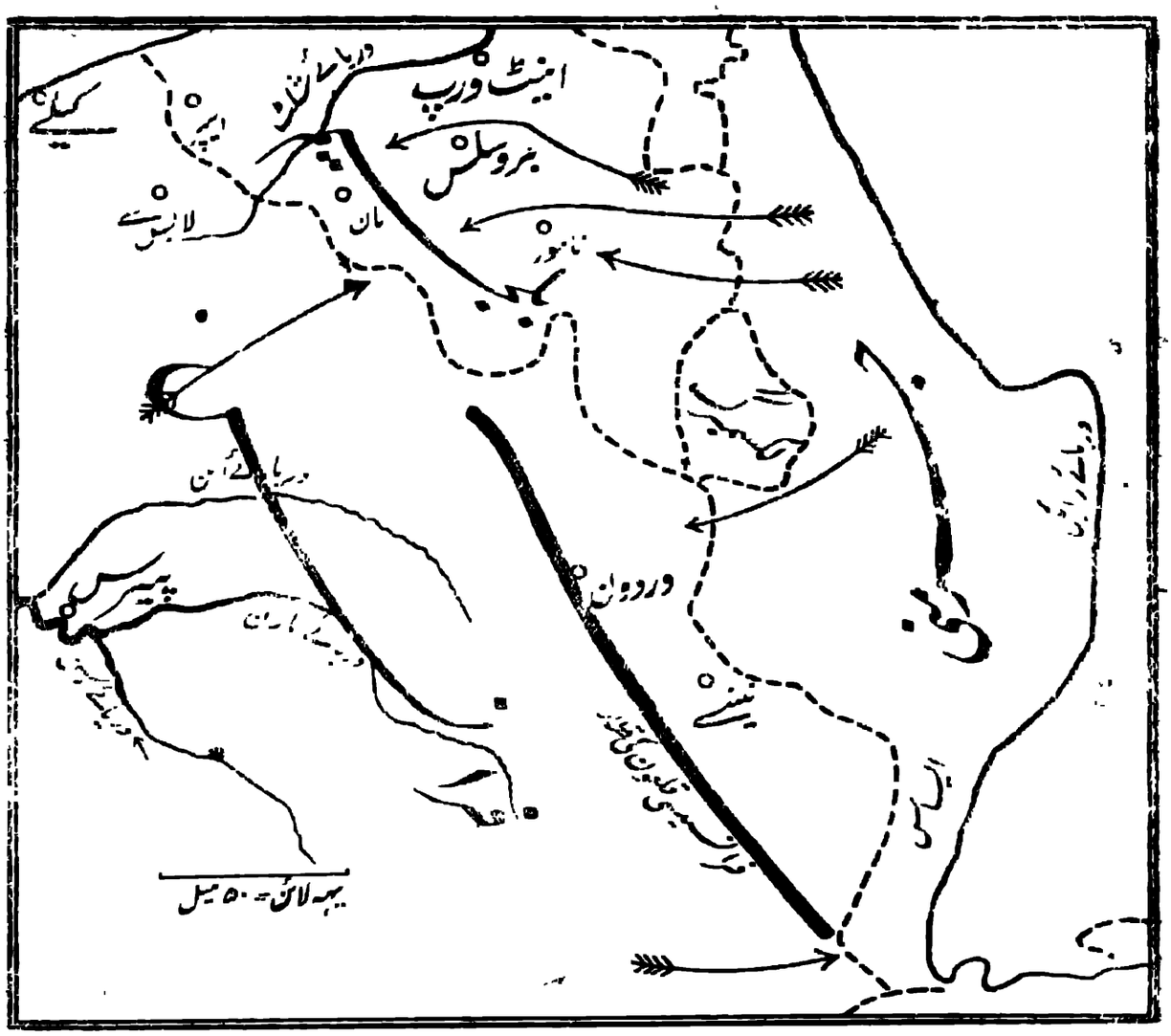

جرمن تل گئے تھے کہ فرانس کو ابھی اِس دم چُرمُر کرڈالیں - یہہ سوچ کر اُنھوں نے اپنی کچھہ فوج تو فوراً بلجیئم بھیج دی - کچھہ فوج فرانس کی قلعہ بندیوں پر حملہ کرنے گئی اور کچھہ دکھن طرف اِس خیال سے جمی رہی کہ فرانسیسی اُدھر سے حملہ نہ کرلے جائیں *

اِدھر تو یہہ حال تھا اُدھر فرانسیسی اِس بات پر تلے ہوئے تھے کہ جرمنوں کو ابھی اِس دم حملہ کرنے کا موقع نہ دیں - وہ اِس تاک میں تھے کہ اِدھر فرانسیسی فوج طیار ہوجائے اور اُدھر برطانوی فوج سمندر پار سے فرانس پہنچ جائے - اِس سے پہلے جرمن حملہ نہ کرنے پائیں - جرمن فوج فرانسیسی فوج سے پہلے کوچ کرچکی تھی - جرمن چاہتے تھے کہ جھٹ پٹ فتح کرلیں *

یہہ تو پہلے ہی سے سوچ لیا گیا تھا کہ جرمن بلجیئم ہوکر آئینگے - جنرل جافر کی فوج تو طیار کھڑی تھی - وہ سوچی کہ ہمارا پہلا کام یہہ ہونا چاہیئے کہ فرانس کی قلعہ بندیاں قابو میں آجائیں جب تک یہہ سامان ہوتا رہے آؤ ہم یہہ دل لگی بھی کرلیں کہ الساس پر حملہ کرکے جرمنوں کو بہا دیں - الساس دفعہ میں ملیگا *

بعض سوچتے ہیں کہ یہہ بات تو بڑی حکمت کی تھی اور کچھہ کہتے ہیں کہ یہہ تو عقل کی بات نہ تھی مگر اِتنا سے معلوم ہوتا ہی کہ دونوں فریق اِسی تاک میں تھے کہ دیکھیں دوسرا کیا کرتا ہی - ایک کو نہیں معلوم تھا کہ دوسرا کیا کریگا *

اِدھر تو یہہ حال تھا اور وہاں جرمنوں نے بلجیئم پر حملہ شروع کردیا اور لیج کے قلعہ بند فوج سے کہلا بھیجا کہ ہمارے قیدی بنو - بلجیئم والوں نے قیدی بننے سے صاف اِنکار کیا اور حملہ کرنے والوں کو مار بھگایا - تھوڑےھی دن پیچھے جرمن بڑی بھاری فوج اور بڑی بڑی توپیں لائے - بلجیئم کے کمانڈر نے اِس پر بھی قلعہ پر قبضہ نہ ہونے دیا - آخرکار جب جرمن شہر میں گھسے تو جنرل لیمن اپنی جگہہ پر بیہوش پڑا ہوا ملا - بلجیئم والوں کے کمانڈر کا نام جنرل لیمن تھا - لیج پر دشمنوں کا قبضہ ہوگیا - یہہ چھوٹاسا قلعہ جرمنوں کی اتنی بڑی فوج کا مدت تک مقابلہ نہ کرسکا مگر بلجیئم والوں کی

بہادري کي شہرت دنيا بھر ميں پھيل گئي اور اب جاکے جرمنوں کي آنکھيں کھليں کہ بلجيئم فتح کرنے کے ليئے کوچ کرتے چلے جانا ہي نہ ہوگا - وہاں کے ليئے فوج کي ضرورت ہوگي *

اِس روک ٹوک کے بدلے ميں جرمنوں نے وہ آفت ڈھائي کہ اللہ تيري پناہ - لييج کے آس پاس کے مقاموں پر سب سے پہلے بلا آئي اور وہاں کے لوگوں نے سب سے پہلے دشمن کي بے اماميوں کا مزا چکھا - ۲۰ اگست کو جرمن بلجيئم کے پايہ تخت بروسلز ميں بڑے دھوم دھام سے پہنچے - اِدھر تو يہہ ہو رہا تھا اُدھر جرمنوں نے چپ چپاتے نامور کے قلعہ پر بھي ايک فوج بھيج دي - يہہ تير کي طرح تيزي سے بڑھے چلي جا رہي تھي - فرانسيسي اور بلجيئم والے سمجھ رہے تھے کہ نامور کا قلعہ تو فتح نہيں ہوتا - دوسري طرف ايک برطاني فوج لب جھيل سمندر کي طرف بڑھي - ايک دوسري فرانسيسي فوج بلجيئم پر بڑھي *

۲۱ اگست کو برطانوي فوج مانجيئم ميں ماس کے مقام پر پہنچي اور فرانسيسي فوج کے آس پاس لمبي لمبي پھيل کر پڑگئي - برطاني فوج ميں آدمي تو بہت کم تھے مگر خوب سدھي سکھائي فوج تھي اور اِس بات ميں سارے يورپ ميں مشہور تھي - اب اِس وقت لڑائي چھڑے سترہ ہي دن گذرے تھے - اتنے تھوڑے عرصے ميں اتني بڑي فوج کا طيار کرکے بھيج دينا بڑے اچنبھے کي بات تھي *

برطاني سپاہي جب گاتے بجاتے فرانس پہنچے تو فرانسيسي اُن کو ديکھ کر پھولے نہ سمائے اور اُنہوں نے اُن کي راہ ميں پھول بچھا ديئے *

۲۳ تاريخ کو انگريزي جنرل سر جان فرنچ کو يہہ خبر پہنچي کہ نامور کے قلعہ پر دشمنوں کا قبضہ ہوگيا اور يہہ بھي خبر ملي کہ جنرل فرنچ کي فوج سے چوگني جرمن فوج اُن پر حملہ کرنے آرہي ہے - اِسي کے ساتھ يہہ بھي معلوم ہوا کہ ساري فرانسيسي فوج پيچھے ہٹ رہي ہے *

اب تو يہہ چھوڑ دوسري تدبير ہي نہ بن پڑي کہ ابھي اُلٹے پيچھے ہٹنا شروع کردينا چاہيئے - فتح پاجانے سے جرمنوں کا دل بڑھا ہوا تھا - آگے بڑھتے ہي چلے آئے - مگر چھوٹي سي برطاني فوج سارے دن لڑتي ہي رہي - ليکن جرمنوں سے اِتنا نہ بن پڑا کہ اِن بہادروں کو گھير ليں - آج برطانوي سپاہي يہہ کہہ کر اکڑتے ہيں کہ ماس کي لڑائي ميں پيچھے ہٹنے والوں ميں ميں بھي تھا *

پھر کبھي ہم حال بتائينگے کہ فرانسيسيوں اور برطانويوں کے پيچھے ہٹ آنے کا انجام کيونکر بڑي بھاري فتح پر ہوا *

صليب احمر کے کاموں کي نسبت جھوٹي افواہيں

ہمارے پرچے ميں وقتاً فوقتاً اُن کاموں کا ذکر کرديا جاتا تھا جو کہ صليب احمر ہر مہينہ صوبجات متحدہ ميں کرتي ہے - ناظرين کو معلوم ہونا چاہيئے کہ ان کاموں کا ايک بڑا حصہ کچھ خاتونوں کے ذمے ہے - يہہ خاتونيں ہر ايک ضلع ميں کام کرتي ہيں اور اُسي ضلع کي ہوتي ہيں اور خود بخود اپني خوشي سے اُن کاموں کو اپنے اُوپر ليتي ہيں - انجمن صليب احمر کا خرچ اُن چندوں سے چلتا ہے جو لوگ خود بخود اپني خوشي سے ديتے ہيں - سب جمع کيا ہوا روپيہ اور يہاں کي بني ہوئي پوشاکيں اور چيزيں ہمارے بيمار اور زخمي سپاہيوں کي مدد کرنے اور اُن کو زيادہ آسائشيں بہم پہنچانے کي غرض سے ميسوپوطاميہ فلسطين يا مصر کو روانہ کي جاتي ہيں يا ہندوستان ميں شفاخانوں کو بھيجي جاتي ہيں *

ہماري سمجھ ميں نہيں آتا کہ غلط افواہيں پھيلانے والے کون لوگ ہيں اور اُن کو اِس ميں کيا مزا ملتا ہے - تھوڑے ہي دنوں سے اِسي قسم کي دو افواہيں صليب احمر کے کاموں کے متعلق پھيل رہي ہيں - ايک افواہ يہہ ہے کہ صليب احمر جن چيزوں کو مہيا کرتي ہے اُن کي ايک بڑي مقدار فضول ضايع جاتي ہے اِس وجہہ صليب احمر کے ليئے کام کرنا وقت کا ضايع کرنا ہے - دوسري افواہ يہہ ہے کہ جو کچھ کپڑے يا سامان آسائش صليب احمر روانہ کرتي ہے وہ سب کا سب انگريز سپاہيوں کو دے ديا جاتا ہے اور ہندوستاني سپاہيوں کي طرف سے لاپرواہي کرتي جاتي ہے *

غالباً پہلي افواہ کي وجہہ يہہ ہے کہ آج کل ميسوپوطاميہ ميں صليب احمر کا بھيجا ہوا سامان بہت سارا پڑا ہے اور لوگوں کو سمجھہ پڑتا ہے کہ اب جو چيزيں وہاں بھيجي جاتي ہيں اُن کي کوئي ضرورت نہيں ہے - ياد رکھنا چاہيئے کہ گو ميسوپوطاميہ ميں بہت ہي کم موتيں ہوتي ہيں (سپاہيوں کي موتيں) تاہم بخار اور دوسري بيماريوں کا شکار ہوکر سپاہي اسپتال ميں برابر داخل ہوتے رہتے ہيں اور اِس وجہہ سے ميسوپوطاميہ اور ہندوستان دونوں جگہوں ميں سامان آسائش کي تار مانگ ہميشہ رہا کرتي ہے - ہندوستاني اسپتالوں کو صليب احمر ڈيپو متواتر سامان بھيجا کرتي ہے - ہمارے اخبار کے ساتويں پرچے ميں صوبجات متحدہ ميں صليب احمر نے کيا کيا اِس کا ذکر کيا گيا ہے - اِس مضمون ميں آپ پڑھينگے کہ ماہ جون ميں تہتيس اسپتالوں کو چھہ ہزار آٹھہ سو تينتاليس روپيہ کا سامان بھيجا گيا - علاوہ اِس کے انجمن صليب احمر کو آيندہ کے ليئے بھي تيار رہنا پڑتا ہے - گرمي کے موسم ميں ميسوپوطاميہ اور فلسطين ميں لڑائي کا جاري رہنا غالباً نا ممکن سا ہو جاتا ہے - مگر جاڑے کا موسم اب نزديک آرہا ہے اور بہت ہي اغلب ہے کہ لڑائي پھر شروع ہو - اُس وقت صليب احمر کے سامانوں کي مانگ بہت بڑھہ جائيگي - اِس کے

متعلق " مشترکہ کمیٹي جنگ کي شاخ هند واقع شملہ " کے جنرل سکریٹري صاحب یوں تحریر فرماتے هیں " مجھے اُمید هی کہ آپ بڑے زور شور سے اُن افواهوں کي تردید کرینگے (اُن کو جھوٹا ثابت کردینگے) جن سے کہ لوگوں کے یہہ یقین کرلینے کا اندیشہ هو کہ صلیب احمر جو اب سامان طیار کررهي هی وہ سب کا سب فضول ضایع هو جائیگا - اختتام جنگ نے (لڑائي کے ختم هونے) قبل تک اِن سامانوں کي مانگ جاري رهیگی اور ممکن هی کہ اُن کي مانگ بڑھ بھي جاے " *

دوسري افواہ هندوستاني سپاهیوں کي طرف لاپرواهي کي نسبت هی - یہہ افواہ نہایت هي کمینہ هی اِس سے انجمن صلیب احمر پر سرف شور انگیز یا انصافي کا اِلزام هي نہیں لگتا بلکہ اِس سے یہہ سوال بھي پیدا هوتا هی کہ جس کام کے لیئے یہہ انجمن بنائي گئي تھی وہ مقصد کہاں تک پورا هوتا هی کیونکہ هندوستاني اپنے چندوں سے اِس کي بہت اِمداد کررهے هیں - اِس انجمن کا مقصد یہہ هی کہ بلا لحاظ قومیت بیمار اور زخمیوں کو آرام پہنچایا جاے - حتیٰ یہاں تک) کہ هماري دشمنوں کو بھي اِس انجمن سے فائدہ پہنچتا هی - اِس حالت میں کیا یہہ انجمن اُن بیمار هندوستاني سپاهیوں کي مدد کرنے سے اِنکار کرسکتي هی جو هندوستان اور سلطنت کي حمایت میں جان پر کھیل رهے هیں یا اِن کے ساتھہ کوئي نا اِنصافي کرسکتي هی ؟ هندوستانیوں سے لاپروا هي نہیں کہي جاسکتي - اِس کے ثبوت میں بہت سي باتیں پیش کي جاسکتي هیں - صوبجات متحدہ میں تھتالیس اسپتال بیمار سپاهیوں کے لیئے هیں اور اِن اسپتالوں میں انجمن صلیب احمر سامان بہم پہنچاتي هی - اُن تینتالیس اسپتالوں میں سے پچیس اسپتال صرف هندوستانیوں هی کے لیئے مخصوص کردیئے گئے هیں (الگ کردیئے گئے هیں) - جولائي کے مہینہ میں چھ هزار آٹھہ سو تینتالیس روپئے کا سامان کل تینتالیس اسپتالوں کو بھیجا گیا اِس میں سے چار هزار آٹھہ سو اکہتر روپیہ کا سامان اُن اسپتالوں کو بھیجا گیا جو کہ صرف هندوستاني سپاهیوں کے لیئے مخصوص هیں - پس ثابت هوتا هی کہ انگریز سپاهیوں کي بہ نسبت هندوستاني سپاهیوں کو کہیں زیادہ سامان بہم پہنچایا گیا *

کانپور ڈپو هر مہینہ کچھہ چیزیں خرید کر میسوپوٹامیہ بھیجا کرتا هی - یہہ چیزیں خاصکر اسپتالي ضروریات کي هوتي هیں اور اُن چیزوں کو هندوستاني اور انگریز دونوں یکساں اِستعمال کرتے هیں مگر کچھہ ایسي چیزیں مثلاً هندوستاني پاجامے - هندوستاني ٹوپیاں - سکھي کنگھے یا گڑ یا پینے کي تمباکو جو صرف هندوستاني سپاهیوں هي کے اِستعمال میں آتي هیں - صلیب احمر کے مقامي سیکریٹري بھي بہت سي چیزیں صرف هندوستاني سپاهیوں هي کے لیئے جمع کرتے هیں - مثلاً حقے - حقے کي - کاسي مقامي اور سُپاري - وغیرہ - یہہ چیزیں میسوپوٹامیہ یا هندوستاني اسپتالوں میں بیمار و زخمیوں کے لیئے بھیجي جاتي هیں - هماري زبان کي اگر آپ تصدیق کرنا چاهتے هوں تو صلیب احمر ضروریات متحدہ کے گروت کا کوئي پرچہ ملاحظہ فرما لیجئے - یہہ کہنا سراسر جھوٹ هی کہ انجمن صلیب احمر هندوستان میں یا سمندر پار زخمي اور بیمار هندوستاني سپاهیوں سے غافل رهتي هی - هندوستاني سپاهیوں کو وهي سامان اور وهي آسائشیں پہنچائي جاتي هیں جو کہ انگریز سپاهیوں کو ملتي هیں *

تیج سنگھہ خالصہ فوج میں بھرتي هوتا هی

۲ — گذشتہ سے آگے

ایک هفتہ کے بعد جیوسنگھہ کي رخصت ختم هوگئي - تیج سنگھہ نے اپنا سامان درست کرکے آتما سنگھہ اور اپنے بابا کو جیوناد کہا - گاؤں سے نکل کر یہہ دونوں لڑکے ریل گاڑي پر سوار هوئے اور اُس مقام پر آپہنچے جہاں کہ اُس حلقہ کا بھرتي والا افسر رنگروٹوں کا نام رجسٹر میں لکھتا تھا - افسر نے تیج سنگھہ سے بہت بات چیت کرکے وقت ضایع نہ کیا اُس نے تیج سنگھہ سے صرف یہي کہا " اگر سب رنگروٹ تمہاري طرح هوتے تو لڑائي کب کي ختم هوگئي هوتي - اے بیٹے کیا تم دشمنوں سے لڑنے کے قابل هو " - تیج سنگھہ نے جواب دیا "جي حضور - میرے باپ اور دادا دونوں سپاهي تھے - میرا نام تیج سنگھہ هی - جتنے سنگھہ هیں سب اپنے دشمنوں سے لڑ سکتے هیں - کیا یہاں کوئي دشمن هی جس سے میں لڑوں " *

افسر نے کہا " بیٹے ! تمہارے هي ایسے آدمیوں کي سرکار کو ضرورت هی - یہہ لو گارم پور کا ٹکٹ هی وهیں پر رجمنٹ کا قیام هی - یہہ دس روپیہ اِنعام کا لو - وهاں پہنچنے پر چالیس اور ملینگے - مجھے اُمید هی کہ تم سب روپیہ اُڑا دو ڈالوگے بلکہ اپنے گھر بھیج دوگے " - اِس کے بعد مہربان افسر نے تیج سنگھہ کو دس چمکتے هوئے روپئے دیئے

دفتر سے لوٹنے پر تیج سنگھہ پھولا نہ سماتا تھا - اُس نے مخربہ لہجہ میں خیر سنگھہ سے کہا " تم نے سدا افسر سے سنجھہ سے کیا کہا - اُس نے کہا کہ سرکار کو میري ضرورت هی - هیں ! میري - تیج سنگھہ کي ! " *

جیوسنگھہ نے جواب دیا " هاں پلٹک سرکار کو تمہاري ضرورت هی - اُس کو هماري - تمہاري - تمہارے دوست اور بھائي بند سب کي ضرورت هی " *

تیج سنگھہ نے کہا " بھلا سرکار مجھہ کو تو پاگئي - میں سرکار کو خوش کرنے کي کوشش کرونگا - یہہ تو بتلاؤ کہ افسر نے تمہیں پانچ روپئے کیوں دیئے " - خیر سنگھہ بولا " تین روپئے تو تمہیں بھرتي کرانے کے اِنعام میں ملے اور دو روپئے راستہ میں تمہارے کھانے

پہنچنے کے واسطے " — تیج‌سنگھ نے کہا " معلوم ہوتا ہی کہ سرکار دل کھول کر خرچ کر رہی ہی اِس حساب سے تو میں بہت جلد اِتنا کما لونگا کہ مجھے پھر کبھی کام کرنا نہ پڑیگا . پھر آرام سے بقیہ زندگی آرام سے کٹے " *

خیرسنگھ بولا " اِس میں کیا شک ہی — بہت جلد اپنے گاؤں میں بیٹھ کر دیکھنے کی غرض سے بھیجے جاؤگے کہ تم اور زیادہ گانوں کے لوگوں کو بھرتی کرا سکتے ہو یا نہیں — تم کو بھرتی کرانے کی تین روپیہ فی لڑکا ملیگا " *

تیج‌سنگھ اِس کے پہلے زندگی بھر میں اِتنی دور پر نہ گیا تھا - ریل کا سفر چکتکھوں میں گذر گیا - ہر ہر سٹیشن پر کوئی نہ کوئی نئی بات دکھلائی دیتی — ہر ایک اِسٹیشن پر تیج‌سنگھ دیکھتا کہ اُس کی طرح اَور بھی رنگروٹ کسی نہ کسی رجمنٹ میں شامل ہونے کے لیئے جا رہے ہیں - آخرکار تیج‌سنگھ چھاؤنی میں پہنچا - اُس وقت اُس کا دل دھڑک رہا تھا - تیج‌سنگھ اُس صف کی طرف چلا جہاں کہ وہ زیادہ سال تک یا کچھ دنوں اور رہنے والا تھا - اُسے ابھی صدمہ نہیں ہوا تھا کہ اُس نے اپنے دس یا پندرہ پُرانے دوستوں کو دیکھا — یہ لوگ اُسی کے پاس والے گاؤں میں رہتے تھے — اپنے پُرانے دوستوں کو دیکھکر اُس کی خوشی اور بھی دوچند ہو گئی — زیادہ پُرانے دوستوں کو بات چیت کرنے کے لیئے پاکر اُس کو معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ پھر اپنے گاؤں ہی میں واپس چلا آیا تھا — خیرسنگھ نے کہا " ذرا چاروں طرف تھوڑا بہت دیکھ بھال لو اِس کے بعد ہم لوگ کھانا کھاکر لمبے تانینگے — تیج‌سنگھ نے دو رات مسلسل ریل کا سفر کیا تھا لہذا اُس کو جلد سو جانے کے لیئے کسی کے کہنے کا اِنتظار نہ تھا — لیٹتے ہی زور کے خراٹے لینے لگا اور جواب میں خیرسنگھ زور کی طرح ہل چلانے یا پسینے بہنے لگا *

تیج‌سنگھ صبح وقت سے جاگ اُٹھا — خیرسنگھ کے ساتھ بڑے کوئیں پر گیا جہاں اُس نے دیکھا کہ ایک بڑی بھیڑ ہنسی خوشی سے نہا رہی تھی اور ایک دوسرے پر پانی کے چھینٹے اُڑا رہی تھی — نہا چکنے پر یہ لوگ کام کرنے کے لیئے کپڑا پہن کر تیار ہونے والے تھے — سب کے سب بدھوتوں اور کارتوسوں کی نسبت نہایت ہی سنجیدگی سے بات چیت کر رہے تھے — کل کی چاندماری کے ذکر کے علاوہ اور اَور بہت سی باتیں ہو رہی تھیں — تیج سنگھ نے اِن باتوں کو بھی نہیں سنا تھا یہ سب باتیں اِس کی سمجھ میں بالکل نہ آتی تھیں — تیج سنگھ رہ رہ کے یہی سوچتا تھا کہ کاش وہ بھی اِن سب عظیم‌الشان چیزوں کی نسبت اِسی آسانی سے گفتگو کرسکتا — وہاں پر اُسی کے گاؤں کا ایک نوجوان ہرنام سنگھ بھی تھا — یہ تیج‌سنگھ سے چھوٹا تھا — ہرنام سنگھ حوالداروں صوبہ‌داروں اور افسروں کی نسبت اِس طرح سے گفتگو کر رہا تھا گویا اُس نے انہیں لوگوں کے درمیان اپنی تمام زندگی گذاری تھی — تیج سنگھ ایسی عظیم‌الشان گفتگو کرسکنے کا بہت خواہشمند تھا — اِس قابل ہوجانے کا اُس نے مصمم ارادہ کرلیا — اُس کی خواہش تھی کہ گاؤں واپس جانے پر وہ دوسروں پر اثر ڈالنے کے قابل ہو جائے *

ریل کے سفر کی وجہ سے تیج سنگھ پر گرد و غبار جما ہوا تھا اِس لیئے نہانے دھونے کی سخت ضرورت تھی — پس ہنسی خوشی سے نہا دھوکر ہمارے دونوں دوست (تیج سنگھ و خیر سنگھ) جہاں سوئے تھے اُسی بارک میں واپس آئے خیر سنگھ اپنی وردی پہننے چلا گیا کیونکہ کام کرنے کے وقت سب سپاہی اپنی اپنی وردی میں رہتے ہیں — خیرسنگھ اپنے خوبصورت اور مضبوط جوتے کا فیتا باندھ رہا تھا اور تیج‌سنگھ کی آنکھیں اُس وقت پر لگی ہوئی تھیں تیج‌سنگھ بولا " کیا سمجھکو بھی تمہاری طرح سرکاری کپڑے ملینگے — خیرسنگھ نے جواب دیا " بیشک ملینگے " — تم کو اِس سے اچھے کپڑے ملینگے کہ اب تک نصیب نہیں ہوئے ہونگے — قمیص — پائجامہ اور کوٹ کی طرف دیکھو — کیا ایسے اچھے کپڑے تم نے کبھی پہنے ہیں — مجھے یقین ہی کہ ایسے اچھے بوٹ تم نے کبھی نہیں پہنے ہیں — کل تم کو بھی ایسے ہی اچھے بوٹ ملینگے *

پھر خیرسنگھ یوں کہنے لگا " تیج‌سنگھ اب مجھے صبح ہی پریڈ کرنے کے لیئے جانا ہی — جو کام ہم سپاہی لوگ روزمرہ کرتے ہیں اُسے ہم پریڈ کے نام سے پکارتے ہیں — پریڈ کے بعد میں آکر تم کو رجمنٹ کے افسر کے سامنے لے جاؤنگا — یہ افسر رجمنٹ کا " داہنے والا افسر " کہلاتا ہی *

تیج‌سنگھ نے کچھ گھبراکر کہا " میں اُس کے سامنے جانا نہیں چاہتا شاید وہ مجھے مار بیٹھے " خیرسنگھ قہقہہ مارکر بولا " نہیں ! تمہیں مار بیٹھے ! وہ تمہیں آخر کیوں ماریگا " خیرسنگھ کا ہنسنا ایسے زور کا تھا کہ دوبارہ کچھ بھی نہ بولا گیا — خیرسنگھ نے کہا " افسر ماریگا نہیں بلکہ تم ایسے اچھے شخص کو دیکھکر بہت خوش ہوگا کیونکہ تم کو تمہاری طرح مضبوط و تندآور (قابل قول والا) آدمی ہر روز نہیں ملا کرتا " *

خیرسنگھ صبح کی پریڈ پر چلا گیا اور تیج‌سنگھ بارک کو واپس آیا - تیج‌سنگھ کو اب پورا اِطمینان تھا — بارک آکر خیرسنگھ کا اِنتظار کرنے لگا — دو گھنٹہ بعد خیرسنگھ واپس آیا اور خیرسنگھ و تیج‌سنگھ دونوں افسر رجمنٹ کے پاس گئے *

خیرسنگھ کے اِس کہنے پر کہ یہی صاحب کا کمرہ ہی تیج‌سنگھ کمرے کے اندر جھانک کر دیکھنے لگا وہاں ایک انگریز میز لگائے کچھ لکھ رہا تھا — اُس کی وردی خیرسنگھ کی وردی سے کچھ کچھ ملتی جلتی تھی — تیج‌سنگھ کو یہ دیکھکر تعجب ہوا کہ یہ انگریز صورت شکل سے اِتنا بڈھا ظاہر نہیں ہوتا تھا جتنا کہ اُس کا بابا گوجرسنگھ — تیج‌سنگھ کا خیال تھا کہ یہ انگریز بھی اُتنا ہی بڈھا ہوگا — افسر کی نظر تیج‌سنگھ پر پڑی اور اُس نے پنجابی زبان میں ملائمت سے پوچھا " تم کون ہو اور کہاں سے آتے ہو " — ایک انگریز کو پنجابی بولتے ہوئے دیکھکر تیج‌سنگھ کو تعجب ہوا — افسر

کے ایسے خوشگوار طریقے سے بات چیت کرنے پر تیج‌سنگھ کو معلوم ہوگیا کہ کوئی بات خوف کی نہیں ہی - تیج‌سنگھ نے افسر سے کہا کہ میں فوج میں بھرتی ہوکر سرکار کی خدمت کرنے آیا ہوں اور یہی غرض یہہ بھی ہی کہ روپیہ کماکر اپنے گھر بھیجوں - وہاں اور بھی دوسرے افسر موجود تھے - کمانڈنگ افسر نے ان افسروں سے انگریزی میں کہا (یہہ آپ جانتے ہی ہیں کہ تیج‌سنگھ انگریزی نہ سمجھ سکتا تھا) " میری خواہش ہی کہ کاش تیج‌سنگھ کی طرح مجھے سو مضبوط اور اچھے جوان ملتے " - سب افسروں نے اِس ملائمیت سے گفتگو کی کہ تیج‌سنگھ سمجھنے لگا کہ میں اپنے ہی لوگوں میں ہوں اُن افسروں کی نظروں میں اپنے کو لائق و معقول ظاہر کرنے میں تیج‌سنگھ نے حتی‌المقدور کوشش کرنے کا اِرادہ کرلیا *

(باقی آئندہ)

ایک نہایت ہی خلاف توقع (اُمید کے خلاف) مشکل آپڑی ہی - یہہ ایسی مشکل ہی جس کا مقابلہ کرنا ہمیں بہت مشکل معلوم ہو رہا ہی - ہمیں معلوم ہوا ہی کہ بہت سے لوگ اِن واقعات (باتوں) کی راستی (سچائی) پر جو اِن صفحات میں شایع ہو رہے ہیں محض اِس وجہ سے شبہہ کرتے ہیں کہ ہم سوائے فتوحات (جمع فتح کی) کے اور کسی بات کا ذکر نہیں کررہے ہیں - مگر واقعہ یہہ ہی کہ حقیقت میں آج کل سوا فتوحات کے کوئی اَور بات بیان کرنا ہی نہیں ہی - اگر ہمارے ناظرین یہ یقین نہیں کرتے تو اِس میں ہمارا تصور نہیں - ہم اُنہیں خوش کرنے کے ایسے مصنوعی شکست کے اِفسانے (قصے) تصنیف نہیں کر سکتے - اگر یہہ اخبار اب سے چھہ مہینہ پہلے جاری ہوگیا ہوتا تو ہم شکست کے قصے بھی لکھہ سکتے - مگر یہہ امر واقعی ہی کہ جس وقت سے یہہ اخبار جاری ہوا ہی اُس وقت سے آج تک ایک شکست بھی نہیں ہوئی کہ جس کا ذکر کیا جاتا اور لڑائی مسلسل برطانوی فتوحات کا ایک سلسلہ بنی رہی ہی - یہہ امر راست (سچ) - راست ہی راست - بالکل راست اور سوا راست کے اور کچھہ نہیں ہی - اگر ہمارے ناظرین یقین نہیں کرتے تو اِس کا علاج لقمان کے پاس بھی نہیں - (آزاد) *

جرمن قیصر ابھی حال ہی میں کیل نامی مقام پر گئے اور اُنہوں نے جہازی بیڑے کے لوگوں کو تاکید کی کہ آبدوز کشتیوں کے کام میں کسی طرح کی کمی نہ ہونے دینی چاہیئے *

لارڈ کاریی نے بمقام لیورپول تقریر کرتے ہوئے یوں فرمایا ہی

" پہلے جو ہمارے کچھہ دشمن ہوتے تھے اور جنہوں نے کہ ہم سے لڑائیاں کی ہیں وہ قانون جنگ کی پابندی کرتے تھے - ایسے دشمنوں کے ساتھہ پیچھے سے ہمارا اِتحاد ہوجاتا تھا - لیکن میرا خیال ہی کہ جرمنوں کی فوج منصفانہ لڑائی کے طریقوں کو ہرگز کبھی نہ بھولینگے اور اُن کے کرتوتوں کی داستان اپنی اولاد کو بھی بتلاوینگے " *

لندن گزٹ سے معلوم ہوتا ہی کہ لفٹننٹ اِندرلال رائے مرحوم کو ایک تمغہ ملا ہی - آپ بڑے بہادر افسر تھے اور تھوڑے دن کے عرصے میں آپ نے دشمنوں کے دو ہوائی جہاز برباد کرڈالے تھے - اِس لڑائی میں آپ نے بڑی قابلیت اور بہادری دکھلائی یہاں تک کہ بعض وقت ایک ہی دفعہ میں دو جہازوں کو برباد کر ڈالا *

امسٹرڈم کا ایک تار مورخہ ۲۷ سالہ حال مظہر ہی کہ جرمن لوگ مثیو اور السلس لورین اور آڈر مقاموں کو جلد ہی خالی کرنے کا اِنتظام کر رہے ہیں - یعنی ایسے مقاموں سے ہٹ جانے کا اِنتظام کر رہے ہیں جہاں تک اِتحادیوں کی گولیاں پہنچنے کا خطرہ ہی - اِن مقاموں پر صرف سپاہی ہی رہینگے - السلس لورین کے بارے میں جرمن سپہ سالاروں کو جو تردد ہی اِس کی یہہ پہلی جھلک ہی *

جنرل فوش کی نسبت ایک نامہ نگار اخبار لکھتا ہی کہ وہ ہمیشہ اپنے دماغ سے کام لیتے رہتے ہیں - جہاں اُنہوں نے ایک دفعہ کسی بات کا فیصلہ کرلیا بس فوراً اِس کی تعمیل کرا ڈالتے ہیں - یہی ہمہ آپ کو نیند بھی خوب آتی ہی اور رات کو گیارہ بجے کے پہلے ہی سو جاتے ہیں - علی‌الصباح آپ کو اُٹھنا پڑتا ہی - آپ اپنے دماغ اور جسم کو ہمیشہ قابو میں رکھتے ہیں اور کبھی کسی واقعہ سے خواہ اُس کے آثار کیسے ہی خراب ہوں نہیں گھبراتے *

اِتحادیوں کی فلسطین اور مقدونیہ میں جو تازہ فتوحات ہوئی ہیں اُن سے ایک جرمن اخبار بہت خوف زدہ ہوگیا ہی - بہر کیف اُس کو اِتحادیوں کی جنگی قابلیت کی تعریف کرنی ہی پڑی ہی - ناچار اُس نے انگریزی فوج کی تعریف بھی کی ہی - اُس نے یہہ بھی لکھا ہی کہ اِتحادی فوج نے جو حملہ کرنے کی جگہہ تلاش کرلی ہی وہ بڑے معرکے کی ہی - یہہ اخبار صلاح دیتا ہی کہ اب جرمنی اور اُس کے رفیقوں کو اپنی حفاظت کے سوال پر غور کرنا چاہیئے " کیونکہ دشمنوں نے ہماری فوج کو بڑی زک پہنچائی ہی " *

اِنگلینڈ میں مزدور طبقہ کے پیشواؤں کی ایک کانفرنس حال ہی میں ہوئی تھی - اِس طبقہ کے پیشوا مسٹر گامپرس نے کہا کہ اِتحادیوں کے ملکوں میں جتنے مزدوروں کے پیشوا ہیں اُن سب کو فتح پانے کے مسئلے پر نہایت زیادہ توجہہ دینی چاہیئے - اسلیئے کہ مزدوروں نے عہد کرلیا کہ ہم حتی‌المقدور اِتحادیوں کی اِمداد کرینگے تاکہ دشمنوں کی فوج اِتحادیوں کے ملکوں سے ہٹا دی جاسکے *

ڈاکٹر کے اخبار کے ضلع وار ضلعوں کے مقامی ایجنٹوں کے ناموں کی فہرست

ضلع	نام ایجنٹ
بجنور	... پنڈت انند نرائن
سہارنپور	... شیخ آصف رسول
مظفرنگر	... آنریبل لالہ سکھبیر سنگھ
میرٹھ	... لالہ سیتارام - ایم اے - ایل ایل بی
غازیآباد	... راے صاحب پنڈت بنا لال
علیگڈھ	... ڈاکٹر سندرلال
متھرا	... پنڈت جگدیشور ناتھ کول
آگرہ	... پنڈت گوند سہاے شرما
مین پوری	... مولوی عبیدالحق
ایٹہ	... راے راج بہادر اے بی - ایم اے
بریلی	... بابو رگھوبیر پرشاد اگروال - بی اے
بجنور	... راے بہادر چودھری سیارام سنگھ
بدایوں	... پنڈت دیاشنکر
شاہجہانپور	... آنریبل پنڈت رادھاکشن داس
جونپور	... پنڈت رگھونندن اوپدھیا
	... قاسم کمپنی اسسٹنٹ ریذیڈنٹ آفیسر و بابو سہایبر پرشاد
غازیپور	... راے سالگرام بہادر
بلیا	... مولوی محمد نعیم
گورکھپور	... مسٹر اجودھیاناتھ بوسکر ایٹ لا و بابو نرسنگھ پرساد
بستی	... بابو سجو پرشاد و مولوی الطاف الرحمن رضوی بی اے - ایل ایل بی
اعظمگڈھ	... بابو گنگاپرشاد سہاے
بھیم تال	... پنڈت گوبند بلبھ پنت
الموڑا	... پنڈت بسنت کمار
گڑھوال	... آنریبل پنڈت تارادت گیرولا راے بہادر

ضلع	نام ایجنٹ
لکھنؤ	... پنڈت کشن پرشاد کول ایڈیٹر اخبار ہندوستانی
پیلی بھیت	... راے بہادر رام سروپ و مولوی محمد ابراہیم حسن
فرخ آباد	... بابو بی آئی سین
اٹاوہ	... سید فلم بیجنٹن
کانپور	... منشی دیبی دیال اگم
فتحپور	... بابو راج چندر
الہ آباد	... پلیڈر کے آر سہا و پنڈت وشنیشور نرائن
بانڈا	... مسٹر ٹی ایس آئر سیلھ - آئی سی ایس - مہتمم حصہ ضلع ردی
ہمیرپور	... بابو پرمیشوری دیال و بابو شیو پرشاد
جھانسی	... بابو راج نرائن - بی اے - ایل ایل بی
جالون	... بابو گوتا کرشن
بنارس	... بابو گوری شنکر پرشاد
مرزاپور	... بابو سوی رام
آزمگڈھ	... بابو شیو پرشاد سنہا
راے بریلی	... بابو امبکا جگدیشور
سہایپور	... منشی چھبیل بہاری لال
ہردوئی	... منشی مہی لال اسٹامپ ایجنٹ
کھیری	... پنڈت سمکٹا پرشاد باجپئی بی اے
فیض آباد	... پنڈت پرمیشور ناتھ سپرو
گونڈا	... منشی رضی الدین احمد
بہرائچ	... بابو پنڈت راے بھنڈاری
سلطانپور	... بابو گدیہ سہاے
پرتاپگڈھ	... بابو اودھ بہاری لال
بارہ بنکی	... خان بہادر عبدالحمید خان

عام طور پر دنیا میں اِدنوں بجز فتح جنگ کے اور
کوئی خاص مسئلہ نہیں ہی

آپ کے مستقبل کا اچھا یا برا ہونا

اور

دنیا کی آیندہ حالت کا اچھا یا برا ہونا

اِسی پر منحصر ہی

ایک اہم فوری ضرورت

لڑائی کے کاموں میں دلچسپی لینے والوں کے لیئے

فوجی کپڑوں نے محکمہ کو کپڑا وغیرہ والے اور سینے والے اور مشین چلانے والے کاریگروں اور اسپری کرنے والوں کی ضرورت ہے۔

تنخواہ معقول دی جائیگی

آسامیوں کے لیئے اپنی درخواستیں فوجی کپڑوں کے کارخانے کے پتہ پر مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجنا چاہیئں —

علی پور (ملتان)	لکھنؤ
آگرہ	مدراس
دہلی (کلاتھ)	ملتان
جالندھر	پٹنہ
لاہور (کینٹ)	شاہجہانپور
سالٹ رینج	

۲ — مندرجہ بالا مقامات پر کارخانہ جات کی شاخیں کھولنے کے لیئے ٹھیکیداروں کی بہت ضرورت ہے شرح نہایت معقول ہے۔

جو ٹھیکیدار پچاس یا پچاس سے زیادہ درزی نوکر رکھ کر کام کرسکتے ہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ سے خط و کتابت کریں اور بتائیں کہ کس مقام پر وہ کام کرنا چاہتے ہیں۔ کتنے درزی بھرتی کراسکتے ہیں اور اس کام میں وہ کیسا تجربہ رکھتے ہیں۔

ایف — سی — اسٹیونس — کپتان — اے آر
سیکریٹری سینٹرل پبلسٹی بورڈ

آپ پڑھ لیجیئے - پڑھ کر کسی دوست کے حوالہ کردیجیئے

Reg. No. A $\frac{840}{5}$ [نمبر ۱۴

لڑائی کا اخبار

نمبر ۱۴] صفر الخیر - جمعرات - ۱۷ اکتوبر سنہ ۱۹۱۸ع [جلد ۱

" جنگ کے ہر میدان سے فتح کی خبر آرہی ہے - سب سے آخری فتح کی خبر میں ہندوستان مجاز ہے کہ فوج سفر کے ساتھ اپنے شاندار حصہ کا دعویدار ہو - "

لارڈ کنگ فلفسی وائسرائے

فہرست مضامین

۱ — ایڈیٹر ریمارکس

۲ — لڑائی کا خاتمہ نظر آرہا ہے

۳ — رواداری اور جنگ

۴ — رنگروٹوں کے لئے اشارات

۵ — ملک میں انتظامیوں کی فتح عدم

۶ — عالمگیر جنگ

۷ — تجارت پیشہ دوستوں اور ترکہ جنگ

۸ — سوجھ سنگھ خالصہ فوج میں بھرتی ہوتا ہے - (گذشتہ سے آگے)

۹ — لڑائی اور بیماریاں

۱۰ — " وار ٹین " — علم از کوپرز اجودھیا سنگھ اوزاد ہوائے اعظمگڑھ

تصویروں کا ضمیمہ

ہندوستانی سپاہ کی تربیت

لڑائی کا اخبار

پتہ ڈاک ۲۲ — تھارنہل روڈ — الہ آباد	ایڈیٹران — پادری ڈاکٹر گارفیلڈ ولیمز پنڈت سیتانند جوشی بزنیس منیجر جی ایس انکریم اسکوپر	پتہ تار اخبار — الہ آباد

یہ اخبار ممالک متحدہ آگرہ اور اودھ کی وار کمیٹی کے پبلسٹی کمیٹی کے زیر انتظام چھپتا ہے جس کے چیرمن وار کمیٹی کے ڈپٹی سیکرٹری آنریبل مسٹر جان کیمبل صاحب ہیں —

اس پبلسٹی کمیٹی کے ممبران مفصلہ ذیل صاحبان ہیں

۱ — مسٹر سی پی ریٹگن — ایڈیٹر پائنیر اخبار — الہ آباد
۲ — مسٹر جے ایم کے میکنزی — ایڈیٹر انڈین ڈیلی ٹیلیگراف — لکھنؤ
۳ — منشی دیانرائن نگم — ایڈیٹر زمانہ — کانپور
۴ — آنریبل ڈاکٹر تیج بہادر سپرو — الہ آباد
۵ — آنریبل پنڈت جگت نرائن — لکھنؤ
۶ — آنریبل سید وزیر حسن — لکھنؤ
۷ — آنریبل مرزا سمیع اللہ بیگ — لکھنؤ
۸ — آنریبل پنڈت موتی لال نہرو — الہ آباد
۹ — پادری ڈاکٹر گارفیلڈ ولیمز — ایڈیٹر یو پی لڑائی کا اخبار — الہ آباد
۱۰ — پادری ڈاکٹر سی اے آرجمپیر — پرنسپل ایونگ کرسچین کالج — الہ آباد
۱۱ — دی رائٹ ریورینڈ آرچ بشپ — لکھنؤ — الہ آباد
۱۲ — مسٹر جی ایس انگرام — منیجر — لڑائی کا اخبار — الہ آباد
۱۳ — آنریبل مسٹر جسٹس والش — ہائی کورٹ — الہ آباد
۱۴ — سید سلیمان حسن — بیرسٹر ایٹ لا — لکھنؤ
۱۵ — مسٹر ایس جی قن — پروفیسر میور سینٹرل کالج — الہ آباد
۱۶ — آنریبل نواب مختار الدولہ سر محمد فیاض علی خاں — کے سی آئی ای — کے سی وی او — سی ایس آئی آف پہاسو
۱۷ — آنریبل مہاراجہ سر بھوانی پرشاد سنگھ بہادر — کے سی آئی ای — کے پی ایچ آف لکھیمپور
۱۸ — آنریبل راجہ سر محمد علی محمد خان — کے سی آئی ای آف محمودآباد
۱۹ — سر ایگی پی واٹسن — کانپور
۲۰ — آنریبل پنڈت گوکرن ناتھ مسرو — لکھنؤ
۲۱ — آنریبل مسٹر سی ایف فی لاؤس — سی آئی ای ڈائرکٹر — سررشتہ تعلیم یو پی — الہ آباد
۲۲ — پنڈت رمیشور نرائن تیواری — ایڈیٹر ابھودیہ — الہ آباد
۲۳ — مسٹر ڈبلیو ایس آر سہ — ویرنٹنڈنٹ ایجوکیشنل ڈیپارٹمنٹ پبلسٹی بیورو — الہ آباد

قسمت وار نمایندوں کی فہرست

قسمت	نام
مہرٹھہ	— مسٹر بی آر امن جی — بیرسٹر ایٹ لا — سہارنپور
آگرہ	— راے راجیشور صاحب — ایٹہ
روہیلکھنڈ	— راے بوچھ لال بدھوار بہادر — بدایوں
الہ آباد	— آنریبل مسٹر سی وائی چنتامنی — الہ آباد
جھانسی	— آنریبل الفنسٹن راجہ لوکیندر شاہ جگمن پور — جالون
بنارس	— راے سالگ رام بہادر — غازیپور
گورکھپور	— بابو راے بندن پرشاد — گورکھپور
کماؤں	— راے بہادر پنڈت بدری دت جوشی — بیمی تال
فوص آب	— آنریبل راجہ سر محمد تصدق رسول خان — کے سی ایس آئی — جلالپور آباد — بارہ بنکی

کمیٹی کو اختیار ہے کہ موجودہ تعداد میں حسب ضرورت اضافہ کرے

لڑائی کا اخبار

مقام الہ آباد — جمعرات - ۱۷ اکتوبر سنہ ۱۹۱۸ء

ایڈیٹوریل

غلہ کی گرانی

غلہ کی گرانی پر گورنمنٹ کی توجہ عرصے سے مائل ہو رہی ہی - گورنمنٹ آف انڈیا نے منظور کرلیا ہی کہ بمبئی صاحب ڈائرکٹر سامان خوراک صوبہ دار سے لائسنس حاصل کیئے ہوئے غلہ صوبہ کے باہر روانہ نہ کیا جاوے - نیز اوراں کو نئے کے ایشو اور اور تدبیریں بھی سوچی جا رہی ہیں - امید کی جاتی ہی کہ اس بارہ میں بھی عنقریب اعلان کیا جائیگا - ہمارے ناظرین یہ خبر سنکر بہت خوش ہونگے - جو جو کام اس وقت گورنمنٹ کے پیش نظر ہیں اُن کی بڑی کثرت ہی اگر کبھی ایسا کوئی موقع آسکتا تھا کہ رعایا گورنمنٹ کی مدد کرے اور اپنی طرف سے کوئی بات ایسی نہ ہونے دے جس سے گورنمنٹ کے کام میں رکاوٹ پیدا ہو تو وہ یہی موقع ہی اور یہی غلے کے نرخ کا معاملہ ہی جس میں رعایا کو ہمارے شریک حال ہوکر مدد کرنے کی ضرورت ہی *

نصیحت کی دو دو باتیں

اس اشاعت میں ہم کہہ چکے ہیں" کہ انجام کا آثار (سروع) ہورہا ہی" - ہم اس نمبر میں لکھ رہے ہیں کہ " صلح اور آخری فتح کے آثار نظر آرہے ہیں" - اگر آپ کھوڑ دور میں گھوڑا دوڑا رہے ہیں اور آپ کی منزل مقصود آپ کی نظر کے سامنے ہی تو کیا آپ اپنی رفتار سست کردینگے یا پہلے سے زیادہ تیز - خاتمہ تو نظر کے سامنے ہی مگر شاید ابھی بہت دور ہی - اور سخت سے سخت مقابلہ سامنے ہی - اب وقت آگیا ہی کہ ہم اپنی اِنتہائی طاقت صرف کریں - صلح کی خبروں پر یقین نہ کیجیئے - صلح تو اُسی وقت ہوسکتی ہی جب ہم پوری کوشش کے ساتھ مقابلہ کیئے جائیں - ہر کام میں مصروف رہیں - مالی مدد پہنچاتے رہیں اور پہلے سے زیادہ مستعدی کے دشمن سے سخت مقابلہ کریں *

فلسطین کی خبر پہلے کی طرح اب بھی بڑی شاندار ہی - جنرل الن بی نے ۸۰ ہزار ترک گرفتار کرلیئے ہیں اور حلب پر پیش قدمی کررہے ہیں (بڑھ رہے ہیں) *

سرویہ سے تازہ ترین خبر

ہم آپ سے پہلے ہی بتاچکے ہیں کہ بلغاریوں نے ہتیار ڈال دیئے - ہماری فوجیں جرمنوں اور آسٹرویوں پر دباؤ ڈال کر اُنہیں ملک سے باہر کررہی ہیں - سرویہ کا ملک آدھے کے قریب ہمارے قبضہ میں آچکا ہی اور نش کی ریلوے لائن پر وردیا ہمارے قبضہ میں آچکا ہی - اگر نش پر ہمارا قبضہ ہوگیا تو جرمنی سے ترکی اور مشرق کا سلسلہ آمد و رفت منقطع ہوجائیگا (بند ہوجائیگا) - البانیا میں جو آسٹروی ہیں وہ ہمارے پنجے سے چھوٹنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں مگر ہم نے دریائے ڈینک قدن کی گھاٹی پر قبضہ کرلیا ہی جیسا ہم آپ سے پچھلے ہفتہ میں بیان کرچکے ہیں - وہ اب اِس راہ بھاگ نہیں سکتے — یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ البانیا میں جو آسٹروی فوج موجود ہی وہ بھاگ کر کہاں جائیگی — ہمیں تو یہ بات یقینی معلوم ہو رہی ہی کہ وہ گرفتار ہوجائیگی *

ہماری پچھلی اشاعتوں کے بہت سے پرچے ہمارے دفتر میں موجود ہیں اور درخواست کرنے پر مل سکتے ہیں — درخواستیں جلد آنا چاہیئے — وہی لوگ درخواست کریں جو اس اخبار کا پورا سلسلہ جمع کرنا چاہتے ہیں *

ممکن ہی کہ ستمبر اور محرم کی تعطیلوں کی وجہ سے آیندہ اشاعت میں کچھ نہ کچھ دیر ہو جاوے - اگر ایسا ہوجائے تو اُمید ہی کہ ناظرین معاف فرمائینگے - اتنی کثیر اشاعت پر تعطیلوں میں اخبار کا چھپنا بیحد مشکل ہو جاتا ہی *

لڑائی کا خاتمہ نظر آرہا ہے

مغربی محاذ

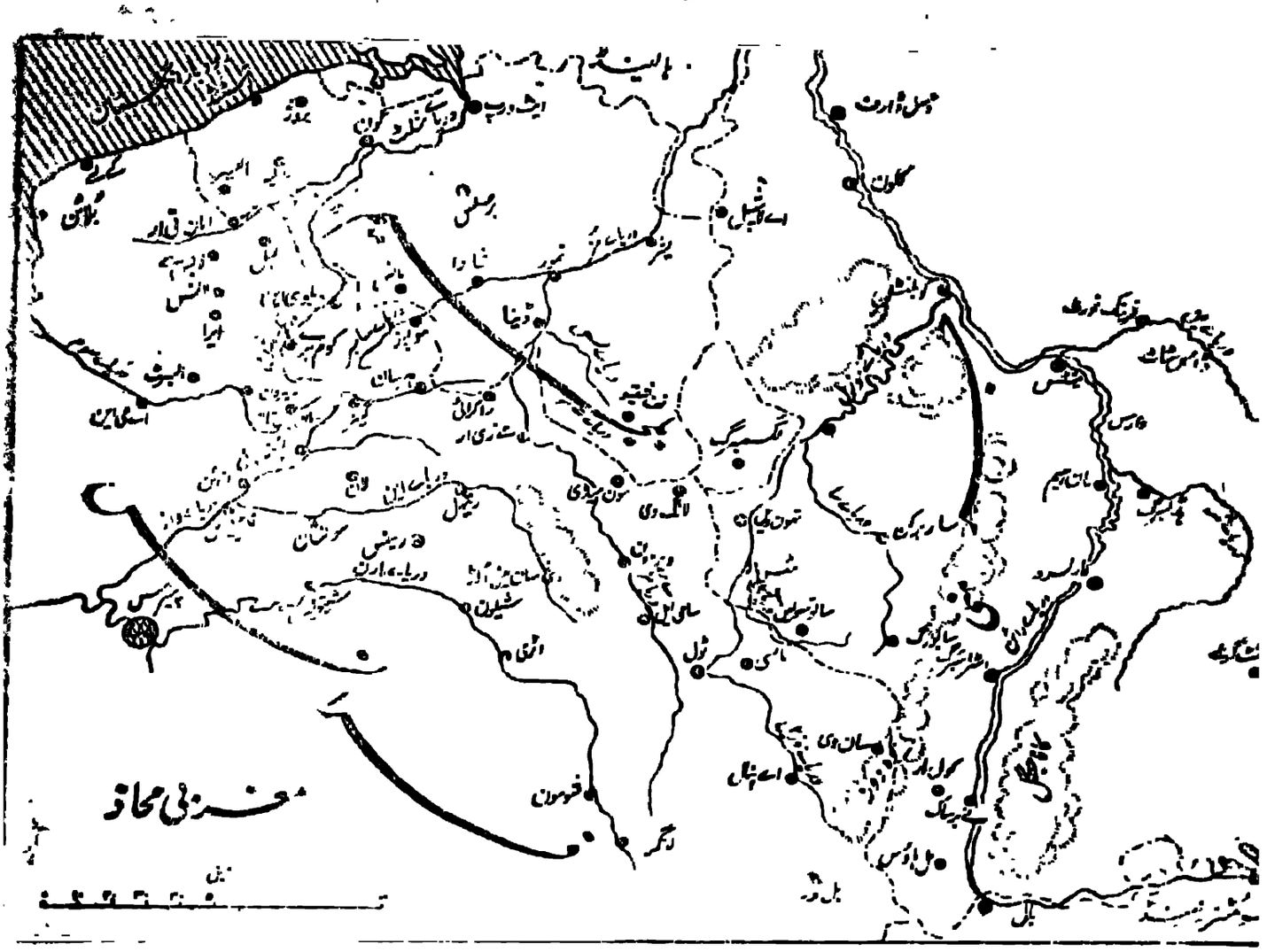

ہم کو مناسب ہے کہ ایک مرتبہ پھر کل مغربی محاذ کا نقشہ اپنے دل میں صاف صاف بنا لیں۔ یہ سچ ہے کہ مشرقی محاذ میں بڑے معرکے کی فتح ہوئی ہے۔ بلغاریہ اور کی پوری طرح سے زیر کرلیا گیا اور مشرق کے ملکوں میں جرمنی کے مطلب پیدا کرنے کے حوصلے ہمیشہ کے لیئے پست کردیئے گئے ہیں پھر بھی یہ لڑائی اگر کہیں پر ختم ہوگی تو وہ مغربی محاذ میں ہی فتح حاصل کرنے سے ہو سکتی ہے۔ مشرق میں ہماری جو فتح ہوئی ہے اس کے علاوہ اگر ہم جرمنی کو مغربی محاذ میں بھی پوری طور سے شکست دے سکیں تو واقعی اس لڑائی کا خاتمہ ہو جائے۔ اس وجہ ہم ناظرین کا خیال دوبارہ مغربی محاذ کی طرف لے جاتے ہیں اور ہمیں کوشش کرنا چاہیئے کہ سمندر کے ساحل پر نوایون کے مقام سے لیکر سوئٹزرلینڈ تک نظر دوڑاویں۔ ہم ناظرین کے سمجھانے کے لیئے تمام مغربی محاذ کو چھ حصوں میں تقسیم کرتے ہیں:—

(۱) سمندر سے لیکر لیل تک۔ (۲) لیل سے لیکر دریائے واز تک (جس میں دوآئی۔ کامبرے سن کان تان اور لافیر کے سے اہم شہر شامل ہیں)۔ (۳) دریائے واز سے رینس تک۔ (۴) رینس سے لیکر ورڈون تک جو دریائے واز پر واقع ہے۔ (۵) ورڈون سے اور پیرز تک۔ (۶) اور پہاڑوں سے سوئٹزرلینڈ تک ہم ان تمام حصوں کا نمبروار حال دینگے۔

(۱) سمندر سے لیل تک

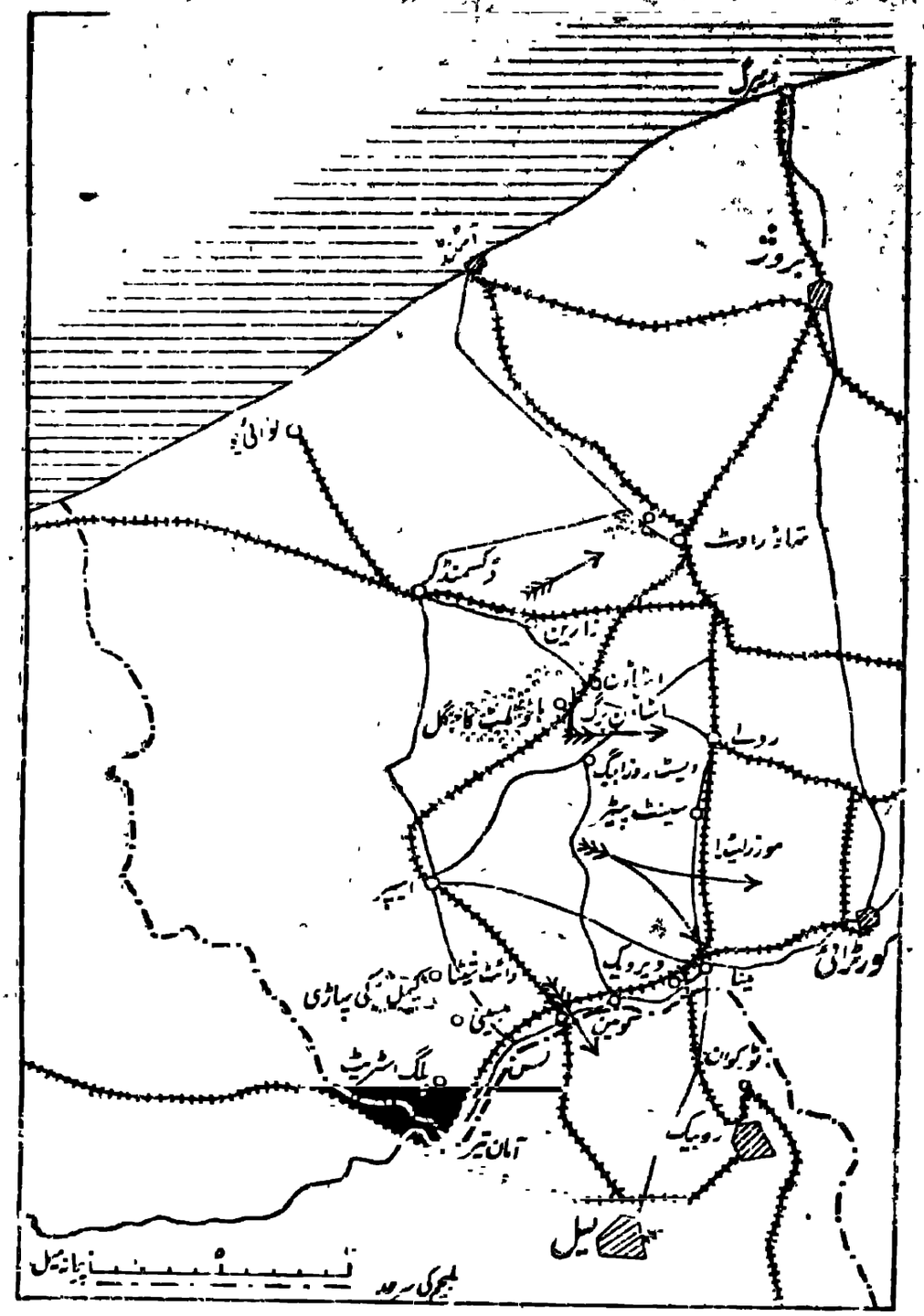

یہ اُس میدان کا نقشہ ہے جہاں کہ بلجیئن اور انگریزوں کی فتح ہوئی ہے - ممکن ہے کہ ان فتوحات کی وجہ سے دشمن کو لیل اور بروز چھوڑ دینا پڑے *
⟵ یہ تیر ہمارے حملوں کا رخ بتلاتا ہے *

سمندر اور لیل کے بیچو بیچ ایپر کا شہر واقع ہے - پہلے کئی مہینے بتلا چکے ہیں کہ ایپر پہاڑیوں سے ہلال کی شکل میں گھرا ہوا ہے - جو جنگ اِس وقت ہو رہی ہے اِس میں بلجیئم کے بادشاہ کی فوج جنرل پلمر کی انگریزی فوج اور جنرل ڈیبور کی فرانسیسی فوج نے اِن پہاڑیوں پر قبضہ کرلیا ہے - سب سے اول تو اِس کارروائی پر اپنے محاظات کے خیال سے غور کرنا چاہیئے - آپ جانتے ہیں کہ جرمنوں نے اِس سال کے شروع میں ایسی کوشش کی تھی جو قریب قریب کامیاب ہو چکی تھی - اُن کی کوشش تھی کہ دریاے اِس کے کنارے سے جو ایپر اور لیل کے بیچو بیچ پورب سے پچھم کو جاتی ہے سب طور کر سمندر تک پہنچ جائیں - چونکہ ایپر کے نزدیک کی پہاڑیاں ہمارے قبضہ میں آگئی تھیں اِس لیئے اِس طرف جرمن حملے کا کوئی خطرہ نہ تھا = چنانچہ اُنکے بندرگاہوں میں پہنچنے کا یہ واسطہ تو

جرمن فوج کے کیلئے ہمیشہ بند رہیگا - اب منصوبہ کی کامیابت چاہتا ہے کہ اپنے حملے کی بات سوچیں جائیں کیونکہ ہم لوگ نہ صرف اُن پہاڑوں پر قبضہ کرچکے ہیں بلکہ بہت دور اُن کے آگے بھی نکل گئے ہیں - یہاں پر آگے بڑھنے سے کس کام کے کرنے کی اُمید کرسکتے ہیں اور نیز کارروائیاں ممکن ہوسکتی ہیں جرمن فوجوں میں آتر سے دکان تک تعلق قائم رکھنے کے لیئے ایک آرو لائن آسیندہ یا بوز سے لیکر تواپ روات روله اور مینے ہوتی ہوئی اول تک جاتی ہی - اس طرح پر اول سے لیکر سمندر کے ساحل تک تین نہایت اہم شہر مانے ہیں اُن میں سے اگر ایک پر بھی ہمارا قبضہ ہوجائے تو ہمارے دشمن کی فوج میں ایک حصے سے دوسرے حصے کا تعلق تام نہیں رہ سکتا - اُن تینوں شہروں کے نام تواپ روات رہلے اور مینے ہیں - اگر اُن تینوں مقام میں سے ہم کوئی مقام اپنے قبضہ میں کرلیں تو جرمن اپنی فوج میں ایک حصے سے دوسرے حصے تک تعلق نہ رکھ سکینگے جو اُنہوں نے فیلڈ رس کے اِس حصے میں مذبوحہ رہل قائم کیا ہی اُن تینوں شہروں میں کوئی ایک شہر سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہی یہ مینے ہی ہونگے میونکہ مینے اُن کی فوجوں کے درمیان نہ صرف ایک معرکے کی جگہ ہی بلکہ یہ وہ جگہ ہی جہاں پر اول جانے والی ریل دریائے لس کو عبور کرتی ہی - یہ وہ وقت تھا جب نسلم کی فتح ہی کہ جرمنوں کے صدر مقام اول پر سب سے زیادہ خطرہ پیدا کرنے کے لیئے اس سے بڑھکر اور کوئی ترکیب نہیں ہی کہ مینے پر قبضہ کرکے دریائے لس کی گھاٹی ہوکر اول کے محاصرے کی کوشش کی جائے - مینے سے نیچے کی طرف شمال اور مشرق کے کونے میں دریائے لس اول پر کوئی شہر ہی کوزتہ پر قبضہ کرلینا مینے سے بھی زیادہ مفید ہوگا کیونکہ اُس حالت میں جرمنوں کے قدم نہ تو دریائے اس کے شمال میں ہی رک سکینگے اور نہ وہ لیل شہر میں ہی جم سکینگے - ایسا ہونے کی اُمید ہی کہ مینے پر قبضہ ہو جانے سے بھی جرمنوں کو لیل پر قبضہ قائم رکھنا ناممکن ہو جائیگا اور کورتے پر قبضہ ہونے سے اُن کو مجبوراً لیل سے ہٹنا پڑیگا - دریائے لس کے کنارے کنارے چڑھائی کرنے سے اول میں جرمنوں کا رہنا خطرناک ہوجائیگا - علاوہ بریں جرمنوں کی فوج اِس مقام پر دو حصوں میں منقسم ہوجائیگی اور اِس کے معنی یہ ہونگے کہ جرمنوں کو دریائے لس سے ایکر حالوند تک تمام سمت و کنارا خالی کرنا پڑیگا - اِس کے یہ معنی ہونگے کہ اُنہیں اسٹینڈ چھوڑنا پڑیگا اور زیورنگ سے ہٹنا پڑیگا - اِن بندرگاہوں سے جرمن اپنے فوجا خور کشتیوں سے حملے کرتے ہیں اِس لیئے اگر یہ بندرگاہ خالی کرنے پڑیں تو اُنہیں ہمارے آگے بڑھنے سے نہ صرف بڑی جنگ میں نقصان اُٹھانا پڑیگا بلکہ اِس کا اثر خشکی جنگ پر بھی پڑیگا - اِس سے بھی زیادہ یہ ہوگی کہ اگر دریائے لس کی گہائی سے ہوکر گزرنے کی جانب بڑھ کر دریائے لس کے جنوب کی سمت میں مقامات پر جرمنی سوچنے نہ ہوسکے اُن کو گھیر کر چاروں سمت سے جرمنوں کے لوٹنے یا حیثیم چھوڑ کر پیچھے ہٹ جانے کے

ہوا کرنی چاہیئے تاکہ وہ جنگ میں کوئی حصہ لینے سے پہلے کرنے تک پہنچنے پائیں - اس کے بعد دوسرا مقام دریائے لیس کے جنوب ہوگا یعنی دریائے ماس تک ضرور جانا پڑیگا - مینے کو دریائے لیس سے گھیرا ڈالنے کی کوشش کی جائے گی اور اس میں کامیابی ہو تو جرمنوں کو دریائے ماز تک ضرور پیچھے ہٹنا پڑیگا اِس حملے میں جو اول اور سمندر کے درمیان ہو رہا ہی ضروری باتیں کیا ہیں - تواپ، راوت یا رہلے یا مینے (خاصکر) پر قبضہ ہونے سے ہماری فتح ہوگی اور جرمن نہایت خطرے میں پڑینگے - اگر مینے پر قبضہ ہونے کے بعد دریائے اس کے کنارے کنارے کورتے اور گون پر چڑھائی کی جاسکے تو اُس کے معنی یہ ہونگے کہ جرمن فوجوں پر ایک بہت بڑی آفت آگئی - بلجیئم کا جزو اعظم جرمنوں کے قبضہ سے نکل جائیگا - وہ بندرگاہ بھی نکل جائینگے جو بلجیئم کے سمندر کے کنارے پر اُن کے قبضہ میں تھے اور جو وہ غوطہ خور کشتیوں کے حملے کے کام میں لارہے تھے - اُن کے ہاتھ سے تورکران اور روبے شہر بھی چلے جائینگے - لیل جو سب سے اہم شہر ہی وہ بھی اُن کے ہاتھ سے نکل جائیگا اور اِس کا مطلب یہ ہوگا کہ جرمن فوج بلجیئم خالی کرکے دریائے ماز تک پیچھے لوٹ جائیگی - اِس سبب سے فیلڈ مارشل کی لڑائی جو اِس وقت ہو رہی ہی ایسی معرکے کی ہی کہ آپ کو اِس پر خوب غور کرنا چاہیئے کیونکہ اِس سے بڑے اہم نتائج نکلنے کی اُمید کی جاسکتی ہی - دو تین ہفتے کا عرصہ ہوا جب ہم نے بتلایا تھا کہ لیل پر قبضہ کرنے کا سب سے سہل طریقہ یہ ہی کہ شمال اور مشرق کے کونے سے مینے ہوکر لیل کا محاصرہ کیا جائے - ہم نے یہ بھی بتلایا تھا کہ مغرب یا جنوب اور مغرب کی طرف سے حملہ کرنا نہایت دقت طلب ہوگا کیونکہ وہاں پر ایسی اور لیل کے درمیان اور ریتی پہاڑی ہی - ایسا معلوم ہوتا ہی کہ لیل کے محاصرے کی مینے کی جانب سے کوشش کی جارہی ہی اگر اِس کوشش میں کامیابی ہوئی تو جرمن از خود ایسے چھوڑ دینگے اور اگر پیچھے نہ ہٹینگے تو گرفتار کرلیئے جائینگے ۔

(۲) لیل سے دریائے واز تک

اب ہم مغربی محاذ کے دوسرے ٹکڑے کا حال لکھینگے جو لیل سے دریائے واز تک ہی یہاں پر کئی سورچے ایسے ہیں جو تمام خط کی کنجی کہے جاسکتے ہیں (کیونکہ جس طرح پر ایک قلعہ سے کھولا جاتا ہی اُسی طرح پر بعض مقام ایسا ہوتا ہی کہ جس پر قبضہ کرلینے سے اُن مقامات کے لیئے بھی راستہ مل جاتا ہی جہاں پہلے کسی طرح پر گھسنا نہ تھا اِس لیئے ایسے مقامات کو "کنجی" کہتے ہیں) ناظرین کے سمجھنے کے لیئے ہم اِن کا نام پتہ سے لکھتے ہیں (لاسی - دوائی - کا مبرے - سانی کوئن - لابیر - ہم تو یقین ہی کہ اگر اِن میں سے کوئی بھی ہمارے قبضہ میں آجائے تو دشمن کو باقی سب شہر خالی کرنے پڑینگے - اب کیا ہو رہا ہی - اِس حصے کے لڑنے میں خاصکر دوائی اور لابیر کے درمیان جو لڑائی ہو رہی ہی - ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اول اور

دوآئی کے درمیان کا حصہ سامنے سے حملہ کرکے توڑا جائیگا بلکہ شمال یا جنوب کی جانب سے پہلے حملہ کرکے فتح کیا جائیگا - درحقیقت اس طریقے سے جرمن لینس سے بھاگنے پر مجبور کیئے جا رہے ہیں - دوآئی اور لاپیر کے درمیان دشمن پر ہر روز ایک سے ایک بڑھ کر خوفناک حملے ہوتے ہیں جس سے اس کی قلعہ بندی بالکل شکست ہوتی جا رہی ہے - ہم اس ٹکڑے کو چار حصوں میں تقسیم کرتے ہیں - (الف) لول سے دوآئی تک - جس میں لاینے شامل ہے اور جہاں سے دشمن از خود پیچھے ہٹ رہے ہیں (ب) دوآئی سے کامبرے تک - (ج) کامبرے سے سان کان تان تک - (د) سان کان تان سے لاپیر تک - دوآئی اور کامبرے کے درمیان بہت لڑائی ہوتی رہی ہے - خاصکر کامبرے کی طرف اس سڑک پر جو ابرا سے کامبرے تک جاتی ہے - ہمارے لکھنے کے وقت کامبرے پر قبضہ ہونے والا ہے - یہ ممکن نہیں معلوم ہوتا کہ جرمن اس پر زیادہ دنوں تک قبضہ قائم رکھ سکیں - ہم نے ہر چہار طرف سے اس کا محاصرہ کرلیا ہے - کامبرے اور سان کان تان کے درمیان سان کان تان نہر کے کنارے ہماری فتح اس سے بھی زبردست ہوئی اور سان کان تان پر ہم نے قبضہ کرلیا - سان کان تان اور لاپیر کے درمیان بھی چڑھائی کی گئی ہے اور اس سے لاپیر کی حالت بیحد خطرناک ہوگئی ہے - اب جرمن کیا کرینگے - اس میں کوئی شک نہیں معلوم ہوتا کہ ان کو پیچھے ہٹنا پڑیگا - اُن کے پیچھے ہٹنے کا پہلا خط بو ہم کے درمیان ہوگا ہے - لیکن یہ معلوم ہوتا ہے کہ سان کان تان کے شمال مشرق میں اگر ہم نے بیش قدمی کی تو جرمنوں کو مذکورہ بالا خط پر رکنا غیر ممکن ہو جائیگا - کامبرے پر قبضہ ہونا سان کان تان پر قبضہ ہونے سے بھی زیادہ اہم بات ہوگی - کیونکہ کامبرے سے ویلو سیون تک جانے والی سڑک پر جس وقت ہم آگے بڑھینگے جرمنوں کو روکنا مشکل ہوجائیگا - کامبرے اور ویلو سیون کے درمیان گویا پہاڑیوں کا کچھ حصہ غائب سا ہوگیا ہے - دوآئی اور لول کے درمیان شمال میں پہاڑیاں ہیں - جنوب میں کامبرے اور واز کے درمیان پہاڑیاں ہیں - لیکن جو سڑک کامبرے کے پاس یورپ میں ویلو سیون کی طرف ہے اس میں کوئی پہاڑیاں نہیں ہیں - کامبرے پر قبضہ ہوتے ہی ہماری فوج سیدھے ویلو سیون کی طرف بڑھیگی - اس کا مطلب یہ ہوا کہ دوآئی پر ہمارا قبضہ ہوجائیگا - یہ ممکن ہے کہ لول پر بھی قبضہ ہو جائے - کیونکہ اگر لول کا محاصرہ مینے کی جانب سے یعلی شمال کی طرف سے نہ ہوا تو جنوب کی سمت سے ضرور ہوگا - کامبرے جرمن قلعہ بندی کا سب سے اہم مرکز ہے - اگر کامبرے چھن گیا تو کامبرے کے شمال کا خط اور کامبرے کے جنوب کا خط دونوں جاتے رہینگے - کامبرے کے چھن جانے سے دوآئی اور لول بھی چھن جائینگے - اگر کامبرے اور سان کان تان دونوں پر قبضہ ہوگیا تو لاپیر پر بھی قبضہ ہوجائیگا - کامبرے کو ہم آگے پیچھے ضرور ہی لے لینگے - جرمنوں کا ہلتن برگ خط (وہ خط جس کو جرمن اپنے محافظت کے لیئے برسوں سے تیار اور مستحکم بناتے جاتے تھے) تو یوں شبہہ ٹکڑے ٹکڑے ہو رہا - اب صرف وقت کا سوال رہ گیا ہے - ممکن ہے کہ اُن پر قبضہ ہونے میں کچھ عرصہ ہو - اگر کچھ عرصہ ہوگا تو وہ صرف اِس وجہہ سے کہ ہم لوگ اُن شہروں کو بغیر برباد کیئے ہوئے اپنے قبضہ میں لانا چاہتے ہیں یہ ایسا ضروری امر ہے کہ اِس پر زور دینا ضروری ہے - یہ شہر بہت بڑے اہم اور مالدار ہیں - اگر ہم اُن پر سیدھے حملہ کرکے قبضہ کرلیں تو اس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ گولہ باری سے اُن کی بربادی ہو جائیگی - اگر جرمنوں کو آرام سے پیچھے ہٹنے دیتے ہیں تو اُنہیں ان میں لگ لگانے کا موقع ملیگا - اگر یہ منظور ہو کہ یہ شہر صحیح سلامتی کے ساتھ بلا برباد ہوئے ہمارے قبضہ میں آجائیں تو اُس کے دو طریقے ہیں - یا تو مع جرمنوں کے اُن کا محاصرہ کیا جائے یا جرمنوں کو اِس تیزی کے ساتھ پیچھا دیا جائے کہ اُنہیں شہروں میں آگ لگانے کا موقع نہ ملے - اگلے دو چار دنوں میں یہ کارروائیاں ہونگی اُن پر ان باتوں کا اہم اثر ہوگا - ڈیسپسی اوگ یہ کبھی نہیں چاہتے کہ اُن کا بڑا شہر لِل یا کوئی دوسرا بڑا شہر جرمنوں کے ہاتھوں مٹی میں ملادیا جائے - وے کبھی یہ نہیں چاہتے کہ ہم لوگوں کے قبضہ ہونے کے پہلے اُن کے شہر برباد ہوجائیں - برخلاف اِس کے جرمن اُن شہروں کو برباد کرنا چاہتے ہیں حالانکہ اسمیں اُن کا فائدے کی جگہہ نقصان بھی ہوگا پھر بھی جلن کی وجہہ سے اور ہار کی جھنجھلاہٹ میں وہ اُن شہروں کو ضرور برباد کردینگے اور شاید ہم اُنہیں روکنے میں کامیاب بھی نہ ہوسکیں - اِس کا چاہے جو کچھہ انجام ہو مگر یہ بات صاف صاف سمجھہ لینی چاہیئے کہ جرمن دفاعی حملے کے پُرزے پُرزے اڑا دیئے گئے ہیں اور جرمنوں کی آخری یقینی یاس انگیز شکست اُن کی منتظر کھڑی ہے - یہ ممکن ہے کہ جنگ کے خاتمے میں کئی مہینے باقی ہیں لیکن یہ یقینی ہے کہ سان کان تان پر قبضہ ہو جانے کا یہ اثر ہوگا کہ جرمنوں کے ہاتھوں سے لاپیر جاتا رہیگا اور فرانسیسی لوگ دریائے مارن کی گھاٹی ہوکر آگے بڑھینگے - لیکن تمام جرمن صف ایک ساتھہ ہی قائم رہ سکتی ہے اور اگر کسی مقام پر شکست ہوئی تو تمام کی تمام ایک ساتھہ ہی شکست ہو جائیگی - ہم لکھ چکے ہیں کہ دریائے لس کے کنارے چڑھائی کرنے سے لول پر قبضہ ہو جائیگا اور بلجیئم کے بندرگاہ ہمارے قبضہ میں آجائینگے - ٹھیک اسی طرح سے دریائے واز کے کنارے کنارے آگے بڑھنے کا یہ اثر ہوگا کہ دریائے واز کے جنوب کی راہیں پر ہمارا قبضہ ہو جائیگا یہی ہے - تیسرا بڑا جزو شروع ہوتا ہے جو واز اور رینس کے درمیان ہے *

(۳) دریائے واز اور رینس کے درمیان کا ٹکڑا

تیسرا بڑا ٹکڑا دریائے واز اور رینس کے درمیان ہے اُس کے بیچ میں لن شہر واقع ہے جس کے جنوب

کا جرمنوں کے قبضہ میں دوسرا مضبوط قلعہ نہیں ہی - لون کا قلعہ اس طرح سے فتح کیا جاسکتا ہی - (الف) دریاے واز کے کنارے کنارے چوھائی کی جاے اور دریاے واز کے باجگذار دریاے سمہ کے کنارے کنارے آگے بڑھکر شمال اور مشرق سے محاصرہ کیا جاے - (ب) جنوب کی طرف سے سیدھا حملہ کیا جاے (ج) شیمپین ہوکر چوھائی کی جاے - یہہ قریب قریب مانی ہوئی بات ہی کہ فرانسیسی اس دوسرے طریقے سے (یعنی سیدھے) حملہ نہ کرتے اگر جرمنوں کی حالت دریاے آین کے شمالی پہاڑیوں پر اتنی خراب نہ ہوتی - لون پر جنہوں نے آگے بڑھنے میں آین کے شمالی پہاڑیوں پر جرمنوں کی حالت اتنی ہی خطرناک ہوتی جاتی ہی - میدان جنگ کے اس حصے میں کام نہایت عمدہ طریقہ سے ہو رہا ہی - جنرل موبین لون کی طرف آہستہ آہستہ بڑھ رہے ہیں لیکن مضبوطی سے قبضہ کرتے چلے جارہے ہیں - دریاے آین کے نزدیک کی پہاڑیوں پر جرمنوں کی حالت نہایت ہی نازک ہی - اس کے ساتھ ہی یہہ امر بھی قابل غور ہی کہ اب سان کان لان پر قبضہ ہوجانے سے تھوڑے عرصہ میں فرانسیسی فوجیں واز اور دریاے سمہ کی گھاٹی ہوکر ضرور آگے بڑھینگی - اس سے جرمنوں کو لون میں دوسری طرف سے ہوا نقصان اٹھانا پڑیگا - فرانسیسی بھی رینس کے ٹھیک پچھم اور اتر بہت دور تک آگے بڑھ آئے ہیں - انہوں نے جرمنوں کو دریاے سوئپ کے (جو آین کی باجگذار ہی) پار بھگا دیا ہی - اگر فرانسیسی اور آگے بڑھے تو لون میں جرمنوں کی حالت اور بھی خطرناک ہو جائیگی - اس کے علاوہ اس مقام پر آگے بڑھ آنے سے کم از کم رینس میں ان کی حالت اچھی ہوگئی ہی - برسوں سے جرمن حتی المقدور یہہ کوشش کرتے آئے ہیں کہ رینس اور اس کے عجیب و غریب گرجا گھر کو مٹا دیں - اب آخرکار ان کی توپیں جنہوں نے نہایت ہی شرمناک تباہی برپا کردی تھی یا تو چھین لی گئی ہیں یا پیچھے ہٹا دی گئی ہیں •

۴) رینس اور ویرڈن کے درمیان کا ٹکڑا (شیمپین)

اب ہم چوتھے ٹکڑے کا حال لکھینگے جو رینس اور ویرڈن کے درمیان ہی - کچھ لوگوں کا خیال ہی کہ مغربی محاذ میں یہہ ٹکڑا سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہی اس کی - واقعی اہمیت میں کوئی کلام نہیں - تمام صف میں دو مقام ایسے ہیں جہاں اگر ایک زبردست فتح ہو تو ہم لوگ فوراً دشمن کو دریاے مارن تک پیچھے ہٹنے اور بلجیم خالی کرنے پر مجبور کردیں - یہہ دو مقام حسب ذیل ہیں - پہلا ٹکڑا فلینڈرس کا ہی اور چوتھا ٹکڑا وہ ہی جو رینس اور ویرڈن کے درمیان ہی - اگر ہم لوگ ان حصوں میں سب توڑ کر دریاے آئین کو عبور کرلیں آئیل نامی ریل کے بڑے جنکشن کو چھین لیں اور مغربے اور سیدان پر چوھائی آکریں تو جرمنی کو دریاے واز تک پیچھے ہٹنے کے سوا کوئی چارہ باقی نہ رہیگا - اگر ایسا ہونا ممکن ہو یہہ کہا جاسکتا ہی کہ جرمن فوج جو ویرڈن اور مسنیو کے درمیان ہی اپنی جان لیکر دریاے واز تک بھاگتی نظر آئیگی اور فائدہ آپ اس کے بعد یہہ سوچیں کہ لون سے ہوکر ایک بڑا حملہ ہوا ہی تاکہ جرمن بھاگ کر بھی نہ بچ سکیں - آپ یہہ بھی کرلیں کہ جرمن بھی ہمارے جانوروں کی طرح اس بات سے اچھی طرح آگاہ ہوں کہ اگر فلینڈرس والی صف ٹوٹ گئی تو ان کے لئے کتنا خطرے کی بات ہوگی - سیمپین میں جو پچھلے ایک یا دو ہفتہ میں لڑائی ہوئی ہی اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ جرمن حتی المقدور اس جگہہ پر آڑے رہنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن ہم لوگ آہستہ آہستہ مضبوطی کے ساتھہ آگے بڑھتے ہی جا رہے ہیں - ابھی سے یہہ کہنا مشکل ہی کہ ہم صف توڑ کر پار نکل جاسکینگے یا نہیں لیکن ہم سانمیہو ان پر پہنچ گئے ہیں اور روسان پر بھی قریب قریب پہنچ گئے ہیں - لیکن ریمل ہنوز دور ہی اور میزیر اس سے بھی زیادہ دور ہی •

جو کچھہ بھی ہو آپ کو یہہ بھولنا نہیں چاہیئے کہ جرمنوں کو مارن تک پیچھے بھگانے کے سب سے اچھے طریقے یہہ ہیں - (۱) دریاے لس کے کنارے کنارے آگے بڑھکر فلینڈرس میں داخل ہوجائیں - (۲) دریاے آین کی گھاٹی ہوکر ریمل اور میزیر کی جانب بڑھیں اور شیمپین میں داخل ہوں لیکن ان دونوں مقامات میں سے کہیں پر بھی بہت جلد فتح حاصل ہونے کی امید نہ کرنا چاہیئے •

(۵) ویرڈن سے اوز پہاڑ تک

یہاں پر ہم لوگ اس بات کے منتظر ہیں کہ جرمن دریاے مارن کی طرف مستقل طور پر پیچھے ہٹنے آویں اور جو لڑائی فلینڈرس کامبرے اور شیمپین میں ہو رہی ہی اس کا فیصلہ ہو جاے - اگر وہاں فیصلہ ہمارے موافق ہوا تو ہم لوگ لازمی میں حملہ کرینگے •

(۶) اوز پہاڑ اور سوئیزرلینڈ کے درمیان کا ٹکڑا

خط کا چھٹا ٹکڑا بلغور کی گھاٹی ہی جو اوز پہاڑ اور سوئیزرلینڈ کے درمیان ہی - یہاں پر آگے بڑھنے میں ریل کی پٹری کے کنارے کنارے جنوب سے شمال کی طرف سولہوس - کولمار اور مولشیم ہوتے ہوئے بیسوان (یا زیورن) کی گھاٹی پر قبضہ کرلے کے لئے جانا پڑیگا - اس کی وجہہ یہہ ہی کہ جس وقت لارنس سے حملہ ہو اس وقت جرمنوں کی دریاے سان پر جو قلعہ بندی ہی اس کو بغل سے توڑ کر مدد دی جاے •

ہم نے اس نمبر میں آپ کو سارے مغربی محاذ کا صاف صاف حال بتلانے کی کوشش کی ہی - لڑائی ابھی برابر جاری ہی - اوپر کی عبارت لکھنے کے وقت اس کا اندازہ لگانے کے لئے کافی خبریں آگئی تھیں کہ لڑائی کا خاتمہ اب نظر آرہا ہی - لڑائی کے خاتمے میں مہینوں کا عرصہ ہو سکتا ہی لیکن برسوں کی دیر نہیں ہو سکتی •

زراعت اور جنگ

آلو کی کھیتی - (از آنریبل مسٹر ہیلی صاحب بہادر)

جن فصلوں کا لڑائی پر اثر پڑا ہی اُن میں سے آلو ایک ضروری فصل ہی - واقعی بات تو یہہ ہی کہ یہہ سب سے ضروری فصل ہی کیونکہ بلا اِس کے جرمنی چوتھے سال میں لڑائی کبھی جاری نہ رکھہ سکتی تھی - جن پودھوں کی کھیتی کی جاتی ہی اُن میں سے فی ایکڑ کسی پودھے سے اُس قدر اِنسانی خوراک نہیں نکل سکتی جس قدر کہ آلو سے نکل سکتی ہی - آج کل یہہ کہا جاتا ہی کہ جرمنوں کی خوراک ایک چوتھائی سے ایک تہائی حصہ تک آلو پوری کرتا ہی - اِنگلستان میں بھی آلو کی کھیتی بڑھانے کے لیئے بڑی کوشش کی گئی - وہاں کے کھیتی کے محکمہ نے کسانوں کو یہہ سمجھا دیا ہی کہ ایسے وقت میں جب کھانے کی چیزوں کی سخت دقت ہی آلو کی فصل سب سے زیادہ کام کی ہی - دونوں ملکوں کے ماہرین سائینس کی یہہ رائے ہی کہ اُس میں خوراک کے جزو بہت ہیں - اُن کے علاوہ اِس فصل کے اَور بھی کئی فائدے ہیں - یہہ بہت جلد پیدا ہوتی ہی اور ربیع کے پہلے سے پہلے ہی آلو کھود کر نکال لیا جاتا ہی ●

اِن وجوہ سے یہہ تعجب معلوم ہوتا ہی کہ اِس صوبے میں اِس کا رقبہ بڑھایا نہیں گیا - علاوہ بندیلکھنڈ کے اِس صوبے کی زمین بھی اِس کی کھیتی کے مناسب ہی - یہہ سچ ہی کہ فرخ آباد - کانپور اور لکھنؤ کے ضلعوں میں اِس کے بہت سے کھیت ہیں مگر بہت سے ضلع ایسے ہیں جن میں اِس کی کھیتی کئی سو ایکڑ سے زیادہ نہیں ہی کئی برس ہوئے کہ بیچوم کی طرف ایک کلکٹر نے یہہ دیکھا کہ قحط کے زمانے میں اِس سے بہت لوگوں کو کھانا مل سکتا ہی - اُنھوں نے لوگوں کو اِس کی کھیتی سکھانے کے لیئے کاچھیوں کو بلایا - اِس سال برسات اچھی نہیں ہوئی اور بہت سے ضلعوں میں خریف کی فصل جس سے بہت آدمیوں کی گذر ہوتی ہی معمولی سے کہیں خراب ہوئی ہی - اِس وقت میں آلو کی کھیتی بہت مفید ہوگی - اگر زمین عمدہ ہو اور کھیتی بھی اچھی کی جاے تو پیداوار چارسو - من فی ایکڑ تک ہوسکتی ہی - اِس قدر پیداوار حاصل کرنے کے لیئے اچھی طرح کھاد دینے کی ضرورت ہوگی لیکن جانچ کرنے سے معلوم ہوا ہی کہ فرخ آباد کے ضلع میں کئی کاشتکاروں نے ۱۵۰ سے لیکر دو سو من فی ایکڑ تک کی پیداوار حاصل کی ہی - اِس کے علاوہ ربیع کی ایسی کون فصل ہی جس سے اتنے آدمیوں کی گذر ہوسکے - اِس پر لطف یہہ ہی کہ جس وقت پانی کم برسنے کی وجہ سے غلہ کی سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہی آلو ٹھیک اُسی وقت طیار ہو جاتا ہی ●

بعض اچھے کسان آلو کے بعد تمباکو بوتے ہیں اور اگر کھاد کافی مل سکے تو یہہ ترکیب نہایت فایدہ مند ثابت ہوتی ہی ●

بعض بعض لوگ ایسا کہتے ہیں کہ آلو کی کھیتی میں خرچ بہت ہوتا ہی اور اُس کی کھیتی بڑے شہروں کے پاس ہی فایدہ مند ہوتی ہی جہاں جتنی چاہیئے اُتنی کھاد سستی قیمت پر مل سکتی ہی - واقعی بات تو یہہ ہی کہ جس قدر اچھی کھیتی ہی اُس سب میں خراب کھیتی سے زیادہ صرفہ ہوتا ہی - پھر بھی فرخ آباد میں جن کھیتوں میں آلو بویا جاتا ہی اُن کا لگان صوبے بھر میں سب سے زیادہ ہی اِس سے معلوم ہوتا ہی کہ خرچ کاٹ کر جو منافع بچتا ہی وہ اِس کھیتی میں سب سے زیادہ ہوتا ہی - آج کل اِن ضلعوں میں یہہ دیکھا جاتا ہی کہ جو گاؤں شہروں سے کچھہ دور پر بھی ہیں اُن میں بھی اُس کی کھیتی ہو رہی ہی - اِس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ کسان اب صرف شہروں کے کھاد ہی پر بھروسہ نہیں کرتے - جانچ سے معلوم ہوگا وہ لوگ تہائی خرید کر اُس سے کھاد کا کام لینے لگے ہیں - جتنی کمی کھاد ڈوبنے کی کھاد دینے کے بعد پڑتی ہی اُسے اب وہ اِسی ہلی کی کھاد سے پوری کرتے ہیں - ریتلی کی کھلی سب سے عمدہ ہوتی ہی اور فی ایکڑ سات سے لیکر دس من تک دینی چاہیئے بشرطیکہ معمولی کھاد بھی اچھی طرح سے دے دی گئی ہو - اگر معمولی کھاد کم ہو اُس سے آدھی زیادہ مقدار میں اِستعمال کرنا چاہیئے - کبھی نیم کی کھلی سستی پڑتی ہی اور مہوہ آدھی قرنجے کی کھلی بھی دی جاتی ہی لیکن نیم کی کھلی دوسری کھلیوں کے مقابلے میں دونی دینی چاہیئے - اُن کھلیوں کے دام بڑھتے گھٹتے رہتے ہیں لیکن اِس وقت اُن کا بھاؤ سوا روپیہ سے ڈیڑھہ روپیہ تک ہی - یہہ مہنگی نہیں کہی جا سکتیں کیونکہ پہلی بات تو یہہ ہی کہ اِن کی ایک من کھاد معمولی پندرہ من کھاد کے برابر ہی اور تمباکو آلو کے بعد ہی اِسی فصل میں پیدا کی جاسکتی ہی - آخری بات یہہ ہی کہ اِس کھاد کا جو حصہ بچیگا اُس سے اگلے موسم میں اچھی گیہوں کی فصل تیار ہوگی - کھیتی کے محکمہ نے کھلی کی ٹکیوں کے ٹکڑے کے لیئے ڈپو کھول دیئے ہیں اور ایک ایسا اوزار طیار کیا ہی جس سے آلو کے لانبے اُونچے نیچے زمین آسانی سے بنائی جاسکتی ہی یعنی جو "ڈبرھی" بنانے کا کام بہت اچھی طرح سے کرسکتا ہی اور اِس طرح بہت محنت بچتی ہی اُس اوزار کو معمولی بڑھئی دیکھہ کر بنا سکتا ہی - کاچھی کاشتکار جو آلو کی کھیتی میں اُستاد ہیں اُن ضلعوں میں بھیجے جاتے ہیں جہاں اِس کی کھیتی لوگ اچھی طرح نہیں جانتے - چونکہ اِس میں بار بار پانی دینے کی ضرورت پڑتی ہی اِس لیئے کوئیں سے آبپاشی کرنا مناسب ہوگا نہروں سے اِتفاقیہ پانی نہیں مل سکتا جتنے مرتبہ کی ضرورت ہوتی ہی لیکن جہاں نہر ہی وہاں یہہ اِس کی کھیتی شاید ہی کبھی برباد ہوتی ہو ●

رنگروٹوں کے لیئے اشارات

یا

هندوستانی فوج میں کیونکر رهنا چاهیئے

(ایک پرانے سپاهی کے قلم سے)

جو لوگ آج بھرتی نہیں ہوتے ہیں وہ لڑائی ختم ہونے پر کل پچھتائینگے کہ کیوں نہ بھرتی ہوگئے وہ دیکھینگے کہ انہیں کے گاؤں کے آدمی جو کل بھرتی ہوگئے تھے آج نئے بہتیرے پن کو واپس آرہے ہیں بہت سا روپیہ ساتھ لارہے ہیں - اُن میں سے کوئی نائیک اور حولدار ہوگئے ہیں اور شاید کوئی کوئی جمعدار یا صوبیدار بھی ہو گیا ہو یہی لوگ ہیں جو چین کرینگے اور مزے اڑائینگے جو بھرتی نہیں ہوئے ہیں وہ منہ تکتے رہ جائینگے - اگر ہر جوان آدمی یہہ بات اچھی طرح سمجھ جائے کہ فوج کی نوکری میں کیا کیا مزے ہیں - پیٹ بھر کھانے کو ملتا ہی افسر ہر بات کی دیکھ بھال اور خبر گیری کرتا ہی - رنگروٹوں کو ترقی کے کیسے موقعے ہیں تو آج ہی رنگروٹوں کی بھرتی بڑھ جائے اور ترقی کے نام سے ہی دوڑے - یہہ بات نہ ہو کہ بھرتی کے نام سے گھبرانے لگیں - ہر سمجھدار رنگروٹ اگر یہ چھے باتیں ہوئی ہدایتوں اچھی طرح سمجھ لے اور اُن پر عمل کرے تو ہوشیار سپاہی بن کر فوج میں نام پیدا کریگا - اگر اِن ہدایتوں پر عمل کریگا تو سچی بات یہہ ہی کہ بڑے مزے میں رہیگا —

هدایتیں

(۱) بھرتی ہونے کے دن سے یہہ بات یاد رکھو کہ اب تم سپاہی بن گئے ہو - اپنی رجمنٹ نیک نامی رکھنے پر ناز کرو اور هندوستانی فوج کا نام روشن کرو •

(۲) حکم پاتے ہی ہر حکم کی پورا ہوشیاری سے تعمیل کرو اُس میں سوچ بچار کی ضرورت نہیں ہی •

(۳) تمام افسروں کو سلام کیا کرو - اپنے ہی فوج کے افسروں کو نہیں - سب کو - اور سلام کے معنی سمجھو •

(۴) جسم ہمیشہ صاف رکھو - صاف کپڑے پہنو اور صفائی کی عادت رکھو •

(۵) اپنی خاکی وردی کو مستعدی سے دیکھ بھال کیا کرو - یہہ سرکاری مال ہی - خیال رکھو کہ کسی چیز کا نقصان نہ ہونے پائے کوئی چیز کھو نہ جائے - اپنے جوتوں کی بھی حفاظت رکھو - پریڈ پر جانے کے پہلے اُنہیں گیہو یا پالش سے ملائم رکھو اور ٹوٹنے پھوٹنے نہ رہنے دو •

(۶) قاعدہ سے وردی پہننا سیکھو اور قواعد کے وقت صاف ہوشیار اور مستعد بنے رہو •

(۷) پریڈ کے وقت کان کھلے رکھو اور جو جو باتیں قواعد سکھانے والا تمہیں بتلائے اُسے غور سے سنو اور سیکھو - کامل رنگروٹوں کو پریڈ کے وقت ترک آنے لگتی ہی کوئی بات غور سے نہیں سنتے اور مزا پاتے ہیں •

(۸) جب چلنا پڑے یا دلیل بولی جائے یا کوئی رہے ہو تو پوری محنت اور مستعدی کے ساتھ کام کرو •

(۹) یہہ بد عادت تو ضرور چھوڑ دو - هندوستانی فوج میں اِس کی بڑی شکایت ہی - بہت سے غیر کمیشن یافتہ افسر اور سپاہی بڑی محنت سے خوب جی لگا کر مستعدی سے کام کرتے ہیں - اگر افسر کام دیکھ رہا ہو - مگر افسر کی پیٹھ پیچھے نہیں کہ یہہ ٹھنڈے پڑ گئے اب کچھہ بھی نہیں کرتے - ایسی بد عادت نہ ڈالو - چاہے جو کچھہ کر رہے ہو رہے ہو اُسے خوب جی لگا کر محنت و مستعدی سے کرو - اگر افسر سامنے موجود نہیں ہی تو نہ ہو - ترقی اور نیک نامی کی یہی راہ ہی - اِس سے تمہاری رجمنٹ کا نام روشن ہوگا •

(۱۰) یاد رکھو کہ بھرتی ہوتے وقت سب رنگروٹوں کا ایک ہی حال ہوتا ہی - ترقی کرنے اور نام پیدا کرنے کی راہ سب پر کھلی رہتی ہی یہاں کوئی بندی نہیں چلتی - جو محنتی سچا ہوشیار ہی مستعد و محنتی اور سمجھ دار ہوتا ہی اپنا کام ٹھیک ٹھیک کرتا ہی - وہ ضرور ترقی پاتا ہی اور نیک نام ہوتا ہی •

(۱۱) اگر کسی رنگروٹ کو لکھنا پڑھنا آتا ہو تو یہہ بڑے کام کی بات ہی مگر جو لوگ نہیں لکھہ پڑھہ سکتے ہیں اُنہیں ایسا جی چھوٹا نہ کرنا چاہئے - رجمنٹ کے مدرسے میں سب رنگروٹوں کو لکھنا پڑھنا سکھایا جاتا ہی - بہت سے غیر کمیشن یافتہ افسر اور هندوستانی افسر پنجابی رجمنٹوں میں موجود ہیں جو بالکل لکھہ پڑھہ نہیں سکتے مگر پھر بھی وہ ترقی پاگئے اِس وجہہ سے کہ وہ محنتی نیک سمجھدار تھے اور ماتحتوں سے کام لینا جانتے تھے •

(۱۲) یاد رکھو کہ رنگروٹوں اور سپاہیوں کے لیئے اُن سے بڑا کوئی قصور نہیں ہی - اُن قصوروں کی سزا فوجی قانون کے موافق کورٹ مارشل سے ہوتی ہی اور بڑی سخت سزا ملتی ہی •

ہدایت

افسر کا حکم نہ ماننا یا اُس کے حکم کی تعمیل میں سستی یا سوچ بچار کرنا •

فوج سے بھاگ جانا یا بے چھٹی لیئے ہوئے غیر حاضر ہو جانا •

پہرے پر سفتری کا سو جانا •

سپاہی کا مال چرانا •

واقعی بیمار نہ ہونا اور مکر کرکے بیمار بننا •

اپنے سپاہیانہ سامان کی سرکاری چیزوں میں سے کسی چیز کا غفلت سے کھو دینا یا اُسے بیچ ڈالنا •

اپنے کھانے کا سامان جمع کرنا یا بیچ ڈالنا •

شراب پی کر بدمست ہونا •

چھوت کی بیماری چھپانا •

لڑائی کا اخبار

تصویروں کا ضمیمہ

ہندوستانی سپاہ کی تربیت

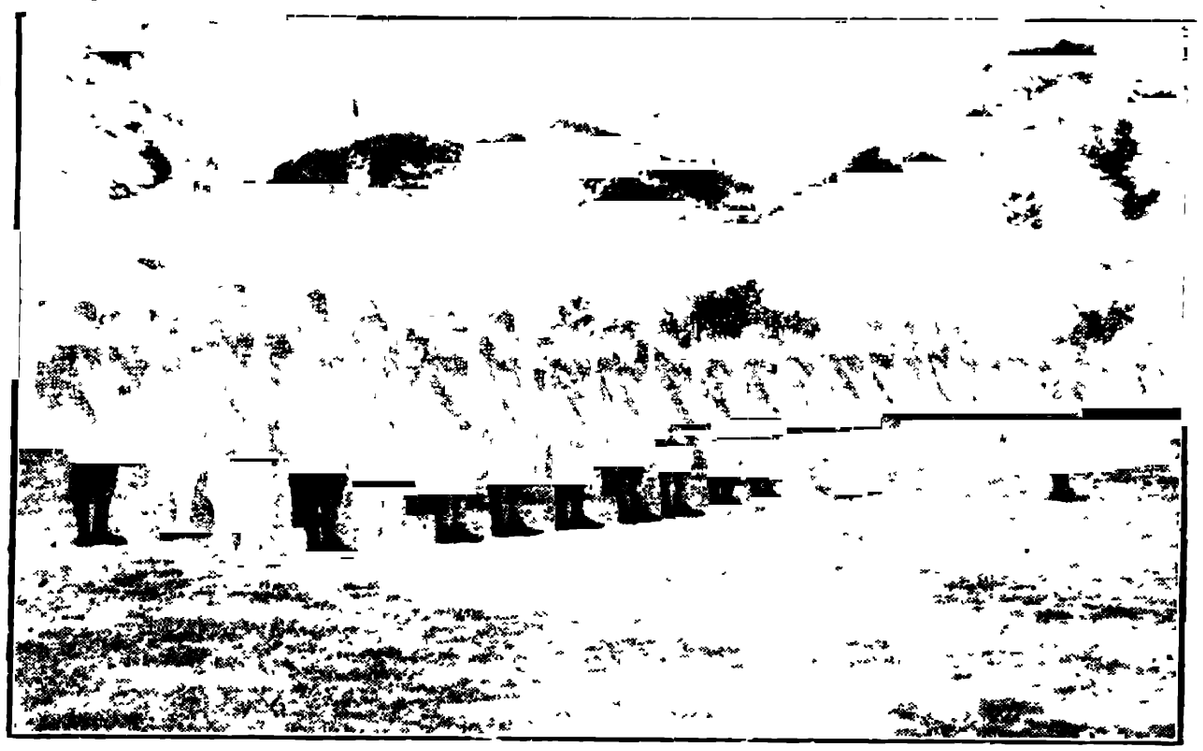

ہندوستانی سپاہی بندوق کی مشق کر رہے ہیں

جسمانی ورزش (کثرت) کر رہے ہیں

لڑائي کا اخبار

جھنڈیوں کي حرکت (اشاروں) سے خبر پہنچانا سیکھ رہے ھیں

بم پھینکنا سیکھ رہے ھیں

سنگینوں سے لڑائی کی مشق

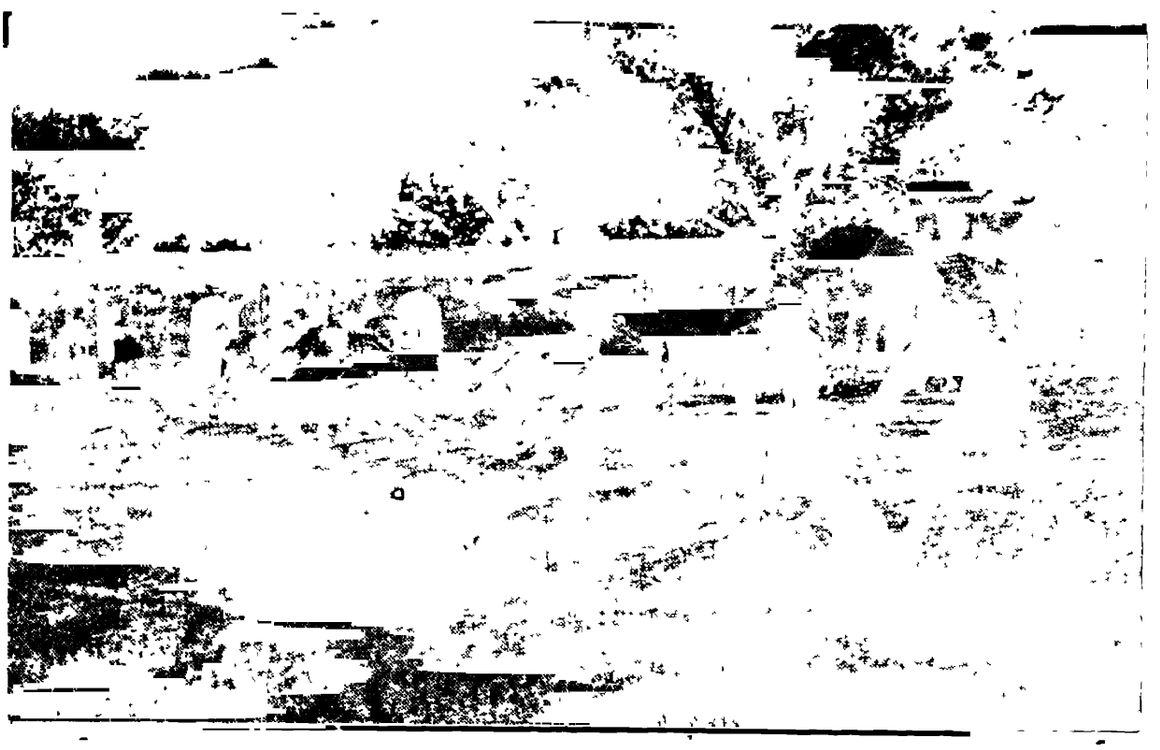

سنگینوں سے لڑائی کی اور مشق

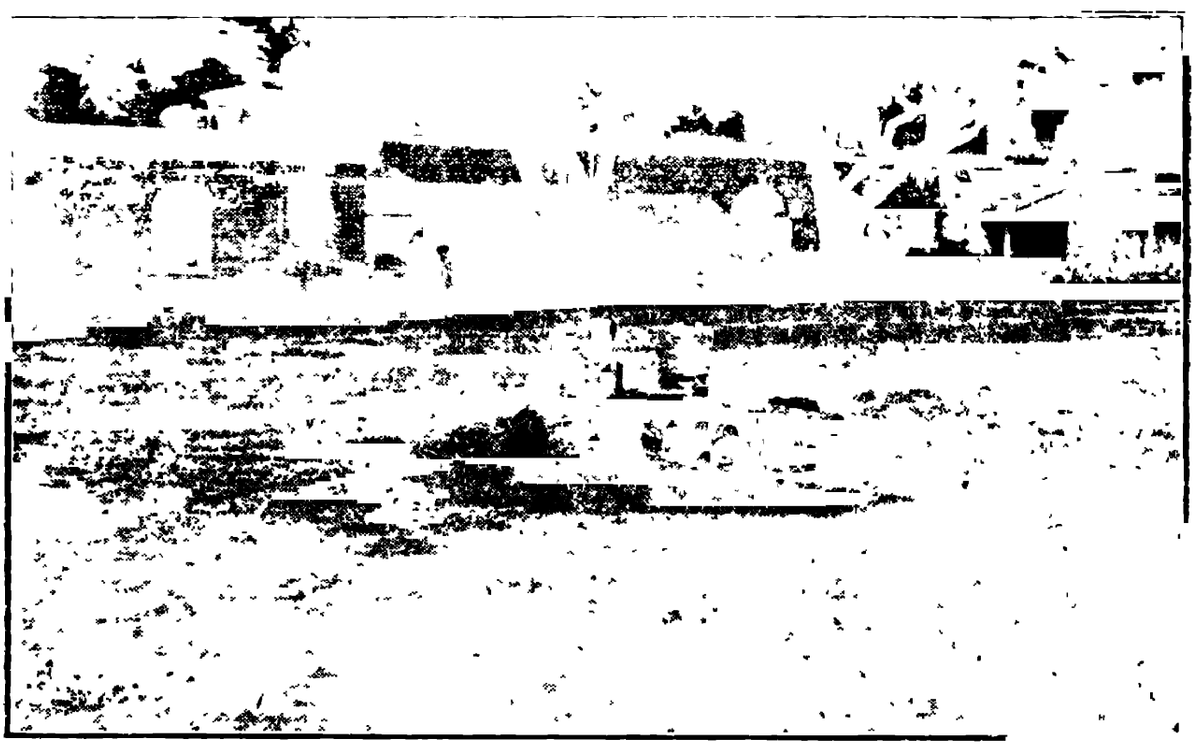

تلدار توپ چلانا سیکھ رہے ہیں

انگریز اور ہندوستاني افسروں کي ایک ٹولي

بلقان میں اتحادیوں کی فتح عظیم

بلغاریہ نے ہتیار ڈال دیئے

اب اِس کے بعد کیا ہونے والا ہے

اِس نقشہ سے مشرقی محاذ میں ہمارے دشمن کو تباہ کر دینے والی فتوحات کا اظہار ہوتا ہے

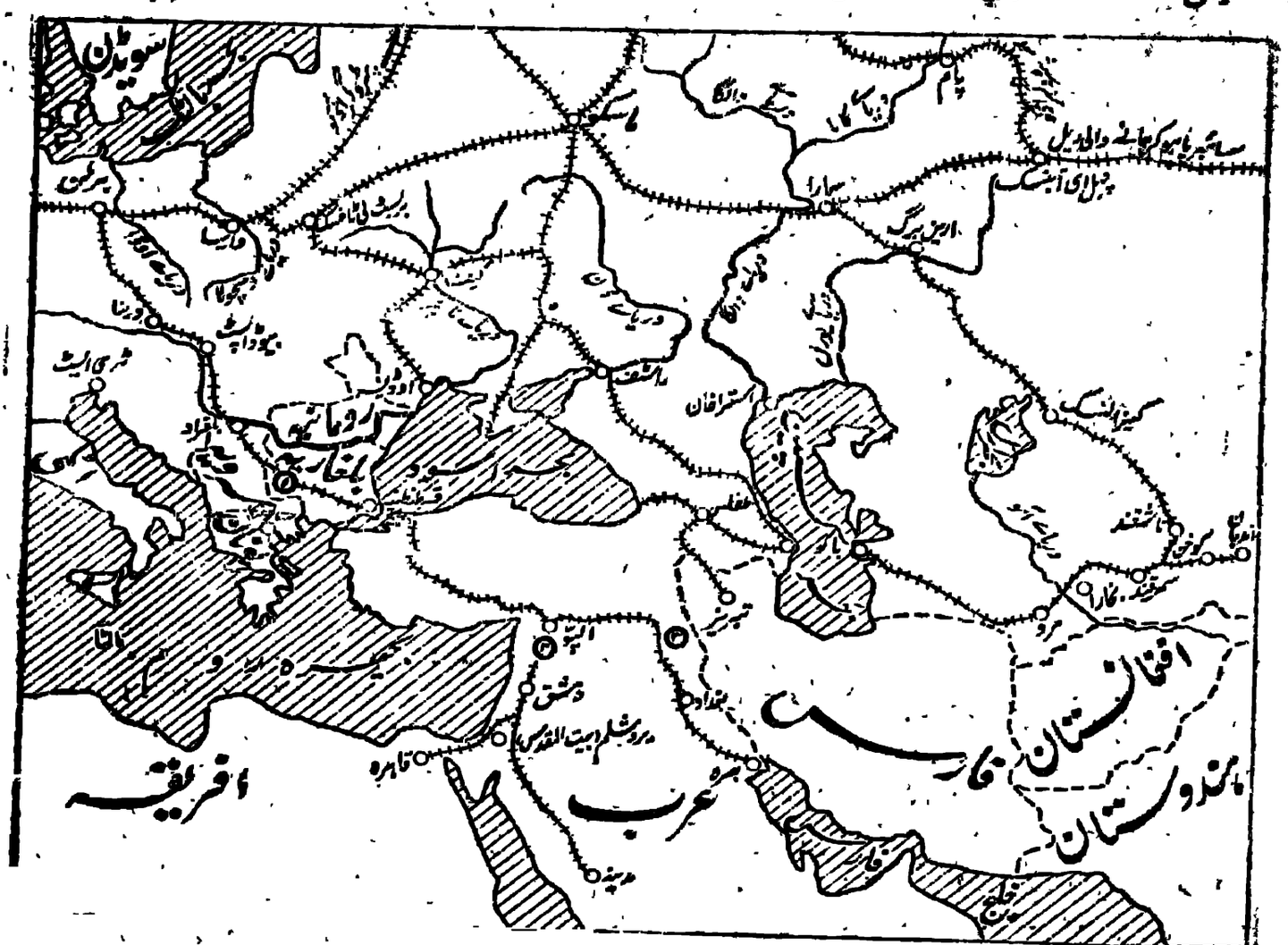

(۱) مشرقی جرمنی خط جو قسطنطنیہ اور بلغاریہ کے درمیان واقع ہے اُس کو جنرل دسھرے کی فوج نے توڑ دیا

(۲) جنرل اڈان بی کی فاتح فوج | (۳) جنرل مارش کی فاتح فوج

ہفتہ گذشتہ میں ہم نے ایک خاص خبر اپنے پرچے میں درج کی تھی — یہہ خبر اُس وقت درج کی گئی تھی جبکہ پرچے چھپکر تیار ہونے والا ہی تھا — اِس خبر سے آپ کو معلوم ہوا ہوگا کہ ہماری فوجوں نے بلقانی محاذ جنگ پر بلغاری فوجوں کو تباہ کر ڈالا اور بلغاریوں نے بلا کوئی شرط پیش کئے ہوئے ہم سے صلح کی التجا کی تھی •

ہم نے ذیل کی شرطوں پر بلغاریہ کی درخواست صلح منظور کرلی ہی —

(۱) سب بلغاری سپاہی یا تو ہتیار ڈال کر اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے جاویں یا ہمارے طرفدار ہوکر دشمنوں سے لڑیں •

(۲) بلغاری اُن سب سربی اور یونانی علاقوں سے اپنا قبضہ اُٹھالیں جن پر کہ اُنھوں نے آج تک قبضہ کر پایا ہی •

(۳) تا اِختتام جنگ (لڑائی ختم ہونے تک) بلغاری اپنی تمام ریلوں کا پورا پورا اِنتظام و اختیار ہمارے سپرد کردیں اور ہم کو بلغاریہ کے ہر ہر ایسے مقام پر قابض ہوجانے دیں جن کو لڑائی جاری رکھنے کے لیئے ہم اپنے قبضہ میں رکھنا ضروری سمجھیں •

اِن شرطوں کے معنی کیا ہیں ؟ اِن شرطوں کے معنی سمجھنے کے لیئے ذرا آپ یورپ کے دکھن پورب حصہ کے نقشہ کو ملاحظہ فرمائیے — یہہ نقشہ اِس

پہنچ میں دوبارہ دیا گیا ہی - ملحقہ کرلے پر آپ کو پتہ لگ جائیگا کہ ان شرطوں سے جرمنی کا یورپی خواب ہوا ہوجاتا ہی - ان شرطوں کے معنی یہہ ہوتے ہیں کہ ہم اُس ریلوے لائن کو بغداد اور قسطنطنیہ کے درمیان قطع کردالتے ہیں (کاٹ ڈالتے ہیں) جو کہ برلن — بیزنطیم — بغداد اور بصرہ سے ہوکر جاتی ہی یعنی ہم اُس خاص وسیلہ آمد و رفت کو مسدود کردیتے ہیں (بند کردیتے ہیں) جو کہ ترکی افواج (فوجیں) اور اُن کے رفیق جرمنوں کے درمیان ہی *

اب اگر جرمن ترکوں کی مدد کرنا چاہیں اور مدد پہنچانے میں کچھہ بھی آسانی درکار ہو تو صرف رومانیہ یا بحر اسود کی راہ سے مدد پہنچا سکتے ہیں *

چونکہ بلغاریہ جنگ سے کنارہ کش (الگ) ہوگئی ہی اِس لیئے اب رومانیہ بھی اِس بات کی سر توڑ کوشش کریگی کہ اپنے فاتح جرمنوں کے پنجے سے نکلکر ہمارے ساتھہ ہو جاے یا کم سے کم رومانیہ ہوکر ترکی جانے والی جرمن فوج اور جرمن گولہ بارود کی آمد میں جتنی مشکلات پیدا کرسکے کر دے — صرف اتنا ہی نہیں بلکہ بلغاریہ کی کنارہ کشی سے ہمارے لیئے یورپ ہوکر ترکی پر حملہ کرنے کا دروازہ کھل جاتا ہی اور ترکی کی حالت بالکل ہی خطرناک ہوجاتی ہی کیونکہ جنرل ایلن بی کی فلسطین والی فتح سے ترکی کی حالت پہلے ہی سے خطرناک ہو چکی ہی — اُس کے علاوہ بلغاریہ کی شکست کی وجہہ سے سرویہ کا اِس قدر علاقہ فوراً ہمارے قبضہ میں آجاتا ہی جس پر کہ ہم بلا کسی فوج کے قبضہ رکھہ سکتے ہیں *

سرویہ پر ہمارا قبضہ ہوجانے سے وہ آسٹری فوج جو کہ بحر ایڈریاٹک اور سرویہ کے درمیان ہی بڑے خطرے میں پڑ جائیگی — یہہ فوج البانیہ — مانٹینگرو — بوزنیا ہرزیگوانیہ — ڈالمیشیا — بازینہ اور بحر ایڈریاٹک کے تمام پوربی ساحل کے علاقوں میں کرنیولا تک پھیلی ہوئی ہی — آسٹریوں اور ترکوں دونوں کی فوجیں فوراً سراسر خطرے میں پڑجاتی ہیں اور ہم سفرتی محاذ جنگ کے اُن حصوں سے ایسی ہی عمدہ اور بڑی خبروں کے پانے کی اُمید رکھہ سکتے ہیں *

ہمیں یقین ہی کہ جنرل قسہرے صرف گذشتہ چند ہفتوں کی بڑی بڑی فتوحات ہی پر قناعت نہ کر بیٹھینگے بلکہ کل سرویہ کو اور بلغاریہ کے اُن سب حصوں کو اپنے قبضہ میں لانے کی کوشش کرینگے جو کہ جنگی نقطہ خیال سے ضروری ہیں - غالباً جنرل قسہرے ترکی پر اُتر پچھم کی طرف سے اور آسٹریا پر پورب کی طرف سے حملہ کرنے کی بھی تیاری کرینگے اور حتی المقدور دریاے قانیوب تک پہنچنے کا بھی موقع تلاش کرینگے *

مگر اِس میں کوئی شک نہیں کہ ہم کو فوراً ہی بہت زیادہ اُمید نہ کرلینا چاہیئے - اول تو ہم یہہ نہیں جانتے کہ جنرل قسہرے کے زیر کمان کتنی بڑی فوج ہی - فوج کے بڑی یا چھوٹی ہونے پر بہت کچھہ منحصر ہوتا ہی - اگر اُن کے پاس کافی فوجیں ہیں تو وہ کیا کرسکتی ہیں اِس کی کوئی حد نہیں ہیں - اطالیہ کے پاس ایک بڑی فوج ہی اور جنرل قسہرے یا شیہہ اطالیہ کی کمک پر بھروسہ رکھہ کر اپنی حرکات کا فیصلہ کرسکتے ہیں - اطالیہ میں موجودہ آسٹری سپاہیوں پر حملہ کرکے یا بلقانی میں کمک معظم (بڑی مدد) بھیج کر یا اُن دونوں طریقوں سے اطالیہ ہماری مدد کرسکتی ہی — اگر اطالوی اُن آسٹری فوجوں پر حملہ کرینگے جو کہ اُن کے کچھہ حصہ ملک پر قبضہ کیئے ہوئے بیٹھی ہیں تو نتیجہ یہہ ہوگا کہ سرویہ میں اپنے ضروریوں کی حفاظت کرنے کے لیئے آسٹروی اطالیہ سے زیادہ فوج نہ بھیج سکینگے *

جنرل قسہرے کو وقت اور موسم کی دقتیں بھی پیش آئی ہیں - بلقانی پہاڑوں میں جاڑے کے دنوں میں ایک بڑی فوج کی نقل و حرکت (فوجوں کا ایک جگہہ سے دوسری جگہہ جانا) قریب قریب ناممکن ہوجاتی ہی - جو کچھہ وہ کرنا چاہتے ہوں اُس کام کا ایک بڑا حصہ آیندہ کے پانچ یا چھہ ہفتوں میں ضرور ہوجانا چاہیئے - جنرل قسہرے کی اب آیندہ حرکت پر بڑی ہی دلچسپی سے لوگ نگاہ رکھینگے *

ہمیں اُمید ہی کہ جرمن اور آسٹری جتنی فوج روانہ کرسکینگے وہ سب بلقان میں ہماری آڑ آگے کی پیش قدمی روکنے کے لیئے بھیجینگے اور حتی المقدور اِس بات کی کوشش کرینگے کہ بلغراد — سرویہ اور قسطنطنیہ والی ریل پر ہمارا قبضہ نہ ہونے پاوے — وہ اِس بات کی بھی حتی المقدور کوشش کرینگے کہ ہم اپنی پیش قدمیوں سے بحر ایڈریاٹک کے اُن بندرگاہوں کو خطرہ میں نہ ڈال سکیں جو کہ آسٹریا کے قبضہ میں ہیں اور اِس بات کی سر توڑ کوشش کرینگے کہ رومانوی اُن کے برخلاف سرکشی کرکے پھر سے ہمارے رفیق نہ بن جائیں *

کیا اِن سب اغراض کو پورا کرنے کے لیئے دشمنوں کے پاس کافی سپاہی ہیں ؟ ہمارا خیال تو یہہ ہی کہ اُن کے پاس اِتنے سپاہی نہیں ہیں اور ہم اُمید کرتے ہیں کہ بلقان سے خوش خبریوں کے آنے کا سلسلہ جاری رہیگا - لیکن ناظرین کو یہہ صاف بتا دینا ہمارا فرض ہی کہ جنرل قسہرے کے سامنے کوئی آسان کام نہیں ہی — جرمنوں کے پاس ہمارے بہ نسبت بہتر ریلوے ہیں جن کے ذریعے سے اگر اُن کے پاس کافی فوج ہو تو وہ بہ آسانی کسی خطرے میں پڑے ہوئے مقام پر کمک پہنچا سکتے ہیں — وہ ہمارے بہ نسبت زیادہ تیزی سے بلغاریہ اور دوسرے مقامات پر فوج پہنچا سکینگے مگر یہہ بھی خیال رہے کہ ہمارے سپاہی اِس وقت انتخاب سپاہی ہیں اور اُن کو شکست دینا ذرا تیزی کا کام ہی — جرمن اور آسٹروی اُن کہنہ پر رُکے اُنہا رہے ہیں اور اپنی شکست کا اُن کو علم بھی ہی *

یہہ سب باتیں ہمارے مفید ہیں — اب آیئے اِس مضمون کو ختم کریں — ہماری درخواست یہی ہی

کی لڑائی بلغاری محاذ جنگ کی باتوں کو اچھی طرح سمجھنے کی خوب توجیہ کریں - دیکھیئے اطالیہ کی محاذ سرویہ کے ساتھ کیا ہی اور بلغاریہ و رومانیہ پر کرکی کے تعلقات کیا ہیں - کسورو کا میدان جنرل ڈسپرے کے زیر اثر ہی اور اس کا قبضہ دریائے استروما کی گھاٹی پر ہے - اب جنرل ڈسپرے کی پیش قدمی کس طرف ہوگی؟ کیا دریائے ڈنوب کی طرف شاہراہ پر دھاوا ہوگا؟ کیا بحر ایجیئن کی طرف کوچ ہوگا یا صوفیہ اور قسطنطنیہ والی ریل کی طرف؟ کیا بحر ایجیئن کے آخری ساحل سے ہوتے ہوئے قسطنطنیہ کی طرف رخ ہوگا؟ •

ہر چہار طرف کوچ ہوگا؟ یا ان میں سے کسی ایک طرف؟ ہم کو کچھ انتظار کرنا پڑیگا کیونکہ ان سوالات کا جواب اس بات پر منحصر ہی کہ جنرل ڈسپرے کے زیر کمان کتنی بڑی فوج ہی •

عالمگیر جنگ

۱۱ — مارن کی لڑائی

دس دنوں تک فرانسیسی و انگریز دونوں پیچھے ہٹتے رہے اور دشمنوں کی ایک بڑی تعداد اُن کا تعاقب کرتی رہی (پیچھا کرتی رہی) - دشمن ان دونوں کو شکست فاش دینے کے لیئے کافی مضبوط تھا - گو دشمن سے تعاقب کیئے جاکر پیچھے ہٹنا ایک مضحک کام تھا اس پر بھی ہمارے (انگریز اور فرانسیسی) سپاہی ہمیشہ پلٹ پلٹ کر دشمنوں سے لڑتے ہی جاتے تھے •

اس لڑائی میں بہت سے بہادرانہ کام بھی انجام دیئے گئے - شاید سب سے خوشگوار قصہ یوں ہی - تھکے ہوئے اور پیاسے سپاہیوں کی ایک کمپنی نے کچھ پانی ڈھونے والے قلیوں کو دیکھا - پس پھر کیا تھا - سب کے سب سپاہی پانی پینے کے واسطے دوڑ پڑے - وہاں ایک ڈاکٹر نے کہا " یہ پانی زخمیوں کے لیئے ہی " اس پر سپاہیوں نے جواب دیا " جناب آپ بجا فرماتے ہیں - ہم کو پہلے معلوم نہ تھا کہ یہ پانی سپاہیوں کے لیئے ہی " - اتنا کہہ کر اُن سپاہیوں نے اپنی راہ لی اور پانی کا ایک قطرہ بھی نہ گرا - لڑائی کے دوسرے مقامات پر ہمارے سپاہی آخر دم تک اپنی اپنی توپوں کے پاس جمے رہے •

جب برلن میں خبر پہنچی کہ برطانوی اور فرانسیسی سپاہیوں کو پیچھا دیکھتا پڑا اور جرمن و اُن کے رفیقوں کے قبضے میں ایک ایک کرکے بہت سے قلعے آگئے تو وہاں بہت ہی خوشی منائی گئی •

دریں اثناء (اس بیچ میں) بلجیئم میں بہت سے مہیب (خوفناک) واقعات ہو رہے تھے - فلیمش جرمنوں نے لووین نامی شہر اور وہاں کی یونیورسٹی کو جلا کر زمیں دوز کردیا تھا - گرد و نواح کے سب گاؤں میں بجز سونے کی تصویر کے اور بجز گھومنے والی شراروں کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا •

فرانسیسی گورنمنٹ نے پیرس چھوڑ دیا تھا - لاکھوں شہری ناچار ہوکر شہر سے بھاگ گئے تھے - قیامت کا سامنا تھا •

فرانسیسی دارالسلطنت سے جرمن لوگ دس میل کے فاصلے پر تھے - اس طور پر پیچھے ہٹتا دس روز تک جاری رہا •

فرانسیسی قلعہ وبرقون اور پیرس کے درمیان والے خطہ کی طرف ہٹ رہے تھے (یہ مقامات نقشہ میں ملاحظہ کیجئے) اور انگریز پیرس کی طرف ہٹ رہے تھے •

پیچھے ہٹنے کو شکست سے منسوب کرنا سخت غلطی ہی - بلا شک لڑائی بہت ہی مہیب شی ہی مگر بعض باتوں کے لحاظ سے اچھی خاصی بازی ہی - مثلاً اکثر ایسا ہوتا ہی کہ پہلوان کچھ پیچھے اس غرض سے ہٹ جاتے ہیں کہ اپنے مقابل پر یکایک ٹوٹ پڑیں - اس دس دن والی لڑائی میں بھی ہماری تھوک یہی غرض تھی •

(۱) نامور پر قبضہ کرلینے کے بعد جرمنوں کی ایک بڑی فوج نے فرانسیسیوں اور انگریزوں پر یکایک حملہ کردیا اس وجہ سے جرمنوں کو دم بھر جنگی برتری حاصل ہوگئی تھی - (۲) چونکہ فرانسیسیوں اور انگریزوں کا وہ پہلو جس پر حملہ ہوا بہت کچھ کمزور تھا اس وجہ سے سوائے اس وقت تک پیچھے ہٹنے کے اور کوئی چارہ نہ تھا جب تک نہ ہم لوگ دشمنوں کو برابری کے نہ ہوگئے اور جب تک کہ ہمارے سپاہیوں نے اپنی مار نہ ہونے دی اُس وقت تک پیچھے ہٹنے سے اُن کا کوئی نقصان بھی نہ تھا - اسی درمیان میں فرانسیسی جنرل کسی مقام پر ٹھہر کر دشمنوں سے لڑنے کی ترکیب سوچ رہا تھا - (۳) آخرکار دریائے مارن کے کنارے پر لڑنے کا فیصلہ کرلیا گیا (اس مقام کو آپ نقشہ میں دیکھینگے) - (۴) جرمن جنرل نے پیرس پر قبضہ کرنا چاہا مگر یہ دیکھ کر کہ ایک بڑی فرانسیسی فوج پیرس اور وبرقون کے درمیان پڑی ہوئی ہی اُس کو (جرمن جنرل کو) معلوم ہوگیا کہ پیرس کے بڑے قلعے پر حملہ کرنے کے پہلے ہی شکست اُٹھانی پڑیگی •

میرے خیال میں فرانسیسیوں کو یہ اُمید تھی کہ جرمن سیدھے پیرس کی طرف کوچ کرینگے - جرمن جنرل نے ایسا کرنا نادانی خیال کیا - اُس نے یکایک دکھن اُتر کی طرف اس غرض سے رخ کیا کہ خاص خاص فرانسیسی فوجوں کو ایک دوسرے سے جدا کرکے اُن کو شکست دے اور پھر پیرس پر قبضہ کرلے •

ممکن ہی کہ جرمن جنرل کا یہہ خیال درست ہو لیکن وہ دو باتوں سے ناواقف تھا - اول اُس کا یہہ خیال کہ کہ برطانوی فوج شکست کھاچکی ہی اور اُس کو کوئی پرواہ نہ کرنا چاہیئے ناواقفیت پر مبنی تھا - دریائے پیرس کے پیچھے ایک دوسری فرانسیسی فوج موجود تھی اِس فوج کی موجودگی سے یہہ جرمن جنرل ناواقف تھا *

اب فرانسیسی جنرل کی بات سنیئے - وہ اوانسیسی فوج جس کی موجودگی کا جرمنوں کو علم نہ تھا یکایک نمودار ہوئی اِس وجہہ سے جرمن فوج کے کچھہ حصے کو پیچھے ہٹکر اِس نئی فرانسیسی فوج سے مقابلہ کرنا پڑا - انگریزوں نے دشمنوں کے بازو پر حملہ کیا - پھر کیا تھا - گمراہست میں بجائے فرانسیسی فوجوں کو آپس میں جدا کردینے کے جرمن فوجیں خود ہی آپس میں جدا ہوگئیں اور بیچ میں ایک بڑا میدان خالی ہو گیا - فرانسیسی جنرل فوش نے اُسے فوراً دیکھہ لیا اور اُس خالی جگہہ میں اپنی فوج لیکر دوڑیا - جرمنوں نے یہہ دیکھہ کر کہ جال میں پھنس گئے ہیں مجبوراً پیچھے ہٹنا شروع کیا کیونکہ ایسا ہی کرنے میں اُن کی خیریت تھی *

پس اِس بار جرمنوں کو پیچھے ہٹنا پڑا - نہ تو جرمن فرانسیسی فوجوں کو برباد کرسکے اور نہ انگریزوں کو ہرا سکے - پیرس دشمنوں کے پنجے سے بچ گیا *

یہہ موقع اِس عالم گیر جنگ کے بڑے بڑے موقعوں میں سے تھا اور عالبا یہہ موقع اِنسانی تواریخ کے بڑے بڑے موقعوں میں سے بھی تھا - اِس کے قبل جرمنوں کو فوری فتحیابی نے خواب نظر آرہے تھے - دریائے مارن سے جرمن پیچھے ہٹائے گئے اور فوری فتحیابی کے بجائے اُنہیں نظر آنے لگا کہ لڑائی برسوں جاری رہیگی - ایسا ہی ہوا اور جرمن اپنے مقصد میں اب تک ناکامیاب رہے *

اِس وقت بھی اِس لڑائی کی اہمیت کا اندازہ کرنا مشکل ہو جاتا ہی - اِس معرکہ کے بیشتر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہر کہیں جرمنوں ہی کی جیت ہوگی - لیکن فرانسیسی ہی علم جنگ کو حاصل کرنے میں فضول نہیں لگے ہوئے تھے - اُن کو معلوم تھا کہ فوج کو بچا رکھنے اور اُس کو عین موقع پر کام میں لانے سے کیا نفع ہوتا ہی - سپاہیوں کی ہمتیں پست نہ تھیں بلکہ واقعی بات تو یہہ ہی کہ اُن کی ہمت پر قبضہ پانا ناممکن تھا - پیچھے ہٹنے کے وقت انگریز سپاہیوں کو یہہ خیال ہرگز نہ تھا کہ ہماری ہار ہوئی ہی - وہ ایک اچھے موقع اور وقت کا اِنتظار کرتے رہے جبکہ دشمنوں سے لڑنے کا اچھا موقع ہو - دریائے مارن پر اُن کو موقع ملا اور دریائے مارن کی لڑائی کا ایک بڑا نتیجہ یہہ ہوا کہ جرمنوں کو بھاگنا پڑا - جرمن انگریزوں کو بہت حقیر سمجھتے تھے لیکن اب اُن کو پتہ لگ گیا کہ حقیر فوج بھی اِتنی دیر تک لڑسکتی ہی - جرمنوں کو یہہ بھی خیال تھا کہ فرانسیسی اُن کو نہ روک سکینگے لیکن پیرس نے اُس طرف سے ایک نئی فوج آ دھمکی - یہہ معرکہ جنگ شروع ہونے کے ایک ہی مہینے بعد ہوا تھا اور اِسی میں دونوں طرف کی خاص خاص فوجوں پہلی بار مقابلے میں آئی تھیں - پرشینوں (جرمنوں) کو کھلی کی پہلی بازی ہارنی پڑی *

گو یہہ معرکہ جنگ شروع ہونے سے ایک ہی مہینہ بعد ہوا تھا اور اُس کے بعد یہہ عالمگیر جنگ چار برس سے آج تک جاری ہی تاہم اِسی معرکے سے ظاہر ہوگیا تھا کہ جنگ کا خاتمہ کس طرح پر ہوگا کیونکہ فرانسیسیوں کو "وقت" کی ضرورت تھی اور "وقت" اُنہیں مل گیا تھا *

آپ کو معلوم ہی کہ فرانسیسی اور انگریزی فوجیں جوکہ بہت چھوٹی تھیں اپنے زیادہ طاقتور جرمن فوجوں کو کیوں ہرا سکیں ؟ - ایسا کئی وجہوں سے ہوا - پہلے بلجیئنوں نے جرمنوں کو روک رکھا - یورپ میں بہت دور روسیوں نے جرمنوں پر حملہ کیا اور کئی بار آسٹریوں کو ہرایا اِس وجہہ سے جرمن اپنی سب فوجوں کو فرانس کے خلاف نہ بھیج سکے - انگریز بہادری سے لڑے - فرانسیسیوں نے اِرادہ کرلیا تھا کہ مرجائینگے لیکن سر تسلیم خم نہ کرینگے اور آخیر دم تک اپنے ملک کی محافظت کرینگے - فرانسیسی افسروں نے تعصب خیز ہوشیاری دکھلائی اور شاید جرمن اپنے کو اپنا قابلیت سے زیادہ قابل سمجھے ہوئے تھے *

جرمنوں کے ہار کی یہہ بھی کوئی ٹھیک وجہہ نہیں معلوم ہوئی کیونکہ اُن کی فوجوں کی طاقت بہت بڑھی چڑھی ہوئی تھی - میرے خیال میں تو ایک ہی وجہہ ہی اور وہ یہہ ہی کہ فرانسیسی دیوم کی حمایت میں اور جرمن دیوم کے خلاف لڑ رہے تھے لہذا جرمنوں کی ہار ہوئی *

تجارت پیشہ ہندوستانی اور قرضہ جنگ

بڑے بڑے تجارت پیشہ لوگ اور دوکاندار اور چھوٹے چھوٹے تاجر لڑائی میں مدد دینے کے لیئے کیا کر رہے ہیں - بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہہ لوگ فقط غلہ اور کپڑے کی قیمتیں بڑھا بڑھا کر اپنی جیبیں بھر رہے ہیں - نوٹ بھنانے میں کمیشن لے رہے ہیں - نفع اُٹھانے کے لیئے روپیہ اور سارن (گلی) گا رہے ہیں - سارن خرید کرکے جمع کر رہے ہیں - کہا جاتا ہی کہ وہ نفع اُٹھا کر کیش سرٹیفکیٹ بھی خرید لیتے ہیں - جاہلوں کو دھوکا دیتے ہیں اِس وجہہ سے کہ یہہ کیش سرٹیفکیٹ ڈاکخانے میں پیش کرکے اصلی روپیہ مع سود مل سکتا ہی - یہہ جھوٹی افواہیں مشہور کرتے ہیں - میں نے سنا ہی کہ سہارنپور کے ضلع میں بعض اسپر آدمی معماروں کو بلا کر پکی کوٹھیاں بنوا رہے ہیں - اِن کے اُوپر پانی کی سلیں رکھی جارہی ہیں - اِن کے اندر روپیہ رکھہ کر اوپر سے مٹی کوٹ دیتے ہیں جس میں روپیہ چھپا

... لوگ قرضہ پر روپیہ معاف کرکے اصل ... روپیہ کے بیس اور روپیہ پر دیتے ہیں - امیر آدمی ... جاتے اور قرضہ مرتے دموں کو اپنی حمالان ... ان لفظوں کے مخاطب کل تجارت پیشہ ... نہیں ہیں - ان میں سے بعض مشہور ... ایسے بھی ہیں جن کی ایمانداری کی ... نہایت اعلیٰ درجہ کی ہے اور قرضوں ... کو ادا کرنا چاہتے - اندور کے سیٹھ سرچند چند کا ... کاروبار عطہ ایک کروڑ روپیہ قرضہ جدگ عظیم ... بنکار رہنے اور تجارت پیشہ قرضہ کے لیئے باعث فخر ... ہوگا - نام سے قرضہ ہی بمبئی کے راجہ موتی چند ... سی آئی ای کو - بیش بہا مثال بھی موجود ہی - ... مگر پھر بھی میرا خیال ہی کہ تجارت پیشہ قرضوں کا ... بہت بڑا حصہ اس ملک میں موجود ہی جو قرضہ ... جنگ کے معاملہ میں پوری طرح اپنا حق ادا نہیں ... کر رہا ہی - اس کا اثر سارے قرضہ کے نیک نامی پر ... پڑ رہا ہی - مجھے امید ہی کہ تمام وہ لوگ جنھوں ... اپنے قرضہ کی نیک نامی عزیز ہی فصر همت چست ... باندھینگے اور اپنے قرضہ کی نیک نامی پر دھبہ نہ آنے ... دینگے - کیا وقت پھر ہاتھہ نہیں آتا اب بھی وقت ... ہی - گو خاص قرضے کی میعاد ختم ہو گئی ہی ... تو بھی "وار بانڈ" اور "پوسٹ آفس کیش ... سرٹیفکیٹ" خرید سکتے ہیں - وہ اپنا ضرورت ... سے زائد روپیہ قرضہ جنگ میں لگا سکتے ہیں اور اپنی ... رقم محفوظ اس طرح پر قائم رکھہ سکتے ہیں - ان ... کے اختیار میں ہی کہ تمام سونے چاندی کے زیور جو ... ان کے پاس رہن رکھے گئے ہیں اور جو میعاد گذر جانے ... کی وجہ سے ان کے ہو چکے ہیں بیچ ڈالیں - وہ اپنی ... ضرورت سے زائد سونے چاندی کے زیور علیحدہ کروالیں ... اس وجہ سے کہ اس وقت دام بہت اچھے ملینگے - ... اگر وہ زیور روکے رکھینگے تو وہ منافع جو آج حاصل ... ہوسکتا ہی کبھی حاصل نہ ہوسکیگا •

صلح ہو جانے پر یہہ موقع ہاتھ سے نکل جائیگا اس وقت روپیہ اور سونا اور ہر قسم کے سونے چاندی کی قیمت اتنی زیادہ ہی کہ آج سے کئی سال پہلے کبھی نہ تھی - اس قیمت کا گھٹ جانا ممکن ہی •

چھوٹے چھوٹے ساہوکار اپنی رقم محفوظ کس طرح رکھتے ہیں - یا تو اپنے گھر کے اندر گاڑ دیتے ہیں یا اس سے اپنی بیٹی بیٹیوں کے لیئے زیور بنوا دیتے ہیں یا جب وہ معتبر مہاجن سمجھتے ہیں اس کے پاس جمع کردیتے ہیں - انہیں یاد نہیں رہتا کہ کبھی یہہ بات ممکن ہی کہ چور اور ڈاکو رات کو آئیں اور ساری جمع جتھا اٹھا لے جائیں - یا ان کا مہاجن بنکارک دیوالہ ہوجاے - گو کہ یہہ باتیں ان کے تجربے میں ضرور آچکی ہیں •

اس کا علاج آسان ہی - روپیہ کیش سرٹیفکیٹ اور وار بانڈ میں لگایا جاسکتا ہی - ہر ڈاکخانہ یا خزانہ کے دریعہ سے یہہ بات آسانی سے ممکن ہی - سب مشہور روپیہ والے اس بات کو جان چکے ہیں کہ اس سے زیادہ منافع دینے والا دنیا میں کوئی کار و بار نہیں ہی - کسی ملک میں ایسے ان دین پر اتنا سود نہیں ملتا - دوسرے ملکوں نے جتنا قرضہ لیا ہی اس کے مد نظر میں گورنمنٹ آف انگلینڈ کا قرضہ ادا کم ہی کہ کوئی مثال ہی نہیں اور منافع کا حساب کرنے پر جو روپیہ سیکڑہ سے زیادہ ٹھہرتا ہی ایسی معاملت کے لیئے نہایت ہی اچھا منافع ہی - اس کار و بار کی صانعت سارے ہندوستان کی موجودہ اور آیندہ آمدنی ہی - بازار کی بے بنیاد خوبی سے قطع نظر کرکے اس معاملت میں کوئی خطرہ نہیں ہی •

پھر بھی کہا جاتا ہی کہ ہندوستانی بیوپاریوں کی رقم محفوظ ایسی ہونا چاہیئے جو ہر وقت انہیں مل سکے - اس کا جواب یہہ ہی کہ ڈاکخانے کے سرٹیفکیٹ بیچ ہونے کے وقت تک کا سود ملاکر اسی وقت تک اصل مع سود واپس مل جاتا ہی - کسی دوسری جگہہ روپیہ لگانے میں نہ اتنا فایدہ نہ اتنا منافع •

اس کے علاوہ ایک اور فایدہ یہہ بھی ہی کہ موجودہ قرضہ جنگ پر کوئی انکم ٹیکس نہیں ہی - روپیہ لگانے والوں کے لیئے یہہ ایک نعمت غیر مترقبہ ہی - اب وقت آگیا ہی کہ ہندوستانی بیوپاری اور دوکاندار اپنا فرض سمجھیں - اپنا دھم چوڑیں اور الگ الگ نہ رہیں - انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اس ملک کے روپیہ والے لوگوں کا فایدہ برطانوی سلطنت میں سب سے زیادہ ہی اور برابر قائم رہتا ہی - ضرورت اسی بات کی ہی کہ ہماری تازہ فتوحات (فتح) کی خبریں پڑھی جائیں اور بازار کی افواہوں اور جھوٹی باتوں پر توجہہ نہ کی جاے - اس بات پر یقین رکھنا چاہیئے کہ وہم کی کوئی وجہہ نہیں ہی اور یہی وہم روپیہ جمع کرتے وقت ہندوستانی تجارت پیشہ لوگوں کی راہ میں حائل ہوتا ہی - سمجھداری اور اعتبار ہی ایک شاہ راہ ہی جس پر چلنے سے یہہ لوگ اپنے ملک والوں کی ہمدرد اور نفرت سے بچ سکتے ہیں اور اسی ذریعہ سے وہ سلطنت کے سمجھدار اور خیرخواہ رعایا بن سکتے ہیں •

اب ان سب کو بیدار (جاگنا) ہونا چاہیئے •

تیج سنگھہ خالصہ فوج میں بھرتی ہوتا ہی

(۳) گذشتہ سے آگے

کچھ دنوں تک ہمارے دوست تیج سنگھہ کو بہت مزا آرہا - اس کو اتنا کام کرنا تھا اور اتنی نئی باتیں سیکھنی تھیں کہ گویا وہ سب کام اور باتیں ورزش ہی تھیں - اس کو کبھی تھکاوٹ نہ ہوتی تھی - اس کے ساتھی اس کی ایسی اچھی مدد کرتا رہا کہ ایک ہی مہینہ میں تیج سنگھہ کو معلوم ہوگیا کہ اب وہ کنوئیں پر دوسرے لوگوں سے بندوق اور گولیوں اور اس قسم کی اور چیزوں کی نسبت اس خوبی کے ساتھہ گفتگو کرسکتا ہی گویا وہ بہت برسوں سے سپاہی کا کام کر رہا ہی -

یہ سب کام تیج سنگھ کو کھیل معلوم ہوتے تھے اور کوں نہ معلوم ہوتے گاؤں میں اُس کو تمام دن سخت دھوپ میں کام کرنا پڑتا تھا - جوتائی نڑائی بوائی اور کٹائی وغیرہ کے کاموں میں اِس قدر مشغول رہنا پڑتا تھا کہ دم لینے کی فرصت نہ ملتی تھی - خواہ کوئی موسم ہو - اُن سب کاموں کے مقابلے میں تو فوج کے کام بالکل کھیل تھے اور فوجی کام تیج سنگھ کو "کام" نہ معلوم ہوتے تھے - دو گھنٹہ صبح اور دو گھنٹہ شام اُس کو پریڈ پر رہنا پڑتا تھا - اپنے دوستوں سے ملاقات کرنے اور اُن سے اپنے پیارے گاؤں کی بہت بات چیت کرنے کا کافی وقت ملتا تھا - اِس کے علاوہ بہت سے کھیل کود میں شامل ہونے کا موقع بھی تھا - اس نے بہت جلد فٹ بال اور ہاکی کا کھیل سیکھ لیا - اِن کھیلوں میں وہ اتنا ہوشیار ہوگیا کہ ایک مرتبہ کمانڈنگ افسر نے خود اُس کا ماتھہ تھپک کر کہا کہ اگر تم اسی طور پر ترقی کرتے جاؤگے تو سال بھر کے اندر ہی تم رجمنٹ کی اول ٹیم میں داخل کرلئے جاؤگے - یہ کمانڈنگ افسر بھی اِن سب کھیلوں کو خود کھیلا کرتا تھا - ایک روز ایسا ہوا کہ کسی دوسری رجمنٹ سے ہاری بدی گئی اور چونکہ تیج سنگھ کی رجمنٹ کا ایک کھلاڑی بیمار ہو گیا تھا اِس لئے اس کی جگہہ پر تیج سنگھ لیا گیا - اب تو تیج سنگھ یہہ خیال کرکے کہ میں صرف چند ہی مہینوں میں رجمنٹ کی ٹیم کی طرف سے کھیلنے کے قابل ہو گیا ہوں اپنے پر بہت نازاں ہونے لگا - اُس نے ایک مفصل سے زیادہ لمبے چوڑے خط میں اپنے بابا کو یہہ سب باتیں لکھیں *

" اُس نے اپنے بابا کو لکھا " اِس کہنے سے میری غرض یہہ دکھانے کی ہی کہ تیج سنگھ فرصت کے وقت بیکار نہ رہتا تھا - وہ ہر روز رجمنٹ والے اِسکول میں جاتا تھا اور مدرس سے لکھنا پڑھنا سیکھتا تھا - رجمنٹ کی دوسری تعلیموں کی طرح یہہ تعلیم بھی بالکل مفت دی جاتی تھی - یعنی اِس کے لئے کچھہ بھی فیس نہ دینی پڑتی تھی - لکھنے پڑھنے میں مشغول ہونے کی عقلمندی اُس وقت ظاہر ہوئی جبکہ کچھہ مہینوں بعد کمانڈنگ افسر نے کہا " اگر تم کچھہ اَور پڑھہ سکوگے تو میں تم کو قواعد سکھانے والا اُستاد بننے کی تعلیم دونگا " - تیج سنگھ نے کہا " جناب میں لکھہ پڑھہ سکتا ہوں - میں جب سے آیا ہوں لکھنا پڑھنا سیکھہ رہا ہوں " *

افسر نے کہا " شاباش ! دفتر میں چل کر میں دیکھونگا کہ تم کہاں تک لکھنا پڑھنا جانتے ہو " - افسر تیج سنگھ کو دفتر لے گیا - افسر نے جب دیکھا کہ تیج سنگھہ اُس سے بھی زیادہ اچھی طرح پنجابی لکھہ پڑھہ سکتا ہی تو اُس کو بہت ہی تعجب ہوا - افسر بولا " قبل اِس کے کہ اُستاد قواعد بننے کی تعلیم تم کو دی جاوے میں تمہارے گاؤں کو بھیجنا چاہتا ہوں تاکہ تم اپنے گھر کی خیر و عافیت اور حال چال خود دیکھہ سکو - کیا تم واپس آنے پر اپنے کچھہ اَور دوستوں کو فوج میں بھرتی ہونے کے لئے لاسکتے ہو ؟ " تیج سنگھ بولا " میرے لئے آپ یہہ کام سپرد کیجئے تو آپ کو خود ہی معلوم ہوجائیگا - اگر میں اُن کو بتلاؤنگا کہ یہاں اگر میں کیسے مزے میں ہوں اور ہر ایک شخص میرے ساتھ کس قدر مہربانی سے پیش آتا ہے تو یقین ہی کہ وہ فوراً یہاں آجائیں *

تیج سنگھ اب پورا سپاہی ہوگیا تھا - اُس کی پیٹھہ بھالے کی طرح سیدھی اور اُس کا سینہ پیتل کی طرح اٹھا ہوا تھا - تیج سنگھ کے کارنامے کا کیا کہنا ہے - یہہ سنگھہ کو معلوم نہیں - لیکن ہم یقین رکھتے ہیں کہ ایک مہینے بعد وہ بہت سے فخر کے ساتھہ اپنے دو دوستوں کو ہمراہ لایا - یہہ دونوں دوست تیج سنگھہ کی بھائی ہوئے صورت اور رجمنٹ میں اُس کی زندگی کس مزے سے کٹتی ہے اُس کا بیان سننے سے آپکو معلوم ہوگیا تھا (اُن پر اتنا اثر پڑا تھا) کہ بغیر فوج میں بھرتی ہوئے اُن کو چین نہ آتا تھا - اِن دونوں کو بھی پچاس پچاس روپئے انعام کے ملے اور اُنھوں نے بڑی عقلمندی کی کہ تیج سنگھہ کی طرح یہہ روپئے اپنے والدین کو گھر کا خرچ چلانے کے لیئے بھیج دیا *

دو رنگروٹ لانے پر کمانڈنگ افسر تیج سنگھہ سے بہت خوش ہوا - وہ بولا " میں تم سے بہت خوش ہوں کیونکہ جب سے تم آئے ہو تب سے برابر اپنا کام خوبی سے کر رہے ہو - تم نے لکھنا پڑھنا بھی سیکھہ لیا اور دو رنگروٹ لاکر تم نے سرکار کی مدد بھی کی ہے - چونکہ تمہارے کام ایسے اچھے ہوئے ہیں اِس لئے میں تم کو صوبہ قواعد سکھانے والا اُستاد بناؤنگا - کمانڈنگ افسر کا برتاؤ بھی ویسا ہی اچھا رہا جیسے کہ اُس کے الفاظ اچھے تھے - اُسی دن سے تیج سنگھہ نے قواعد سکھانے کا کام سیکھنا شروع کیا اور ایسی محنت کی کہ دو ہی مہینے کے اندر سیکھہ گیا * اِس کے بعد تیج سنگھہ کی زندگی کا سب سے قابل فخر موقع آیا یعنی ایک شام کو رجمنٹ کے حکموں کو پڑھتے ہوئے اُس کی نگاہ یکایک اپنے نام پر پڑی - ہیں ! یہہ کیا ؟ - حکم حسب ذیل تھا —

" کمانڈنگ افسر ذیل کے سپاہی کو بھالے برداروں کا نایک اور قواعد سکھانے والا اُستاد مقرر کرتے ہیں —

نمبر ۲۷۴۲ - ہاوی تیج سنگھہ "

اُس کو پڑھتے ہی مارے خوشی کے تیج سنگھہ کو کچھہ سر پیر کی خبر نہ رہی - پہلا کام اُس نے یہہ کیا کہ کمانڈنگ افسر سے گاؤں جاکر اپنے بابا کو اپنی قابلیت دکھلانے کی غرض سے اپنی کچھہ دنوں کی رخصت مانگی - رخصت فوراً منظور ہوگئی اور کچھہ دنوں کے بعد تیج سنگھہ اپنے پرانے دوست خیر سنگھہ کے ساتھہ (خیر سنگھہ کو بھی رخصت مل گئی تھی) گھر جا پہنچا - اہا ! گوجر سنگھہ کو تیج سنگھہ پر کتنا فخر ہوا - گوجر سنگھہ نے کہا - " مجھہ کو کوئی تعجب نہیں ہی - میں جانتا تھا کہ ایک کمپنی افسر بن جانے کے لئے تم ہیں لائق ہو - خوبیاں تمہیں - میں بھی تو ایک پرانا سپاہی ہوں - میں جانتا ہوں کہ کون اچھا سپاہی ہوسکتا ہی اور کون نہیں " *

اس کام کو وہ بخشا تیج سنگھ خیر سنگھ اور اتما سنگھ کے ساتھ اپنے چولے آنکن میں بیٹھا ہوا راجپوت سنگھ کے وقت کے پرانے قصے کہہ رہا تھا - تیج سنگھ جو کہ اب خود سپاہی تھا بڑے غور سے اُن قصوں کو سن رہا تھا - اُس کے بہ نسبت کوئی دوسرا زیادہ غور سے اُن قصوں کو نہ سن رہا تھا - لیکن کہانی کتنی ہی مزےدار بات کیوں نہ ہو ہر ایک بات کی حد ہوتی ہی - گوجر سنگھ پر نیند کا غلبہ ہونے لگا - سونے کے پہلے اُس نے کہا - بیٹا تیج سنگھ سنو - اگر تم برابر ہر مہینے میری مدد نہ کرتے تو ہم اور آتما سنگھ اِس سال بھوکوں مر گئے ہوتے - کیونکہ بارش نہ ہونے سے اب کی سال فصل کچھ بھی نہیں ہوئی - ہم لوگوں کو سخت دیکھ تم نے اپنے کو ایک مہربان لڑکا ثابت کر دکھایا - اب بڈھے سپاہی کی نصیحت سنو - " تمہاری شروعات اچھی ہوئی ہی - تم اب بھی تھوڑی ہمت کرو گے تو بہت جلد جمعدار ہو جاؤ گے - آیندہ ترقی صرف تمہاری ذاتی کوششوں اور لیاقت پر ہی منحصر ہی - ہمیشہ یاد رکھو کہ تم سکھ ہو اور سکھوں کے لئے عزت اور نیک نامی سے بڑھ کر کوئی دوسری چیز دنیا میں نہیں ہی - خدا اور بادشاہ کی تعظیم کرو..... اِس انگریز بادشاہ نے ملک ہند میں امن چین کر رکھا ہی ..... اپنے افسروں کی فرمانبرداری کرو - ہر ایک کام جہاں تک ہو سکے اچھا کرو - تمہارے لئے میری یہی نصیحت ہی - دیکھو بھئی ایک بوڑھے سپاہی کی نصیحت " ہیں •

مجھے بہت رنج کے ساتھ کہنا پڑتا ہی کہ بڈھے کی نصیحتوں کی اخیر بات کو تیج سنگھ نے نہیں سنا - کیونکہ وہ بڑی دیر سے سو رہا تھا اور آنے والے ہاکی ٹورنامینٹ (جو اُس کے رجمنٹ میں ہونے والی تھی) کی نسبت خواب دیکھ رہا تھا - اُس نے خواب میں پنجانوے گول کئے - (پنجانوے بالے جیتے) •

لڑائی اور بیماریاں

پہلے زمانہ کی لڑائیوں میں جن بڑے بڑے دشمنوں کا مقابلہ کرنا پڑتا تھا اُن میں سے بیماری بھی ایک بڑی دشمن ثابت ہوتی تھی - ہم یہاں کچھ ایسے اعداد پیش کرتے ہیں جن سے پتہ لگ جائیگا کہ دشمنوں کے کارناموں کی بہ نسبت فوج میں بیماری کا پھیلنا کتنا زیادہ خطرناک ہی - نپولین کے برخلاف جو لڑائیاں ہوئیں اُن میں ہمارے سپہسالار والنگٹن کے جتنے آدمی بیماری سے مرے اُن کی تعداد لڑائی میں زخمی ہوکر مرنے والوں کی تعداد سے دس گنی زیادہ تھی - ایک مرتبہ جاڑے کے موسم میں بیماری سے اتنے آدمی مرے کہ اُن کی تعداد پچھلی گرمیوں کے معرکے میں کل وجوہات سے مرنے والوں کی تعداد کی بہ نسبت زیادہ تھی •

جنگ کریمیا میں اکیس ہزار سپاہی بیماریوں کا شکار ہوئے اور صرف چار ہزار اٹھارن لڑائی میں مارے گئے - دشمنوں کے کارناموں کی بدولت اتنے آدمیوں کی جان نہیں ضائع ہوئی تھی جتنے کہ بیماریوں کا نوالہ ہوجاتے تھے - اس کو دکھانے کے لئے ہم بہت سی مثالیں پیش کرسکتے ہیں - جنوبی افریقہ کی لڑائی میں بھی ایسا ہی ہوا - یہ لڑائی آج سے بیس سال پہلے ہوئی تھی - اِس لڑائی میں زخمی ہوکر اسپتال آنے والوں کی تعداد اکیس ہزار تھی سو بائرے تھی اور بیمار ہوکر آنے والوں کی تعداد چار لاکھ چار ہزار ایک سو چھبیس تھی - اِس سے ظاہر ہوتا ہی کہ موجودہ جنگ کے پہلے والی رفتار موت لڑائیوں کی رفتار موت کے مقابلے میں صرف ڈوگنے سے کم تھی •

اب اِس موجودہ جنگ کا حال سنیئے - اِس میں اگر کسی آدمی لڑائی میں مرے تو صرف ایک آدمی بیماری سے مرا - اِس تعجب خیز تبدیلی کا سبب یہ ہی کہ فوج میں ڈاکٹری کاموں کی بہت ترقی ہوئی ہی - آج کل بڑے بڑے عالموں کی توجہ اِس طرف ہی کہ کس طرح بیماریوں پر فتح حاصل کی جائے - بیماریوں کا علاج کرنے میں بہت زیادہ ترقی کی گئی ہی اور زخمی سپاہیوں کو اچھا کرنے میں بھی بہت ترقی کی گئی ہی - حساب لگایا گیا ہی کہ پہلے زخموں میں سے آدھے اپنے زخموں کی وجہ سے مرجاتے تھے - آج کل نوے فیصدی زخمی اچھے ہوجاتے ہیں •

یہ سچ ہی کہ آج کل قتل کرنے کا ڈھب بہت ہی ترقی پر ہی لیکن زخمیوں کو اچھا کرنے اور بیماریوں کو روکنے کا ڈھب اُس سے بھی زیادہ ترقی پر ہی - اِن سب باتوں کا نتیجہ یہ ہی کہ جس قدر آدمی اِس جنگ میں شامل ہیں اُس کے اعتبار سے بہت کم لوگ مرتے ہیں - اتنے کم لوگ پہلے اگر کسی لڑائی میں نہ مرتے تھے - پہلے سب لوگ تسلیم کرتے تھے کہ گولیوں کی بہ نسبت بیماریاں زیادہ مہلک ہیں - لیکن ہم کو اپنے ڈاکٹروں — جراحوں اور سائنٹیفک دانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے - اُنہوں کے کاموں کی بدولت اب ایسا نہیں ہی کہ بیماریاں گولیوں سے زیادہ مہلک ہوں - ہم اُن کے بڑے ہی قرضدار ہیں •

پرنٹیز سرکار کی طرف سے مشرقی افریقہ کے جنگ کی بابت جو خبر شائع ہوئی ہی اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ وہاں بھی جرمن لوگ انگریزی فوج کی مدد سے ہٹائے جارہے ہیں - اُنہوں دریائے روہیوما سے بھاگنا پڑا - بھاگتے ہوئے اُنہوں بہت کچھ سامان جنگ پیچھے چھوڑنا پڑا اور اُن کے بہت سے قیدی پکڑے گئے - جرمن لوگ اب جنگلوں میں بھاگ رہے ہیں •

ہار لون

(از کوي ور اجر دھيا سنگھہ اوپادھيائے اعظمگڈھ)

آج بھي دُکھہ کے بھوں پالے پڑے • آج بھي سکھہ کے نہيں لالے پڑے
کوس چلنے کب ہميں کالے پڑے • پاؤں ميں ويسے کہاں چھالے پڑے
گھر ہمارے آج بھي اُجڑے نہيں • بے طرح ہم آج بھي بگڑے نہيں
وہ مصيبت آج بھي آئي نہيں • بدحواسي وہ ابھي چھائي نہيں
وہ بھيانک آنکھہ دکھلاتي نہيں • آج بھي ٹھوکر بُري کھائي نہيں
ہي نہيں کہرام شہروں ميں پڑا • ہي ستم چھڈا نہ گاؤں ميں گرا
چوسا بے پير اور پاپي ہے—ڑا • ہي نگلنے کو نہ منھہ کھولے کھڑا
ہيں نہيں بے چينيوں کے دل سچے • سانسوں کے بھي نہيں ڈنکے بجے
لوہھ پر لوٹيں نہاں اب بھي ڈھہيں • ہيں لہو کي بھي نہيں ندياں بہيں
آج بھي ہي گيس سے کھلتا نہ دم • ہيں نرس جتے نہيں بيٹوں ہم
بات کہتے ہيں نہيں ڈھہتے قلم • ہوں مخمل پل ميں نہ مٹي ميں ملے
ہيں دکھوں کے بھي نہيں گھر گھر گلے • ہيں نہ صدموں سے دہڑکتے دل چلے
ہي نہيں آگے ہيدموں کا پے—ڑا • دہش ہيڑوں سے نہيں اب بھي ہرا
چاہيا ہي کون بس چلتے بھلا • اِس طرح کي دہش پر آوے بلا
نا سمجھہ بھي چال کب ايسي چلے • بے طرح پھنس جاے جو اُس کا گلا
ہي گراني ہم نہ کوڑوں کي کھلي • پر اگر ياں آگ يورپ سي جلے
بے طرح پر جائيگي تو کھلبلي • بھاگنے کي بھي نہ پاوينگے گلي
اِس لوہے اب رہ گيا چارا يہي • جس طرح جيتوں مگر جيتيں سہي
سب لڑاکے جو نہيں رن پر چڑھے • جو نہ جي پر کھيل کر آگے بڑھے
ڈيت سے روپئے نہ جو اب بھي کڑھے • جو گھوڑے اب بھي نہ روپيوں کے گدھے
بھول ہوگي کون تو اِس سے بڑي • رہ سکيگي کس طرح موجھيں کھڑي
کس طرح سے منھہ دکھاوينگے بھلا • دہش والوں پر اگر آئي بلا
دودھہ پي ما گود ميں رہ کيوں پلا • دہش دُکھہ جس کے نہيں ٹالے ٹلا
ہيں نہيں سچے سروں تک وار کے • کام آئے جو نہيں سرکار کے
رہ جمع پونجي جمع پونجي نہيں • دہش نے جس کے اچھت سارست سہي
کب بھلا رہ کام کي دولت رہي • جو نہ پاس کے طرح دُکھہ ميں بہي
جو نہ آڑے آسکے اوسر پڑے • دھول ميں مل جائيں وے روپئے گڑے
اُلجھنوں ميں پڑگئي سرکار ہے • دہش کا بيڑا پھنسا منجھہ دھار ہے
پر نہ تب بھي جو ہميں جي سے لگي • جو نہ تب بھي بن سکي ہمت سگي
بھہ صحيح ہي آپ نے روپئہ ديئہ • آپ نے رنگروٹ بھي بھرتي کيئہ
پر نہ تب تک کھولي ہوگي کمر • حرمنوں کو چت سکيں جب تک نہ کر
ايک کيا سو بار جو دينا پڑے • کھودنے ہم کو پڑيں روپئہ گڑے
آچ تھور پر پڑے تو بھي نہ بل • جس طرح ہو جرمنوں کو ديں کچل
کون سا ہي ہاتھہ ميں پاور نہيں • پر لڑائي کي گئي ہي کيا کہيں
جب کبھي سرکار نے باتيں کہيں • کب نہيں وے پيار ميں ڈوبي رہيں
آپ سے جو دھن کہ ہي رہ لے رہي • سود بھي اُس پر بہت ہي دے رہي
بھاگ سے سرکار ايسي ہي ملي • رہ سکي اب بھي اگر کچھہ ہے دلي
جو نہيں جي کي کلي پوري کھلي • جو نہيں من سے کھلے تھيلي سلے
تو سکينگے آنکھہ ہم اونچي نہ کر • جائيگا سر کا سو جش سہرا اُتر
خوش رہے سرکار اپنا ہو بھلا • جات کے سر کي ٹلے سارے بلا
سود کي دن دن رہے بڑھتي کلا • دہش ايسا ہي رہے پھولا پھلا
جس رقم جس لوں جس دھن کے ديئہ • کيا ہچک ہوگي بھلي اُس کے لئے
جو نہيں تو آپ ديں جي کھول دھن • وار دہن لج دہش پر پيچھے رتن
سب طرح سرکار کے ہي جائيں بن • من رکھيں سرکار کا کر سو جتن
سب کريں جو کچھہ کہ ہو پاوے کيئہ • آپ گھوسيں سر ہتھيلي پر لئے
جلد رنگ جائيگي رن کي بدل • جائيگي بگڑي ہوئي حالت سنبھل
پايوں کي دال پاويگي نہ گل • دھرميوں کا راج ہوويگا اچل
دھوم ہوگي جرمنوں کے ہار کي • جيت ہوويگي رُتش سرکار کي۔

آپ پڑھ لیجئے - پڑھ کر کسی دوست کے حوالہ کردیجئے

Reg. No. A 124

[نمبر ۴۰

لڑائی کا اخبار

نمبر ۴۱] مقام الہ آباد - جمعرات - ۵ دسمبر سنہ ۱۹۱۸ع [جلد ۱

"مجھے یقین ہی کہ جس اتفاق کی بدولت ہم لوگوں نے جنگ کے خطرات کو سر کیا ہی ایسی اتفاق سے ہم اوس کام کو انجام دینے میں لگ جائینگے - و جنگ کی بہ نسبت کچھہ کم اہم نہیں ہی - یعنی ہم اپنی رعایا کی بہبودی کی بنیاد ایسی آزادی کی مستحکم زمین پر قائم کرینگے جس میں قاعدہ قانون کی پوری پابندی ہو *"

شہنشاہ معظم جارج پنجم

فہرست مضامین

۱ — خبروں کا خلاصہ

۲ — ہندوستان میں عام خوشی

۳ — صلح کی منزل پر پہنچنے کا راستہ

۴ — نیا یورپ

۵ — جرمن کس طور پر لڑے

۶ — ہوا پر جنگ

۷ — پرنس لکنوسکی

۸ — سکوں کی کمی

تصویروں کا ضمیمہ

زیبرگ اور آسٹنڈ کے حملے کے متعلق اَور دوسری تصویریں

لڑائی کا اخبار

پتہ ڈاک	ایڈیٹران — پادری ڈاکٹر گرفیلڈ ولیمز پنڈت سمانند جوشی پروفیسر مسٹر جی ایس انگریم اسکوپ	پتہ تار
۲۲ — نہارنپول روڈ — الہ آباد		۱۰ ولیم — الہ آباد

یہ اخبار ممالک متحدہ آگرہ اور اودھ کی وار بورڈ کی پبلسٹی کمیٹی کے زیر انتظام چھپتا ہے — اس کمیٹی کے چیرمین جناب سر ہارکورٹ بٹلر صاحب بہادر — کے سی ایس آئی — سی آئی ای لفٹننٹ گورنر ممالک متحدہ و پریسیڈنٹ وار بورڈ ممالک متحدہ ہیں —

اس پبلسٹی کمیٹی کے ممبران مندرجہ ذیل صاحبان ہیں

۱ — مسٹر سی پی رتھبون — ایڈیٹر پائنیر اخبار — الہ آباد
۲ — مسٹر جے ایم کے میکنزی — ایڈیٹر انڈین ڈیلی ٹیلیگراف — لکھنؤ
۳ — مسٹر دیانرائن بکم — ایڈیٹر زمانہ — کانپور
۴ — آنریبل ڈاکٹر تیج بہادر سپرو — الہ آباد
۵ — آنریبل پنڈت جگت نرائن — لکھنؤ
۶ — آنریبل سید وزیر حسن — لکھنؤ
۷ — آنریبل مولوی سید اللہ بخش — لکھنؤ
۸ — آنریبل پنڈت موتی لال نہرو — الہ آباد
۹ — پادری ڈاکٹر گرفیلڈ ولیمز — ایڈیٹر سہ پہی ہائی کا اخبار — الہ آباد
۱۰ — پادری ڈاکٹر سی اے ارجھوہر — پرنسپل ایونگ کرسچین کالج — الہ آباد
۱۱ — دی رائٹ ریورینڈ لارڈ بشپ — لکھنؤ — الہ آباد
۱۲ — مسٹر جی ایس انگریم — سیکرٹری پبلسٹی اخبار — الہ آباد
۱۳ — آنریبل مسٹر جسٹس والش — ہائی کورٹ — الہ آباد
۱۴ — شیخ عبدالحسین — بیرسٹر ایٹ لا — لکھنؤ
۱۵ — مسٹر ایس جی جین — پروفیسر میور سینٹرل کالج — الہ آباد
۱۶ — آنریبل نواب ممتاز الدولہ سر محمد فیاض علی خان — کے سی آئی ای — کے سی ایس او — سی ایس آئی آف پٹیالہ
۱۷ — آنریبل مہاراجہ سر دیکوجی پرشاد سنگھ بہادر — کے سی آئی ای — کے سی ایس آئی آف بلرامپور
۱۸ — آنریبل راجہ سر محمد علی محمد خان — کے سی آئی ای آف محمودآباد
۱۹ — سر ادگی پی واٹسن — کانپور
۲۰ — آنریبل پنڈت گوکرن ناتھ مسر — لکھنؤ
۲۱ — آنریبل مسٹر سی ایف قی لوس — سی آئی ای — ڈائرکٹر — محکمہ تعلیم یو پی — الہ آباد
۲۲ — پنڈت بنشی نرائن تیواری — ایڈیٹر اودھ پنچ — الہ آباد
۲۳ — مسٹر ڈبلو ایس آر سپر نٹنڈنٹ ایجوکیشنل ڈیپارٹمنٹ پبلسٹی بیورو — الہ آباد

ممبران حوار نمائندوں کی فہرست

قسمت	نام
سہارنپور — مسٹر بی آر ہامن جی — ہیڈ ماسٹر ایگ — سہارنپور	
آگرہ — راے راجیشور صاحب — ایڈیٹر	
روہیلکھنڈ — راے بوچ لال دھوار بہادر — بدایوں	
الہ آباد — آنریبل مسٹر سی وائی چنتامنی — الہ آباد	
جھانسی — آنریبل لفٹننٹ راجہ نوکھدر شاہ جگمن پور — جالون	
بنارس — راے سالگ رام بہادر — غازیپور	
گورکھپور — بابو اجودھیا پرساد — گورکھپور	
کمایوں — راے بہادر پنڈت بدری دت جوشی — نینی تال	
فیض آباد — آنریبل لفٹننٹ سر محمد تصدق رسول خان — کے سی ایس آئی — جہانگیرآباد — بارہ بنکی	

کمیٹی کو اختیار ہے کہ موجودہ ممبران میں حسب ضرورت اضافہ کرے

لڑائی کا اخبار

مقام الہ آباد — جمعرات — ۵ دسمبر سنہ ۱۹۱۸ع

خبروں کا خلاصہ

چاروں طرف خوشی

اس بڑی فتحمندی کے موقع پر اتحادیوں کے ملکوں اور سلطنت کے ہر ایک حصے اور امریکہ سے جیسے تار آرہے ہیں اُن سے شکریہ اور خوشی کا ترانہ نکل رہا ہے — بلغاریہ — ٹرکی — آسٹریا اور جرمنی سبھوں نے ایک ایک کرکے ہماری شرائط کو قبول کرلیا ہے — دنیا میں آجتک کوئی فتحمندی اتنی جلد اور ایسی مکمل نہیں ہوئی تھی •

لندن میں خوشی

لندن میں جب یہہ خبر پہلے پہل معلوم ہوئی تو لوگوں کی ایک بڑی زبردست بھیڑ اِکٹھا ہوگئی اور سب خدا کی شکرگذاری کے راگ الاپنے لگے •

وزیر اعظم اِنگلستان نے کہا " اے انگلستان والو! اِتحادیوں اور انگریزی سلطنت کی نوآبادیوں اور ہندوستان کو جو فتحیابی حاصل ہوئی ہے اس پر تمہیں خوشی منانا مناسب ہی ہے — ہم لوگوں کو اوس کے لیئے خدا کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے " •

اس قسم جیسے عظیم الشان جلسے اور تماشے ہوئے ویسے کبھی پہلے انگلستان میں نہیں ہوئے تھے — ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ صرف ایک ہی موقع پر کم از کم دس لاکھ آدمی رہے ہونگے — چاروں طرف خوشی ہی کے سامان دکھائی دیتے تھے — کسی طرف کوئی بُرے ڈھنگ کے تماشے نہیں دکھائی دیتے تھے اور نہ زیادہ شور و غل تھا •

شاہنشاہ کے ساتھ انگریزوں کی محبت

اس خوشی میں ایک بات قابل غور یہہ تھی کہ حضور شاہنشاہ معظم جارج پنجم جہاں دکھائی دیتے تھے وہیں بڑی خوشی کے ساتھ اون کی پیشوائی کی جاتی تھی — جب جرمنی کے ہتھیار رکھ دینے کی خبر لندن میں پہنچی تو آدمیوں کے غول نے غول شاہنشاہ کے محل کی طرف دوڑے — شاہنشاہ نے اپنے محل سے باہر نکل کر لوگوں سے کہا " اتحادیوں کو جو فتحمندی نصیب ہوئی ہے اوس کے لیئے میں آپ لوگوں کے ساتھ خوشی مناتا ہوں اور خدا کا شکریہ ادا کرتا ہوں " تمام رعایا ہفتہ بھر تک شاہی محل کے پھاٹک پر روزمرہ غول کے غول جمع ہوتے رہے — شاہنشاہ اور ملکہ بالالتزام پر آموجود ہوتے تھے — جتنے جلوس نکلتے تھے سب شاہی محل کے اِرد گرد جمع ہوتے تھے — مجمع کے لوگ آواز دیتے تھے کہ ہم شاہنشاہ جارج کو دیکھنا چاہتے ہیں — جب شاہنشاہ اور ملکہ رعایا کے سامنے آموجود ہوتے تو تالیاں بجنے لگتی تھیں — شہنشاہ معظم خود فرماتے تھے کہ ہم فوجوں اور جہازی بیڑوں اور ہوائی جہازوں کے شکرگذار ہیں •

جب سے یہہ خبر سنائی گئی تب ہی سے شاہنشاہ اور ملکہ غریبوں کے جس محلہ میں یا اسپتالوں کی جس بستی میں ہوکر نکلتے ہیں اوس کا استقبال بڑی خوشی سے کیا جاتا ہے •

جہازی بیڑے سے شاہنشاہ کی ملاقات

فتحمند شاہنشاہ معظم جہازی بیڑے کا معائنہ کرنے کے لیئے اسکاٹلینڈ میں پہنچے وہاں ہر چہار طرف خوشی ہی خوشی کے سامان دکھائی دیتے تھے — یہہ خیال کرکے کہ آسٹریا اور جرمنی میں بالکل اس کے خلاف ہورہا ہے اور بھی زیادہ خوشی ہوئی تھی •

پارلیامنٹ کی طرف سے شاہنشاہ کی شکرگذاری

انگریزوں کی اس وفاداری کا جو سب سے آگے بڑھے ہوئے تھے لارڈ چانسلر نے ہاؤس آف کامنس کے ممبروں کے دخل کے الفاظ میں ظاہر کیا — " جب سے لڑائی شروع ہوئی کسی شخص نے ہمارے شاہنشاہ اور ملکہ کے برابر خود فرضی کو ترک کرکے لڑائی میں فتحیاب ہونے کے لیئے جی جان سے کوشش نہیں کی تھی • "

انگریزی جہازی بیڑے میں روشنی

فتح کی خوشی میں بہت سے مقامات پر روشنی ہوئی لیکن جیسی روشنی ہمارے جہازی بیڑے میں ہوئی ویسی کہیں نظر نہ آئی — ہمارے جہاز تیس میل تک پھیلے ہوئے تھے — یکایک سب میں ایک دم سے روشنی ہوگئی — ہزاروں بگل ایک ساتھ بج اوٹھے — سیکڑوں آتشبازیاں آسمان کی طرف چھوڑی گئیں — الگ الگ ہر ایک جہاز پر آتشبازیاں چھوٹ رہی تھیں — جس طرح روشنی اور آتشبازی ایک ساتھ شروع ہوئی تھی اُسی طرح ایک اشارہ میں یک ساتھ ہی بند ہوگئی •

اس خوشی کے کیا معنی ہیں

کسی زبردست فتح کے حاصل ہونے سے لوگوں کو جیسی خوشی ہوتی ہے اوس سے کہیں زیادہ خوشی اس فتحیابی سے ہورہی ہے — دنیا اس بات کو سمجھ رہی ہے کہ اس فتح کے حاصل ہونے سے وہ ایک بڑے خطرے سے بچ گئی •

فرانس میں خوشی

اس فتح کے حاصل ہونے سے فرانس میں بڑی خوشی منائی جارہی ہے اور بڑے بڑے تماشے اور جلسے ہورہے ہیں - السامس اور لورین صوبوں کو جنہیں چالیس برس پہلے جرمنوں نے چھین لیا تھا ان کے مل جانے سے دوچند خوشی ہوگئی ہے - السامس اور لورین کے ان ضعیف مردوں اور عورتوں کی خوشی کا کیا ٹھکانا ہے جو برسوں سے جرمنی کے پنجے سے آزاد ہونے کے لیئے تڑپ رہے تھے - اب ان کی خواہش پوری ہوگئی ہے ۔

لکسمبرگ میں خوشی

ساڑھے چار برس کے بعد جرمنی کے پنجے سے آزاد ہونے پر ملک لکسمبرگ کے باشندے اور دیگر شہروں سے خوشی کی خبریں آرہی ہیں ۔

لکسمبرگ کے بادشاہ اپنی دارالحکومت میں واپس آگئے

لکسمبرگ کے بادشاہ البرٹ اپنی دارالحکومت برسلس میں داخل ہونے پر بادشاہ اور ملکہ دونوں گھوڑے پر سوار تھے - بادشاہ کی داہنی طرف اون کے دوسرے صاحبزادے پرنس البرٹ تھے - سڑکوں پر لوگ ہیرے لگائے تھے اور گاجا بجا رہے تھے - لکسمبرگ فوجوں کے آگے پر اون کے دیر پھول برسا رہے تھے - فوجوں کا جلوس دس میل کے قریب لمبا تھا - اس جلوس میں لکسمبرگ انگریزی اور اتحادی فوجیں شامل تھیں ۔

آج کل کی حالت

لکسمبرگ فوجوں کی پیش قدمی

جن شرائط پر جرمنی نے صلح کی اون کے مطابق اب انگریزی اور فرانسیسی اور امریکن فوجیں جرمنی کی طرف پیش قدم ہو رہی ہیں - بینڈ باجے بج رہے ہیں اور لکسمبرگ فوجیں خوشی خوشی آگے بڑھ رہی ہیں ۔

فرانسیسیوں نے اپنے متیس نامی قدیم قلعہ پر قبضہ کرلیا ہے - سے چالیس برس پہلے جرمنی نے چھین لیا تھا - دشمن لوگ فرانس کی زمین کو چھوڑ کر چلے گئے ہیں اون لوگوں نے بہت سی توپوں اور لڑائی کے سامان کو ہمارے حوالے کردیا ہے ۔

اتحادی فوجیں دریائے رائن تک پہنچ گئی ہیں - جس وقت اخبار کا یہ پرچہ ناظرین کے پاس پہنچیگا اوس وقت تک جرمنی کے بڑے بڑے قلعے ہمارے قبضے میں آچکینگے - اس بات پر بہت فکر رہی ہے کہ کہیں دشمن ہمیں پھر دھوکا نہ دیدیں - ہماری مسلح فوجیں جرمنی کی طرف بڑھ رہی ہیں ۔

انگریزوں کا فوجی حکم

انگریزوں کے جرمنی میں داخل ہونے کے پہلے ہی ہمارے جنرل نے چوتھی فوج کے سپاہیوں کو ذیل کا حکم دیا تھا "ہم انگریزی حکومت کے ہر ایک حصے سے آئے ہوئے سپاہیوں سے عرض کرتے ہیں کہ جب وے سرزمین جرمنی میں قدم رکھیں تو وہ پورے

کرشمے کے انگریزی سپاہی جرمنوں کی طرح خونریز اور بیرحم نہ ثابت ہوں ہمیں امید ہے کہ اب لوگ اپنے نام اور عزت پر دھبہ نہ لگنے دینگے ۔"

جنرل فوچ اور انگریزی فوج

جرمنی کی فوجوں کو مکمل طور سے شکست دینے میں جنرل فوچ نے جو عقلمندی اور جانبازی دکھائی ہے اوس کے لیئے اونھیں ہر چہار طرف سے شکریہ کی خبریں مل رہی ہیں - ہمارے ناظرین کو معلوم ہے کہ جرمنی فوجیں اس وجہ سے پیچھے ہٹی تھیں کہ اونہوں نے ہماری شرائط منظور کرلیا ورنہ وہ اب تک برباد ہوگئی ہوتیں ۔

سوشل فوچ نے اپنی زبان سے انگریزی فوجوں کی دلیری کی تعریف کی ہے - اونہوں نے خود کہا ہے کہ لڑائی کا بیشتر زیادہ تر انگریزی فوجوں کے دشمنوں کو متواتر شکست دینے سے ہوا ہے یعنی ہماری فوجوں نے جرمنوں پر ایسا سخت حملہ کیا کہ اون کے قدم اکھڑ گئے ۔

جرمن جہازی بیڑے کا انگریزی جہازی بیڑے کے قبضہ میں آنا

جرمن بیڑے کے خاص خاص جہاز ہمارے پاس آگئے ہیں - باقی جہازوں کا ہتھیار جیپیں کر اتحادی اپنی چوکسی میں رکھ لینگے - اتحادی اب جرمنوں کے خاص خاص بندرگاہوں پر قبضہ کرنے کی تیاری کررہے ہیں - جرمن جہازوں کے ساتھ بڑی سختی کا برتاؤ کیا گیا ہے لیکن انگریزی جہازرانوں کا یقین ہے کہ شروع میں جرمن لوگوں نے دغابازی کے ساتھ لڑکر اخیر میں بزدلی دکھائی ہے اور سپاہیوں کے نام پر سخت دھبہ لگایا ہے ۔

جرمن آبدوزوں کا ہمارے قبضہ میں آنا

انگریزی جہاز السوشی کے حکم کے مطابق جرمن لوگ روزانہ بیس آبدوز کشتیوں کو ہمارے حوالہ کررہے ہیں - انگریزی ملاح خوشی سے اونہیں جرمنوں کے ہاتھ سے لیتے ہیں اور جرمن لوگ چپ چاپ اون کے حوالہ کرتے ہیں - جب وہ انگریزی بندرگاہوں میں پہنچتے ہیں تو ہزاروں آدمی جب جاپ اونہیں دیکھتے ہیں - ایسی قسم کی بھی تالی نہیں بجائی جاتی - لوگ اونہیں اسی طرح نفرت کی نظر سے دیکھتے ہیں جیسے کوئی قاتلوں کو دیکھے - جرمنی کا جیسا بُرا نتیجہ ہونا چاہیئے تھا ویسا ہی ہوا ۔

جرمنی کا حال

جرمنی کا بادشاہ

جرمنی شاہنشاہ اپنے بال بچوں کو چھوڑ کر جرمنی سے بھاگ کر ہالینڈ میں پہنچ گیا ہے - لوگوں کا خیال ہے کہ ایسی بزدلی دکھانا اوسنے اپنی شان کے خلاف کی ہے - جب ہمارے بادشاہ کا ہر طرح خوشی سے استقبال ہو رہا ہے اور خوش وقت جرمن رعیت لشکر لڑا کر اوسکو اودھم مچا رہا ہے ۔

جرمنی میں بلوہ

جرمنی حکومت میں بہت سے بادشاہ تھے قیصر اون سب سے بڑا تھا - اب ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وے سب کے سب تخت سے اُتار دیئے گئے ہیں اور جرمن فوج کے پسپا ہوتے ہی تمام ملک میں بلوہ مچ گیا ہی - جرمنی میں کیا ہورہا ہی اس کا پتہ لگانا ذرا مشکل ہی - قیصر کے بہت سے پرانے وزیر اب بھی ملک کا انتظام کر رہے ہیں اور خوف ہی کہ جرمن لوگ کہیں دھوکا نہ دے رہے ہوں •

جرمنوں غصہ

یہہ بات تو صاف ظاہر ہی کہ جن لوگوں نے ہماری شرائط سے سخت ناراض ہیں - اون کے خیال میں ہماری شرائط بہت ہی سخت ہیں - ہماری قیدی لاکھہ فوجوں کے لیئے اونہیں گھوڑوں کی بہت بڑی ہیں - اتحادیوں کا جرمن قلعوں پر قبضہ ہوگیا ہی اس لیئے جرمن لوگ بہت ناراض ہیں - اس بات سے وہ آوُر بھی ناراض ہیں کہ روس - آسٹریا - بلجیئم اور رومانیہ سے جو دولت اونہوں نے لوٹی ہی اوسے واپس کرنا پڑیگا •

جرمنوں کی امریکہ سے اپیل

جرمنوں نے امریکہ سے کئی بار اپیل کی ہی - پریسیڈنٹ ولسن نے اون لوگوں سے کہدیا ہی کہ اپیل میرا راست میرے پاس نہ بھیجی جاے لیکن آسٹریا ہنگری اور اکریری میرے کے افسر کے ذریعہ سے بھیجنا چاہیئے - بیچارے لوگوں نے انگلستان سے بھی اپیل کی ہی اس کے جواب میں اون لوگوں سے کہا گیا ہی کہ شرائط بالکل مناسب ہیں اور اس کے لئے جرمنی کو خود اپنے تئیں گنہگار سمجھنا چاہئے •

قیدیوں سے برتاؤ

شرائط کی رو سے جرمن لوگ تمام قیدیوں کو رہا کر رہے ہیں - لیکن ان کے قیدی اب تک ہمارے قبضہ میں ہیں - جرمن لوگوں نے ہمارے قیدیوں کے ساتھہ بہت بُرا برتاؤ کیا ہی - بہت سے قیدی بالکل کھانے پینے کے اور حالی ہاتھہ رہنا کیئے گئے ہیں - ہمارے اون تک پہنچنے کے پہلے ہی اون میں سے کئی بھوکے مرگئے ہیں - انگلستان کے لوگ یہہ اُمید کرتے تھے کہ اب جرمن لوگ ظالم نہ کرینگے - اس خبر سے وہاں لوگ غصے سے بھرے ہوئے ہیں •

انگریزی سرکار نے اس کے خلاف آواز اُٹھائی

انگریزی سرکار نے جرمنوں کو آگاہ کردیا ہی کہ اب وہ ایسے ظلموں کو برداشت نہ کرینگی - یہہ معلوم ہوتا ہی کہ جرمن لوگ خاصکر انگریزی قیدیوں کے ساتھہ بیرحمی کا برتاؤ کرتے ہیں اسلیئے اور بھی یہہ یقین ہی کہ جب انگریزوں کی نظر سے وہ ایسے نصیب دن دیکھنے کو ملے ہیں •

جرمنوں کی بیوقوفی

خود بخود اتحادیوں کے ہاتھہ میں آجانے سے جرمنوں کی بیوقوفی ظاہر ہورہی ہی ابھی تک نہ تو صلح ہوئی ہی اور نہ کئی مہینوں تک ہونے کی اُمید ہی - جو کچھہ ہوا ہی وہ یہہ ہی کہ لڑائی اس شرط پر ملتوی کردی گئی ہی کہ جرمن لوگ اپنا جہازی بیڑا اپنے تئیں فاتحوں کا مال اور اپنا ہوائی جہاز ہمارے ہاتھہ میں دے دیں - آج کل وہ ان شرائط کی رو سے اپنی سب چیزیں ہمیں دے رہے ہیں - شکست کھانے پر انتظامکاروں کو زنجیدہ کرنا سخت غلطی ہی کیونکہ ایسے وقت میں فاتحوں کے پاس بدلہ لینے کا پورا سامان رہتا ہی •

ایسا معلوم ہوتا ہی کہ جرمنی اب بھی اپنی لڑائیوں پر توبہ نہیں کرتا - اسے صرف اس بات کا رنج ہی کہ وہ شکست کھا گیا ہی - وہ ہیں اُمید ہی کہ کسی نہ کسی دن جرمنوں کی روح کی اصلاح ہو جائیگی - پریسیڈنٹ ولسن ہمیں صلح کرنے کی صلاح دے رہے ہیں لیکن خود امریکہ کی گورنمنٹ کو وہاں کے باشندے جرمنوں کی فکر کرنی پڑتی ہی کیونکہ وہ لوگ وہاں غدر پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں •

ہمارے فتح عظیم

روز بروز یہہ بات ظاہر ہوتی جاتی ہی کہ جنگ کے ہر ایک میدان میں ہم لوگوں کو بڑی فتح نصیب ہوئی ہی •

لڑائی کا خرچ

ایسا اندازہ کیا جاتا ہی کہ سب ملکوں کا خرچ ملاکر اس جنگ میں چھہ ہزار کرور روپیہ خرچ ہوئے ہیں •

انگریزی سلطنت کے چالیس لاکھہ سے زیادہ آدمی اس لڑائی میں مارے گئے ہیں اور جو لوگ اس بات کا قبول کرتے ہیں کہ ان کے قریب دو کروڑ آدمی مارے گئے •

جرمنوں کو کیا فایدہ ہوا

جرمنوں نے ناحق اپنے آدمیوں کا خون کیا اور اپنی حکومت اور شہرت سے ہاتھہ دھو بیٹھے - اس لڑائی سے اون کو صرف شکست اور شرمندگی ہی حاصل ہوئی ہی لیکن اتحادیوں کا اور ہم لوگوں کا کامل یقین ہی کہ ہم لوگ اپنے جن آدمیوں کی موت پر ماتم کر رہے ہیں اونہوں نے فضول اپنی جانیں نہیں دیں - اون لوگوں نے دنیا کو جرمنوں کے ظلم سے بچا لیا اور ہماری آیندہ اولاد اون کی قربانی اور ایثار کا فائدہ اُٹھائیگی •

دوسری خبریں

انگریزوں کا جہازی بیڑا قسطنطنیہ میں ہی - فرانسیسیوں کی فوج بھی وہاں آنے والی ہی - ترکی کا موصل نامی اخیر صوبہ بھی شرائط کے مطابق ہمارے قبضہ میں آگیا ہی •

فرانسیسیوں نے الزیکری کے دارالحکومت پر قبضہ کرلیا ہی •

ہندوستان میں عام خوشی

ہر روز صوبوں کے ہر حصہ سے یہی خبر آرہی ہی کہ وہاں اتحادیوں کی فتح پر خوشیاں منائی جارہی ہیں شاید پوری ہندوستان میں بمبئی اور کراچی میں آور مقامیں کی بہ نسبت اس دفعہ زیادہ خوشی منائی گئی ہی کہ یہ دو بندرگاہ مقام جنگ سے نزدیک تر ہیں - ہر عدہ انہیں دو بندرگاہوں سے ہوکر ہزارہا سپاہی میدان جنگ کو جایا کیئے ہیں *

بمبئی میں تو یہ حال ہی کہ جب سے الوائے جنگ پر دستخط کیئے جانے کی خبر ملی ہی اوس وقت سے شہر بھر میں جھنڈے جھنڈیاں لہرائی ہوئی نظر آتی ہیں - بندرگاہ کے سب جہازوں پر اس تک جھنڈے جھنڈیاں لگاکر لوگ خوشی منا رہے ہیں *

۱۲ نومبر کی رات کو ایک بڑی بھیڑ "ایڈلن" پر جمع ہوئی - شاید اس بھیڑ میں پچاس ہزار آدمی رہے ہونگے - گرد و نواح کی عمارتوں میں روشنی کی گئی تھی - بینڈ باجا بجایا گیا تھا اور سپاہی کی زیادہتر فوج وہاں جمع تھی - توپوں کی سلامی ہوئی تھی - آتشبازی کے بہت بڑے تماشے کیئے گئے اور اس کے بعد ایک اجلاس عامی ہوئی جلائی گئی - گورنر صاحب خود تشریف رکھتے تھے - آپ نے لمبی تقریر بھی کی - اس کے بعد اوس ہولی کی آگ کے چاروں طرف ایک جلوس تیار کیا گیا - لوگوں کے دلوں میں جوش کے دریا اُمنڈ رہا تھا *

کراچی میں لوگ "فتحیاب" کا ہفتہ منا رہے ہیں پہلی وہاں پر لوگ ایک ہفتہ بھر خوشی منائینگے - یہہ ہفتہ ۱۲ نومبر سے شروع ہوتا ہی - سپاہیوں کے لیئے کھیل تماشے اور چاء پانی کے سامان مہیا کیئے گئے ہیں - غریبوں کو کپڑا تقسیم کیا جائیگا منگل کے روز بچوں کی خوشی کا خاص دن ہوگا - اوس روز گیارہ ہزار لڑکوں اور لڑکیوں کے لیئے کھانے پینے اور کھیل تماشے کا سامان اکٹھا کیا جائیگا - بدھ کے روز شہر میں روشنی کی جائیگی اور گاڑیوں پر ایک آراستہ جلوس نکالا جائیگا - ان سب باتوں سے جو روپیہ بچ رہیگا وہ واپس آنے والے سپاہیوں کے خیر مقدم میں صرف کیا جائیگا *

کلکتہ - کل شہر میں ایسی ہی روشنی کا انتظام کیا جارہا ہی جس سے شہر مثل آفتاب کے روشن ہو اوٹھے - پنجاب - بہار - مدراس اور دیسی ریاستوں سے اسی قسم کی خوشی منانے کی خبریں آرہی ہیں - ہر ہر صوبہ میں یا تو تعطیل کا دن مقرر ہوگیا ہی یا مقرر کیا جا رہا ہی - ہر جگہہ تعطیل کا دن اوس جگہہ کی سہولیت کے مطابق مقرر کیا جائیگا *

صوبہ متحدہ

صوبہ متحدہ میں اعلان کیا گیا ہی کہ ۲۷ نومبر کو تعطیل عام دی جائیگی - سرکار کی خواہش ہی کہ اوس روز سب لوگ خوشیاں منائیں اور غریبوں کا خاص کر خیال رکھا جاوے *

بہت سے مزدوروں کارخانوں نے اپنے یہاں کام کرنے والوں کو تہانا کپڑا اور روپیہ بطور انعام دیا ہی - اس سے بڑھکر اور کوئی دوسرا طریقہ اس موقع کی خوشی منانے کا نہیں ہی *

سپاہیوں کی واپسی

ہم اُمید کرتے ہیں کہ سپاہیوں کے لوٹنے کے وقت اون کے گاؤں و شہر والے اون کا خیر مقدم کرینگے - سپاہیوں کا خیر مقدم کرنا لوگوں پر فرض ہی کیونکہ وہ اس کے مستحق ہیں *

صوبہ متحدہ کے ہر ایک شہر و قصبہ سے خوشی منانے کی خبریں آرہی ہیں - الہ آباد کے گرجا گھروں میں خاص جلسے کرکے خدا کا شکریہ ادا کیا گیا - فوج کی ایک بڑی قواعد لینے کا جلسہ کیا گیا اور ایک سو ایک توپوں کی سلامی ہوئی - گھر اون کے تمام سپاہیوں کے لیئے چاء پانی و کھیل تماشے کا انتظام اوت بڑے پیمانہ پر کیا گیا - رات کو سب سے اچھا تماشہ ہوا - اس وقت ہندوستانی رسالے نے ایسے ایسے کرتب دکھلائے جو اُس کی قوت کے عدہ نمونے تھے - بدھ کے روز شہر آراستہ کیا جائیگا - اُمید ہی کہ غریبوں کو خوشی کا موقع ملیگا *

جس روز الوائے جنگ کی خبر ملی اوسی روز لکھنؤ کا شہر جھنڈے اور جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا جھنڈوں اور مشعلوں کے ساتھہ پولیس کا ایک جلوس نکالا گیا - رات کو شہر بھر میں روشنی کی گئی *

اُمید کی جاتی ہی کہ اِس صوبہ کے ہر ہر قصبہ اور گاؤں میں خوشی اور شکرگذاری کے تار بانٹے جائینگے *

انفلوینزا یعنی جنگی بخار

یہہ سن کر خوشی ہوئی ہی کہ رپورٹ کے مطابق جنگی بخار کی وبا کا بدتریں زمانہ ختم ہو گیا *

معلوم ہوتا ہی کہ اس وبا نے جنگ سے بھی زیادہ تہلکہ مچا رکھا ہی - دنیا کے ہر ایک ملک میں اس وبا نے مصیبت مچا رکھی ہی - اُمید ہی کہ اون سیدھی سادھی صلاحوں پر لوگ عمل کرینگے جو ہم دوبارہ اپنے اخبار میں لوح کے چرتھے صفحے پر شایع کرتے ہیں *

تعاوی

گذشتہ رپورٹ کاشتکاری سے معلوم ہوتا ہی کہ جہاں کہیں کام چل سکتا ہی وہاں فصل ربیع کے لیئے کھیت تیار کیئے جارہے ہیں - صوبجات متحدہ کی سرکار نے دو کروڑ روپیہ بطور تعاوی اس لیئے تقسیم کیا ہی کہ وہ روپیہ کاشتکاری کے کاموں میں لگایا جاے *

صلح کی منزل پر پہنچنے کا راستہ

ایک لمبا سفر قریب قریب ختم ہوگیا

حالت جنگ قائم ہے

ناظرین کے لیئے یہ بہت صاف طور پر سمجھ لینا نہایت ہی ضروری ہے کہ ہمارے اور ہمارے دشمنوں کے درمیان ابھی تک صلح قائم نہیں ہوئی — لڑائی بند ہوگئی ہے اور ہمارے ہر ایک دشمن یعنی بلغاریہ — ٹرکی — آسٹریہ اور جرمن کو مہلت دی گئی ہے مگر ابھی تک صلح نہیں ہوئی — اب بھی ہمارے اور جرمنی و اوس کے ساتھیوں کے درمیان حالت جنگ قائم ہے اور وہ ہمارے دشمن ہیں *

ہماری فوجوں نے ابھی کم نہیں کھولی ہے — وہ پوری طرح ہتھیار بند اور چوکنا ہیں — ہماری فوجیں دشمنوں کے ملک میں اون جنگی مقامات پر قبضہ کرنے کے لیئے بڑھتی رہی ہیں جن پر ہمارا قبضہ ہونا لڑائے جنگ میں ضرور پڑتا ہے — اون مقامات سے ہماری فوجوں دشمنوں کی کارروائیوں پر نگرانی اور اثر رکھ سکینگی — اون کو یورپ میں لڑائی کی آگ پھر بھڑکا دینے سے روک سکینگی *

صلح بہت دور نہیں ہے

ابھی صلح کی منزل تک ہم نہیں پہنچے ہیں — مگر اوس پر پہنچنے والے راستہ کو بہت دور تک طے کرچکے ہیں — اس سفر کا سب سے مشکل حصہ ہم پیچھے چھوڑ آئے ہیں — ہندوستان اور سلطنت برطانیہ کے دلیری جنگجوؤں نے فرانس میں اور ہمارے اتحادیوں کے ملکوں میں ہر جگہ ہمارے دشمنوں کی شکست پر خوشیاں منائی جارہی ہیں — اور اس لیئے خوشیاں منائی جا رہی ہیں کہ اب یقینی — سوریہ اور روملیہ کی تباہی کا خاتمہ ہوگیا ہے — یہ خوشیاں اس لیئے نہیں ہیں کہ صلح حاصل ہوگئی ہے — صلح کی خوشیاں ابھی آنے کو باقی ہیں *

راستے کے چار بڑے سفر

اگر ہم صلح کی منزل تک نہیں پہنچے تو پھر کہاں ہیں ؟ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے بہت سے ناظرین یہ سوال کرینگے — آیئے پہلے چند ہفتوں کے واقعات پر نظر ڈالکر دیکھیں کہ ہم موجودہ حالات کو واقعی سمجھے ہیں یا نہیں — یقیناً آپ بھولے نہ ہونگے کہ ۳۰ ستمبر کو کیا ہوا تھا — ۳۰ ستمبر آپکی زندگی کے نہایت بڑے دنوں میں سے ایک دن تھا — اس دن بلغاریہ نے اپنی دو لڑائیوں کی نہایت ہی بڑی شکستوں کے بعد ہتھیار ڈال دیئے تھے اور لڑائے جنگ کی درخواست کی تھی — ہم نے اوس کی درخواست منظور کر لی اور اپنی ہی شرطوں پر لڑے مہلت دیدی — اس کے بعد ۳۱ اکتوبر کو ٹرکی کی حالت بلغاریہ سے بھی بدتر ہوگئی اور اوس نے بھی لڑائے جنگ کی درخواست کی — ٹرکی کو بھی ہم نے اپنی ہی شرطوں پر مہلت دی — دوسری نومبر کو آسٹریہ ہنگری ہار کر بیٹھ رہا اور ہم نے اوس کو بھی اپنی ہی شرطوں پر مہلت جنگ عطا کی — پھر ۱۱ نومبر کو جرمنی جو ہمارا سب سے بڑا دشمن اور جنگ کا بانی تھا لڑائے جنگ کے لیئے ملتجی ہوا — جرمنی کو بھی ہم نے اپنی ہی شرطوں پر مہلت دی — ان چار تاریخوں کو کبھی نہ بھولیئے — انہیں تاریخوں کی سالگرہ ہر آیندہ سال تک خوشی منائی جائیگی *

ہماری ہی شرطوں پر لڑائے جنگ

" ہماری ہی شرطوں پر " یہ چار اہم الفاظ آرڈر کے پیراگراف میں چار مرتبہ آتے ہیں — آپ پہلے ہمارے اخبار میں پڑھ چکے ہیں کہ موجودہ چاروں لڑائے جنگ کی شرائط کیا کیا تھیں — اب ہم آپ کو یہ سمجھانا چاہتے ہیں کہ یہ لڑائے جنگ عہدنامے نہیں ہیں — ہم نے لڑائے جنگ کی درخواست نہ کی تھی بلکہ ہمارے دشمنوں ایک ایک کرکے لڑائے جنگ کے ملتجی ہوئے تھے — اس پر ہم نے وہ شرطیں پیش کیں جن پر ہمیں لڑائے جنگ منظور تھا — ہماری شرائط پر کوئی بحث مباحثہ نہیں ہوا — ہم نے اپنے دشمنوں سے کہ " ہماری شرائط آپ کے سامنے پیش ہیں — اگر آپ لڑائے جنگ چاہتے ہیں تو آپ کو انہیں تسلیم کرنا پڑیگا — اگر آپ ان پر راضی نہ ہونگے تو ہم لڑائی جاری رکھینگے " *

بلغاریہ — ٹرکی — آسٹریہ ہنگری اور جرمنی یہ سب کے سب اپنی نا اُمید حالت کو جانتے تھے اور یہ بھی جانتے تھے کہ اگر لڑائی جاری رہی تو دم بدم بالکل ہی برباد ہوجائینگے — پس ان میں سے ہر ایک کسی بھی لڑائے جنگ کی شرط پر جو ہم پیش کرتے راضی ہو جاتے *

ہماری موجودہ حالت

موجودہ حالت یہ ہے کہ ہمارے چاروں دشمنوں نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں — اونہوں نے اپنے جہاز — توپیں — گولہ — بارود — انجن — موٹر گاڑیاں اور ریلیں یہ سب ایک بھاری تعداد میں ہمارے حوالہ کردیا ہے — ہم اون کے ملکوں کے اندر سہولت پر قابض ہیں — اس طور پر اور زیادہ شرارت کرنے سے ہم اونہیں روک سکتے ہیں — ہمارے سب قیدی آزاد کیئے جارہے ہیں لیکن اون کے قیدی اب تک ہماری حراست میں ہیں *

یہ ابھی تک ہمارے دشمن ہیں — حالت جنگ ابھی تک قائم ہے اور اوس وقت تک قائم رہیگی جب تک ہر ایک بات کا تصفیہ ہوکر صلحنامے پر دستخط نہ ہوجائینگے — لڑائی بند ہوگئی ہیں لیکن ابھی تک ہم اپنے دشمنوں کے ملکوں میں ہوائی جہاز بھیج سکتے ہیں اور بمباری کرسکتے ہیں — ہمارے دشمنوں کو ابھی تک اپنی تجارت جاری

کرنے یا باقی دنیا سے اپنا سلسلہ تعلق (آمد رفت یا خط و کتابت) رکھنے کی اجازت نہیں دی گئی ہی — اس طور پر ہم اپنے دشمنوں کو اپنی مرضی کے مطابق برتاو کرنے اور اون شرطوں کی پابندی کرنے پر مجبور کرسکتے ہیں جو ہم نے اون کی التوائے جنگ کی درخواست منظور کرنے کے وقت پیش کی تھیں *

صلح کے لیئے ہماری شرائط ضروری ہیں

شائد آپ میں سے کچھ لوگ خیال کرتے ہوں کہ ایسا برتاو بہت ہی سخت ہی — نہیں — ایسا نہیں ہی — اپنے دشمنوں پر شرائط عائد کرنے میں اتحادیوں نے بہت ہی اعتدال سے کام لیا ہی — اگر جرمنی فتحیاب ہو گئی ہوتی تو اوس کا برتاو بالکل ہی مختلف ہوتا — آپ خود ہی دیکھئے کہ سروبا روس اور رومانیہ سے جرمنی آسٹریا اور بلغاریا نے کیسے سخت اور غیر انسانی سلوک کیئے ہیں *

ہماری عائد کردہ شرطیں ایسی ہیں جو ہمیں اس قابل بنا دینے کے لیئے ضروری ہیں کہ ہم اپنے دشمنوں کو وہ عمل کرنے والی مجلس میں اپنی شرطوں پر راضی ہونے کے لیئے مجبور کرسکیں — اگر اس پر بھی کوئی صاحب یہہ خیال کریں کہ ہمارا برتاو بہت ہی سخت ہی تو اس بات کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ابھی جنگ کے بعد ہم نے جو پہلا کام کیا ہی وہ جرمنی میں روک کے رہنے ہوئے لوگوں کے لیئے خوراک مہیا کرنے کا بندوبست ہی — یہہ بھی یاد رہے کہ جسوقت ہم اس وقت کہا دے رہے ہیں اوسوقت لوگ نے جنگ شروع کی تھی اور یہی بلجیئم اور دوسرے مقامات میں خوفناک جرموں کے مرتکب ہوئے تھے *

اگر جرمن فتحیاب ہو جاتے تو کیا سب سے پہلے اون کو مفتوح لوگوں کی حالت کا خیال ہوتا ؟ جنگ کے شروع والے دنوں میں جو برتاو اونہوں نے اپنے مفتوح لوگوں سے کیئے ہیں اور سے تو معلوم ہوتا ہی کہ ایسا ہرگز نہ ہوتا یعنی جرمن اپنے مفتوح لوگوں کی حالت کا لحاظ نہ کرتے *

اب کیا ہوگا ؟

اب اِس کے بعد کیا ہوگا ؟ تمام دنیا صلح کی خواہشمند ہی اور یہہ چاہتی ہی کہ حسب معمول سوداگری تجارت اور وہ سب باتیں جو اِس جنگ کی وجہہ سے تہہ و بالا ہوگئی ہیں اب اپنے اپنے ڈھنگ پر بدستور قائم ہوجائیں — یقین رکھیئے کہ اتحادی صلح قائم کرنے میں وقت ضایع کرکے مصروف نہ ہونگے — یہہ طی ہوگیا ہی کہ اس مہینے کے اخیر میں اتحادیوں کے نمایندے اِس بات پر بحث مباحثہ کرنے کے لیئے کہ صلح کی شرطوں کیا ہوں ایک مجلس کریں — اِس مجلس میں اُن سب باتوں پر بھی غور کیا جاویگا جو صلح طی کرنے والی مجلس میں پیش کی جاوینگی *

اِس میں کچھ شک نہیں کہ اتحادی آپس میں اِس بات کا سمجھوتہ بہت جلد کرلینگے کہ جرمنی — آسٹریا — بلغاریا اور ترکی سے کن کن شرطوں پر صلح کی جاے — شائد پانچ برس پیشتر انگلینڈ سویڈن سے اور امریکہ جاپان سے متفق الخیال ہوگئے نہ ہوتے — لیکن اگلے برسوں قلعہ آزادی کے ایک ایسے دشمنی کے برخلاف جو سمندروں کا دشمنی ہی شانہ بشانہ لڑنے سے اتحادیوں میں ایسا میل جول پیدا ہو گیا ہی کہ اگر اون کے درمیان کوئی سمجھوتہ ابھی تک نہ بھی ہوا ہو تو بھی یا کسی وقت کے بعد کے درمیان ایک رائے قائم ہوجائیگی *

صلحنامے اور عہدنامے اب کاغذ کے پُرزے نہ سمجھے جائینگے

اب آخر میں مجلس صلح کی بابت سنیئے — اوس کا اجلاس شروع جنوری سے شروع ہوگا — اس مجلس میں ہمارے اتحادیوں اور دشمنوں دونوں کے نمایندے شامل ہونگے — یہہ بات یاد رکھیئے کہ صلح کی اوی شرطوں پر نہ کہ جرمن شرطوں پر ہوگی — ہمارے دشمن جو کہینگے ہم سنینگے — لیکن صلح کن شرائط پر ہو اس کا فیصلہ ہم کرینگے — اس بات پر نگرانی رکھنے کی ضرورت ہی کہ جو نمایندے ایسے ہوں جن کو صلح پر دستخط کرنے کا اختیار ہو اور وہ جرمنوں کے سچے نمایندے ہوں — جب وہ دستخط کردیں تو اوس کی پابندی اس طور پر ہو گویا کل جرمن رعایا نے دستخط کیئے ہیں — ان باتوں پر نگرانی رکھنے کی ایک بڑی بھاری وقت ہمارے سامنے موجود ہی — اس ایک بات کا تو ہم کو یقین ہی کہ یہہ صلحنامے اب ایک دوسرا کاغذ کا ایسا پُرزہ نہ سمجھا جائیگا جس کو جرمنی اس طرح چاک کرسکیگا جس طور پر اوس نے بلجیئم والے صلح نامے کو پھاڑ کر پھینک دیا تھا — اتحادی ایسی احتیاط رکھینگے جس سے جرمنی پھر وعدہشکنی کرنے کے قابل نہ ہو *

ایسی احتیاط رکھنے کے معاملے میں ہمیں نہایت ہی بڑی دقت کا سامنا ہوتا ہی کیونکہ ہمارا پالا ایک ایسی قوم سے پڑا ہی جس کے قول کا کوئی اعتبار نہیں — لیکن ہم خدا کا شکر کرتے ہیں کہ ہماری فتح کی عظمت کی وجہہ سے اب صلح یقینی ہی — یہہ تو ہم نہیں کہہ سکتے کہ صلحنامے پر دستخط کب کیئے جائینگے لیکن اتنا کہہ سکتے ہیں کہ اب صلح ہونے میں دیر نہیں ہی — اب آپ کے پاس ایک اور ایسی تاریخ ہی جسے آپ کو ہرگز نہ بھولنا چاہیئے یعنی ذیل کی تاریخوں کو آپ ہمیشہ یاد رکھیئے —

برطانیہ کا اعلان جنگ ... ۴ سنمبر سنہ ۱۹۱۴ع

بلغاریہ کا ہتھیار ڈال دینا ... ۳۰ سنمبر سنہ ۱۹۱۸ع

ترکی کا ہتھیار ڈال دینا ... ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۱۸ع

آسٹریہ ہنگری کا ہتھیار ڈال دینا ... ۴ نومبر سنہ ۱۹۱۸ع

جرمنی کا ہتھیار ڈال دینا ... ۱۱ نومبر سنہ ۱۹۱۸ع

صلح نامے پر دستخط کیا جانا... ؟

نیا یورپ

یورپ کے آیندہ انقلاب کا قیاس

لوگ اس امر کے جاننے کے ابھی سے شایق ہیں کہ لڑائی یورپ کی کیا شکل ہوگی — اس میں شک نہیں کہ یورپ میں اس قدر تغیر و تبدل واقع ہوگا کہ وہ بالکل نیا یورپ ہوجائیگا اور یورپ کے موجودہ جغرافیے اور نقشے بہت ہی کم کارآمد ثابت ہونگے — گذشتہ مقالہ میں ہم جرمنی کے متعلق آپ کو کچھ بتا چکے ہیں — اور اون تبدیلیوں کا بھی تذکرہ کرچکے ہیں جو اوس ملک میں واقع ہونے والی ہیں — ہم آپ کو یہ پہلے ہی بتا چکے ہیں کہ آسٹریا ہنگری کی سلطنت کن کن قوموں پر مشتمل ہے — ہم یہ بھی بتا چکے تھے کہ آسٹریا کی ہر قوم کس طرح پرانی سلطنت آسٹریا ہنگری سے علیحدہ ہوکر اپنی اپنی ریاست قائم کر رہی ہے — اگر آپ اس بات کو اچھی طرح سمجھنا چاہتے ہیں کہ یورپ میں کیا تغیر و تبدل ہونے والا ہے تو پہلے یورپ کو ایک سمجھنے لیجیئے اور پھر اون قوموں پر تقسیم کیجیئے جو وہاں بستی ہیں — اس کے بعد آپ یہ جاننے کی کوشش کیجیئے کہ یہ مختلف قومیں کس طرح متفق ہوکر اپنی اپنی حکومتوں کا ایک ایسا متحدہ جتھا بنائینگی جو اب نئے یورپ میں فاتحاً قائم ہونے والا ہے — پہلے تو لیٹن نسل کی قوموں میں — یہ نسلیں فرانسیسی — بلجیئن — اطالوی اسپینی — پرتگالی اور رومانوی ہیں •

دوسری وہ دو قومیں جو ٹیوٹانک نسل کی ہیں — یہ جرمنی آسٹریا خاص اور ہالینڈ میں ہیں •

تیسری وہ قومیں ہیں جو سلو قوم کی ہیں اور یہ روس — بلغاریہ — سربیا — پولینڈ اور چیکو سلوواکس پر مشتمل ہیں •

چوتھے ہنگری کے میگیر اور بالکل جداگانہ مشرقی یورپ کے ترک ہیں •

پانچویں فنلینڈ کے باشندے ہیں اور ناروے سویڈن اور ڈنمارک کے اسکینڈی نیوین لوگ ہیں •

چھٹی قوم برطانوی لوگوں کی ہے — ان کے متعلق یہاں بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یورپ کے دنگل میں آؤر قوموں کے مقابلے میں اونہوں نے بہت زیادہ حصہ لیا ہے مگر اس تغیر و تبدل سے اون کو خود کچھ فایدہ نہ ہوگا — اون کی سلطنت مشرق اور افریقہ میں بڑھ جائیگی لیکن سب سے بڑی کامیابی یہ ہوگی کہ اون کی سلطنت دنیا میں اتنی بڑی سمجھی جائیگی جتنی کبھی چشم فلک نے جہان میں اس سے پیشتر نہ دیکھی تھی •

اول-لیٹن نسل کے لوگ

اس جنگ کی سخت مصیبتوں کے جھیلنے کے بعد فرانس بالکل نیا ہوجائیگا — نیا فرانس پرانے فرانس سے کہیں زیادہ بڑا اور شاندار ہوگا — اس نئے فرانس میں اسپین اور پرتگال بھی شامل ہوجائینگے اور یہ ہونگے — اس فرانس کا افریقہ کی وسیع نوآبادیوں اور دیگر مقاموں پر پورا پورا اقتدار رہیگا — یہ وہ فرانس ہی جس کی عظمت اور اقتدار کو اس عالمگیر جنگ نے بڑھا دیا

بلجیئم بھی دوبارہ نیا ہو جائیگا اور یہ پیشتر سے کہیں زیادہ بڑا ہوگا — یہ کہنا ابھی مشکل ہی کہ اوس کا ملک یورپ میں اتنا ہی رہیگا یا بڑھیگا — یہ فیصلہ اس امر پر منحصر ہی کہ جرمن ایسی نقصان کا معاوضہ دے سکتے ہیں یا نہیں جو اونہوں نے بلجیئم میں کیا ہے — اس میں شک نہیں کہ نیا بلجیئم یورپ کی نہایت ہی بڑی بڑی قوموں میں سمجھا جائیگا اور اوس کی حکومت بھی بہت سی نئی نوآبادیوں پر قائم ہوجائیگی — ایک امر ہی جس کا فیصلہ نہایت ضروری ہے وہ اینٹورپ کا سوال ہے — اب تک اینٹورپ جانے کے تمام راستے ہالینڈ کے ہاتھ میں تھے — لیکن اب معلوم ہوتا ہے کہ جنگ کے بعد یہ بات نہ رہیگی — قوی اُمید ہے کہ اینٹورپ جو یورپ میں سب سے بڑا بندرگاہ ہی جنگ کے بعد بلجیئم ہی کا بندرگاہ ہوجائیگا •

(لکسمبرگ کی کیا حالت ہوگی ؟ — یہ بتانا مشکل ہی کیونکہ ہمیں معلوم کہ جنگ کے شروع اور درمیان میں اوس کی کیا حالت تھی — لکسمبرگ بلجیئم جرمنی اور فرانس کے درمیان میں واقع ہے — لوگ کہتے ہیں کہ لکسمبرگ نے بلجیئم کی حفاظت میں کوئی مدد نہیں دی اور اتحادیوں کے ساتھ جو اوس کا عہد تھا اوس کے پورا کرنے کی اوس نے کوشش نہیں کی لیکن اس وقت ہمارے پاس کوئی ایسی شہادت نہیں ہے جس کی بنا پر ہم اوس کا فیصلہ کریں — اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس جنگ میں اوس کا رویہ جیسا رہیگا اوس کے مطابق نئے یورپ میں اوس کے مرتبے کے لیئے طے کیا جائیگا) •

جنگ کے نتیجہ میں اٹلی بہت بڑی سلطنت ہوجائیگی اور وہ پھر اپنی پرانی عظمت حاصل کرلیگی — بحیرہ ایجیئن بالکل میں اوس کو پھر اقتدار حاصل ہوجائیگا — اور نوآبادیوں پر جو اوس کا قبضہ ہے وہ قائم رہیگا اور بہت سے وہ علاقے جو آسٹریا لے لیئے تھے اور جو اصل اوس کے تھے اس کو حاصل ہوجائینگے •

یورپ میں اسپین اور پرتگال کی وہی حالت اب بھی رہیگی جیسے پہلے تھی — رومانیہ کے متعلق یہ ہے کہ وہ ملک بڑھ جائیگا کیونکہ ٹرانسلوانیا ہنگری سے نکال کر رومانیا میں شامل کردیا جائیگا — اس سے ملحق جو روس کا حصہ ہے اوس میں بھی بہت رومانوی بستے ہیں شاید روس کا یہ حصہ بھی رومانیا کو مل جائے — اور

اس جنگ کی وجہ سے یورپ میں اوس کا رتبہ بہت بڑھ جائیگا - اس کے علاوہ درہ دانیال کے کھل جانے پر اوس کا اقتدار بحیرہ اسود پر زیادہ ہوجائیگا اور گذشتہ کی بہ نسبت اپنی قومی ترقی کرنے کا زیادہ موقع ملیگا •

دوم - ٹیوٹانک نسل

پرانی جرمنی بھی سے بالکل معدوم ہوجائیگی اور اُمید ہی کہ جرمن ریاستوں کے میل سے ایک نئی جرمنی قائم ہوگی - اوس کی حکومت ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی طرح ہوگی - اگر یہہ اُمید پوری ہوجائے تو نئی جرمنی پرانی جرمنی سے کہیں زیادہ بڑی ہوگی - یقین ہی کہ جرمنی کا یہہ تغیر و تبدل اوسی سپاہ کا کام ہے جس کی وجہ سے اوس کی سلطنت درست ہوجائے - اگر جرمنی کی ایسی متحدہ جمہوری سلطنت ہوجائیگی تو شاید ہنگا اور آسٹروگ کے آس پاس کی سلطنت آسٹریا کی وہ بڑی سر زمین اوس کے شامل ہوجائیگی جس میں جرمن قوم آباد ہی - جو پرانی آسٹرین سلطنت ہی - دلچسپی بات یہہ بھی ممکن ہی کہ جرمن قوم کی دو متحدہ حکومتیں قائم ہو جائیں - ایک شمالی متحدہ جمہوریت جس میں پروسیا و سیکسنی والے اور دوسرے جنوبی متحدہ حکومت جس - ں بوقتن بویریا ورٹمبرگ والے اور وہ جرمن لوگ جو پرانی سلطنت آسٹریا میں آباد تھے شامل ہوں •

هالینڈ کی کیا حالت ہوگی یہہ ابھی غیر یقینی ہی - بحر اٹلنٹک جانے والے راستوں کے اور کوئی تغیر و تبدل اوس میں واقع نہ ہوگا - اس میں شک نہیں کہ جنگ کی وجہ سے اوس کا مرتبہ نہ رہیگا •

سوم - سلاو نسل

پولینڈ کی بھی نئی شکل ہوگی - نیا پولینڈ تین حصوں کے میل سے ہوگا - ایک حصہ تو وہ ہی جس کو پرشیا نے چھین لیا تھا اور جو یورپ میں سب سے زیادہ زرخیز ہی اور دوسرا حصہ وہ ہی جس کو آسٹریا نے روسی ایپ قبضہ میں کرلیا تھا اور وہ گیلیشیا کے نام سے موسوم ہی - تیسرا حصہ وہ ہی جسے روس نے اپنے علاقہ میں لے لیا تھا اور جو روس کا سب سے زیادہ زرخیز حصہ خیال کیا جاتا ہی - اس پولینڈ کی نئی قوم کو دریائے وسچولا کے ذریعہ سمندر کا راستہ دیا جائیگا اور اوس کی بحیرہ بالٹک کے بڑے بندرگاہ دینزگ تک پہنچ ہوسکیگی - نیا پولینڈ یورپ کی بڑی بڑی قوموں میں شمار ہوگا •

پرانی سلطنت آسٹریا میں بھی نئی نئی قومیں ہونگی - بوہمیہ اور ہنگاریا میں چیکو سلووک نام قوم کی حکومت ہوگی - ہنگاری میں جمہوری حکومت ہوجائیگی - اس وقت ہنگاریوں کے پاس جس قدر ملک ہی جمہوری حکومت کے قبضہ میں اوس سے بہت چھوٹا ملک رہیگا - سب سے اہم بات یہہ ہی کہ سرویہ ایک بڑی سلطنت ہوجائیگی - جس میں دریائے ساو کے شمال میں جو سلطنت آسٹریا کا حصہ ہی وہ شامل ہوجائیگا - بحیرہ ایڈریاٹک کے کئی بندرگاہوں تک پہنچنے کی اوس سے راہ مل جائیگی - یہہ نئی سرویائی قوم اون ٹیوٹانک قوموں سے ملک چھین کر بنائی جائیگی جنہوں نے اوس کو معدوم کرنے کی کامل کوشش کی تھی •

بلغاریہ اوسی شکل میں رہیگا جیسا وہ آخری جنگ بلقان کے بعد تھا لیکن اُس سے سرحد بہت گھٹ جائیگا - یونان بھی جیسا جنگ بلقان کے بعد تھا اوسی حالت میں رہیگا - روس میں کیا ہوگا اوس کی متعلق یہاں کہنا ناممکن ہی - لیکن ایسی اُمید ہی کہ وہاں کے لوگ کسی نہ کسی نہ مستحکم حکومت قائم کرلینگے - ایسا قیاس ہی کہ روس میں بھی امریکہ متحدہ جمہوری حکومت کی طرح نئی سلطنتوں کے شمول سے ایک مستحکم حکومت قائم ہوجائیگی - روس کی عرصہ تک بہت ہی تکلیف دہ حالت رہیگی - روس کی حالت سے دنیا کو یہہ معلوم ہو جائیگا کہ بھی حل کرنے کی غرض سے غلط راستہ اختیار کرنے اور اپنی قوم کی ترقی کے لئے سلطنت نے انتظام میں ایسا انقلاب پیدا کرکے تغیر و تبدل کرنے سے ملک کو کس قدر نقصان ہوتا ہی - عرصہ تک روس دیوالیہ بنا رہیگا •

چہارم - دوسری قومیں

قسطنطنیہ اور درہ دانیال ترکوں کے قبضہ میں نہ رہینگے وہ کسی ایک قوم کے قبضہ نہیں بلکہ سب حکومتوں کے قبضہ میں رہینگے - ترکی سلطنت کی بیشتر جو کچھ عظمت تھی وہ ہمیشہ کے لیئے مٹ گئی اور ترکی سلطنت کی کھنڈہر پر ایشیا میں نئی بڑی بڑی مسلمان سلطنتوں قائم کی جائینگی •

فلسطین میں عرام کی سلطنت ہو جائیگی اور ہارے اور سویڈن جیسے پہلے تھے ویسے ہی اب بھی رہینگے - ڈنمارک کو دوبارہ شمالی شلیسوگ مل جائیگا جسے جرمن نے پچھلی صدی میں ڈنمارک سے زبردستی چھین لیا تھا •

اس میں کوئی شک نہیں کہ یورپ کا نقشہ بالکل نیا ہو جائیگا •

جرمن کس طور پر لڑے

گو لڑائی ختم ہوگئی ہی تاہم یہہ اچھا ہوگا اگر ہم اون بڑے اصولوں کو یاد رکھیں جس کی حمایت میں انگلستان نے بہادری سے لڑے ہیں - بلجیم پر حملہ کرکے اور وہاں بربادی مچاکر جرمنوں نے لڑائی شروع کی - لڑائی بھر میں جرمن پہلے کی طرح جنگ و عار سے بے پرواہی کرتے رہے - ہیں تو لڑائی ہمیشہ خوفناک ہوا کرتی - لیکن جرمنوں نے اسے اَور بھی زیادہ خوفناک بنانے میں کامیابی حاصل کی ہی - دنیا میں آج تک کسی اَور لڑائی سے لڑائی اتنی زیادہ ہولناک نہیں کہی گئی تھی •

لڑائی کا اخبار

تصویروں کا ضمیمہ

زیبرگ نور آسٹفن پر حملہ

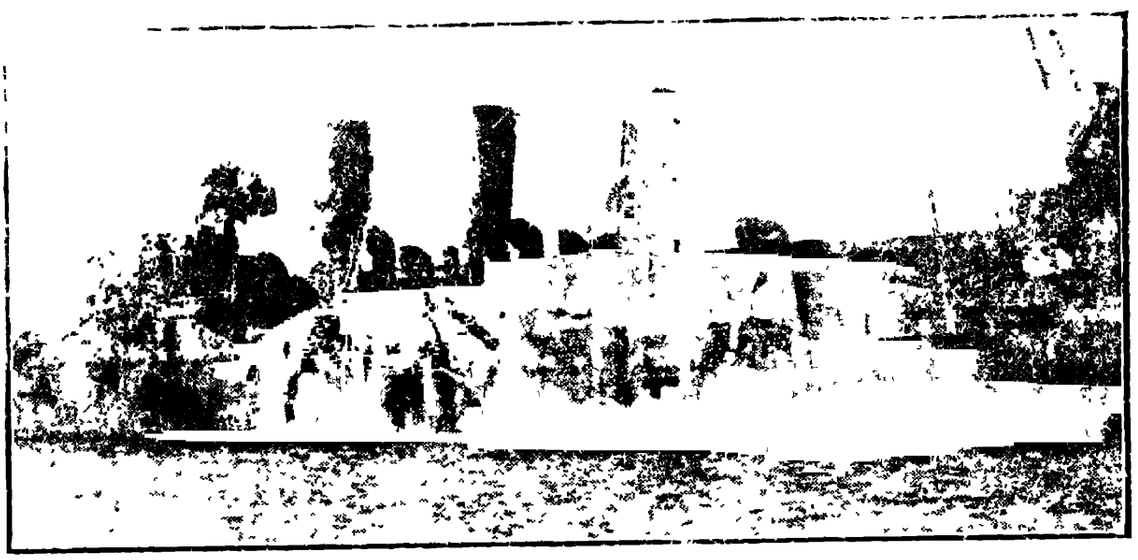

شاہنشاہ معظم کا "ونڈکٹو" نامی جہاز

یہ ونڈکٹو نامی کروزر کی ایک سوسپی تصویر ہی - یہ تصویر اوس وقت کی ہی جب یہ جہاز زیبرگ کے حملے پر سے لوٹ آیا تھا - اس حملے کی داستان ہم نے اپنے اخبار کے گذشتہ پرچے میں دی ہی *

ونڈکٹو نامی جہاز پر توپوں کا مقام

ملاح توپوں کے مقام کو صاف کر رہے ہیں - اس مقام کو بہت زیادہ نقصان پہنچا تھا - دیکھئے اوپر کے حصے میں اس مقام پر سوراخ ہوگئے ہیں جہاں دشمن کی توپوں کے گولے آکر پڑے تھے *

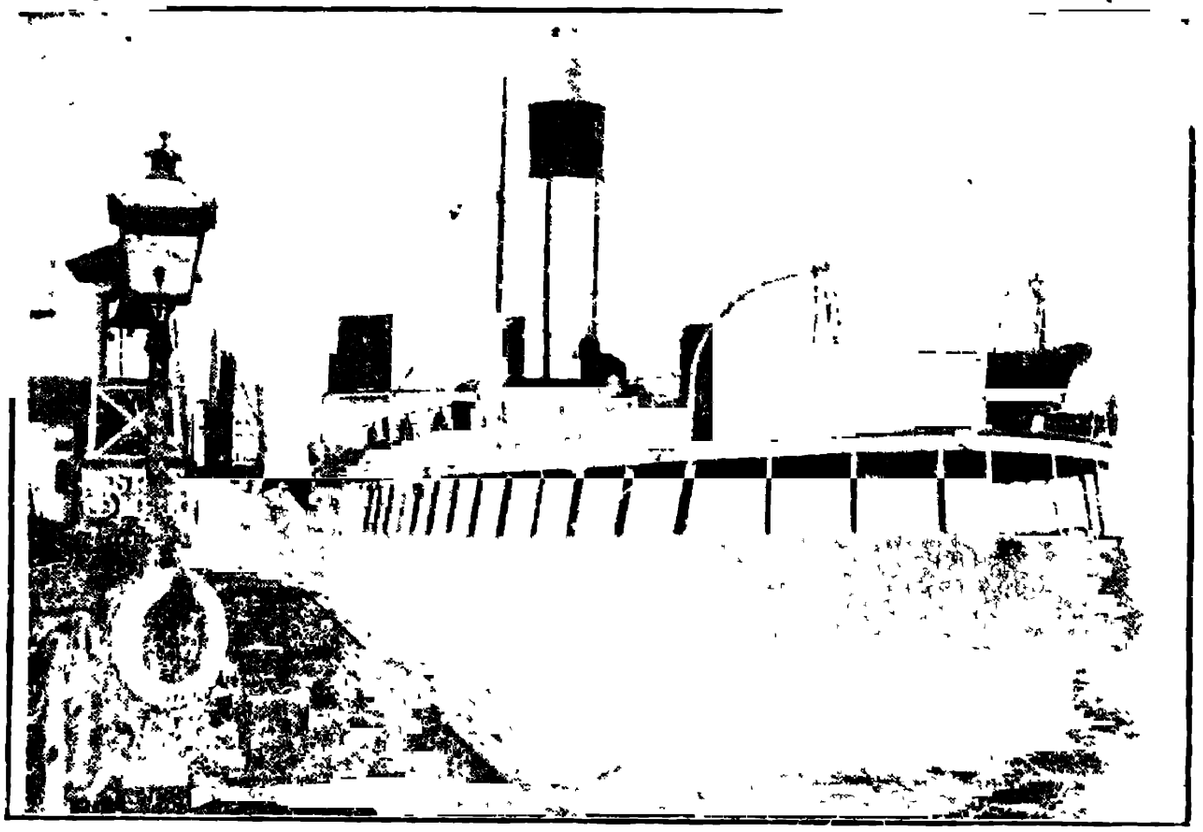

[Sport and general.

"رس" نامي جہاز

اُرس نامی جہاز لڑائی کے پہلے صف ایک مسلحی دھوانکش تھا اور دریائے [illegible] کی آمد و رفت میں اِستعمال ہوتا تھا – ریڈنگ کے حملے میں اُرس اور دوسرے [illegible] دھوانکش ونڈگٹو نامي جہاز کے ساتھ گئے تھے – اِن دھوانکشوں نے ہمارے آدمیوں کو ریڈنگ کے نزدیک "مول" پر اُتارا تھا – "مول" وہي مقام ہی جس پر لائین لگي ہوئي تھی – یہ دھوانکش حملے کے بعد صحیح سلامت لوٹ آئے تھے •

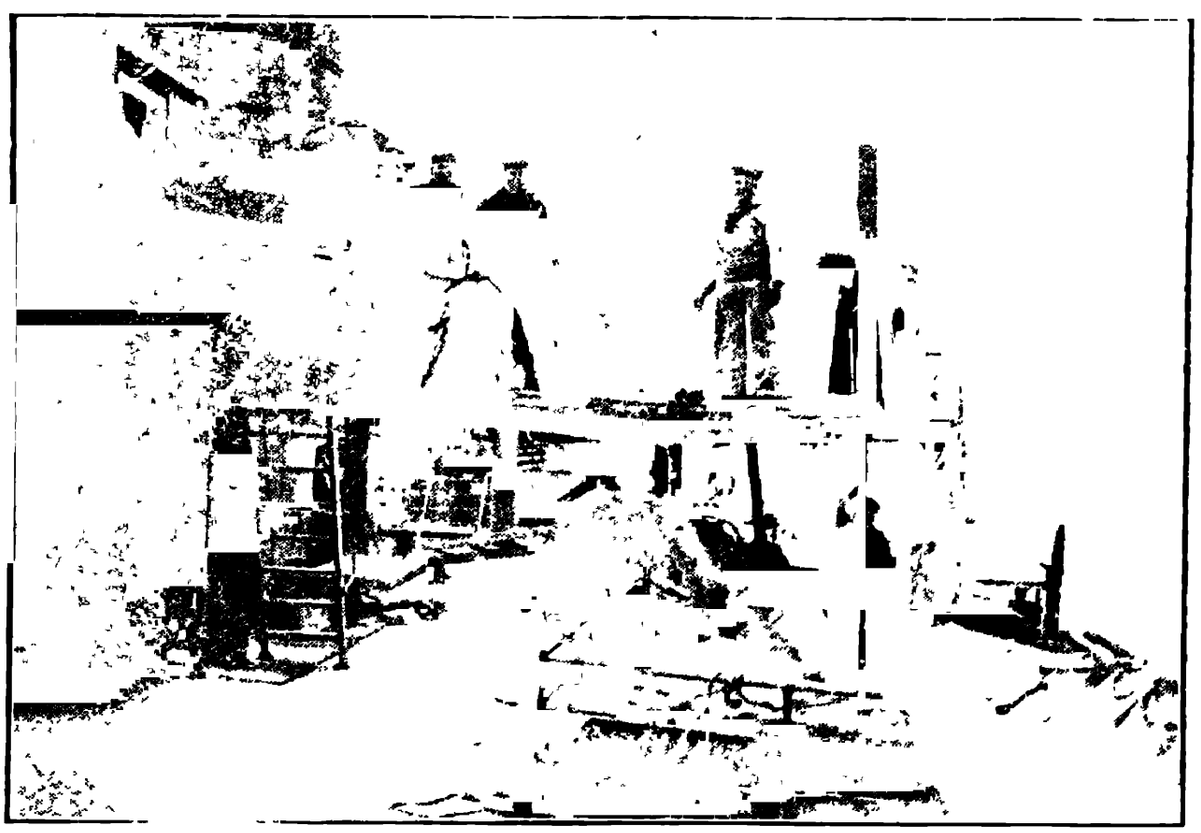

[Sport and general.

حملے کے بعد اُرس نامي دھوانکش

یہہ ایک دوسري تصویر اُرس نامي دھوانکش کے اُن نقصانات کو دکھلاتي ہے جو اُس کو حملے میں پہنچي تھے •

حملے کے دو بہادر

[Sort an I gene al.

جو شخص کالے کوٹ پہنے ہوئے ہے اس کا نام مسٹر ریس ہے۔ اس نے موٹر کشتی میں سے ایک کشتی پر سوار ہو کر جاپانیوں کے حملے کے بعد ہمارے آدمیوں کو بچانے میں مدد دی تھی۔ جو شخص مسٹر ریس کو اپنا سگریٹ پلا رہا ہے اس کا نام ہے۔ اس نے بھی مسٹر ریس کو گولی سے بچایا تھا۔

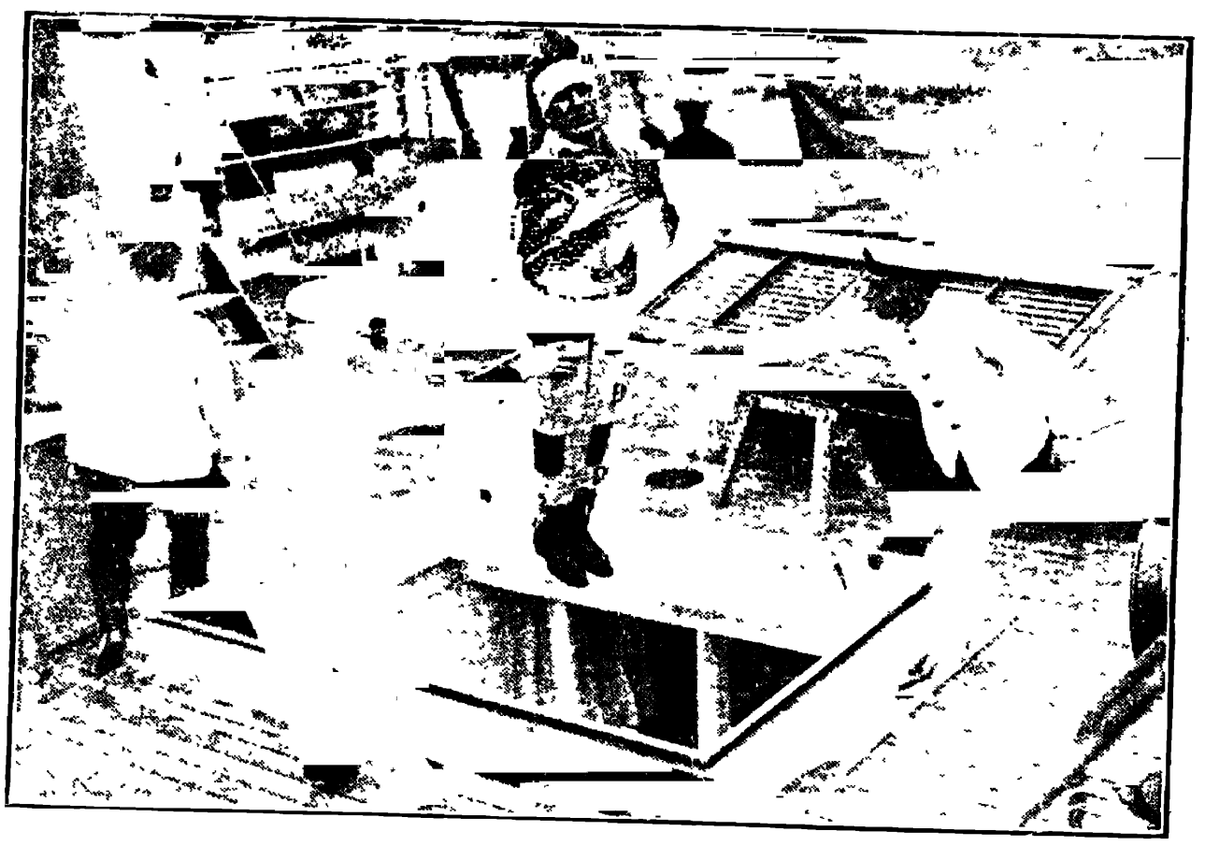

ونٹنڈو نامی جہاز کا ایک ملاح

[S... ...s and gene al

اس تصویر میں دکھلایا گیا ہے کہ ایک زخمی ملاح جہاز کے تختے سے کس طرح پر ہوشیاری کے ساتھ اٹھایا جا رہا ہے۔ اس کو ایک رسی کے ذریعہ سے جہاز کے ایسے کمرے میں پہنچا جاتا ہے جہاں اس کے زخموں کی مرہم پٹی ہوتی ہے۔

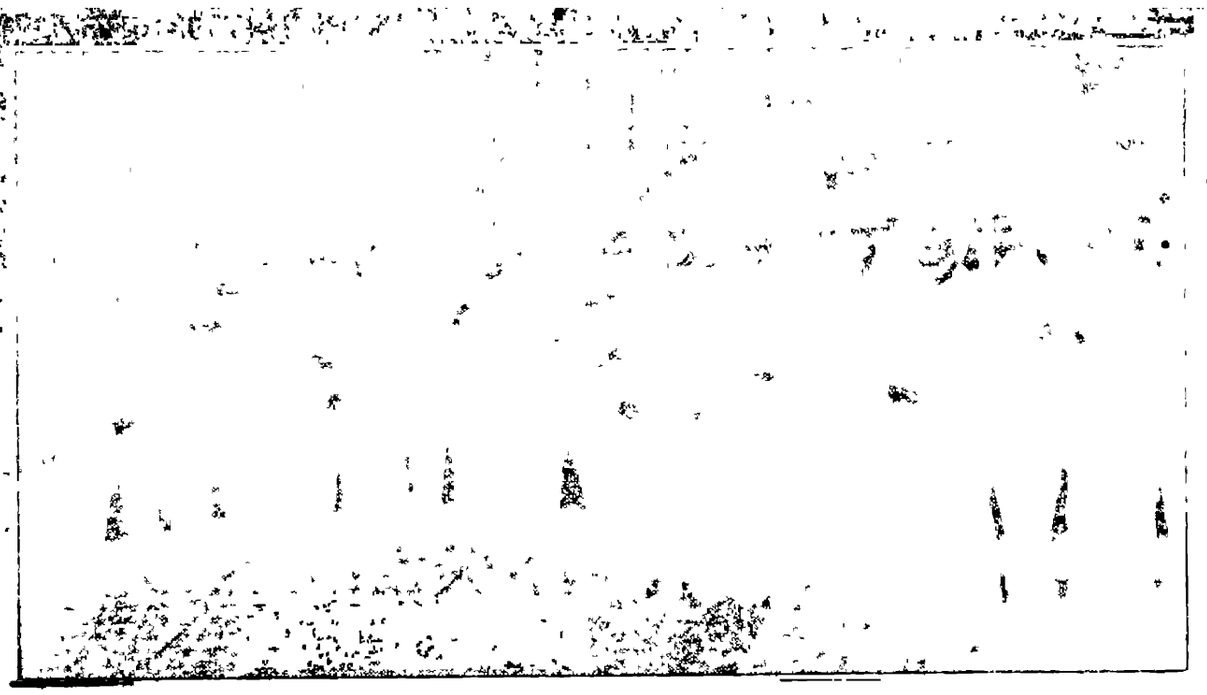

[Sport and general.

حملے کے بچے بچائے لوگ کس طرح پر خوش ھیں

ونڈکٹو نامی جہاز اور اُس نام , دہ بانکش کے لوگوں کی ایک ٹولی - یہہ لوگ اپنا فرض اوس بڑے حملے میں ادا کرچکنے پر بہت خوش ہیں اور اس بات پر بھی خوش ہے پوری پوری صحیح سلامتی سے واپس آگئے ھیں •

[Sport and general.

زیبرگ کے حملے کے بہادروں کا کفن دفن

زیبرگ کے حملے میں جن ملاحوں کے جانیں گئی ھیں اون کے تجہیز و تکفین کے موقع پر ایک بڑی بھیڑ جمع تھی - بھیڑ کے سب لوگ کھڑے ہوکر تعظیم دے رہے ہیں •

اگر جرمن اتنے زیادہ بیرحم اور ظالم نہ ہوتے تو یہ تسلیم کرنا ہی پڑتا کہ اون کا نظام فوج بہت ہی تعجب خیز تھا اور اون کے - ہاتھی بڑی بہادری سے لڑے اور اون کے جنرل بڑے ہوشیار تھے - شاید اون کی ہوشیاری اوس وقت سب سے زیادہ نمایاں ہوئی جب اونہوں نے سنہ 1915ع میں روسیوں کے خلاف مشرقی پروشیا کی حفاظت کی تھی - روسیوں نے لڑنے کے موقع پر یہ بہت بڑی فوج لکر آدھمکے تھے *

اون کی بہادری جانے جیسی تھی لیکن اون کے اصول اچھے نہ تھے - اپنے دشمنوں کی فوجوں کو برباد کرنے کی کوشش ہی تک قناعت نہ کرکے اونہوں نے اپنے دشمنوں کے کل ملک کو برباد کرنے کی کوشش کی اور وہاں کے لوگوں کے جسم اور روح دونوں کو صدمہ پہنچایا - یہی جرم اونہوں نے بلجیئم میں کیا اور یہی جرم فرانس میں بھی کیا - آخرکار اون کی روش نے اونہیں کو کھا لیا - اس کی وجہ سے کوئی اون کا طرفدار نہ ہوا - بلغاریا ترکی اور آسٹریا سب کے سب شکست کھا گئے - تمام دنیا اون کے خلاف متفق ہوکر کھڑی ہوگئی - ایک طرف تو یہ حال تھا دوسری طرف بلجیئم اور سرویہ کے باشندوں کے اوس وقت بھی وفادار بنے رہے جب وہ اپنا سب کچھ کھو بیٹھے تھے *

خوفناکی

جرمن اپنی روش کو "خوفناکی" کے نام سے پکارا کرتے تھے - اون کا خیال تھا کہ اگر ہم حتی المقدور بے رحمی کرتے رہینگے تو دوسرے لوگ ڈر کر ہم سے صلح کرلینگے *

خشکی پر

پہلے پہل بلجیئم میں اپنی ظالمانہ کارروائیوں سے اونہوں نے دنیا کو حیرت زدہ کردیا تھا - بلجیئم اور مشرقی فرانس میں جو خوفناک تباہی اونہوں نے مچا رکھی تھی وہ آیندہ تمام زمانوں میں یاد رکھی جائیگی اور اون کے ساتھ سے کلنگ کا ٹیکا دور نہ ہوگا - اونہوں نے یونیورسٹی میں آگ لگا دینا اون کا سب سے زیادہ مشہور جرم ہے - اس یونیورسٹی کی عمارت اور اُس کے کتب خانے کی عمارت نہایت شاندار تھیں اور فنحر بلجیئم سمجھی جاتی تھیں - یہ دیکھ کر نہایت ہی تعجب ہوتا ہے کہ "تہذیب" پھیلانے کا دعویٰ کرنے والی فوج جہاں جائے تباہی مچاتی ہے - فرانس میں ریمس کیتھڈرل (ریمس کا گرجا) کی بربادی بہت ہی افسوسناک واقعہ تھا - یہ وہی گرجا تھا جہاں فرانس کے بادشاہوں کی تاجپوشی ہوا کرتی تھی *

باشندگان سے بے اون کا برتاؤ اَور بھی زیادہ خراب تھا - اونہوں نے گاؤں جلا دیئے عورتوں اور بچوں کو قتل کردیا - بچوں کو ماؤں کے سامنے قتل کردیا - اون کی بہت سی کارروائیاں تو ایسی تھیں کہ ان کی داستان پڑھنے میں بھی شرم آتی ہے - جرمن گورنمنٹ کا حکم تھا کہ جرمن سپاہی جو چاہیں کریں - اگر ایک مرتبہ ایسا خیال کسی فوج میں پیدا ہو جائے تو پھر اوس کی روک تھام نہیں ہوسکتی - گاؤں والوں کے مکانات جلا دیئے گئے اون کا مال و اسباب سب برباد کردیا گیا اور اون کی دولت لوٹ لی گئی - آگ لگانا اتفاقیہ نہ ہوتا تھا بلکہ وہ اپنے ساتھ آگ لگانے کے سب سامان بھی لیکر آتے تھے - جنوبی افریقہ میں اونہوں نے کوئیں کا پانی زہریلا کردیا - قیدیوں کو مار ڈالا یا اون کی کچھ خبر گیری نہ کرکے اونہیں یوں ہی مرنے دیا - دفناتے سے سفید جھنڈا کھڑا کیا اور جب دشمنوں نے اون پر اعتبار کیا تو گولیاں چلانے لگے - ہسپتالوں کا کچھ لحاظ نہ کرتے تھے - اور زخمیوں پر حملہ کرنے میں اونہیں مزا آتا تھا - شہر یا ملک کے کل باشندوں کو لے جاکر غلام بنا لیتے تھے *

زہریلی گیس کا استعمال جرمنوں ہی نے ایجاد کیا - زہریلی گیس سخت تکلیف دہ ہوتی ہے - جلتے ہوئے تیل اور دوسرے مرحم وسیلوں کو کام میں لانے سے وہ بہت ہی خوف ہوتے تھے - عورتوں اور بچوں کو اپنی فوج کے سامنے کھڑا کردیتے تھے تاکہ شوہروں اور باپوں کی گولیاں اگر یہ جرمنی فوج پر چلائیں تو اونہیں کے عورتوں اور بچوں پر پڑیں - اگر یہ عورتیں اور بچے فوج کے سامنے نہ کھڑے ہوتے تھے تو جرمن خود ہی اون کو قتل کر ڈالتے تھے *

جب جرمن فوجیں کسی شہر میں داخل ہوتی تھیں تو وہ جس باشندے پر اون کا ہاتھ پڑتا تھا اوس کا خاتمہ کردیتی تھیں - بیچاروں کی کوئی شنوائی نہ تھی - ہوسکتا ہے اونہوں نے مس ایڈتھ کیول کو قتل کر ڈالا - اون کے اس جرم پر انگریزوں کو سب سے زیادہ غصہ آیا - مس صاحبہ بیماروں کی تیمارداری کرتی تھیں اور اونہوں نے اپنی زندگی بھی نوع انسان کی خدمت کے لیئے وقف کردی تھی - اس لڑائی میں مس صاحبہ نے بہت سے جرمن اور بلجیئن سپاہیوں کی تیمارداری کی تھی - جرمنوں نے ان پر بلجیئن لوگوں کو بھاگنے میں مدد دینے کا الزام لگایا - ان کے مقدمہ کی نہ تو سماعت ہوئی نہ ان کی طرف سے کوئی پیروی کرنے پایا نہ ان کی کوئی اپیل سنی گئی - مس صاحبہ کی نیکی یا اون کی خدمات اونہیں نہ بچا سکیں نہ اون کے عورت ہونے پر کوئی لحاظ کیا گیا - بیرحم آدمیوں نے بڑی سنگدلی سے ان کا خاتمہ کردیا - مفتوح ممالک سے جرمن بہت سا روپیہ جبراً لے گئے جہاں کہیں گئے بربادی اور تباہی کو ساتھ لیتے گئے *

کوئی الفاظ ایسے نہیں ہیں جن سے اون مقامات کے باشندگان کے تکالیف کو بیان کریں جہاں پر جرمنوں کا قبضہ ہوگیا تھا - جب ہماری فوجوں نے فلسطین اور میسوپوٹامیہ پر قبضہ کیا تو اپنے ساتھ آرامی کی سوغات لیتی گئیں جرمن فوجیں جہاں جہاں گئیں بربادی اور تباہی لیتی گئیں - اپنی کامیابی کے دنوں میں جرمن اپنی کارروائیوں کا فخر کرتے تھے *

یہ سب کارروائیاں جنگی قانون اور دستور العمل کے خلاف تھیں - اور اون صاحبانوں نے بھی خلاف نہیں جن پر خود جرمنوں نے دستخط کیئے تھے -

ان کی سب کارروائیاں اس خیال پر مبنی تھیں کہ جرمن گورنمنٹ سب قانونوں سے بالا تر ہی ۔ وہ گورنمنٹ کسی معاملے کی پابند نہیں ہی اور جو چاہے کرسکتی ہی ۔

جب ہم سے یہہ کہا جاتا ہی کہ اتحادی قانون اور دھرم کے لیئے لڑ رہے تھے اور لڑائی ملک گیری کے لیئے نہیں بلکہ اصولوں کے لیئے تھی تو اس کا مطلب یہہ ہی کہ جرمن ان باتوں (قانون اور اصول) کی پرواہ نہ کرتے تھے اور جرمنوں کے لئے کی معنی یہہ ہوتے کہ ظلم دغابازی اور خوفناک بےرحمی کی قسم ہوئی ہی ۔

ہوا پر

ہوا پر بھی ان کی وہی مجرمانہ کارروائیاں جاری رہیں ۔ قلعوں اور فوجوں پر حملہ کرنے کے بجائے وہ لوگ غیر محفوظ شہروں اور گاؤں پر بدعت مچانے میں مشغول ہوتے رہے ۔ انہیں امید تھی کہ اس سے لوگ ڈر جائینگے ۔ سیکڑوں برس سے یہہ کوشش کی جارہی تھی کہ لڑائیوں میں زیادہ انسانیت برتی جائے اور ایسی لوگوں پر ہاتھہ نہ ڈالا جائے جو لڑائی میں شامل نہیں رہیں ۔ جرمنوں نے ان میں سے ایک بات کی بھی پرواہ نہ کی ۔ لندن پر ہوائی جہازوں سے حملہ کرنے کے معنی یہہ تھے کہ بہت سے بے گناہ عورتیں اور بچے ہلاک ہوں ۔ اتحادیوں نے بس طور پر اوس کے لیئے جرمنوں کو سزا دی یہہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھہ لیا ۔ جرمن اکثر شہروں پر بم گولے گرایا کرتے تھے ۔

سمندر پر

سمندر پر انہوں نے سب سے زیادہ بے رحمی دکھلائی ۔ پہلے برسوں بحری لڑائیاں ہوتی رہی ہیں اور جنگی قانون پر عملدرآمد ہوتا رہا ہی ۔ مسافروں پر ہاتھہ نہ چھوڑا جاتا تھا کیونکہ سچا بحری سپاہی شریف طبیعت ہوتا ہی ۔

انگلستان کے قصبوں پر سمندر سے گولہباری کرنے اور مسافروں اور ملاحوں پر اپنی آبدوز کشتیوں سے حملہ کرنے میں جرمن کچھہ بھی رحم نہ کرتے تھے ۔ حتیٰ کہ ان لوگوں کو بھی مار ڈالنے کی کوشش کرتے تھے جو ڈوبتے ہوئے جہاز سے بچنے کی کوشش کرتے تھے ۔ ایسا کرنے سے جرمنوں کی یہہ غرض تھی کہ ڈوبائے ہوئے جہاز کا کچھہ نام و نشان ہی نہ رہ جائے ۔

" لوزی تینیا " جہاز کے ڈبائے جانے کی داستان ہم سب سن چکے ہیں ۔ اس جہاز کو ڈبونے کی خوشی میں جرمن اسکولوں میں تعطیل دے دی گئی تھی اور ایک خاص تمغہ عطا کیا گیا تھا ۔ جرمن اپنے گناہوں کو چھپاتے نہ تھے ۔ ان گناہوں کی شہادت جرمن کاغذات میں ایسی ہی مکمل طور پر پائی جاتی ہی جیسی انگریزوں یا فرانسیسیوں کے کاغذات میں ۔ لوزی تینیا یا سیکڑوں اور جہازوں کے ڈبوئے جانے پر انگریزوں نے اس قانون کی خلاف ورزی کے جرم کو مٹا دینے پر بہت ہی زیادہ کوشش کی تھی ۔ فلانڈرس فرانس

کے قتل کا انگریزوں کو سب سے زیادہ صدمہ ہوا ۔ کپتان صاحب نے جرمن آبدوز کشتیوں سے بچنے کو بچانے میں بہت بڑی مہارت دکھلائی تھی ۔ آپ نے ایک جرمن آبدوز کو تباہ کرنے کا انعام بھی پایا ۔ اگر آپ نے ایسا کیا بھی ہو تو بھی آپ نے بہت ہی درست کیا تھا ۔ جرمنوں نے آپ کو قیدی بناکر مار ڈالا ۔ اس کام سے سمندر کی ملکہ (انگلستان) کی توہین کرکے جرمنوں نے اپنے کو خطرے میں ڈال دیا اس کے لیئے اور ایسی ہی دوسرے کاموں کے لیئے جرمنوں کو خوفناک سزا بھگتنی ہوئی ۔

سمندر پر بھی تمام جنگی قانون کے برخلاف جرمنوں نے ہسپتالی جہازوں پر حملے کیئے ۔ جہازوں کے قبولنے کی آمید سے انہوں نے ہر طرف سوداگری بھیجا دیں ۔ غیر جانبدار ملکوں کے کشتیوں کو بھی اپنی مار سے بچانے کی انہوں نے کوشش نہ کی ۔ یہہ کارروائی ان کے لیئے بہت مہلک ثابت ہوئی ۔ اسی طریقے سے ریاستہائے متحدہ امریکہ کو ان کا دشمن بنا دیا ۔ لوزی تینیا ڈبونے سے اٹلانٹک ان کا دشمن ہوگیا ۔

جرمنوں کی سازشیں

اور دوسری تعجب خیز کارروائیوں کے برابر جرمنوں کی یہہ کارروائی بھی عجیب تھی کہ انہوں نے قریب قریب ہر ایک ملک میں سازشیں پھیلانے کی کوششیں کیں ۔ ہمیں معلوم ہی کہ لڑائی کے پہلے جرمنوں نے انگریزوں کو کس طور پر دھوکا دیا اور سلطنت برطانیہ کے ہر ایک حصہ میں فساد برپا کرنے کی کوششیں کیں ۔ خاصکر ہندوستان ۔ آئرلینڈ مصر اور جنوبی افریقہ میں فساد برپا کرادینے کی کوششیں ہوئیں ۔ ان کوششوں کا خاتمہ فوراً ہی کردیا گیا ۔ جرمنوں نے یہی کارروائی فرانس اور اطالیہ میں بھی کی ۔ صرف روس میں انہیں اس حد تک کامیابی ہوئی کہ وہی کامیابی ان کی خرابی کا باعث ہوگئی ۔ جہاں کہیں جرمن تھے مثلاً چین فارس اور جنوبی امریکہ سب جگہہ انہوں نے سازشیں پھیلا رکھی تھیں ۔

ریاستہائے متحدہ امریکہ میں جرمن سفیر تو دوستی کا دم بھرتا تھا اور جرمن لوگ میکسیکو میں لڑائی کھڑی کردینے کی کوشش کر رہے تھے ۔ لڑائی کے پہلے اور لڑائی کے دنوں میں جرمنوں نے سازشوں پھیلانے میں کروڑہا روپئے صرف کیئے لیکن اتنے روپئے صرف کرنے سے انہیں فائدہ بہت ہی کم ہوا ۔ آخرکار اکیلے ہی رہ گئے اور کسی نے ساتھہ نہ دیا ۔

اب انہیں معلوم ہوگیا ہی کہ دغا بازی سے فایدہ نہیں ہوتا اور مشرق و مغرب کے دونوں جگہہ پاس عزت اور ایماندارانہ روشن پسند کی جاتی ہی ۔

یہہ سب کیسے ہوا

شروع سے اخیر تک یہہ قصہ بہت ہی تعجب خیز ہی ۔ بلکہ نوع انسان کی آزادی کے خلاف ایک ایسی سازش کی گئی تھی جسے آج تک دنیا نے نہیں دیکھا تھا ۔ ہم صرف جرمنوں اور ان کے ہاتھوں ہی

ہے ہیں لڑ رہے تھے بلکہ ہم ایک ایسے مجرمانہ جتھے کے خلاف لڑ رہے تھے جس کی شروعات پروشیا کی چھاپہ فتوحات سے ہوئی تھی - اس کے نسبت آپ اس سلسلہ مضامین کے پہلے مضامون میں پڑھ چکے ہیں - جب تک جرمنی کو پوری شکست نہ ہوجاتی اور پروشیا دنیا کو اپنی مجرمانہ کارروائیوں سے مصیبت میں ڈال دینے کی سزا کا سامنا نہ کرے کے لیئے نہ چھوڑ دیا جاتا اس وقت تک آیندہ کے لیئے دنیا کو اطمینان نہ حاصل ہوتا ●

سزا دینے والا فرشتہ

زمانہ قدیم کے یونانی مصنفوں کا عقیدہ تھا کہ ایک سزا دینے والا دیوتا ہی - یہ دیوتا لوگوں کے گناہوں کا پردہ فاش کرکے مجرم سے اوس کے گناہوں کا بدلہ لیتا تھا - اس لڑائی کے واقعات نے صاف دکھا دیا ہی کہ اب بھی کوئی بدلہ لینے والی طاقت موجود ہی - اس نقطہ خیال نے لحظاتا سے اس چمک کی داستان ایک پرانے غیرفانی فلسفی کی داستان کے مانند ہی - اس لڑائی میں دی ایک پیش بینیں کرنے والا شیطان تھی - یہہ شیطان اپنے کامیابی کے دنوں میں بہت مغرور تھی اور ہمیشہ چوڑے کر بولتا ہی - آخیر میں اوس کی سب پیش بینیاں ناکامیاب ہو جاتی ہیں - اس کے دوسرے یار اوس کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں اور یہہ مع اپنے گناہوں کے اکیلا رہ جاتا ہی - ٹھیک یہی حالت پروشیا کی بھی ہوئی - اگر اتحادی پروشیا کو کچھہ سزا نہ بھی دیتے تب بھی ساری دنیا کو مصیبت میں مبتلا کردینے کی یاد پروشیا والوں کو ہر وقت پریشان کیا کرتی ●

ان سب باتوں کو کیوں یاد رکھنا چاہیئے

آپ پوچھہ سکتے ہیں کہ اب تو لڑائی کا خاتمہ ہوگیا اور ہماری صلح ہوگئی پھر کیوں ان سب باتوں کو یاد رکھا جاوے ؟ - آدمیوں اور لڑکوں کا حافظہ بہت کمزور ہوا کرتا ہی اِس لیئے اون کو ہمیشہ یہہ یاد دلایا جانا مناسب ہی کہ دغابازی اور بیحیائی کا کیا نتیجہ ہوتا ہی - اس جنگ کی بہت سی باتیں غلط اصول پر مبنی تھیں یعنی یہہ اصول کہ طاقت ہی حق ہی (جس کی لاٹھی اُس کی بھینس) اور طاقتور جو چاہے کرے اوس کے لیئے سب روا ہی ●

ہم سب کو ایک سچا سبق سیکھنا ہی - کہا جاتا ہی کہ ہر ایک انسان میں اچھی اور بری دونوں خاصیتیں ہیں - جرمنی نے پروشیا کی خراب مثال کی پیروی کر کے اپنے یہاں برائیوں کو بڑھنے دیا - نتیجہ یہہ ہوا کہ جرمنی اور تمام بنی نوع انسان خوفناک مصیبت میں گرفتار ہوگئے - ہم ہندوستان میں رہنے والے پروشیا کی خرابیوں پر آنسو بہا رہے ہیں - ہم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ اپنے دل میں لڑائی کو بھلائی پر زور نہ پکڑنے دیں تاکہ ہماری حالت بھی پروشیا کے مانند نہ ہو ●

ہوا پر جنگ

یہہ لڑائی محض زمین اور سطح سمندر پر اور سطح سمندر کے نیچے ہی نہیں لڑی گئی بلکہ ہوا پر بھی لڑائی ہوتی رہی اور یہہ بات تعجب خیز ہی کہ ہوائی لڑائیوں میں مقابلہ قریب قریب اوسی طور پر ہوا کیا جیسے اگلے زمانے کی لڑائیوں میں ہوا ہی جس طرح مہابھارت میں دیکھا ہی کہ فریقین کے سردار اپنی فوجوں سے باہر آکر ایک ایک کرکے دشمن کا مقابلہ کرتے تھے ●

ہوائی جہازوں کا مصرف

لڑائی میں ہوائی جہاز مختلف مصرف میں لائے گئے ہیں - جب دشمن حملہ کرنے چلتا ہی تو ہوائی جہاز خبر دیتے ہیں اور جو کام اگلے لڑائیوں میں خبررساں یا سوار دشمن کی نقل و حرکت کی خبر پہنچایا کرتے تھے - اِس طرح اب ہوائی جہاز خبر دیا کرتے ہیں - وہ ہوا پر بلند ہوکر بہت سی تصویریں لیتے ہیں اور نیچے اتر کر دشمن کی مقامی اہمیت و حیثیت کی اصل صورت کی صحیح صحیح حالت اور دشمن کی نقل و حرکت کی ٹھیک ٹھیک خبر پہنچاتے ہیں - ہوابازوں کی کارگذاری اس درجہ مکمل تھی کہ دونوں فریق میں ہر ایک کے لیئے یہہ بات مشکل تھی کہ دوسرے فریق کے خلاف بے اطلاع اوس کے دفعتاً کوئی کام کرسکیں - اکثر یہہ ہوابار گولہ انداز اور پیادہ فوجوں کو ہوا کی بلندی سے ٹھیک مقام پر کھڑا کردیتے ہیں اور اونہیں بتا دیتے ہیں کہ کس مقام پر گولہباری کریں یا بندوق کی شست باندھیں - ہوابار اپنے ساتھہ بم گولے یا کارآمد توپیں یا آتش اسلحہ لے جاتے ہیں اور اون کے ذریعہ سے دشمن کی فوج پر حملہ کرتے ہیں چاہے وہ فوج کوچ کر رہی ہو صورچہ بندی کرکے لڑ رہی ہو اور دونوں صورتوں میں دشمن کی فوج کو پراگندہ کردیتے ہیں - فریقین کے ہوابار بارہا ایک دوسرے سے لڑتے ہیں اور کبھی کبھی ہوائی جہازوں کا بیڑہ بنا دیا گیا اور دشمن کے بیڑے سے مقابل ہوکر لڑا - فریقین کے جنگی جہاز کے بیڑے کے ساتھہ بھی ہوائی جہاز ہوتے ہیں - یہہ جہاز اس طرح کے بنائے جاتے ہیں کہ ضرورت پر سمندر پر بھی چل سکتے ہیں اور موقع آنے پر ہوا پر بلند ہوکر ہوائی جہاز کا بھی کام دے سکتے ہیں - ان جہازوں کے ذریعہ سے اس بات کا دریافت کرنا ممکن ہی کہ دشمنی کے جہاز کہاں ہیں - ان جہازوں سے دشمن کے جہازوں اور موٹر خور کشتیوں پر بھی حملہ کیا گیا ہی ●

جرمن ہوائی جہاز

لڑائی کے ابتدا میں جرمنوں نے بڑے بڑے ہوائی جہازوں سے کام لینا شروع کیا - یہہ زیپلن کہلاتے تھے اور کبھی کبھی ان کی لمبائی دو سو گز کی ہوتی تھی - ان جہازوں کو لیکر جرمن ہوا باز

... جہازوں کے مقابلے میں جو زیادہ ... تھے - اس لئے یہ ... کی کارروائی سب سے اچھی ثابت ہوئی - اس کی وجہ یہ ہوئی کہ وہ ... آنے میں اور شناخت کے عادی ہیں ہو

انگریزوں نے ہوا پر بہت سی فتوحات حاصل کیں پچھلے سال جرمنوں کے چار ... ہوئے جو ... ہوئے تھے انگریزوں کے ایک ہوا باز کا ... ظاہر ہوتا ہے کہ ہوا پر بہت سی لڑائیاں ہوئیں اور انگریز جیتنے سے اکثر ثابت ہوئے ہیں

ہوا بازوں نے کیا کیا کارنامے کئے

موجودہ جنگ میں ہوا باز بہت کار آمد ثابت ہوئے ہیں - ... سوسپریطامیہ میں جب ہماری فوجیں فلاندر پر پیش قدمی کر رہی تھیں اوس وقت ... نے دریائے دجلہ پر پل باندھنے کی کوشش کی - ایک اکیلا انگریز ہوا باز تین سو فٹ کی اونچائی پر بلند ہوا اور اوس نے پل پر بم برسائے اور ترکوں کو دریا پار ... سے باز رکھنے میں کامیاب ہوا - اس طریق پر صرف ایک ہی آدمی ایک فوج کو روک دیتے میں کامیاب ہوا اور قریب تھا کہ وہ ... - جنگ افریقہ میں ہوائی جہاز کی صورت دیکھ کر خوف پھیل جاتا تھا اور جو فوجے مصروف لڑتے تھے وہ دیکھتے ہی بھاگ جایا کرتے تھے - ہمارے ہوابازوں نے جو جو کارنامے کئے ہیں اون کی تفصیل بیان کرنا بہت مشکل ہے خاص کر لڑائی کے آخری سال اندر جو ظاہر ہوئے ہیں - جرمنی کے زوال کے دن زیادہ تر وہی ہیں - یہ ہوا باز ہماری فوج کے لئے آنکھوں کا کام دیتے تھے اور دشمن کی حالات جس تفصیل کے ساتھ زیادہ معلوم کرتے گئے اوسی طرح روز بروز دشمن پر فصیلات پڑتے گئے جب ہم نے جرمنی پر ہوائی تاخت کی تو جرمن اوس کا مقابل ہوائی نہ دے سکے ۔

سلسلہ آمد و رفت

... حربی رسالے اور دیدبان اور دشمن کے ہوائی جہازوں سے مقابلے کے علاوہ اونہوں نے آؤر ہی بہت سے کام انجام دیئے اور اون کے کام اندازہ کرنے کے لئے یہ سوال کرنا مناسب ہی کہ ایک کامیاب سلسلہ جنگ کے لئے جو جو باتیں ضروری ہیں اون میں سے بعض کی تفصیل بیان کیجئے - سب سے پہلی بات تو یہ ہی کہ توپوں اور گولوں کے ذخائر کے لئے بڑے بڑے کارخانے ہونے کی ضرورت ہی یہ توپیں اور گولے جب طیار ہوجاتے ہیں تو بڑے بڑے ذخیروں میں جمع کئے جاتے ہیں - اس کے بعد مختلف فوجوں پر تقسیم کئے جاتے ہیں - یہی حال سامان رسد کپڑوں جوتوں اور آؤر چیزوں کا ہی - چونکہ لاکھوں آدمیوں کی فوج کے لئے ایک زبردست نظام کی ضرورت ہی - جیسے ان چیزوں کی تقسیم کے لئے صدر ذخیرے قائم کردیئے جاتے ہیں تو ان چیزوں کی جہاں ... ضرورت پیش آتی ہی وہاں وہاں سڑکوں ریلوں ...

... ملک کے وشمن انگلستان اور فرانس کے شہروں پر ... پھینکے تھے و بہت سے بے گناہ عورتوں اور بچوں کی جانوں لیا کرتے تھے - اونہیں اُمید تھی کہ اون بمباروں کے ذریعہ سے وہ رعایا کو خوف زدہ کردینگے اور شاید لندن کو تباہ بھی کرڈالیں - لیکن ان دونوں اُمیدوں میں وہ ناکام رہے ۔

زیپلن قسم کے ہوائی جہازوں میں بہت سے نقایص تھے - وہ بہت لمبے چوڑے ہوتے تھے اور اون پر آدمی بے حفاظت رہتا تھا - اور اگر ہوا کا رخ بدل جاتا تھا تو اون کا قابو میں رکھنا مشکل ہوجاتا تھا - آخر میں جب جرمنوں کے بہت سے زیپلن جہاز تباہ ہوچکے تو اُنہوں نے ان سے کام لینا بند کردیا ۔

جس زمانے میں زیپلن جہازوں کے ذریعہ سے رات کے وقت لندن پر حملے ہوتا تھا اوس زمانے میں رات کو روشنی کرنے کی ممانعت ہو جاتی تھی ا... وجہ سے زیپلن جہاز اکثر راہ بھول جاتے تھے اور ہوابازوں کو یہہ معلوم نہ ہوتا تھا کہ وہ ... جارہے ہیں - وہ چاندنی رات میں آگے بڑھتے تھے - سمندر پر اور ساحل کے کنارے کنارے گاؤں بھی صاف صاف دکھائی دیتے تھے اور جب یہہ خبر ملتی تھی کہ زیپلن جہاز آرہا ہی تو ہماری حفاظت گاہوں پر توپیں تیار ہوجاتی تھیں اور ہوا... ہوابازوں سے مقابلہ کرنے کے لئے ہوا پر بلند ہو جاتے تھے - ایک سو تیرہ ایک زیپلن جہاز شمالی لندن سے دس ہزار فٹ کی بلندی پر آیا ایک نوجوان انگریز ہوا باز جس کا نام لفٹننٹ رابنسن تھا اس جہاز کے مقابلے کے لئے ہوا پر پہنچا - اوس کی عمر صرف اکیس برس کی تھی - شہر کے لاکھوں آدمی یہہ لڑائی دیکھنے لگے اور جب ہمارے لڑاکے نے زیپلن پر گولہ برسانا شروع کیا تو زور زور سے تالیاں بجائی گئیں - زیپلن میں آگ لگ گئی اور جس طرح ستارہ ٹوٹ کر گرتے دیکھا ہی اوس طرح جلتا ہوا زمین پر گر پڑا - اس جہاز کے اندر جو جرمن سوار تھے جہاز کے زمین پر پہنچنے سے پہلے جل کر مر چکے تھے باوجود اون کے ناقابل حال کے ہم اون کی لاشوں کے ساتھ بدسلوکی پیش آئے - اس طرح کی بہت سی لڑائیاں ہوئیں اور جن لوگوں نے زیپلن جہازوں کو تباہ کیا وہ بڑے مشہور ہیرو بن گئے اس وجہ سے کہ اونہوں نے بہت سے بیگناہوں کی جانیں بچائیں ۔

ابتدا ہی سے انگریزی ہوائی جہاز جرمن جہازوں سے چھوٹے تھے اور انگریز ہوابازوں سے جرمن ہوابازوں سے نہیں زیادہ دلیر تھے - جرمن اندھیرے میں آنا پسند کرتے تھے - انگریز دن میں بھی لڑنے کو طیار تھے اور رات میں بھی - اور جب اون کے سامنے جرمن ہوائی جہاز آجاتے تو وہ چاہے ایک ہو یا دس فوراً مقابلہ کرتے تھے ۔

ہوا پر اتحادیوں کی فضیلت

بہت قسم کے ہوائی جہاز ہوتے ہیں اور لڑائی شروع ہونے کے بعد سے فریقین نے ان جہازوں میں بہت سی نئی نئی ایجادات و اختراعات کیں - ابتدائے جنگ میں مہینے دو مہینے میں

کی ذریعہ سے پہنچائی جاتی ہیں - اب یہ راستے خواہ ریلوے لائنیں ہوں یا سڑکیں ہوں یا دریا کے ذریعہ سے سلسلہ آمد و رفت قائم ہوا ہو دشمن کے لئے نہایت ہی اہم ہیں - یہ راستے دو مطلب سے بنائے جاتے ہیں - یا تو ان راہوں سے دشمن رسد یا تازہ دم فوج یا سامان حرب و ذخیرے سے میدان جنگ میں پہنچنا ہی یا فوج کا سلسلہ آمد و رفت اور اس جگہ فوج کے ساتھ قائم رہنا ہی جو اپنے کے داہنے یا بائیں جانب تعینات ہو یا اوس فوج کے مختلف حصوں کے درمیان سلسلہ آمد و رفت قائم رکھا جاتا ہی - انہیں راہوں کا نام سلسلہ آمد و رفت رکھا گیا ہی *

سلسلہ آمد و رفت پر حملہ

یہی موقع ہی جہاں ہوابازوں کی ضرورت ہی - یہ جرمن کارخانوں پر حملہ کرتے تھے اور سامان رسد کو روانہ ہی سے روک دیتے تھے انہوں نے جرمنی میں ریلوں اور ریلوے اسٹیشنوں پر حملہ کیا جس کی وجہ سے جرمن سامان حرب اپنے ذخیروں سے وقت پر نہ پہنچ سکا - انہوں نے ان کے ذخیروں پر حملہ کیا اور اس سے بھی زیادہ اہتمام پیدا کی - انہوں نے سلسلہ آمد و رفت پر حملہ کیا جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ ان کا سامان رسد جرمن فوجوں تک پہنچنے نہ پایا - ان کے ریلوے لائنوں کا سلسلہ قطع کردیا گیا فوج کے مختلف حصے ایک دوسرے سے جدا کردیئے گئے اور ان کا سلسلہ آمد و رفت قطع کردیا گیا - کوچ کے وقت انہوں نے فوجوں پر بم برسائے اور پل گاڑیوں پر بم باری کی - بالخصوص میسوپوٹامیہ اور فلسطین میں وہ غالباً اکثر دشمنوں کے رسالے کی راہ میں حایل ہوئے اور اس سے پہلے ایک مثال بھی چاچکی ہی کہ انہوں نے کیونکر دشمنوں کے تدبیریں باطل کردیں ایک دریا پر سلسلہ آمد و رفت قائم نہ ہونے دیا *

اب ہم بتا سکتے ہیں کہ ہوائی جنگ میں جرمنوں نے کہاں کہاں اہم غلطیاں کیں - اگر بجائے انگلینڈ اور فرانس پر حملے کرنے اور شہری باشندوں کے مکانات پر گولہ باری کرنے کے انہوں نے ابتدا ہی سے ہمارے کارخانوں اور بحری سلسلہ آمد و رفت کو اپنا نشانہ بنایا ہوتا تو جنگ کی صورت بدل گئی ہوتی - انہوں نے ہوابازی کا اصول جنگ نہیں سمجھا اور اپنی قوت منتشر کردی نہ اوں کو اتنی جرات تھی کہ ہمارے مورچوں اور قلعہ بندیوں پر بے خوف ہوکر دن رات سیدھے چلے آتے وہ اندھیرا پسند کرتے تھے - اور اون کا نشانہ اپنی شست پر کبھی نہ چوکتا تھا *

ہوابازوں کی شجاعانہ انسانیت

فریقین کے ہواباز ایک دوسرے سے واقف تھے اور سچ تو یہ ہی کہ دونوں بڑی شجاعت سے لڑے - جرمن ہوباز انگریزوں کے ساتھ ہوائی مقابلہ کرتے وقت برابر قوانین حرب کے پابند رہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ہوائی جنگ میں بعض جرمنوں نے بسالت بڑی اور بحری جنگ کے زیادہ شجاعانہ انسانیت دکھلائی *

جرمن پالیسی کی بدعہدی

بدقسمتی سے جرمن ہوابازوں کی شجاعت پر قوانین حرب کے قصبوں اور شہروں پر بم باری کرنے سے دھبہ لگ گیا - اس طریق پر گولہ باری کرنے سے انہوں نے بلا وجہ بہتوں پر مصیبت نازل کی - انگریزوں کا یہ دستور تھا کہ وہ دشمن کے قلعہ بندیوں یا اون کے ہوابازوں پر حملہ کرتے تھے مگر جو لوگ شریک جنگ نہ تھے اون کے مکانوں پر گولہباری نہ کرتے تھے *

جرمنوں کو اپنی کے اصول کی سزا دی گئی - مہینوں تک انگلینڈ ہوابازوں اور جرمن جہاز آیا کرتے تھے اور بجائے اس کے کہ اہل انگلستان خوف زدہ ہو جائیں اتحادی ہوابازوں کی وجہ سے جرمنی عرصہ تک خوفزدہ رہی *

جب جنگ ختم ہوجائیگی تو ہر فریق اپنے ہوابازوں کی بہت سی داستانیں سنائیگا مگر جرمن ہوابازوں نے ہسپتالوں اور بے بس عورتوں بچوں پر حملہ کرکے اپنی بندوق بازی پر دھبہ لگا دیا ہی *

ہوائی جہاز کی ترقی

ہوائی جہاز میں اس حد تک ترقی ہوچکی ہی کہ ممکن ہی یہ جنگ کے بعد چند روز کے اندر لندن سے دہلی تک ہوائی سفر کرنا ممکن ہوجائیگا - ہوائی جہاز کے ذریعہ سے ڈاک کی آمد و رفت بھی شروع ہو جانا ممکن ہی اور جہاں تک ہمیں علم ہی یہ بات بھی زیر امکان ہی کہ آیندہ ہمارے طریق سفر میں پورا انقلاب ہو جائے - ریلوے لائنیں - سڑکیں اور دخانی جہاز بھی کام میں لائے جائینگے مگر ہمیں امید ہی کہ ہوائی جہاز اپنا نام ہو جائینگے جیسے اب موٹر کار ہی - لڑائی اپنے ساتھ بہت سے انقلابات لائیگی اون میں سے ایک یہ بھی ہوگا *

ہندوستان کا تحفظ

بہت سے طریقوں پر ہندوستان کا تحفظ کیا گیا مگر ہم اتحادی ہوابازوں کی ہر حال میں زیادہ تر ممنون احسان ہیں جن کی رہنمائی سے ہماری فوج نے فتوحات حاصل کیں - اگر پوچھا جائے کہ اتحادیوں نے ہوائی فتوحات کیونکر حاصل کیں تو اوس کے دو جواب ہیں - پہلی بات تو یہ ہی کہ ہمارے ہوابازوں نے بڑی شجاعت اور دانشمندی سے کام لیا - دوسری وجہ یہ ہی کہ سمندر پر ہماری حکومت ہونے کی وجہ سے ہوائی جہازوں کے ساخت میں جن جن اشیاء کی ضرورت پڑتی تھی وہ ہمیں برابر پہنچتی رہتی تھیں - برعکس اوس کے جرمنوں کا دار و مدار اپنے ہی وسایل پر تھا اور بیرون جرمنی پر بھروسا تھا جو اون ملکوں سے مل سکتی تھیں جنہوں نے تاخت و تاراج کرچکے تھے - ہم بتا چکے ہیں کہ اون کی پالیسی غلط تھی *

ہوائی جنگ کی داستانیں

دو حکایتوں سے ہمارے بہادر ہوابازوں کی شجاعانہ انسانیت کا اندازہ کیا جاسکتا ہی - جب

ایک مشہور جرمن ہوا باز مارا گیا تو ہمارے ہوا بازوں نے اس بہادر ہوا باز کی بہادری کی داد دی - جرمنوں کو بھی اپنے لوگوں کے اندر ہوا سے باتوں کا مار گرایا گیا - ہوا جوا واقعہ مجھے پوٹامیہ کا ہی - جنوری سنہ ۱۹۱۵ء جو قوم انگریز سے تھے اُن کی رسم تعزیت ادا ہونے کے وقت ایک تو پکی ہوائی جہاز ہوا پر نمودار ہوا اور اس نام اور کمانڈر کے اختیار میں بموں کو ہوا سے نیچے گرایا ۔

انگریزی ہوا بازوں کی اکثر عزت کی گئی - یکم اپریل کو جس وقت کہ فرانس کا قصبہ نیل جرمنوں کے قبضے میں تھا ایک مچھر و فروپ بھی بادلوں سے نکلتی ہوئی نظر آئی - سب لوگ خوفزدہ ہوکر بھاگے اور اوپر دیکھتے ہوئے ڈرتے تھے کہ کہیں بم گولہ نہ ہو - تھوڑی دیر بعد ایک جرمن سپاہی آگے بڑھا کہ اوس جہاز کو دیکھنے گیا - دیکھنے پر معلوم ہوا کہ وہ محض ایک فٹبال تھا اور اوس پر یہ عبارت لکھی ہوئی تھی " اپریل فول " مگر جو بات ہمیں یاد رکھنا چاہئے وہ یہ شجاعانہ انسانیت اور نہ ڈرنا بلکہ وہ بات اون بہت سے نوجوان ہوا بازوں کی بہادری

جرمنوں نے اس کو مار گرایا جانے پر اکثر بہت لوگ کہتے تھے کہ ان میں سے بہت لوگ اس کو بالکل بھول گئے - ایک جرمن ہوائی بحری جہاز انگلستان پر ہوا کرنے آیا ایک ہوا باز اون سے مقابلے کے لئے ہوا میں پہنچا وہ ہوا پیس و پوش سب کا مقابلہ کرتا رہا آخر کار مغلوب ہوگیا پھر تو وہ اور اوس کا ہوائی جہاز دونوں ہوا سے چردہ ہزار فٹ نیچے گر سمندر میں گرے ۔

دوسرا ہوا باز سخت زخمی ہوگیا تھا اگر وہ دشمن کی فوج میں اوتر پڑتا تو اوس کی جان بچ جاتی مگر جان بچانے کے مقابلے میں اوس نے ہوائی جہاز بچانا بہتر سمجھا وہ حفاظت کے ساتھ اپنا جہاز وطن میں لیا اور دوسرے روز مرگیا ۔

خشکی اور تری میں ہمارے بری اور بحری سپاہی یکساں شجاعت کے ساتھ لڑے - مگر شائد یہ ہوا ہی کی لڑائیاں تھیں جن کے ذریعہ سے ہوا نوروں کی شجاعت نے اپنا کمال ظاہر کیا ۔

پرنس لکنوسکی

اخیر میں ایک جرمن نے سچ کہدیا

پرنس لکنوسکی سنہ ۱۹۱۲ء لغایت سنہ ۱۹۱۴ء تک جرمنوں کا ایلچی بن کر لنڈن میں رہ چکا ہے - ایک حکومت کے ایلچی دوسری حکومت میں جاکر جطور نمایندہ کے رہتے ہیں - اون کی ایسی حیثیت ہوتی ہے کہ اپنے ملکوں اور جس غیر ملک میں وہ گئے ہیں اون دونوں کا حال بہت کچھ معلوم کرسکتے ہیں - اس لئے پرنس لکنوسکی پر بہ رسد شد اوزں کے اس بات کو بخوبی سمجھ سکتا تھا کہ اس جنگ کی شروعات کا اون ذمہدار ہے - جرمنی کو واپس جانے پر اوس نے ایک چھوٹی سی کتاب لکھی - یہ کام اوس نے صرف اپنے دوستوں ہی کے لئے کیا تھا لیکن چھ دنوں کے بعد یہ عوام میں پھیل گئی اور بالآخر انگلستان میں پہنچ گئی - اب صلح کا وقت آپہنچا ہے - اس لئے جو لوگ اس بات کے جاننے کے لئے ضرور کوشش کرینگے کہ اس جنگ کی شروعات در اصل روس انگلستان یا فرانس کی طرف سے ہوئی تھی - جرمن لوگوں کی یہ عادت ہے کہ سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ بتاکر دنیا کو دھوکے میں ڈالا کہتے ہیں ۔

یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ دراصل جرمنوں نے اس لڑائی کو شروع کیا تھا اور اوس کی خاصیت جنگ پر مائل تھا - پرنس لکنوسکی نے اپنی چھوٹی سی کتاب میں اس لڑائی کی شروعات کا سب قصور جرمنوں ہی کے سر پر رکھا ہے - یاد رہے کہ پرنس لکنوسکی جرمنی ہی قوم کا ہے اور اوسے حق بات جاننے کا موقع خاص طور پر حاصل کیا تھا تو اوس کی کتاب چھوٹی ہے لیکن

اگر ہم اوس اخبار میں شایع ہونا شروع کریں تو اوس کے کئی جزوں میں جاکر اوس کا خاتمہ ہوگا - اس لئے اوس میں سے کچھ تھوڑی سی باتوں کو بہت سہال پیرایہ میں ہم یہاں لکھ دینا مناسب سمجھتے ہیں - اوس نے لکھا ہے :-

" انگلستان میں آتے ہی مجھے اس بات کا یقین کامل ہوگیا کہ انگریز لوگ نہ تو خود جرمنی پر حملہ کرینگے اور نہ کسی غیر قوم کو اوس پر حملہ کرنے میں مدد دینگے لیکن اس میں کوئی شک نہیں انگلستان ہر حالت میں فرانس کو محفوظ رکھے گا ۔

" میں ہمیشہ اپنی گورنمنٹ کو جتایا کرتا تھا کہ اگر یورپ میں اعظم جنگ ہوگا تو تجارتی ملک ہونے کی وجہ سے انگلینڈ کا بہت بڑا نقصان ہوگا - اس وجہ وہ جنگ کے روکنے کی ضرور کوشش کریگا اور فرانس تو کمزور ہوکر برباد ہو جانا وہ نہ دیکھیگا - لارڈ ہالڈین نے (جو اوس وقت انگلینڈ کے بڑے زبردست پیشوا تھے) مجھے انگلستان آنے پر سمجھا تھا اس بات کو صاف صاف کہہ دیا - اور دیگر معزز اشخاصوں نے بھی مجھ سے یہی باتیں کہی تھیں ۔

اس واقعہ کے بابت جس کی وجہ سے جنگ کا اعلان ہوا - پرنس لکنوسکی لکھتا ہے :- " انگلینڈ کا یہ یقین کہ جرمنی جنگ کرنے پر تلا ہوا ہے (وہ) بروز پکا ہوتا جاتا ہے - جرمنی نے اوس واقعہ میں جس کے سبب سے یہ لڑائی شروع ہوئی ایسا نمایاں حصہ لیا ہے کہ اوس کی نسبت لوگوں کا ایسا خیال کرنا نامناسب نہیں - اوس کے وزیروں کی اپنا

... کے نمائندے نے وعدہ کیا ۔ اور کہا کہ وہ ... انگلستان کی بارہا تصویر ۔ اتحاد ... کا ذمہ دار کرنا ۔ مقصد ... ان سب ... کا نتیجہ ... سکے ۔ اوس نے سرویا کے بیان ... کا تصدیم ارادہ کر لیا تھا ۔

۱ ۔ اصل جنگ کی ذمہ داری کس پر ہے اس بات ... کرتے ہوئے اوس نے لکھا ہے :—

" جرمن لوگوں نے آسٹریا کو سرویا پر ... کرنے کے لیئے اُبھارا تھا ۔ جرمنی کا سرویا سے ... سروکار نہ تھا علاوہ اس کے جرمن لوگ اس ... کو بھی اچھی طرح جانتے تھے کہ سرویا پر حملہ ... سے تمام دنیا میں لڑائی کی آگ بھڑک ... "

۲ ۔ " انگلستان نے یہہ تجویز کیا کہ یہہ معاملہ ... آپس میں طے کر لینا چاہیئے ۔ جو نتیجہ آسٹریا کہتا تھا اوس کو مانلے کے لیئے سرویا بھی ... تھا اور آسٹریا والے بھی سرویا کی بات ... لینے کو تیار تھے لیکن جرمنی نے ان سب باتوں کو سننے سے انکار کر دیا "

۳ ۔ ۳۰ جولائی کو جب آسٹریا والے آپس ہی میں اس معاملے کو طے کر لینے کے لیئے ... ہو گئے تھے تب جرمنی نے روس کے سامنے ... ایسی شرط پیش کی جسے وہ کسی طرح ... نہ کر سکتا تھا اس لیئے جرمنی نے ۳۱ جولائی کو روس کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا ... اور اوس نے ایسا کرنے سے صلح کی گفتگو بالکل بند ... "

۴ ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ان سب باتوں کو دیکھتے ہوئے سوائے جرمنی کے عنقریب تمام ... جنگ کی ذمہ داری جرمنی ... کے سر پر رہیگی ۔

اس جنگ کے نتیجہ کے متعلق پرنس صاحب فرماتے ہیں کہ " اس جنگ عظیم کا جس میں دنیا کی بڑی بڑی قومیں شامل ہونے والی ہیں ۔ کیا نتیجہ ہوگا ؟ اس کا نتیجہ یہی ہوگا کہ امریکہ آسٹریلیا اور روشیا کی طرح انگریزی چھوٹی چھوٹی حکومتیں مل کر ایک متحدہ حکومت ہو جائینگی اور یہہ انگریزی سلطنت میں شامل ہوگی ۔ جس طرح امریکہ کی متحدہ حکومت کی نقل امریکہ کی لیٹن قومیں کرتی ہیں اسی طرح یورپ کی لیٹن قومیں انگریزوں کی نقل کرینگی ۔ " اینگلو سیکسن قوم کا ان پر اثر پڑیگا ۔ اس جنگ سے کمزور ہو کر فرانس انگلستان سے گہری دوستی کرلیگا اسپین بھی انگلستان سے دوستی کرلیگا ۔ اہل روس اور جاپان ایشیا میں پھیل جائینگے ۔ تمام دنیا اینگلو سیکسن ۔ جاپانی اور روس قوموں کے ماتحت میں آجائیگی جرمن لوگوں کا ساتھی صرف ٹرکی اور ہنگری رہ جائیگا اٹلی ہو جانے پر ورنہ ناصی انگریز کے جس نے جنوبی افریقہ میں انگریزی حکومت کی بنیاد ڈالی تھی) خیال سچے ہونگے ۔ رہوڈز نے کہا ہے کہ دنیا کی ترقی اوس وقت ہوگی جب انگریزی حکومت تمام دنیا میں پھیل جائیگی ۔

پرنس لکلوسکی کی پیشنگوئی کہاں تک ٹھیک ہے ہم یہہ نہیں کہہ سکتے ۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا کے مستقبل کی نسبت اور اس جنگ کی ذمہ داری کی بابت جو اس جرمن نے ادا کی ہے وہ لوگوں کو بہت ہی دلچسپ اور معلوم ہوگی ۔

سکوں کی کمی

اِس کمی کو دور کرنے کے لیئے سرکار کی کوشش

روپیہ ڈھالنے کے نقصانات

اس اخبار کے پچھلے پرچوں میں یہہ دکھایا جا چکا ہے کہ غلے اور کپڑے کی گرانی سے جو تکلیف عام لوگوں کو ہو رہی ہے اسے دور کرنے کے لیئے سرکار نے کون کون سی تدبیریں کی ہیں اور کر رہی ہے ۔ اس پرچہ میں ہم ناظرین کو یہہ دکھلانا چاہتے ہیں کہ سرکار نے روپیہ اور دوسرے سکوں کی کمی کی وجہ سے ہونے والی مصیبتوں سے لوگوں کو کس طرح بچایا ۔ ناظرین نے خود دیکھا ہوگا کہ ابھی حال ہی میں روپیہ اور دوسرے سکوں کی کمی کے سبب سے ہر طرف لوگوں کو بڑی تکلیف تھی اور کہیں کہیں ہوتی ہے ۔ سرکار اس تکلیف کو جتنی جلدی دور کرنے کے لیئے کوشش کرے اچھا ہوگا ۔ ذیل کی تعدادوں کے مطالعے سے آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ اب تک کتنا روپیہ ڈھالا جانے لگا ہے ۔ مالی اگست ۱۹۱۴ء سے ۲۹۲۰ء تک ۵۵۱ روپئے کی قیمت کے سکے ڈھالے گئے تھے ۔ ہر قسم کے سکوں کی تعداد حسب ذیل ہے :—

سکے	قیمت روپیوں میں
روپیہ ...	۵۱۶۰۰۰۲۴ ..
اٹھنی ...	۹۹۳۶۱۶ ..
چوانی ...	۱۴۳۲۳۸۸ ...
دوانی (نکل کی)	۹۵۷۱۱۲ ...
ایک انی (نکل کی)	۶۱۹۰۰۰ ...
پیسہ ..	۳۷۹۰۰ ...
پائی ...	۲۹۱۰۰ ...
سونا ...	۵۵۱۰۹۲۹۰

یہہ کمی سکوں کے ڈھالنے اور ڈالنے سے ہوئی

اپنے سکوں کے ڈھالنے پر یہہ ... اگر اب سکوں کی کمی ہو تو اس کی ذمہ داری زیادہ تر ... ہی پر ہے ۔

یقین کیا جاتا ہی کہ لوگ بہت سے سکوں کو یا تو گا رہے ہیں یا گلا رہے ہیں - گورنر جنرل کی کونسل کے پچھلے اجلاس میں سر وکی-ای-راجا نے اس کے متعلق سرکار سے ایک سوال کیا تھا - سرکار کی طرف سے جو جواب دیا گیا اُس سے ظاہر یہہ پایا جاتا ہی کہ سکے یا تو گلائے جاتے ہیں یا گلائے جاتے ہیں - ذیل کی تعداد سے آپ کو معلوم ہوگا کہ سنہ ۱۹۱۸ء میں پہلی اپریل سے لیکر ساتویں اگست تک کتنے سکے ڈھالے گئے اور سنہ ۱۹۱۶ء اور سنہ ۱۹۱۷ء میں انہیں دنوں کے اندر اندر سکے ڈھالے گئے تھے —

سنہ ۱۹۱۸ء .... سولہ کروڑ نواسی لاکھ
سنہ ۱۹۱۷ء .... ایک کروڑ اکتیس لاکھ
سنہ ۱۹۱۶ء .... ایک کروڑ اڑسٹھ لاکھ

اوپر کی تعدادوں سے آپ کو پتہ لگ گیا ہوگا کہ سنہ ۱۹۱۶ء کی نسبت پندرہ کروڑ گیارہ لاکھ قیمت کے سکے زیادہ ڈھالے گئے •

سرکار روپیہ گلانے سے لوگوں کو نہیں روک سکتی سکہ گلانے سے روک سکتی ہی - سکہ گلانے کا اِنسداد کرنے کے لیئے (و بند کرنے کے لیئے) سرکار نے جون سنہ ۱۹۱۷ء میں یہہ حکم جاری کیا تھا کہ کوئی سونے یا چاندی کے سکوں کو نہ تو گلائے نہ توڑے اور نہ اُس کا کوئی دوسرا غیر مناسب اِستعمال کرے - اس حکم کے برخلاف کرنے والے کو سزا دی جائیگی جس کی میعاد تین مہینے تک ہوسکتی ہی یا اُس کو جرمانہ کی سزا دی جائیگی یا قید اور جرمانہ دونوں سزائیں دی جائینگی - سکوں کے متعلق دوسرے غیر مناسب کاروائی بھی کی جانے لگی - گلانے یا گلانے کی غرض سے لوگ سکوں کو زیادہ قیمت پر خریدنے لگے - ہمارے ناظرین اچھی طرح جانتے ہونگے کہ گھی پندرہ روپیہ سے زیادہ قیمت پر کُھلم کُھلا بازاروں میں بکتا تھا - اس لیئے ایک دوسرا قانون یہ دیا گیا جس کی رو سے سکوں کو زیادہ قیمت پر دوبارہ جاری کرنا قرار دیا گیا - اس لڑائی میں جو ممالک شامل ہیں ان ملکوں میں بھی ایسے ہی قانون بن گئے ہیں - حال ہی میں انگلستان میں بھی اس جرم کے لیئے نئی آئینوں کو بڑی سخت سزائیں دی گئی ہیں - ایک انگریز نے دو سو پچاسی سونے کے سکوں کو جس شلنگ دس پینس فی سکے کے حساب سے خریدا تھا حالانکہ ویسے اتنے سکے کا دام بیس شلنگ ہی - اس جرم کے لیئے اسے چار مہینے کی سخت سزا دی گئی •

روپیہ کھود کر گلانے یا گلا ڈالنے سے کیا نقصان ہی

ملک کی بھلائی پر نظر رکھ کر

تمہارے روپیہ گلانے یا گلا ڈالنے سے مجبور ہوکر گورنمنٹ کو نیا روپیہ ڈھالنا پڑتا ہی - اس کے لیئے ہزاروں میل سے چاندی منگانا پڑتی ہی - ابھی کئی مہینے کا عرصہ ہوا کہ گورنمنٹ کو نئی کروڑ روپیہ کی چاندی نئے سکوں کے لیئے منگانا پڑی - وجہ یہہ تھی کہ زیادہ تر روپیہ گلا کر رکھ لینے کی وجہ سے روپیہ کی کمی پوری کرنا پڑی جیسا ہم اُوپر کہہ آئے ہیں •

چاندی کے خریدنے میں روپیہ صرف ہوتا ہی اس وجہ سے کہ چاندی کی قیمت ادا کرنا پڑتی ہی وہاں سے یہاں تک کا کرایہ بارِبرداری ادا کرنا پڑتا ہی جہاز اور ریل کا کرایہ آج کل بہت بڑھ گیا ہی اس کے علاوہ چاندی گلا کر ڈھالنے اور روپیہ بنانے میں بھی خرچ ہی خرچ ہی - قابل آدمیوں نے اندازہ لیا ہی کہ ہر کروڑ روپیہ کی چاندی پر جو آؤر ملکوں سے ہندوستان آتی ہی ساڑھے پانچ لاکھ سے لاکھ سونے کا نقصان اوس پر ہندوستان کو اوٹھانا پڑتا ہی - انتظام یہہ ہوتا ہی کہ تعلیم کی ترقی شہروں کی صفائی کارخانوں کی ترقی دوا علاج کا انتظام اور بہت سے مفید کاموں کے لیئے اوسی پرتے سے کم روپیہ بچتا ہی جو چاندی کے منگانے اور روپیہ کے گلانے میں صرف کیا جاچکا ہی - یہہ بات بھی قابل لحاظ ہی کہ کروڑوں روپیہ جو چاندی خریدنے کی غرض سے امریکہ بھیجا گیا بہت سے مفید کاموں میں ہندوستان ہی کے اندر خرچ کیا جاسکتا تھا یہ قرضہ جنگ میں لگایا جاسکتا تھا اور اُس سے گورنمنٹ کو لڑائی جاری رکھنے میں مدد مل سکتی تھی ایک بات ہم آپ پر صاف صاف ظاہر کردینا چاہتے ہیں - ہم دیکھ چکے ہیں کہ اُؤر ملکوں سے چاندی منگوانے پر گورنمنٹ کو خرچ کا بہت بڑا بار اُٹھانا پڑتا ہی - اب یہہ بات صاف صاف سمجھ جانے کے قابل ہی کہ یہہ سارا خرچ رعایا ہی کے روپیہ سے ہوتا ہی اس وجہ سے کہ گورنمنٹ آخر رعایا ہی سے تو روپیہ پاتی ہی لہذا اگر آپ روپیہ گلا ڈالتے یا گلا کر گورنمنٹ پر بے ضرورت خرچ کا بار ڈال رہے ہیں تو آخر کار آپ ہی وہ شخص ہیں جو ہیں یہہ بار برداشت کرنا پڑیگا •

ہندوستانی محبانِ وطن کا فرض

ہم بتا چکے ہیں کہ گورنمنٹ نے روپیہ گلانے کے اِنسداد کی تدبیریں کی ہیں مگر گلانے کا اِنسداد ممکن نہیں ہی - اس وجہ سے ہر سمجھدار اور محب وطن ہندوستانی کا فرض ہی کہ یہہ کام اپنے ہاتھ میں لے لے - یہہ کام ایک حد تک اس طرح ہوسکتا ہی کہ ہم اپنے جاہل برادرانِ وطن سے گلانے اور روپیہ گلانے کی بُرائیاں بتاکر اون کے دل نشین کردیں اور اوسی کے ساتھ نوٹوں کے رائج دینے کے فائدے بھی سمجھا دیں جیسا کہ محکمہ اشاعت کے ایک نمائندے سے پایا جاتا ہی - فائدے یہہ ہیں کہ روپیہ کی بہت زیادہ ضرورت نہیں ہی اور نوٹ سے زیادہ سہولت میں چاندی لانا درکار نہیں ہی اور ہندوستان اس خریداری بار اور نقصان سے بچا رہتا ہی •

ہم بتا چکے ہیں کہ گلانا ہر حالت میں بُرا ہی اور خاصکر لڑائی کے وقت میں ہمیں یہہ بھی بتا دینا ہی کہ روپیہ گلانے کی اب کوئی معقول وجہ نہیں ہی جس حال میں کہ محفوظ اور معتبر نوٹ آپ کے سامنے موجود ہی اور وہ یہہ ہی کہ بیمہ سارٹیفکیٹ اور تمسکات کے ذریعہ سے اپنا روپیہ ٹھہرا لگا سکتے ہیں •

ضمیمہ یو۔پی۔ وارجنرل بابتہ ضلع مرادآباد

ایڈیٹر سائنریبل پنڈت رادھاکشن داس صاحب بی اے ایل۔ ایل۔ بی

سب ایڈیٹر۔ بابو جے پرکاش رائے صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

نمبر ۲۱ | اشاعت ہفتہ وار بابتہ ۵۔ دسمبر ۱۹۱۸ء | جلد

یورپ کی جنگ میں سرکار کا رویہ

اس جنگ میں ہماری سرکار یا اسکے اتحادی دوستونکا یہ ارادہ نہیں تھا۔ کہ وہ جرمنی کو بالکل دنیا سے نیست و نابود کردین۔ نہ وہ اس خونریزی کے خواہان تھے بلکہ وہ دشمن کی ممنونانہ ہوس ملک گیری۔ اور اسکی خود سرطاقت کا ملیا میٹ کرنا۔ عزت کی فتح حاصل کرنا اور دنیا مین امن و امان چاہتے تھے۔ چنانچہ پرماتما کی کرپا سے ایسا ہی ہوا۔ بہ نسبت اسکے کہ دشمن کو پائمال کردیا جاوے اسکو اپنا فرمان پذیر بنا لینا یا عفو تقصیر کردینا۔ زیادہ بہادری کا کام ہے۔ دشمن کے ہتھیار ڈالدینے اور مطیع ہوجانے پر سرکار کو دلاسانی اور عدیم المثال فتح حاصل ہوئی ہے جس کا نظیر دنیا مین نہیں ہوگا۔

پھر مزید بہادری اور حقوق انسانیت کی پاسداری اسکو کہتے ہیں کہ دشمن جو اتحادیون کی سول آبادی۔ معابد گاہون پر کل بم گرا رہا تھا۔ یا تجارتی اور مریضون اور زخمیون کے جہازونکو غرقاب کر رہا تھا حتی کہ اُس نے غیر جنگجو لوگون۔ بچے۔ بوڑھے اور عورتون کے قتل کردینے سے بھی گریز نہیں کیا تھا۔ آج اسکے واسطے سرکار خوراک کا انتظام کر رہی ہے۔

قیصر ولیم جو اس تمام خونریزی کے باعث تھے۔ اب ہالینڈ مین ہیں اور جدید گورنمنٹ جرمنی سے ۱۱ نومبر ۱۹۱۸ء کو جو معاہدہ صلح قرار پایا تھا۔ اسکی شرایط جرمنی عمل مین لارہا ہے۔ فرانس۔ بلجیم۔ اور دیگر ممالک سے اپنی فوجیں ہٹا رہی ہیں اور اپنے ملک کا وہ حصہ بھی جو دریاے راہن کے جانب غرب واقع ہے۔ خالی کردیا ہے۔ جنگی جہازون کا بیڑا بھی اتحادی بندرگاہون میں پہنچ گیا ہے دو ہزار ہوائی جہاز بھی دیدئے گئے۔ برٹش اور اتحادی ممالک کے قیدی بھی رہا ہو کر واپس آرہے ہیں۔ شاہ بلجیم بھی اپنے دارالسلطنت برسلز مین تزک و احتشام کے ساتھ داخل ہوگئے ہیں۔ اور اُمید ہے کہ بہت جلد شرایط صلح طے ہو جاوینگے۔ اور برٹش و اتحادی احسانات اور طاقت کے مقابلہ مین پھر اُسکو دوبارہ سر اوٹھانے کی ہمت نہوگی۔

ممالک جو جرمنی سے برسرپیکار تھے

لڑائی کے ختم ہونے پر اُن ممالک کی فہرست پر نظر ڈالنا۔ کم دلچسپی کا باعث نہ ہوگا۔

جو جرمنی کے خلاف برسرپیکار تھے۔ اور جس تاریخ سے اونہون نے اعلان جنگ کیا۔

روس	یکم اگست ۱۹۱۴ء	کیوبا	۱۷ اپریل ۱۹۱۷ء
بلجیم	۴ اگست ۱۹۱۴ء	پانامہ	۱۰ اپریل ۱۹۱۷ء
فرانس	۳ اگست ۱۹۱۴ء	گریس	۲۹ جون ۱۹۱۷ء

مونٹی نیگرو	۹ر اگست ۱۹۱۴ء	چین	۱۴ر اگست ۱۹۱۷ء
جاپان	۲۳ر اگست ۱۹۱۴ء	برازیل	۲۶ر اکتوبر ۱۹۱۷ء
پرتگال	۹ر مارچ ۱۹۱۶ء	گوئی ملا	۲۲ر اپریل ۱۹۱۸ء
اٹلی	۲۸ر اگست ۱۹۱۶ء	سئی	۱۵ر جولائی ۱۹۱۸ء
رومانیا	۲۸ر اگست ۱۹۱۶ء	ہونڈرس	۲۳ر جولائی ۱۹۱۸ء
امریکہ	۶ر اپریل ۱۹۱۷ء		

نوٹ کنور پرتاب سنگھ صاحب نے مقام علی آباد ڈاکخانہ ڈکلارہی سے مبلغ ایکروپیہ بنابر خریدہ بونڈ سٹیج اسٹامپ وار جنرل روانہ فرمایا ہے

منیجر

مرا... لا

تاریخ ۲۶، ۲۷ نومبر ۱۹۱۸ء بہ تقریب فتحیابی تحصیل حسن پور میں جلسہ منعقد کیا گیا جس میں اکثر اصحاب نے قصیدے مضمون مبارکبادی پڑھ کر سنائے جس سے حاضرین جلسہ بہت خوش ہوئے چی ارز۔ چی ارز کی آواز تمام جلسہ میں گونج رہی تھی۔ غربا کو مٹھائی تقسیم کی گئی اور اسکول کے طلبا نے مختلف اقسام کے کھیل تماشہ ایک بارونق میدان میں دکھلائے طلباء کو انعامات اور مٹھائی تقسیم کی گئی۔ اور شب میں آتشبازی اور غبارہ اور رقص سرود کا جلسہ ایک بڑے پیمانہ پر ہوا اور روشنی تمام قصبہ میں کی گئی غرضیکہ نہایت زیب و زینت کے ساتھ یہ جلسہ انجام پذیر ہوا اور تمام باشندگان قصبہ کی یہ دعا ہے کہ سرکار دولت مدار کی دن دونی اور رات چوگنی ترقی دولت ہو۔

پنڈت ہرسروپ پاٹھک تحصیلدار
حسن پور

مرادآباد میں فتحیابی پر اظہار خوشی کا شاندار جلسہ منجانب کالیستھان مرادآباد

مرادآباد میں لڑائی ختم ہونیکی خبر وصول ہونے پر خوشی منائی جانے لگی چنانچہ منجانب کالیستھان مرادآباد ایک شاندار جلسہ بتاریخ ۲۰ر نومبر ۱۹۱۸ء بوقت ۵ بجے شام بصدارت جناب بابو شادی لال صاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر مرادآباد۔ بابو سکھ بھی لال صاحب مختار کی کوٹھی واقع محلہ قانونگویان متصل گورنمنٹ ہائی اسکول مرادآباد میں منعقد ہوا جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ہوا اور حاضرین کی تعداد بہت کافی تھی۔ جلسہ میں روسار و وکلاے و مختاران و دیگر معزز صاحبان ہر مذہب وملت کے شریک تھے۔ اس موقع پر بابو سکھ بھی لعل صاحب نے کوٹھی خوب سجائی تھی جابجا جھنڈیاں و یونین جیک و بندروار لگی ہوئی تھیں وہ جگہ رشک گلزار بن رہی تھی۔ باوجود نہایت مسرت و خوشی کے راگ گانا بجانا اور گوے چھوڑ دیے گئے تھے۔ بابو شانتی پرشاد صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل ہائی کورٹ و پنڈت شنکر دت و منشی شب سہائے ماسٹر و منشی گنگا سہائے و شری مان نندن جی و منشی مکھن لعل نے اپنی اپنی تقریروں کے ذریعہ سے گورنمنٹ برطانیہ کے راج کے اوصاف حمیدہ و آزادی و سچائی کی تعریف و جرمنوں کے جور و ستم نظم و نثر میں جو نہایت مؤثر و پرجوش تھیں بیان کیں۔

بابو کاشتا پرشاد صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل ہائی کورٹ نے رزولیوشن اس امر کا پیش کیا کہ اظہار خوشی فتحیابی جنگ بخدمت جناب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر بدیں استدعا بھیجا جاوے کہ حضور والا سے کی خدمتیں بغرض ملاحظہ ہز میجسٹی ملک معظم روانہ فرماویں۔ یہ رزولیوشن بتائید بابو برج کشور صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل ہائی کورٹ پاس ہوا۔ آخر میں جناب پریزیڈنٹ صاحب نے اردو میں نہایت پرجوش تقریر فرمائی اور جلسہ برخاست ہوا۔ اور تین تین چیر ملک معظم و حضور والا سے و لاٹ صاحب صاحب بجسٹریٹ ضلع و پریزیڈنٹ صاحب جلسہ کے نام پر دی گئیں حاضرین جلسہ کو پان و الائچی تقسیم کئے گئے۔

الیشور دیال مختار مرادآباد۔ ۲۰ر نومبر ۱۹۱۸ء

ڈسٹرکٹ بورڈ پریس مرادآباد میں باہتمام بابو جگراج بہاری صاحب طابع و ناشر شائع ہوا۔

یوپی کے اخبار کے ضلعوار ضمیموں کے مقامی ایڈیٹروں کے ناموں کی فہرست

ضلع	نام ایڈیٹر
آگرہ	... پنڈت گوبند سہائے شرما
الہ آباد	... پنڈت کے آر مہتا و پنڈت ونکٹیش نرائن
اناؤ	... بابو شیو پرشاد مالویہ
اعظمگڈھ	... بابو گنگا پرشاد سہائے
بدایوں	... پنڈت دیاشنکر
بریلی	... بابو رگھوبیر پرشاد اگروال - بی اے
بستی	... بابو سرجو پرشاد و مولوی الطاف الرحمن رضوی - بی اے - ایل ایل بی
بلند شہر	... راے صاحب پنڈت بدالل
بلیا	... پنڈت جگدیشور ناتھ کول
بنارس	... بابو گوری شنکر پرشاد
بہرائچ	... بابو بسنت راے مہتداری
بیسواں	... راے بہادر رامجوپ و مولوی محمد ابراہیم حسن
پرتاپگڈھ	... بابو اودھ بہاری لال
پیلی بھیت	... راے بہادر رامجوپ و مولوی محمد ابراہیم حسن
پیلی ڈال	... پنڈت گوبند بلبھ پنت
پیلی بھیت	... راے بہادر رامجوپ و مولوی محمد ابراہیم حسن
ترائی	... مسٹر ٹی ایچ ایل سمتھ - آئی سی ایس - مہتمم حصہ ضلع گورکھ
ترہت	... بابو پرمیشوری دیال و بابو شیو پرشاد
جالون	... بابو کرتاکیشن
جونپور	... مسٹر کمت استنت ریکروٹنگ آفیسر و بابو سہابر پرشاد
جھانسی	... بابو راج نرائن - بی اے - ایل ایل بی
جھانسی	... بابو راج نرائن - بی اے - ایل ایل بی
جیپور	... بابو رگھوبیر پرشاد اگروال - بی اے
جیپور	... بابو رگھوبیر پرشاد اگروال - بی اے
چکوپور	... آنریبل پنڈت رادھاکشن داس
چکوپور	... آنریبل پنڈت رادھاکشن داس
چندر	... بابو راج چندر
چندر	... بابو راج چندر
چندر	... بابو راج چندر

برطانوي بحري فوج کي امريکه تعريف کرتي تھي

" هم لوگ اون باتوں کي اهميت پوري طور پر سمجھتے هيں جن کے برطانيه بحري فوج نے دنيا کو حق مختارانه اور جابرانه حکومت کے پنجے سے نجات دلانے ميں ديا هے - هم لوگ اس بحري فوج کے ناموں کي قدر کرتے هيں - خاص کر اوس کام کي قدر کرتے هيں جو اُس نے نهايت هي بهادرانه اور مستعدانه طور پر هم امريکنوں کے آدميوں اور سامان کو بحفاظت پهنچانے ميں کيا هے - هارے آدميوں اور سامان کا واسطه ميں اس قدر کم نقصان هوا هے که برطانوي بيڑه اپني کاميابي پر فخر کرسکتا هے اور اوس کي کاميابي اس بڑي جنگ کے نهايت هي شاندار کارناموں ميں سے ايک کارنامه هے - هم تيس کرور امريکن اپنے گرجا گهروں - تهيٹروں اور دوسرے مقامات مجلس پر جمع هوکر اظهار کرتے هيں که هم هميشه کے ليئے برطانوي بحري فوج کے احسان مند رهينگے اور اوس بيڑه کے افسروں اور آدميوں کو عزت کي نگاه سے ديکهتے هيں •

هماري خواهش هے که هارا يه اظهار احسان مندي برطانوي بحري فوج کے افسروں - آدميوں اور برطانوي سلطنت کے لوگوں تک پهنچ جاے •"

يه رزوليوشن رياست هاے متحده امريکه کے لوگوں نے ۲۱ اکتوبر سنه ۱۹۱۴ ع کو پاس کيا •

Printed and published by the Superintendent, Government Press, United Provinces, Allahabad.

آپ پڑھ لیجئے - پڑھ کر کسی دوست کے حوالہ کر دیجئے

نمبر ۲۴

لڑائی کا اخبار

نمبر ۲۴ | مقام الٰہ آباد - جمعرات ۱۰ اگست سنہ ۱۹۴۲ء | صفحہ ۲

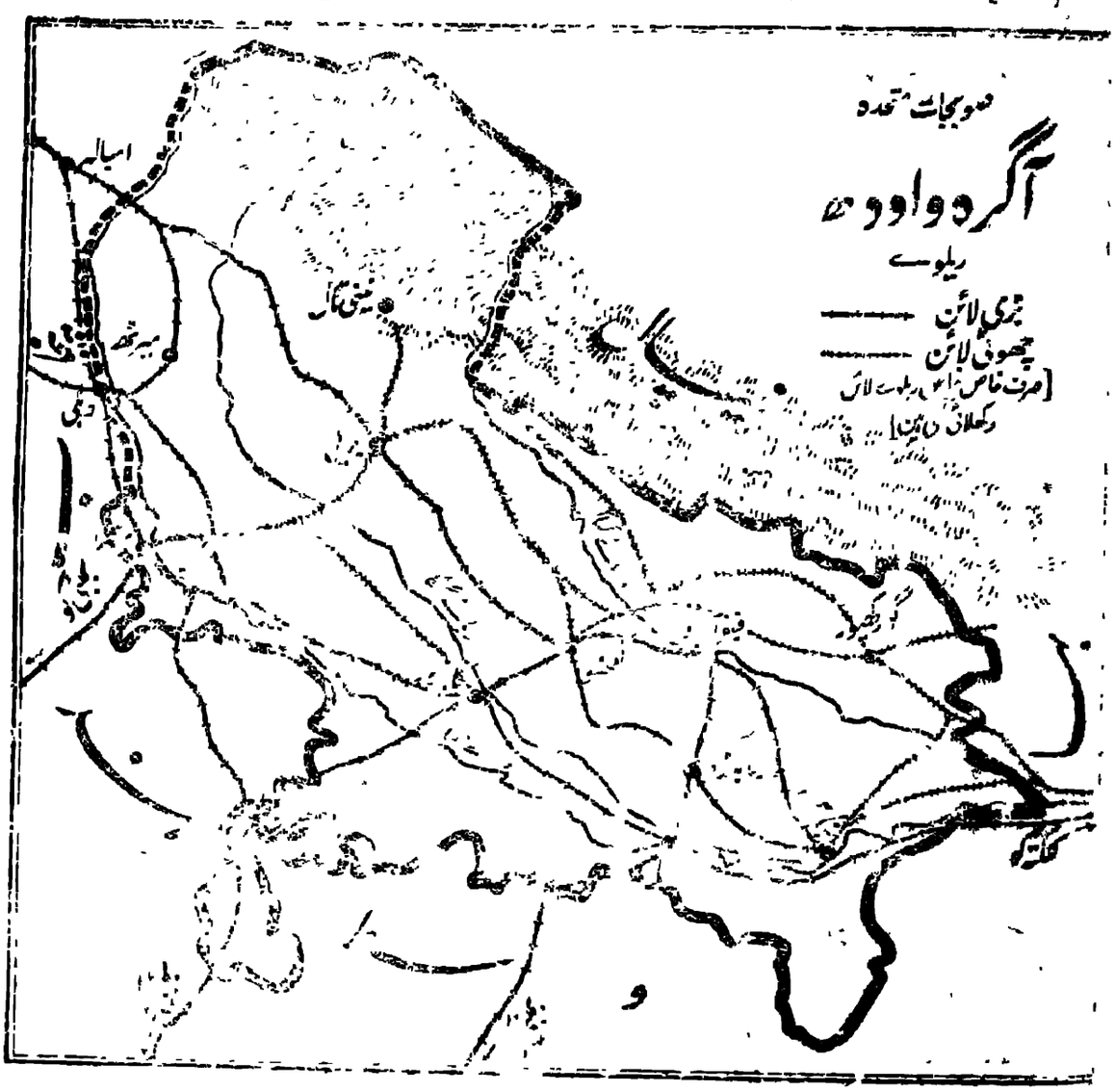

لڑائی کا اخبار

تار کا پتہ "راوپو الہ آباد"	ایڈیٹر - ڈبلیو - ایس - آر سی - ایم - اے پنڈت سنیانند جوشی	۲۲ - کارن ہال روڈ - الہ آباد

چندے کی شرح

لڑائی کے اخبار کے پرچے خواہ انگریزی — اُردو یا ہندی ہو حسب ذیل شرح پر روانہ کیئے جاتے ہیں —

	ماہ کے چار اشاعت کا	تین مہینوں کے بارہ اشاعت کا	چھ مہینوں کے چوبیس اشاعت کا	ایک سال کے پچاس اشاعت کا
	روپیہ آنہ پائی	روپیہ آنہ پائی	روپیہ آنہ پائی	روپیہ آنہ پائی
ایک پتہ پر ایک ساتھ سو پرچوں کی قیمت ...	۱۲ ۰ ۰	۶۹ ۰ ۰	۱۳۸ ۰ ۰	۲۷۵ ۰ ۰
ایک پرچہ کی قیمت ...	...	...	...	۳ ۸ ۰
سو پرچوں کی تعداد سے کم خریدنے پر ساڑھے تین روپیہ فی پرچہ سالانہ قیمت کی شرح سے لیا جائیگا				
کم وقت کے لیئے بھی شرح اس حساب سے رہیگی - مثلاً -				
پچاس پرچوں کی قیمت ...	۱۴ ۸ ۰	۴۳ ۱۲ ۰	۸۷ ۸ ۰	۱۷۵ ۰ ۰
پچیس ایضاً ...	۷ ۴ ۰	۲۲ ۰ ۰	۴۳ ۱۲ ۰	۸۷ ۸ ۰
دس ایضاً ...	۶ ۰ ۰	۱۷ ۸ ۰	۳۵ ۰ ۰	۷۰ ۰ ۰

مذکورہ بالا شرح میں ڈاک یا ریل اور وی پی کا خرچ بھی شامل ہی - قیمت پہلے ہی وصول کرلی جاتی ہی *

لڑائی کا اخبار منگانے کے لیئے براہ راست سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پریس الہ آباد سے خط و کتابت کرنی چاہیئے *

Printed and published by the Superintendent, Government Press, United Provinces, Allahabad.

لڑائی کا اخبار

مقام الہ آباد — جمعرات — ۱۴ اگست سنہ ۱۹۱۹ع

ہفتہ بھر کی خبریں

کچھ دنوں پہلے لندن کی میونسپیلٹی نے صلح کے موقع پر ملک معظم اور ملکہ معظمہ کو مبارکباد دی - ملک معظم اور ملکہ معظمہ جب شاہی شان و شوکت سے لندن کی سڑکوں سے گذر رہے تھے تو ہر مقامات کے لوگ ان کی آمد سے بہت ہی زیادہ خوش ہوئے - جہاں پناہ نے فرمایا کہ سلطنت کی فوجوں نے جو جو کام کیئے ہیں وہ کبھی مٹ نہیں سکتے - آپ نے جنگ کے عالیشان کاموں کا بھی ذکر کیا - حضور نے فرمایا کہ اگر ہمیں صلح کا پورا پورا فائدہ اٹھانا منظور ہے تو ہمیں دل کے ہم میں اتحاق ' صبر ' اور ایثار کی روح رواں ہو اور محنت اور کفایت شعاری سے کام لیں *

آپس کے اتحاق سے جہاں پناہ کی یہ مراد تھی کہ ہم سبھوں کو کوشش کرکے چھوٹے چھوٹے جھگڑوں کو رفع دفع کر دینا چاہیئے - ایثار سے یہ مراد تھی کہ ہم سبھوں کو اپنے ہی لیئے فکر نہ کرنی چاہیئے بلکہ اوروں کے لیئے بھی فکر کرنی چاہیئے اور عام فائدے کے لیئے محنت کرنی چاہیئے - کفایتشعاری سے یہ مراد نہیں تھی کہ ہمیں دولت کو زمین میں گاڑ رکھنا چاہیئے بلکہ یہ مراد تھی کہ ہم سبھوں کو غیر ضروری کاموں کے لیئے خرچ نہ کرنا چاہیئے - جہاں پناہ نے یہ دعا کی کہ خدا ہماری رہنمائی کرے اور ہمیں ایسی طاقت دے جس سے ہم صلح کے فائدوں کو اچھے طور سے استعمال کریں - جہاں پناہ نے ایک دوسری تقریر میں یہ فرمایا کہ ہم سبھوں کو اچھی تعلیم اور اچھے جسمانی صحت کی ضرورت ہی تاکہ دماغ اور روح دونوں کی پوری پوری ترقی ہو - جہاں پناہ نے فرمایا کہ کمزور اور نا امیدوں کی حفاظت ' بچوں کی زندگی کی حفاظت اور اُن لوگوں کی مدد اور تعلیم کا خیال جو اپنی روزی کمانے کے قابل ہوگئے ہیں ہمارے اور سلطنت کے دلوں میں بہت ہی زیادہ ہی *

لندن میں ہندوستانی فوج

جو جلوس ۱۹ جولائی کو لندن میں نکلا اُس میں کچھ ہندوستانی سپاہی ضرور تھے مگر جو سپاہی ہندوستان سے خاص اسی تقریب کے لیئے بھیجے گئے تھے وہ وقت پر نہ پہنچ پائے تھے - ہندوستان نے عالمگیر جنگ میں جو حصہ لیا تھا اُس کے اعتبار سے یہ طے پایا کہ ہندوستان کے سپاہیوں کا جلوس لندن میں کلے اور جہاں پناہ سپہشاہ معظم اُن کا معائنہ کریں - پس ۲ اگست کو ہندوستانی فوجیں لندن کے شہر میں نکلیں - اُن سپاہیوں کے آگے آگے ہندوستانی فوج کے مشہور جنرل لوگ تھے - سینہ میں جو جھنڈے تھے اُن پر اُن معاملات کے نام لکھے ہوئے تھے جہاں ہندوستانی سپاہی لڑے تھے - ہندوستانی سپاہیوں کا لندن والوں نے اور خود سپہشاہ معظم نے خوب اچھی طرح خیر مقدم کیا *

جرمنی سے لڑائی کا خاتمہ

لڑائی ختم ہوگئی ہی یہ بات تم ہندوستان والوں کی سمجھ میں مشکل سے آتی ہی - مگر فرانس والوں کی دیہاتی ہی حالت ہی - ایک فرانسیسی مصنف نے ہی لفظوں میں لکھ دیا ہی کہ فرانس والے کیا سمجھتے ہیں - وہ الفاظ یہ ہیں " لڑائی ختم ہوگئی " - مارشل فوش پھر لندن کی سیر کر رہے ہیں - لندن میں جو سب سے اعلیٰ درجہ کا خطاب ہی وہ مارشل صاحب کو پیش کیا گیا - ایک جلسہ کیا گیا اور اُس میں لوگوں نے بھوکھا اُنسانوں کی طرف سے احسانمندی ظاہر کی اور کہا کہ آپ ایک بہادر سپاہی ہیں اور آیندہ آنے والی نسل کے لیئے نمونہ ہیں - لوگوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مارشل صاحب نے برطانوی سلطنت کے سپاہیوں کی بڑی تعریف کی اور انگریز جنرل حص کو مارشل ہیگ کی دوستداری کی تعریف کی - برطانیہ عظمیٰ کے کارخانے والوں

اور مزدوروں اور کاریگروں نے اِتحادیوں کے لیئے بڑی تعداد میں توپیں اور گولہ بارود مہیا کیا تھا — مارشل فوش نے ان لوگوں کی بھی تعریف کی *

روس کی حالت

یہہ جاننا کہ روس میں کیا ہو رہا ہی بہت مشکل ہی — اس لیئے ہم نے اپنے تازہ پرچوں میں روس کا حال اِتنا تھوڑا لکھا ہی کہ نہیں کے برابر ہی — یہہ تو صاف ظاہر ہی کہ روسی سلطنت ٹوٹ گئی ہی اور اس کے بجائے بہت سی چھوٹی چھوٹی ریاستیں قائم ہوگئی ہیں — یہہ ریاستیں آپس میں ایک دوسرے سے لڑا کرتی ہیں — ملک کے بیچ والے شہروں والی ریاستوں میں بولشیوستوں کا زور ہی — یہہ ریاستیں نہایت ہی خطرناک ہیں — ان کے سرغنہ دو آدمی ہیں — ایک کا نام لینن ہی — یہہ خبطی ہیں اِنہوں نے چلد باتوں کے کرنے کا اِرادہ کرلیا ہی اور اپنا کام نکالنے کے لیئے لوگوں کو اپنے ہاتھہ کی کٹھپتلی بنا رکھا ہی — دوسرے سرغنہ کا نام ٹراٹسکی ہی یہہ لینن سے زیادہ حوصلہمند اور شاید زیادہ چالاک بھی ہیں — اِن دونوں نے مل کر کہیں ایک سے اور کہیں دوسرے نے کاریگری تجارت وسائل آمد و رفت اور خاص کر کھیتی باری کو برباد کردیا ہی — اب نہ تو ان دونوں کی اور نہ اُن بدقسمت لوگوں کی خیر ہی جن پر وہ حکومت کرتے ہیں — پہلے اتحادیوں کو اُمید تھی کہ بولشیوستوں کو گھیر کر اُن دوسری ریاستوں کی مدد کی جاسکتی ہی جو روس میں بولشیوستوں کے خلاف لڑ رہی ہیں — ایکن اِن میں سے بعض ریاستیں ناقابل اِعتبار نکلیں اور اب بہت سے انگریزوں کا خیال ہی کہ روسیوں کو آپس ہی میں سمجھہ لینے دیا جاے اور اُن کے آپس کے جھگڑوں میں روپیہ برباد نہ کیا جاے — روس میں آج کل برطانوی فوج بہت ہی کم ہی اور اب تجویز ہی کہ جہاں تک جلد ہوسکے اُس فوج کو بھی روس سے ہٹا لیا جائے — بعضوں کا خیال ہی کہ بولشیوستوں سے لڑنا اُن کا خاتمہ ہی کر دینا ہوگا ہی — کچھہ دوسروں کی راے ہی کہ روسی لوگ خود جس طرح ممکن ہیں اس جال سے نکلیں جس میں اُنہوں نے اپنے کو پھنسا لیا ہی اور اُن کی باتوں میں دخل نہ دیا جاے — خواہ جو راے ٹھیک ہو مگر اِس میں شک نہیں کہ روس کی حالت بہت خوفناک ہی — افسر لوگ خوبصورت وردیاں پہنے ہیں اور ناقابل دیں — سب لوگ اِن گھوڑے دانے کی خوفناکیوں کے سبب سے بہت لاچار اور چڑچڑے چور ہوگئے ہیں *

حال میں آئی ہوئی خبروں سے نہایت ہی اچھی اُمید بندھتی ہی کیونکہ ایک روسی جنرل نے جس کا نام ڈینیکن ہی بولشیوستوں پر ایک بڑی فتح پائی ہی مگر ابھی آخری فتح حاصل کرنا باقی ہی *

ہندوستان اور لوائی

کمانڈر اِنچیف نے ایک لمبی فہرست اُن کاموں کی طیار کی ہی جو ہندوستان نے عالمگیر جنگ میں کیئے ہیں — یہ فہرست شایع کی گئی ہی — جنگ لوگوں نے ہندوستان سے جاکر سمندر پار کے ملکوں میں کام کیئے ہیں اُن کی تعداد ۹ لاکھہ سے زیادہ ہی — ان میں قریب ۴ لاکھہ سپاہی بھی شامل ہیں — فہرست میں دکھایا گیا ہی کہ ان لوگوں نے کہاں کہاں خدمات انجام دی ہیں — اُن لوگوں نے جو کام مشرقی افریقہ میں کیئے تھے ان کی تعریف بھی کی گئی ہی وہاں بڑی مشکلات کا سامنا تھا — آب و ہوا بہت ہی خراب تھی — دشمن کی گولیوں کا اتنے لوگ شکار نہیں ہوئے جتنے بیماریوں کا شکار ہوئے — صرف لڑائی میں ہی اِن لوگوں نے کام نہیں کیئے بلکہ میسوپوٹامیہ میں آبپاشی کے بندوبست اور زراعتی ترقی میں بھی مدد دی — دجلہ اور فرات نامی دریاؤں پر استعمال کے لیئے کشتیاں مہیا کی گئیں — نئی ریلیں بنانے کے لیئے ہندوستان سے ریل کی پٹریاں بھیجی گئیں — ان پٹریوں سے اٹھارہ سو پچھہتر میل کی ریلیں بنائی گئیں — ہندوستان نے اپنی صنعت و حرفت سے بھی مدد کی — پندرہ لاکھہ جوڑ جوتے الواے جنگ کے پیشتر ایک سال کے اندر ہندوستان نے مہیا کیئے — ہندوستان کے کارخانوں میں ایک ہی مہینہ کے اندر بیس لاکھہ پوشاکیں تیار کی گئیں — مذکورہ بالا فہرست میں ان بڑے کاموں کا بھی ذکر ہی جو تمام ہندوستان کے لوگوں نے لڑائی جاری رکھنے میں مدد دینے کے لیئے کیئے ہیں *

راولپنڈی میں افغانی لوگ

افغانی اب بھی راولپنڈی میں ہیں — انگریزی نمائندے کی تقریر کا جواب افغانیوں نے لکھہ کر دیا ہی — انہوں نے لکھا ہی کہ لڑائی چھیڑنے کا سب قصور انگریزی سرکار پر ہی — اُس نے

[illegible] کہ ہم نہیں کرنے چاہئے تھے [illegible] کرنا اس پر [illegible]

اس تحریر میں یہہ بھی لکھا ہی کہ نوجوان ترکوں کے سوا کوئی دوسرا عقلمند نہیں ہی اور یہہ لڑائی غلط فہمی کی وجہہ سے چھڑی — [illegible] صلح کی امید بھی ظاہر کی گئی ہی — ایک نہایت ہی دلچسپ مطالبہ یہہ کیا گیا ہی کہ جو توپیں افغانستان اور ہندوستان کے بیچ میں رہتی ہیں اُن پر افغانوں کی حکومت ہو — ہم نے تو کبھی نہیں سنا کہ قبیلے والوں کی یہہ خواہش ہی — خیر جو ہو افغانیوں کے جواب سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ صلح کے خواہشمند ہیں *

افغانستان اور سرحد

خبر ملی ہی کہ امیر کو قتل کرنے کی کوشش [illegible] حال ہی میں کی گئی تھی مگر وہ بچ گئے — جس بات سے حاسن کو جوش پیدا ہوا تھا وہ یہہ ہی کہ قبیلے والوں نے درۂ خیبر کے نزدیک چھاپے مارے — ایک موقعہ پر قبیلے والوں نے ہڈو باغ نامی مقام کے ایک چھوٹے ریلوے اسٹیشن میں آگ لگا دی اور دوسری مرتبہ اسی مقام پر انہوں نے ہماری اُن فوجوں پر حملہ کیا جو موٹر گاڑیوں پر چڑھائی جاتی تھیں — اُن کی طرف کے قریب تیس آدمی مارے گئے اور زخمی ہوئے اور باقی پہاڑیوں میں بھاگ گئے — ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اُن لوگوں میں ہمارے کچھہ وہ سرحدی سپاہی بھی تھے جنہوں نے دغا دیکر ہمارا ساتھہ چھوڑ دیا ہی — سرحد کے مختلف مقامات پر خوب چھوٹ چھاڑ چلی جا رہی ہی — مطلب یہہ کہ جب قبیلے والوں کو اپنی پہاڑیوں اور دامن سے گولیاں چلانے کا موقع ملتا ہی تو وہ ہمارے سپاہیوں پر گولیاں چلاکر بھاگ جاتے ہیں — ممکن ہی کہ وہ سب اس بات کا انتظار کرتے ہوں کہ دیکھیں صلح کی نسبت راولپنڈی میں کیا طے پاتا ہی *

عام خبریں

جو لوگ کشمیر میں امرناتھہ کی جاترا کے لئے جانے والے ہیں اُنہیں صلاح دی جاتی ہی کہ وہاں نہ جائیں — کیونکہ ہیضہ پھیلا ہوا ہی *

سرکار ہند اس بات کا انتظام کر رہی ہی کہ بہت جلد ڈاک کی آمد و رفت ہوا کے ذریعہ سے ہوسکے *

خبر ملی ہی کہ اب کچھہ عرصہ سے مصر میں پوری پوری طرح امن چین قائم ہی *

ہندوستان بھر میں سب جگہہ اچھی بارش ہوئی ہی — اُمید کی جاتی ہی کہ موجودہ فصل اچھی ہوگی *

ایک پنجابی کی بہادری

کچھہ مہینے ہوئے پنجاب کے دریاے بیاس میں ۸۰ آدمی ڈوب گئے — ٹھیکیدار کے تماشے اور چھہ ملاحوں پر مقدمہ چلایا گیا — چونکہ اُنہوں نے غفلت کی تھی اور کشتیوں پر زیادہ بوجھہ لادا تھا اس لیئے اُنہیں قید کی سزا دی گئی — ایک شخص غریب شاہ نامی نے اپنی کوششوں سے کم سے کم بیس جانوں کو بچایا — مجسٹریٹ صاحب نے لکھا ہی کہ یہی ایک ایسا شخص ہی جس نے اِس افسوسناک حادثہ میں خوب اچھا کام کیا — دوسروں کو غریب شاہ سے سبق لینا چاہیئے — مجسٹریٹ صاحب نے یہہ بھی لکھا ہی کہ میں اس شخص کے تعجب خیز کاموں کی اطلاع سرکار کو بڑی خوشی سے دیتا ہوں *

لارڈ برائس کی نصیحت

لارڈ برائس نے لندن میں نوجوانوں کے سامنے تحریر کرتے ہوئے کہا کہ آج کل لوگ خیالی پلاؤ پکایا کرتے ہیں — پہلی بات یہہ جاننا چاہیئے کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے اور دنیا کے کار و بار میں اِن خیالی حملوں کے کیا معنی ہیں — سب طالب علموں کا یہہ فرض ہی کہ وہ تمام باتوں پر غور کرکے تہہ تک پہنچنے کی کوشش کریں اور ٹھیک ٹھیک واقفیت حاصل کریں *

صوبہ متحدہ کی کونسل

صوبہ متحدہ کی قانون بنانے والی کونسل کا اجلاس ۴ اگست روز سوموار کو ہوا — جناب لاٹ صاحب خود صدر مجلس تھے — لوگوں نے ایک آواز و یکدل ہوکر یہہ تحریر پاس کی کہ جناب لاٹ صاحب جہاں پناہ شہنشاہ معظم کو یہہ پیغام بھیجیں کہ اِس صوبہ کے رہنے والے ادب اور وفاداری کے ساتھہ اِس بات پر جہاں پناہ کو مبارکباد دیتے ہیں کہ صلح ہوگئی اور آخر میں یہ طے پایا ہی کا بول بالا رہا *

ہاتھ سے چلنے والا کرگھا

(از ڈام ٹی پی - آر مراد - پرنسپل گورنمنٹ سنٹرل ویونگ اسکول بکاوس)

ہاتھ سے چلنے والے کرگھے کے متعلق ایک مضمون اس اخبار کے ۲۶ جون کے پرچے میں شایع ہوا تھا - آج ہم اس مضمون میں یہہ بتلانا چاہتے ہیں کہ فلائی شٹل لوم کس طرح ایجاد ہوا اور مقابلہ دیسی کرگھے کے اسے کون سی برتری حاصل ہی ہے *

سنہ ۱۷۳۳ع کے قریب انگلستان میں ایک نوجوان جولاہا رہتا تھا - اس کا باپ کپڑا بننے کا کام کرتا تھا - نوجوان جولاہا کپڑے کی اس تعداد پر جو عام طور پر جولاہے لوگ دن بھر میں تیار کرتے تھے خوش نہ ہوسکتا اور اس بات پر غور کرنے لگا کہ اگر کرگھے کے ایک طرف سے دوسری طرف کو ڈھرکی ہاتھ سے نہیں بلکہ کسی اور ذریعہ سے پھینکی جاسکے تو اس سے کام بہت جلد ہوگا اور وقت کی بھی بہت زیادہ کفایت ہوگی - غور کرنے پر اسے یہہ معلوم ہوا کہ اگر تانے کے آر پار جاتی ہوئی ڈھرکی کو پکڑنے کے لیئے ہتھے کے ہر ایک سرے پر ایک ایک صندوق رکھہ دیئے جائیں تو جولاہوں کی آدھی محنت بچ جائیگی - اس کے بعد بانا بنانے کی غرض سے ڈھرکی کو تانے کے آر پار پھینکنے کے لیئے اس نے ایک نئی ترکیب نکالی - ہتھوں کے دونوں سروں پر جو صندوقیں رکھی ہیں ان کی چوٹی پر اس نے اوپر کے چور اکاد دیئے اور ان پر لکڑی کے ٹکڑے جما دیئے - ہر ایک طرف کے ٹکڑے میں اس نے ایک ڈوری باندھ دی - اس طرح جب وہ جولاہا اس ڈوری کو کھینچتا تھا تو جھٹکے کے ساتھ ڈھرکی تانے کے ایک طرف سے دوسری طرف کو چلی جاتی تھی - یہی اس جولاہے کی ایجاد تھی *

آج کل کی تعجب خیز ایجادوں کے مقابلہ مذکورہ بالا ایجاد کوئی زیادہ حقیقت نہیں رکھتی - لیکن آج سے دو صدی پہلے کے جولاہوں کے لیئے یہہ ایجاد نہایت ہی حیرت انگیز تھی - پہلے پہل جب اس نوجوان جولاہے نے اپنی ایجاد لوگوں کے سامنے ظاہر کی تو سب لوگ کہنے لگے کہ اس ایجاد سے روزگار بالکل برباد ہوجائیگا اور نہ معلوم کتنے جولاہے بے روزگار ہوجائینگے - علاوہ برین اس ایجاد سے بہ نسبت پہلے کے زیادہ کپڑا تیار ہوگا اور اس سے کپڑا بہت سستا بکنے لگیگا - اس کا نتیجہ یہہ ہوگا کہ جولاہوں کی آمدنی بہت کم ہوجائیگی - اس نوجوان جولاہے سے اس کے شہری جولاہے اتنے زیادہ ناراض ہوئے کہ اس بیچارے کو شہر چھوڑکر بھاگ جانا پڑا - دوسرے شہر میں جاکر اس نے وہاں کے جولاہوں سے اپنی ایجاد پر گفتگو کی - اس شہر کے جولاہوں نے یہہ سمجھہ کر کہ اس ترکیب سے بہت زیادہ فائدہ ہوگا اسی فلائی شٹل لوم سے کام لینا شروع کیا - اس ایجاد سے جیسا کہ آثار جولاہے سمجھے تھے روزگار برباد نہ ہوا بلکہ اور بھی ترقی کرگیا - اور اس کی بدولت بہ نسبت پہلے کے زیادہ لوگ اس روزگار میں مشغول ہوگئے - اس کے علاوہ پرانے ڈھنگ کے کرگھوں سے جو کپڑا تیار ہوتا تھا اس سے اس فلائی شٹل لوم سے بنا ہوا کپڑا کہیں زیادہ سستا تیار ہونے لگا - اس ایجاد سے لنکاشایر اور یارک شایر جہاں وہ نوجوان جولاہا رہتا تھا دنیا کے کسی اور حصے کے مقابلے میں کہیں زیادہ کپڑا تیار ہونے لگا - میں اوپر بیان کرچکا ہوں کہ جب فلائی شٹل لوم ایجاد ہوا تو جولاہے لوگ یہہ کہنے لگے کہ اس سے روزگار برباد ہوجائیگا - ٹھیک اسی طرح جب میں نے اس صوبہ کے ویونگ اسکول کا کام اپنے ہاتھہ میں لیا تو یہاں کے جولاہے بھی ایسا ہی کہنے لگے - اس صوبہ کے کچھہ حصوں کے جولاہے تو اب بھی ایسی ہی باتیں کہا کرتے ہیں - لیکن کچھہ حصوں کے جولاہے اب سمجھنے لگے ہیں کہ فلائی شٹل لوم دیسی کرگھے سے کہیں بہتر ہی - مجھے یہہ دیکھہ کر کہ فلائی شٹل لوم سے اب روز بروز بہت زیادہ کام لیا جا رہا ہی بڑی خوشی ہوتی ہی - گذشتہ سال سے صرف ایک ہی شہر میں تین سو پچاس سے زیادہ جولاہوں نے فلائی شٹل لوم سے کام لینا شروع کیا ہی *

میں اوپر بیان کرچکا ہوں کہ بہ نسبت دیسی کرگھے کے فلائی شٹل لوم زیادہ تیز چلتا ہی - اپنے پچھلے مضمون میں میں یہہ بھی لکھہ چکا ہوں کہ میلوں وغیرہ میں جب کبھی دیسی کرگھے اور فلائی شٹل لوم سے بُننے والے جولاہوں کا مقابلہ یہہ دیکھنے کے لیئے کہ کون زیادہ اور جلدی کپڑا بن لیتا ہی ہوا تو یہہ بات ظاہر ہوگئی کہ جتنی دیر میں دیسی

کرگھے پر بُننے والے جولاہے دو گز کپڑا تیار کرنے میں آدھا دن لگا دیتے ہیں۔ فلائی شٹل لوم سے بُننے والے چار گز کپڑا تیار کرتے ہیں۔ فلائی شٹل لوم کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس پر بہت تیز اور ہموار بُنائی ہوتی ہے۔ وقت کی بہت زیادہ بچت ہوتی ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اس کے ذریعہ بہت چوڑے عرض کے کپڑے بُنے جا سکتے ہیں۔ دیسی کرگھے کے ذریعہ بُننے والے جولاہے چھ سے زیادہ چوڑے عرض کا کپڑا تیار نہیں کر سکتے کیونکہ چوڑے عرض کے کپڑے بُننے میں ایک ہاتھ سے دوسری پیٹنک کو دوسری طرف دوسرے ہاتھ سے پھینکنا مشکل ہے۔ اس لئے چوڑے عرض کے کپڑے تیار کرنے کے لئے ایک دوسرے آدمی کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے اور اس طرح جو کپڑا تیار ہوتا ہے وہ گراں پڑتا ہے۔ فلائی شٹل لوم کے ذریعہ بہت چوڑے عرض کے کپڑے بھی تیار ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک کپڑا جو چوتھی کے نام سے پکارا جاتا ہے لیجئے۔ یہ کپڑا اس صوبہ کے زیادہ تر ضلعوں میں بُنا جاتا ہے اور یہاں کے بازاروں میں بہت زیادہ بکتا ہے۔

دیسی کرگھے سے بُننے والے جولاہے عموماً الہالیس انچ چوڑے عرض کا کپڑا تیار کرتے ہیں اور بُننے کے بعد دو ٹکڑوں کو ایک ساتھ سی لیتے ہیں۔ ایک چوتھی سوا دو گز لمبی ہوتی ہے۔ دیسی کرگھے سے بُننے والے جولاہوں کو ساڑھے چار گز بُننا پڑتا ہے تب کہیں جا کر ایک چوتھی تیار ہوتی ہے اور اس کے لئے "ایک دن پورا پورا صرف ہو جاتا ہے۔ فلائی شٹل لوم کے ذریعہ ایک ہی ٹکڑے میں تیار کی جا سکتی ہے۔ یعنی ایک چوتھی تیار کرنے کے لئے ساڑھے چار گز کپڑا نہیں بلکہ سوا دو ہی گز بننا پڑتا ہے۔ اس قسم کے کپڑے میں جولاہے عموماً ایک آنہ فی گز مزدوری لیتے ہیں۔ اس لئے دیسی کرگھے سے بُننے والے جولاہے ایک دن میں صرف بارہ چار آنہ پیدا کر سکتے ہیں کیونکہ ایک دن میں وہ صرف ایک ہی چوتھی بُن کر آرام تیار کر سکتے ہیں۔ لیکن فلائی شٹل لوم سے بُننے والے جولاہے بہ آسانی اس سے دونا کپڑا تیار کر سکتے ہیں اور ایک دن میں نو گز کپڑا تیار کر لیتے ہیں۔ نو گز میں چوتھی کے چار ٹکڑے تیار ہو سکتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ فلائی شٹل لوم میں دو ٹکڑوں میں نہیں بلکہ ایک ہی ٹکڑے میں کپڑے بُنے جاتے ہیں۔ اسی طریق پر فلائی شٹل لوم والا جولاہا اگر ایک آنہ فی گز مزدوری لے تو اسے نو آنے روز ملینگے اور وہ اپنے کپڑے کو بہت ارزاں بیچ سکیگا۔

بمقابلہ دیسی کرگھے کے فلائی شٹل لوم سے یہی دو بڑے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

قصے کہانیاں

کمایوں کا ایک قصہ

ایک آدمی بہت ہی کاہل تھا۔ مگر اس کی بیوی محنتی اور پھرتیلی تھی۔ جب بیوی شوہر سے کوئی کام کرنے کے لئے کہتی تو وہ صاف انکار کر دیتا اور یہ کہہ کر بیوی کو ڈرانے کی کوشش کیا کرتا کہ اگر تم مجھے ستاؤ گی تو میں گھر سے نکل جاؤنگا۔ ایک دن بیوی نے کہا "اگر تمہاری یہی خواہش ہی تو تم جا سکتے ہو"۔ وہ کاہل آدمی گھر سے چل گیا۔ بہادر عورت پولیس کی وردی پہن کر باہر نکلی۔ راہ میں اپنے شوہر کو روکا اور ڈپٹ کر کہا "جاؤ۔ گھر لوٹ جاؤ"۔ وہ ڈر کر گھر گیا۔ بیوی نے کہا "کیوں! لوٹ کیسے آئے"۔ شوہر نے کہا "میں پہاڑ سے نیچے اتر رہا تھا کہ دو آدمیوں سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مجھے جان سے مارنا چاہا مگر اس شرط پر چھوڑ دیا کہ میں گھر چلا آؤں اور پھر کبھی گھر چھوڑ کر نہ جاؤں"۔

بہت سے سوالات کے بعد پتہ لگا کہ سر نہیں بلکہ صرف ایک ہی شخص نے اسے راہ میں روکا تھا۔ شوہر کو پتہ ہرگز نہ معلوم ہوا کہ اس کی بیوی ہی نے اس کے ساتھ یہ چال کھیلی تھی۔ بیوی جانتی تھی کہ شوہر جھوٹی باتوں کا۔ ہیں اور اس نے اپنے شوہر کو یہ کبھی نہ بھولنے دیا۔

حسد کی لڑائیاں

اس زمانہ میں جبکہ بادشاہوں کو قیمتی نذر دینے کا رواج تھا ایک بادشاہ کسی گاؤں میں گیا جہاں ایک غریب موچی رہتا تھا۔ موچی کو پتہ لگا کہ بادشاہ کے حضور میں کیا نذر پیش کرنی چاہیئے۔ موچی کے ایک دوست نے اس سے کہا "تمہارے باغ میں ایک

عجیب شلجم ہی - شاہ بادشاہ اس شلجم کو پاکر خوش ہو - ایسا ہی ہوا - اس شلجم کو پاکر بادشاہ نے حکم دیا کہ سو جوڑ جوتوں کی قیمت اس اچھے موچی کو دی جائے *

ایک پروسی اپنی بخشش کا حال سنکر موچی سے حسد کرنے لگا - پروسی نے اس اُمید سے کہ ایسا ہی انعام مجھے بھی ملیگا ایک بہت ہی عمدہ گوبھی خریدکر بادشاہ کے حضور میں نذر گذرانی - بادشاہ نے یہ خیال کرکے کہ اس شخص نے یا تو مفلس ہمسایوں کے لئے یا موچی کی طرح انعام حاصل کرنے کی غرض سے یہ تحفہ گذرانی ہی اُسی شلجم کو انعام میں عطا فرمایا جسے موچی نے لی تھی - اس طرح بادشاہ کو موچی کی تحفہ پسند آئی کیونکہ وہ سچے دل سے دی گئی تھی - لیکن موچی کے پروسی کی نذر پسند نہ آئی کیونکہ وہ دوسرے کی بھلائی پر حسد کرنے کی وجہ سے پیش کی گئی تھی *

تجارت پر سیدھے سادے مضامین

قحط کی تواریخ

اوں دیکھئے میں تو تجارت اور قحط میں کوئی تعلق نہیں معلوم ہوتا مگر غور کرنے پر معلوم ہوگا کہ اُن ملکوں کی تجارتی ترقی جن میں لوگوں کا خاص پیشہ کاشتکاری ہی قحط کی وجہ سے تجارت میں بہت رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہی - اِس لئے قحط کے متعلق کچھ لکھنا ضروری ہی *

پُرانے زمانے میں تمام ملکوں میں قحط پڑا کرتا تھا - کچھ صدی پہلے اِنگلستان میں یا تو لوگ بارش بالکل ہی نہ ہونے سے یا بہت ہی زیادہ بارش ہونے سے بڑی مصیبت میں پھنس جاتے تھے اور ہمیشہ اُنھیں قحط کا خوف دامنگیر رہتا تھا - ملک فرانس میں بھی اب سے سو برس پہلے تک بہت بڑے بڑے قحط پڑا کرتے تھے - اُس زمانے میں وہاں سڑکیں بہت خراب تھیں اور غلہ وغیرہ کے ایک مقام سے دوسرے مقام کو روانہ کرنے کے لئے کوئی ذریعہ نہ تھا - اِس کا نتیجہ یہ تھا کہ ایک ضلع میں بہت زیادہ غلہ بھرا رہتا تھا اور اس سے کچھ ہی فاصلہ پر والے دوسرے مقامات کے لوگ بھوکوں مرتے تھے - اب یورپ کے ہر ہر ملک میں عمدہ عمدہ سڑکیں اور ریلیں بن گئی ہیں اِس لئے اب وہاں قحط نہیں پڑتا اور اگر کبھی پڑتا بھی ہی تو اس سے لوگوں کو بچانے کا فوراً بندوبست کیا جاتا ہی *

اِس معاملے میں چین کی حالت ہندوستان سے بہت زیادہ ملتی جلتی ہی - چین میں صرف بارش کے نہ ہونے ہی سے قحط نہیں پڑتا بلکہ جب کبھی وہاں کی دریاؤں میں ہوانگ ہو میں بڑا آجاتی ہی تو بہت ہی سخت قحط پڑ جاتا ہی - اِس دریا کی باڑ سے ہزاروں آدمی بہہ جاتے ہیں اور اِس کے بعد قحط سالی کی وجہ سے بہت زیادہ آدمی بھوکوں مر جاتے ہیں - ملک چین میں سنہ ۱۸۷۷ع میں ایک بڑا بھاری قحط پڑا تھا اور اُس میں ایک کروڑ بیس لاکھ آدمی بھوکوں مر گئے تھے - جتنا قحط چین میں واقع ہوتا ہی اتنا کسی اور ملک میں نہیں پڑتا - اِس کا سبب یہ ہی کہ نہ تو وہاں اچھی سڑکیں ہیں اور نہ قحط زدوں کی زندگی بچانے کے لئے اکثر کوئی تدبیر ہی عمل میں لائی جاتی ہی *

ہندوستان میں بہت پُرانے زمانے سے قحط پڑنے کا حال ملتا ہی - بُدھ مذہب کے جاتک گرنتھ میں لکھا ہی کہ ایک مرتبہ غلہ بالکل ہی پیدا نہ ہوا اور لوگ بھوکوں مرنے لگے - اپنی جان بچانے کے لئے بہت سے لوگ چوری کرنے لگے - سنہ ۶۵۰ع میں تمام ہندوستان میں قحط پڑا تھا - سنہ ۹۴۱ع - سنہ ۱۰۲۲ع اور سنہ ۱۰۳۳ع میں تو اتنا سخت قحط پڑا تھا کہ صوبے کے صوبے ویران ہوگئے اور لوگ آدمیوں کا گوشت تک کھانے لگے - سنہ ۱۱۳۸ع لغایت سنہ ۱۱۵۹ع تک بہت سخت قحط پڑا تھا اور سنہ ۱۳۴۴ع میں تو اتنا سخت قحط واقع ہوا کہ تغلق بادشاہ جو اُس وقت حکومت کر رہا تھا اُسے بھی اپنی خاص ضروریات کے لئے چیزیں نہ ملتی تھیں - سنہ ۱۳۹۶ع لغایت سنہ ۱۴۰۷ع تک ایک قحط جو دزگا دیوی قحط کے نام سے مشہور تھا متواتر ۱۲ سال تک قائم رہا - سنہ ۱۶۳۲ع یعنی بادشاہ شاہجہاں کے وقت میں ایسا سخت قحط پڑا تھا کہ سورت جانے والی سڑک قحط زدوں کی لاشوں سے بالکل ڈھک گئی تھی اور ان لاشوں

لڑائی کا اخبار

تصویروں کا صفحہ

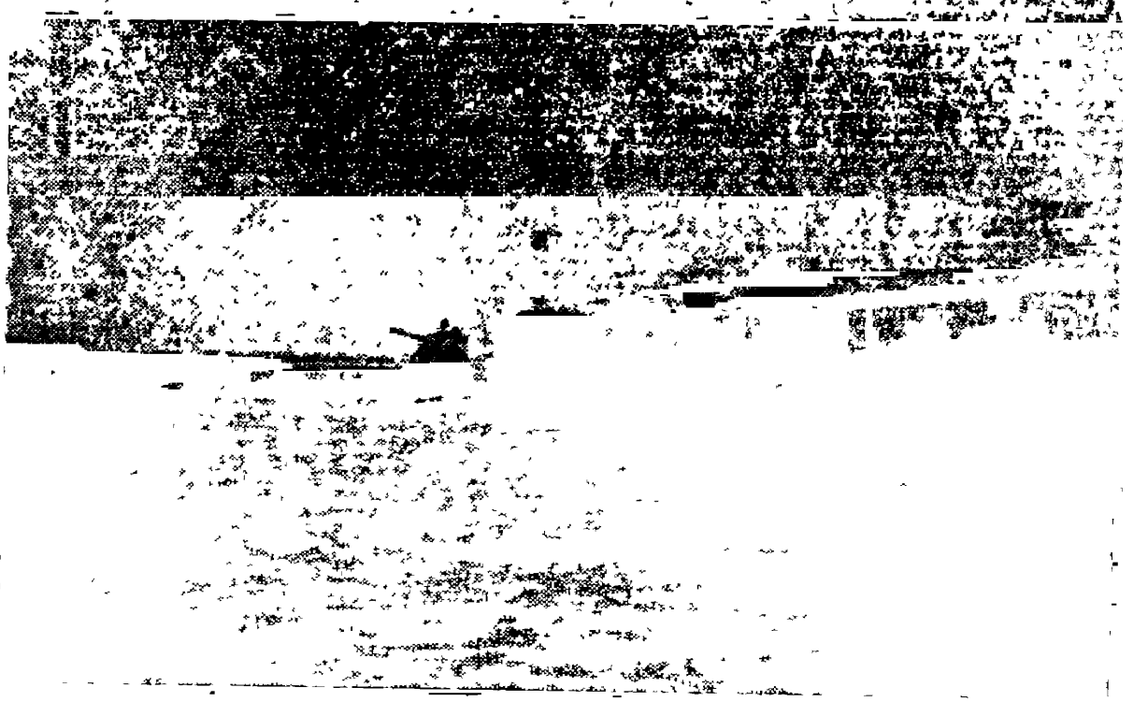

دیکھئے اِس تصویر میں داہنی طرف اطالوی جہازی بیڑے کا ایک جہاز نظر آ رہا ہے۔ جہاز کے سامنے ایک تختہ بلند ہوا ہے جس پر ایک توپ رکھی ہے۔ جس وقت یہ سخت لڑائی ہو رہی تھی اُس وقت یہ جہاز اِس توپ کو کھینچ کر دریائے پیاوی میں لے جا رہا تھا جہاں بہت سخت لڑائی ہو رہی تھی۔ اِس تصویر سے آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ کس طور پر توپیں میدان جنگ میں پہنچائی جاتی تھیں

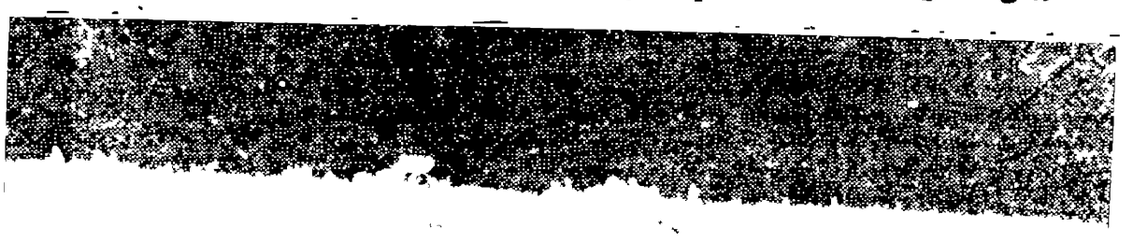

دیکھئے فرانس میں انگریزی فوجیں جرمنوں پر حملہ کرنے کے لئے اپنے خندقوں سے نکل کر آگے بڑھ رہی ہیں۔ پچھلی فوجیں پہلے ہی سے لڑ رہی تھیں اُنہیں کمک کے لئے یہ جا رہی ہیں۔ دیکھئے سپاہیوں کو کتنا سامان اپنی پیٹھ پر لاد کر لے جانا پڑتا ہے۔ دیکھئے اِس ٹیلے کی چوٹی پر ایک ٹیلگ نظر آ رہا ہے۔

Daily Mail pictures.] [By special arrangement with the *Statesman*.

دیکھیئے شہنشاہ معظم' ملکہ اور اُن کے سب سے بڑے شاہزادے شہزادہ ویلز کے ایسٹ اینڈ لندن کے ایک حصہ کے ایک کارخانے کا ملاحظہ کرنے میں جہاں قالین کا کام ہوتا ہے - دیکھیئے سامنے ایک ہوا پھوارہ گھلائے رکھا ہوا ہے جسے اسی کارخانے کے کاریگروں نے بنایا ہے - کئی انگریز کاریگر پوشاک کے اوپر سے ایک سفید کپڑا سینہ سے پیر تک لٹکائے ہوئے اِدھر اُدھر اور پیچھے کی طرف کھڑے ہیں - شہنشاہ معظم اور ملکہ معظمہ اکثر یہہ دیکھنے کے لیئے جایا کرتے تھے کہ اُن کی غریب رعایا کی کیا حالت ہے اور اُن کا کام کس طور پر چل رہا ہے - اِس سے اُن کی رعایا جتنی محبت اُن سے کرتی ہے اتنی اَور کسی بات سے نہیں ہوتی •

Daily Mail pictures.] [By special arrangemen with the *Statesman*

دیکھیئے بائیں طرف امریکن جہازی بیڑے کے سپہ سالار امیرالبحر سمس لندن کے ایک اِسٹوشن پر کھڑے ہیں - اُن کے پیچھے کی طرف ایک ریل گاڑی ہے اور داہنی طرف ایک لڑکا کھڑا ہے جو اخبار بیچ رہا ہے - دیکھیئے امیرالبحر صاحب کیسے لمبے چوڑے ہیں - لڑائی کے آخری مہینوں میں امریکن جہازی بیڑے نے سمندر کی حفاظت میں بڑی مدد دی تھی - جن انگریزوں نے ساتھ ساتھ امیرالبحر صاحب کام کرتے تھے وہ اُنہیں بہت چاہتے تھے - امیرالبحر صاحب بھی انگریزی بیڑے کی کلّ مرتبہ تعریف کر چکے ہیں •

یہ تصویریں دکھائی دیں کہ پلیگ (طاعون) سے کس طرح بچت ہوسکتی ہی

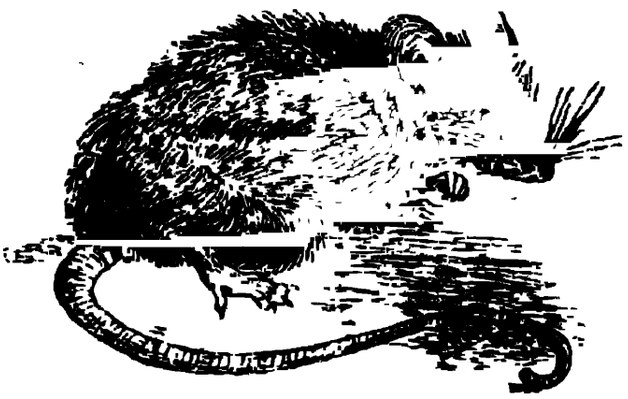

گھریلو چوہا

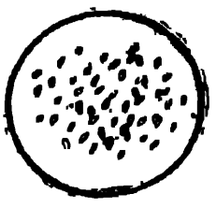

طاعون کے کیڑے
بہت ہی بڑے کرکے دکھلائے گئے ہیں

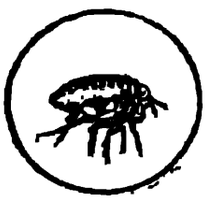

چوہوں پر رہنے والا پسو بڑھاکر
دکھلایا گیا ہی

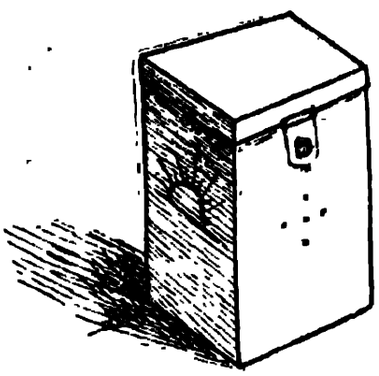

غلہ رکھنے کے لوہے مٹی کے تیل والے کنستر
سے ایک ایسا صندوق بنا لیا گیا ہی
جس میں چوہے نہیں جاسکتے

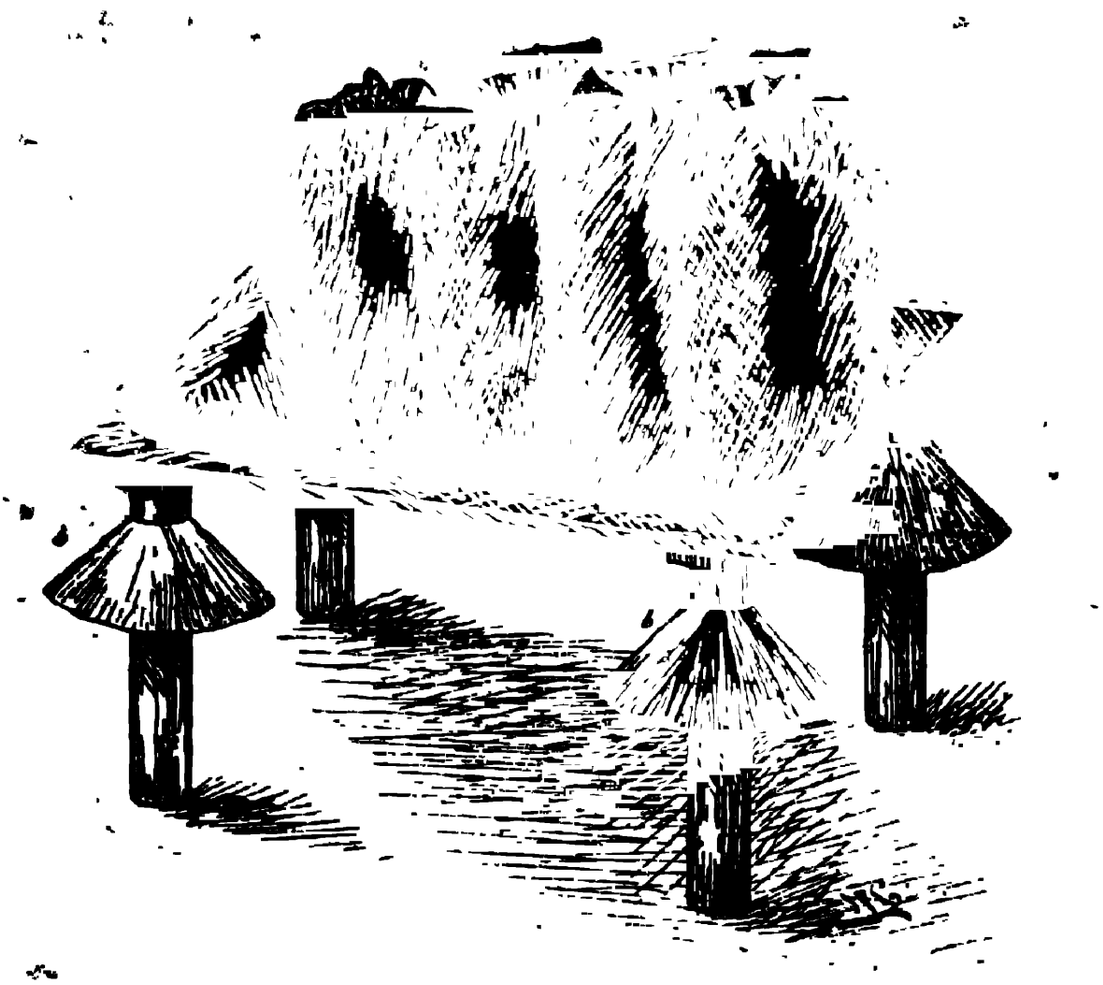

غلہ رکھنے کے لئے یہ ایک ایسا چبوترہ ہی جس پر چوہے نہیں چڑھ سکتے - چبوترہ کے پایوں میں جو چھاتا نما تین (۳) لکڑے لگے ہوئے ہیں وہ مٹی کے تیل کے پرانے کنستر سے بنائے گئے ہیں - ان چھاتوں کو معمولی ٹین والے بھی بنا سکتے ہیں *

کو دفن کرنے والا بھی کوئی وہاں نظر نہ آتا تھا۔ اس قحط میں صرف شہر سورت میں ہی تیس ہزار قحط کے بھوکوں مر گئے تھے۔ قحط کے بعد بیماری بیماریوں کا دور دورہ ہوتا تھا اور کہیں مسافروں گذر جانے پر لوگوں کی حالت سدھرتی تھی۔ سنہ ۱۷۷۰ء میں قحط سالی کی وجہ سے صرف بنگال ہی میں دس لاکھ آدمی بھوکوں مر گئے۔ انیسویں صدی کے شروع میں صرف ۲۰ سال کے درمیان کم از کم آٹھ قحط سالیاں واقع ہوئی تھیں۔ ان کے علاوہ نہ معلوم کتنے زیادہ اور قحط ہندوستان میں ایسے پڑے ہونگے جن کا بیان صفحہ تواریخ پر درج نہیں ہی۔ سنہ ۱۸۶۶ء میں ایک بہت بڑا قحط اوڑیسہ میں پڑا تھا اور اسی وقت سے ہندوستان میں لوگوں کو قحط سے بچانے کا پورا پورا انتظام ہونے لگا۔ اس کے پہلے لوگوں کو قحط سے بچانے کا کوئی پکا انتظام نہ تھا۔ سنہ ۱۸۶۹ء میں راجپوتانہ میں قحط پڑا اور اُس وقت یہہ قانون بن گیا کہ قحط زدوں کو بچانے کے لیئے حتی الامکان کوشش کرنا سرکار کا فرض ہی۔ آیندہ مضمون میں ہم یہہ دکھلانے کی کوشش کرینگے کہ قحط زدوں کی مصیبت کو رفع کرنے کے لیئے سرکار کی طرف سے کون کون سی تدابیر عمل میں لائی جاتی ہیں۔ ہم یہہ بھی دکھلانے کی کوشش کرینگے کہ لوگوں کو اس مصیبت سے بچنے کے لیئے کیا کرنا چاہیئے ●

بھیڑوں کی نسل کے بہترین بنانے کی ترکیبیں

اس ملک میں گذشتہ ۹۰ سال کے درمیان بھیڑوں کی نسل کو بہترین بنانے کے لیئے کئی مرتبہ کوششیں کی گئیں۔ لیکن ان سے کچھ زیادہ فائدہ نہیں ہوا۔ ہاں کبھی کبھی بھیڑوں کے دو ایک ایسے جھنڈ نظر آجاتے ہیں جن کا اون معمولی بھیڑوں کے اون کے بہ نسبت کچھ اچھا ہوتا ہی۔ اس کا ایک سبب یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اس ملک میں بھیڑوں کی بہترین نسل پیدا کرنے کے لیئے نئے طریقوں سے کام نہیں لیا جاتا اور اکثر لوگوں کو جب دو تین سال تک کوشش کرنے کے بعد کامیابی نہیں ہوتی تو وہ لاپرواہی برتنے لگتے ہیں۔ یہہ سمجھ لینا کہ دو تین سال کے اندر ہی بھیڑوں کی نسل بالکل نئی ہو جائیگی سخت بیوقوفی ہی۔ جو لوگ اس کام کو کرتے ہیں وہ اکثر اس بات کا خیال نہیں کرتے کہ اس ملک یا صوبہ کی آب و ہوا اور چارہ وغیرہ بھیڑوں کے موافق ہی یا نہیں۔ بھیڑوں کی بہترین نسل تیار کرنے کے لیئے اس بات کی بھی بہت ضرورت ہی کہ اچھی اچھی نسل کے بھیڑوں کے ساتھ جوڑا ملایا جاے ●

بھیڑوں کی بہترین نسل تیار کرنے کے لیئے پہلی ضروری بات یہہ ہی کہ اس ملک کی آب و ہوا ان کے موافق ہو۔ مثلاً بیکانیر۔ بندیلکھنڈ اور منہورا ایسے گرم اور خشک مقامات کی آب و ہوا بھیڑوں کے موافق پڑتی ہی اور ان مقامات میں ان کی نسل خوب بڑھ سکتی ہی۔ کوہ ہمالیہ کے کئی مقامات میں بھی بھیڑوں کی اچھی نسلیں دیکھنے میں آتی ہیں لیکن ان مقامات پر جہاں نم ہیں اور جہاں سیلن رہتی ہی بھیڑیں بہت چھوٹی اور کمزور ہوتی ہیں اور ان کا اون بھی بہت چھوٹا ہوتا ہی۔ ان وجوہات سے سب سے پہلے اس بات کا خیال ہونا چاہیئے کہ کسی ملک یا صوبہ کی آب و ہوا اور چارہ وغیرہ بھیڑوں کی پرورش کے لیئے مناسب ہی یا نہیں۔ کیونکہ اگر یہہ چیزیں موافق ہوں تو ان کی نسل بہت جلد بہتر ہوسکتی ہی ●

شاید اس بات کو لوگ نہیں جانتے کہ ملک آسٹریلیا میں شروع شروع میں بھیڑیں جنوبی افریقہ اور ہندوستان سے ہی روانہ کی گئی تھیں۔ انہیں دونوں ملکوں کی بھیڑیں صرف اس لیئے روانہ کی گئی تھیں کہ آسٹریلیا کی آب و ہوا ان دونوں ملکوں کی آب و ہوا سے بہت ملتی جلتی ہی۔ ہندوستان سے جو بھیڑیں وہاں بھیجی گئی تھیں وہ بالکل معمولی قسم کی تھیں لیکن آسٹریلین لوگوں نے بہت محنت اور کوششوں سے اُن کی نسل کو ایسا بہتر بنا لیا کہ آجکل آسٹریلیا تمام دنیا میں سب سے اچھی اور زیادہ بھیڑ پیدا کرنے والا ملک گنا جاتا ہی۔ صوبہ متحدہ میں جانوروں کے علاج کا ایک محکمہ ہی۔ اس محکمہ نے سنہ ۱۹۱۶ء میں بھیڑوں کی بہترین نسل تیار کرنے کی طرف توجہ کی۔ کسی دوسرے پرچے میں ہم ناظرین کو یہہ بتلانے کی کوشش کرینگے کہ اس محکمہ نے بھیڑوں کی اچھی نسل تیار کرنے میں کس قدر کامیابی حاصل کی ●

میجر ایچ ڈبلیو ایوز نے اسی مضمون پر ایک کتاب لکھی ہی۔ یہہ مضمون اسی کتاب کے سہارے سے لکھا گیا ہی ●

ہمارے گاؤں کے پرند

۱۸ — ہدہد

ہدہد بہت خوبصورت اور تعجب خیز پرند ہی - اس کی چونچ لمبی پتلی اور کچھ مڑی ہوئی ہوتی ہی - اس کا سر گردن اور کندھا ہلکے رنگ کا اور پر کالے رنگ کے ہوتے ہیں - بازوؤں پر موٹی موٹی سفید رنگ کی دھاریاں ہوتی ہیں - ہدہد کی سب سے تعجب خیز چیز اس کی چوٹی ہی - جب یہ پرند زمین پر چلتا رہتا ہی تو اس کی چوٹی سکڑی ہوئی پیچھے لٹکتی رہتی ہی - لیکن جب یہ پرند چوکنا ہو جاتا ہی یا اڑنے کے بعد یہ کسی مقام پر اترتا ہی تو اس کی چوٹی ایک خوبصورت پنکھے کے مانند پھیل جاتی ہی - چوٹی کا رنگ بھی سر کے رنگ کا سا ہوتا ہی - لیکن ہر ایک پر کا سرا کالے رنگ کا ہوتا ہی - کئی پرندوں کی چوٹیوں میں کچھ سفیدی بھی ہوتی ہی - ہدہد اپنا کھانا زمین سے چنتا ہی اور اپنی لمبی چونچ سے زمین کھود کر اس کے اندر چھپے ہوئے کیڑوں کو نکال لیتا ہی - یہ پرند پھل پھول یا گھاس نہیں کھاتا اور اکثر غسل بھی کرتا ہی - مرغ کی طرح یہ پرند بھی پانی سے نہیں بلکہ دھول سے نہاتا ہی - آپ نے مرغ کو اکثر دھول میں سکڑا کر بیٹھ جاتے اور اپنے پروں کو پھڑپھڑا کر دھول سے ملتے ہوئے دیکھا ہوگا - اسی طرح وہ ننھی اور دوسرے چھوٹے کیڑوں کو اپنے جسم سے دور کردیتے ہیں جو ان کے پروں سے چپکے رہتے اور آدمیوں چوہوں اور کتوں کا خون چوسنے والے پسوؤں کی طرح ان کا خون چوسا کرتے ہیں - پرندے عموماً بہت صاف ستھرے رہتے ہیں - وہ ہر روز یا تو پانی یا ہدہد کی طرح دھول سے غسل کیا کرتے ہیں - جو پرند پانی سے نہاتے ہیں وہ عموماً بہت چھچھلے مقامات میں نہایا کرتے ہیں - وہ پانی میں سکڑ کر بیٹھ جاتے ہیں اور بازؤں کو پھڑپھڑا کر اپنے جسم پر پانی پھینکتے ہیں - مینا کوا اور اوڑ دوسرے پرند بھی اسی طریق پر نہاتے ہیں - ہدہد بہت زیادہ نہیں اڑتا لیکن اڑتے وقت وہ بڑی چالاکی دکھاتا ہی - جب کوئی شکاری پرند اس کے اوپر جھپٹتا ہی تو وہ جھپٹ کر ایک طرف ہوجاتا ہی اور وہ شکاری پرند اسے نہیں پکڑ پاتا - یہ پرند سال کے زیادہ حصوں میں اپنی سریلی بول بولتا رہتا ہی - اس کی آواز "اوک - اوک - اوک" کی طرح سنائی دیتی ہی - اس کی ایسی آواز ہی کے سبب سے اس کا نام ہدہد پڑا ہی۔

یہ پرند اپنے گھونسلے میں ایک عجیب طریقہ پر رہتا ہی اور اس کا گھونسلا بھی ایک انوکھی ہی قسم کا ہوتا ہی - ہدہد اپنا گھونسلہ کسی پیڑ یا مکان کے سوراخ میں بناتا ہی - یہ پرند اپنا انڈا اکثر کچے مکانوں کی دیوار کے سوراخوں میں رکھتا ہی - اگرچہ یہ پرند مقابلہ مینا کے قد کا ہوتا ہی لیکن تو بھی اپنے جسم کو سکیڑ سکڑا کر بہت پتلے سوراخ میں بھی گھس جاتا ہی - یہ پرند گھونسلہ بنانے کے لیئے بہت پتلے منہ کے سوراخ کو پسند کرتا ہی - کیونکہ پتلے منہ والے سوراخ میں کوے اور کتھ پھوڑے گھس کر اس کے انڈوں کو نہیں لے جاسکتے - انڈا دینے کے بعد مادہ ہدہد گھونسلے کے اندر داخل ہوتی ہی اور اس وقت تک انڈے سیتی رہتی ہی جب تک بچے نہیں نکلتے - معلوم ہوتا ہی کہ مادہ گھونسلا کبھی نہیں چھوڑتی اور جب وہ انڈا سیتی رہتی ہی تو نر اسے چارہ لاکر کھلاتا ہی - مارچ اپریل اور مئی کے مہینوں میں آپ دیکھینگے کہ نر ہدہد مادہ ہدہد کو کھانا کھلاتا رہتا ہی - بچے جیوں ہی انڈے سے نکل آتے ہیں تو نر ہی مادہ بھی گھونسلے سے باہر آتی جاتی ہی اور اپنے بچوں کے لیئے انکھپھوڑوا اور دوسرے ملائم چارے کی تلاش میں نر پرند کو مدد دینے لگتی ہی - ہدہد کے بچے جب گھونسلے سے نکلتے ہیں تو اپنے ماں باپ کی طرح ہوتے ہیں لیکن قد میں چھوٹے ہوتے ہیں اور ان کے بازوؤں پر جو سفیدی ہوتی ہی وہ کچھ مٹیلے رنگ کی ہوتی ہی - بچوں کے گھونسلے سے نکل آنے کے بعد بھی نر اور مادہ دونوں ان کے لیئے چارہ لاتے ہیں - آپ کبھی کبھی دیکھینگے کہ ہدہد کا بچہ زمین پر اترا ہی اور اس کے ماں باپ اسے چارہ چگا رہے ہیں - ہدہد کے بچے بہت جلد اپنا چارہ آپ تلاش کرنا سیکھ لیتے ہیں - جب بچے خود اپنا کھانا تلاش کر لینے کے قابل ہو جاتے ہیں تو مادہ آور انڈے دینی ہی - یہ پرند سال میں دو مرتبہ انڈے دیتے ہیں - حکیم لوگ کہتے ہیں کہ ہدہد کے گوشت کے استعمال سے تپ دق سے مریض رفع ہو جاتے ہیں - میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ بات کہاں تک سچ ہی - لیکن یہ سچ ہی کہ یہ ہدہد جیسے خوبصورت اور مفید پرند کو بھی لوگ مارتے ہیں بہت رنج ہوتا ہی ۔

برطانوي سلطنت

جزیرہ نما ملایا

جزیرہ نما ملایا کے ساتھ ہندوستان کا بہت پُرانا تعلق ہی - دیڑھ ہزار برس پہلے جزیرہ جاوا اور سماترا میں ہندوؤں کي بستي تھي - ہندوؤں کے بہت سے پُرانے مندر وہاں اب تک قائم ہیں - ملایا اِسٹیمت میں جو زبان بولي جاتي ہی اُس میں بہت سے سنسکرت الفاظ شامل ہیں - کچھ لوگ یہہ خیال کرتے ہیں کہ جزیرہ نما ملایا کے ایک چھوٹي ریاست میں اب تک کچھ ایسے آدمي موجود ہیں جو سات سو برس پہلے ہندوستان سے جاکر وہاں بسے تھے - جزیرہ جاوا میں رامائن اور مہا بھارت کي بہت سي پُراني کہانیاں ملتي ہیں *

شروع شروع میں انگریز لوگ جزیرہ نما ملایا کے کناروں پر آکر بسے تھے - اب انگریزوں کي حکومت ملک سیام کي سرحد تک پھیلي ہوئي ہی - یہہ جزیرہ نما داخل جنگلي ہی اور اُن جنگلوں میں تعجب خیز جانور اور درخت پائے جاتے ہیں - یہاں کي زمین بڑي زرخیز ہی اور اِس میں گرم ملکوں کي فصلیں بڑي خوبي اگتي ہیں - یہاں بہت سے معدني دھاتیں بھي پائے جاتے ہیں اور تمام دنیا میں جتنا ٹین خرچ ہوتا ہی اُس کا عنقریب نصف حصہ یہیں سے جاتا ہی *

جزیرہ نما ملایا کي چھوٹي چھوٹي ریاستوں میں مختلف قومیں رہتي ہیں - اُن قوموں میں سے ایک قوم ملایا کے نام سے مشہور ہی - ملایا قوم کے لوگ کون ہیں اور وے کہاں سے آئے اِس کا کچھ بھي پتہ نہیں - اِس قوم کے لوگ بڑے خلیق اور وفادار ہوتے ہیں اور زیادہ محنت کرنا نہیں چاہتے - وہ بڑے جوارتي ہوتے ہیں اور اُنہیں اپنے ملک کي بہتري کا کچھ بھي خیال نہیں - اُن کے ملک میں بے شمار گائے بیل اور اَور دوسرے مویشي ہیں - لیکن وہ اُن کي حفاظت اور چوکسي بالکل نہیں کرتے - عنقریب ہر گاؤں میں مرغ اور بطخ وغیرہ چاروں طرف پھرا کرتے ہیں اور ہر جگہہ پھل بکثرت پیدا ہوتا ہی - وہ لوگ نہ تو باغ وغیرہ لگاتے ہیں اور نہ اُن کي کچھہ پرواہ کرتے ہیں - لیکن اِس کام کو چیني لوگ کرتے ہیں اور انہیں اِس سے فائدہ بھي بہت زیادہ حاصل ہوتا ہی - اِس ملک میں ناریل بہت زیادہ پیدا ہوتا ہی *

زمانہ قدیم میں ملایا قوم والے کشتي بنانے میں بڑے ہوشیار تھے - لیکن جب سے جہازوں کا رواج ہوا تب سے ان کا یہہ روزگار بند ہوتا جارہا ہی - اِس قوم کے لوگ بڑے شکاري اور ماہي گیر ہوتے ہیں - پُرانے زمانے میں یہاں کي عورتیں کپڑا بُنتي تھیں اور مرد پھل بیچتے اور رقص کي چیزیں طیار کرتے تھے - لیکن چونکہ آج کل وہاں یورپ اور امریکہ وغیرہ کے بنے ہوئے سستے مال پہنچنے لگے ہیں اور اُن لوگوں کي ضرورتیں انہیں سے پوري ہوجاتي ہیں اِس لیئے انہیں خود کسي چیز کے بنانے کي تکلیف نہیں اُٹھاني پڑتي - کھانا اور باغ کا کام زیادہ تر چیني لوگ کرتے ہیں - مدراس بنگال اور پنجاب سے جاکر عنقریب تین لاکھ ہندوستاني بھي وہاں بسے ہیں - پنجابي لوگ گورنمنٹ کے بڑے بڑے عہدے ہیں - گذشتہ کچھہ سال سے یہاں ربر کا بھي روزگار ہونے لگا ہی - چونکہ ملایا قوم والے مسلمان مذہب کے پیروکار ہیں اِس لیئے سنسکرت لفظوں کے ساتھہ ساتھہ بہت سے عربي اور فارسي کے الفاظ بھي اُن کے زبان میں شامل ہوگئے ہیں - گذشتہ سو سال کے درمیان بہت سے انگریزي الفاظ بھي اُن کي زبان میں شامل ہوگئے ہیں - آئندہ پرچے میں ہم ناظرین کو یہہ بتلائینگے کہ اِس ملک کي ترقي کس طرح ہوئي *

ہندوستان میں امداد باہمي والا اُصول

پچھلے پرچے میں ہم نے یہہ دکھلانے کي کوشش کي تھي کہ ہندوستان میں سنہ ۱۹۰۴ع سے امداد باہمي والا اُصول کس طور پر قائم ہوا - اُس وقت انجمن امداد باہمي یا کوآپریٹیو سوسائٹي کا مطلب لوگ صرف یہي سمجھتے تھے کہ اِس سے کاشتکار یا شہر کے چھوٹے چھوٹے کاریگر کچھہ شرطوں پر روپیہ قرض لے سکتے ہیں *

آہستہ آہستہ ہر قسم کي امداد باہمي والي انجمنیں کھلنے لگیں - اِن انجمنوں کے ذریعہ لوگ ایک ساتھہ مل کر اپنے کھیتوں کي پیداوار

بھیجتے تھے — کاشتکاری کے ضروری سامان خریدتے تھے اور کھیتوں کی پیداوار کو اِدھر اُدھر روانہ کرتے تھے — لیکن یہہ انجمنیں اِس قانون کے مطابق نہ تھیں جو کہ سنہ ۱۹۰۴ء میں پاس ہوا تھا — اب یہہ ضروری معلوم ہوا کہ ان انجمنوں کو قائم رکھنے اور روپیہ سے اِن کی مدد کرنے کے لیئے ایک سنٹرل بنک بھی کھولا جاے اور اس سبب سے قانون میں کچھہ تبدیلی کرنا ضروری ہوا *

کچھہ لوگوں نے یہہ دیکھہ کر کہ اِمداد باہمی والی انجمنیں لوگوں میں عام ہورہی ہیں اپنی دوکانوں اور کمپنیوں کو کوآپریٹیو سوسائٹی یا انجمن اِمداد باہمی کے نام سے پکارنا شروع کردیا — چونکہ ان دوکانوں اور کمپنیوں کی رجسٹری باقاعدہ طور پر نہیں ہوئی تھی اِس لیئے سنہ ۱۹۱۲ء میں ایک نیا قانون پاس کیا گیا اور اِس قانون سے ہندوستان کے اِمداد باہمی والے اُصول میں ایک نئے زمانے کا آغاز ہوا — اس کے پہلے یہہ انجمنیں صرف روپیہ قرض دینے کا کام کرتی تھیں لیکن اس وقت سے اور اَور دوسرے کام بھی کرنے لگیں — سنٹرل بنک کھولنے کے قانون بھی بن گئے اور اُس وقت سے اس قسم کی جس انجمن کی باقاعدہ رجسٹری نہ ہوگئی ہو اُسے اپنے نام کے ساتھہ کوآپریٹیو یا اِمداد باہمی کے الفاظ لگانے کی ممانعت کردی گئی *

تمام ہندوستان اور دیسی ریاستوں میں اِمداد باہمی والی انجمنیں قائم ہونے لگیں — یہہ انجمن خاص کر کاشتکاروں کے درمیان زیادہ عام ہو گئیں *

تمام ہندوستان میں سب ملکر بیس ہزار سے زیادہ کاشتکاری کی اِمداد باہمی والی انجمنیں قائم ہیں اور عنقریب ۱۲ ہزار اَور دوسرے قسم کی اِمداد باہمی والی انجمنیں قائم ہیں — ہزار انجمنوں کے کام مختلف ہیں — اب نئی نئی اِمداد باہمی والی انجمنوں کے کھولنے کی وقت تو دور ہوگئی — لیکن اِس بات کی ضرور وقت ہوئی کہ آیا وہ انجمنیں مضبوط بنیاد پر قائم ہوتی اور چلائی جاتی ہیں یا نہیں — یہہ دیکھہ کر سنہ ۱۹۱۴ء میں سرکار نے سوچا کہ اب اِس معاملے میں پوچھ تاچھ کرنے کا وقت آگیا ہے ورنہ اِن کی تعداد بہت جلد بڑھہ جانے سے نقصان ہو جانے کا خوف ہے *

سنہ ۱۹۱۵ء میں ایک کمیٹی نے اِس معاملے پر ایک بہت بڑی رپورٹ پیش کی — اِس کمیٹی کے پریسیڈنٹ سر ایڈورڈ میکلگن تھے جو آج کل پنجاب کے لفٹنٹ گورنر ہیں — کمیٹی نے یہہ رائے پیش کی کہ نئی انجمنوں کے قائم کرنے میں بڑی ہوشیاری سے کام لینا چاہیئے اور اُس کے ہر ممبروں کو اِمداد باہمی والے اُصول کے قاعدوں کو مد نظر رکھہ کر اُنہیں کے مطابق کام کرنا چاہیئے — کمیٹی کی یہہ بھی رائے ہوئی کہ ان قاعدوں کو لوگ اکثر بھول جایا کرتے تھے + یہاں ہم یہہ بھی بتلا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ سرکار ہند اور صوبہ کی سرکاریں اِمداد باہمی والی انجمنوں کی کامیابی پر بھی پوری نظر رکھتی ہیں اور وقتاً فوقتاً اُنہیں ایسی رائے دیتی ہیں جس سے اُن کی ترقی اَور زیادہ ہو *

مختلف صوبجات میں محکمہ زراعت بھی اِمداد باہمی والی انجمنوں کی کامیابی میں مدد دے رہا ہے — لیکن محکمہ زراعت اور امداد باہمی والی انجمنوں کے درمیان جو رشتہ قائم ہے وہ صاف صاف نظر نہیں آتا — اگر ہم محکمہ زراعت کے مقاصد پر غور کریں تو یہہ تعلق صاف صاف نظر آئیگا — اِس محکمہ کا کام ملک میں کاشتکاری کی ترقی کرنا ہے جس سے کسان لوگ زیادہ اناج پیدا کرسکیں اور ایسی فصل بوئیں جس سے زیادہ منافع ہو — یہہ محکمہ کسانوں کو یہہ بتلاتا ہے کہ اچھے بیج بونے سے کیا فائدے ہوتے ہیں اور اُن کے لیئے اکثر اچھے بیج مہیا بھی کرتا ہے — لیکن اس کام کے لیئے اِمداد باہمی والی انجمنوں کا ہونا ضروری ہے جس سے اِس محکمہ کا بوجھہ کچھہ ہلکا ہوجائے *

زراعتی اِسکول اور کالجوں میں کسانوں کو کھیتی کرنے کی نئی نئی ترکیبیں اور سامان دکھلائے جا سکتے ہیں — اِمداد باہمی والی انجمنوں کو لازم ہے کہ وہ اُن چیزوں کو سستی قیمت پر منتاے کی کوشش کریں جن کی ضرورت کہ کسانوں کو ہوا کرتی ہے — اِس صوبہ میں محکمہ زراعت اکثر ان چیزوں کو مہیا کردیتا ہے — کیونکہ لوگ چاہتے ہیں کہ اُن کے پیداوار کی اُنہیں اچھی قیمت ملے — ان دونوں قسم کے کاموں کے لیئے اِمداد باہمی والی انجمنوں کی ضرورت ہوتی ہے — محکمہ زراعت یہہ دکھلانے کی کوشش کرتا ہے کہ اس ملک میں زراعتی ترقی کے لیئے کون کون سے کام کیئے جاسکتے ہیں — اگر اِمداد باہمی والی انجمنوں کی مناسب طریقوں پر ترقی کی جائے تو وہ ایسے

کاموں کے کرنے میں مدد دے سکیگي — جب تک وہ لوگ جن کے لیئے کہ محکمہ زراعت اور امداد باہمي والي انجمنیں قائم کي گئي ہیں ان کاموں کو خود اپنے ہاتھ میں نہ لینگے تب تک ان دونوں محکموں میں سے کسي سے بھي زیادہ نفع نہیں ہوسکتا — ہماري خواہش ہے کہ لوگ امداد باہمي والي انجمنوں کا مطلب صرف اتنا ہي نہ سمجھیں جتنا کہ عام طور پر سمجھا جاتا ہے — ہم یہ چاہتے ہیں کہ کسانوں زمینداروں زراعتي محکموں اور امداد باہمي والي انجمنوں میں باہم اتفاق ہو — یعني وہ مل جل کر کام کریں — کیونکہ ایسا ہي ہونے سے اُن کي ترقي ہوسکتي ہے — اور اَور ملکوں میں بھي ایسا ہي ہوا ہے اگرچہ ہندوستان میں ابھي ایسا نہیں ہوا ہے

مارشل فوش

(گذشتہ سے آگے)

مارشل فوش کبھي خوف نہیں کھاتے تھے — اُن کے ساتھ والے افسر جب کبھي یہ کہتے تھے کہ اب ہم فلاں مقام کي حفاظت نہیں کرسکتے تو مارشل فوش کہا کرتے تھے " تو ہم دشمنوں پر حملہ کرینگے " اور ایسا ہي وہ کرتے بھي تھے •

مارشل فوش معاملے کو خوب سمجھ کر تب اپني راے قائم کرتے تھے — کسي کام کے لیئے جب ایک مرتبہ مصمم اِرادہ کر لیتے تو پھر کسي کي نہ سنتے تھے — ایک مرتبہ اُنھوں نے ایک پلٹن کو بہت بري پوشاک پہنے دیکھا — اُس پلٹن کے جنرل نے کہا " یہ سپاہي تمام رات سردي یہاں اور بہت تھک گئے ہیں " مارشل فوش نے جواب دیا " یہ تمہاري غلطي ہے قواعد جنگ کي پابندي سے ہي لڑائي میں فتح حاصل ہوسکتي ہے — پوشاک کو درست رکھنا بھي لڑائي کا ایک قاعدہ ہے " •

وہ روز لڑائي کي چالوں کا ٹھیک بندوبست کرلینے کے بعد جنرل فوش (فوش صاحب پہلے جنرل تھے) کبھي کبھي کوٹوں میں چلے جاتے تھے اور کسانوں سے بات چیت کیا کرتے تھے • بات چیت ختم ہو جانے پر ایک کسان نے کہا " ہم تو جانتے تھے کہ جنرل فوش صرف لڑائي ہي کا کام بہت اچھي طرح جانتے ہیں لیکن اب معلوم ہوگیا کہ کھیتي وغیرہ کا کام جتنا زیادہ وہ سمجھتے ہیں اُتنا زیادہ اور کوئي نہیں سمجھتا " •

مارچ سنہ ۱۹۱۸ع میں جرمنوں نے آخري کوشش کي — یہاں تک کہ پیرس بھي خطرے میں آگیا — اُس وقت یہ بات طے پائي کہ جنرل فوش اتحادي فوج کے سپہ سالار اعظم بنائے جائیں •

مارشل فوش کي ماتحتي میں لاکھوں آدمي تھے — اُنھوں نے ایسي ایسي جنگي چالیں بتلائیں کہ دشمنوں کو ہار ماننے پڑي — مارشل فوش اگر کہیں جرمنوں کي طرف ہوتے تو شاید جرمنوں ہي کي فتح ہوتي — اگر وہ اتحادیوں کي طرف نہ ہوتے تو اتحادي ابھي تک فتح کے لیئے لڑتے ہوتے — مارشل فوش کے خیالات بہت ہي اُونچے درجے کے ہیں اور اُن کي چال چلن بہت ہي اچھي ہے — وہ بڑے سچے اور مستقل مزاج ہیں — اور یہي وجہ ہے کہ مختلف اقوام کے سپاہي بڑے فخر کے ساتھ اُن کي ماتحتي میں رہ کر لڑے •

تندرستي

چھٹا باب — پلیگ

ہندوستان کے ہر ایک حصہ میں ہر سال نہ معلوم کتنے لوگ پلیگ سے مرتے ہیں — شروع شروع میں جب پلیگ نمودار ہوا تو لوگوں کو یہ نہ معلوم تھا کہ کیا کرنا چاہیئے — کتنے ہي مقامات کے لوگ تو اس قدر گھبرا گئے تھے کہ اپني جان بچانے کے لیئے گھر چھوڑ کر بھاگ جاتے تھے •

اب لوگ پلیگ سے بہت اچھي طرح واقف ہوگئے ہیں اور انہیں اُسے روکنے کي بھي بہت سي ترکیبیں معلوم ہوگئي ہیں — اس لیئے اب

وہ بہت زیادہ نہیں گھبراتے - پلیگ سے بچنے کے لیئے اگر ہم پہلے ہی کچھ بندوبست کرلیں تو اس کا خوف بہت زیادہ کم ہو جائیگا - پلیگ ایک قسم کے ان بہت ہی چھوٹے چھوٹے کیڑوں سے پیدا ہوتا ہی جو جسم کے اندر داخل ہوکر بہت جلد بڑھ جاتے ہیں اور ان کی تعداد بے شمار ہوجاتی ہی - پلیگ کے کیڑے ایک قسم کے پسو کے کاٹنے سے جسم کے اندر داخل ہو جاتے ہیں اور اس قسم کے پسو اُن چوہوں سے پیدا ہوتے ہیں جو پلیگ سے مرتے ہیں ●

آپ کو معلوم ہوگا کہ پلیگ کی بیماری چوہوں سے پھیلتی ہی - پلیگ سے جتنے زیادہ چوہے مرتے ہیں اتنے آدمی نہیں مرتے - جب چوہا پلیگ سے مر جاتا ہی تو اُس کے جسم میں رہکر خون پینے والے پسو فوراً نکل بھاگتے ہیں - اگر اُن کے راستے میں کوئی آدمی آجاتا ہی تو اُسے کاٹنے لگتے ہیں اور اس طریق پر اس آدمی کے جسم میں پلیگ کے کیڑوں کو پہنچا دیتے ہیں - پلیگ سے مرے ہوئے چوہے سے نکلے ہوئے پسوؤں کے کاٹنے پر تین یا چار روز کے اندر پلیگ کے آثار نمایاں ہونے لگتے ہیں - ہر ایک گاؤں والوں کو معلوم ہوگا کہ چوہے کے مرنے کے کچھ دنوں بعد اس مقام پر پلیگ شروع ہوتا ہی - آپ یہہ بھی جانتے ہونگے کہ جس کمرے میں پلیگ کے چوہے مرے ہوں اُس میں رہنا خالی از خطر نہیں - اس کا سبب یہہ ہی کہ اُس کمرے میں پلیگ سے مرے ہوئے چوہے کے جسم سے نکلے ہوئے پسو پہلے رہتے ہیں اور جسے کاٹ لیتے ہیں اُسے پلیگ ہو جاتا ہی - ذیل میں پلیگ سے بچنے کی ترکیبیں دی جاتی ہیں —

(ا) ہمیں چاہیئے کہ اپنے مکانوں سے چوہوں کو دور رکھیں - چوہوں کو دور رکھنے کی یہہ ترکیبیں ہیں —

(الف) مکان کی دیواریں اور فرش پکی ہونی چاہیئیں تاکہ اُن میں چوہے مقیم نہ ہوں - (ب) غلہ وغیرہ سامان خوراک گھر سے الگ کسی مقام پر رکھا جائے - اگر ان چیزوں کو گھر ہی میں رکھنا پڑے تو ٹین کے برتن یا کسی ایسے برتن میں رکھنا چاہیئے جس میں چوہے نہ جا سکیں - (ج) مکان کے اندر کوڑا کرکٹ بالکل ہی نہ ہو اور اس بات کا بہت خیال رکھا جائے کہ مکان کے اندر یا اُس کے آس پاس چھوٹا وغیرہ بالکل نہ رہے - اس کا سبب یہہ ہی کہ چوہے اُس مکان میں ہرگز نہ رہینگے جہاں اُن کے کھانے کے لیئے کوئی چیز اور چھپنے کے لیئے کوئی مقام نہ ہو ●

آپ لوگ بہت اچھی طرح جانتے ہیں کہ یوروپین لوگوں کو پلیگ بہت کم ہوتا ہی - اس کا سبب یہہ ہی کہ زیادہ تر یوروپین پکے مکانوں میں رہتے ہیں اور اپنے مکانوں کے اندر غلہ وغیرہ سامان خوراک نہیں رکھتے - اور اگر رکھتے بھی ہیں تو بہت چھپاکر - یوروپین لوگوں کے مکان میں چوہے عموماً بہت ہی کم رہتے ہیں اور جہاں چوہے کم ہونگے وہاں پلیگ کا خوف بھی بہت کم رہیگا - جو لوگ پکے مکانات نہیں بنوا سکتے اُنہیں لازم ہی کہ بانس یا گھاس پھونس کے مکان بنوائیں کیونکہ بانس کے مکان میں اگر کوڑا کرکٹ اور کھانے پینے کی چیزیں نہ ہونگی تو وہاں چوہے کبھی نہ رہینگے - بانس وغیرہ کے مکانات نیچے مکانوں سے کہیں بہتر ہیں کیونکہ اُن میں رہنے سے بیماری وغیرہ کا خوف اتنا زیادہ نہ رہیگا ●

اب آپ یہہ سوال کر سکتے ہیں کہ جب کسی مقام پر پلیگ شروع ہو جائے تو ہمیں کیا کرنا چاہیئے - ایسی حالت میں سب سے پہلے آپ کو پلیگ کا ٹیکہ لگوا لینا چاہیئے - اس بات کا ہرگز انتظار نہ کیجئے کہ جب لوگ مرنے لگینگے تو ہم ٹیکہ لگوائینگے کیونکہ یہہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ پلیگ پہلے کس کو ہوگا - ممکن ہی کہ پلیگ کے پہلے شکار آپ ہی ہوں - اگر کسی پروس کے مکان میں چوہے مرے ہوں تو ٹیکہ لگوانے میں ایک دن کی بھی دیر نہ کیجیئے - آپ کو قریب کے کسی اسپتال یا دواخانے میں جاکر ٹیکہ لگوا لینا چاہیئے - جو لوگ ٹیکہ لگوا لیتے ہیں اُن پر پلیگ کے اثر کر جانے کا بہت ہی کم خوف رہتا ہی اور اگر کچھ اثر بھی ہو جاتا ہی تو مرنے کا بہت ہی کم خوف رہتا ہی - اس بات کو یاد رکھیئے کہ اگر آپ نے پلیگ کے پسوؤں کے کاٹنے کے بعد ٹیکہ لگوایا ہی تو پلیگ کی آمد نہ رکیگی - اور اس لیئے اگر ٹیکہ لینے کے دو یا تین دن کے اندر آپ کو پلیگ ہو جائے تو اس سے یہہ نتیجہ نہ نکالیئے کہ ٹیکہ لینے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا - اگر ٹیکہ لینے کے بعد کچھ دنوں کے اندر ہی آپ کو پلیگ ہو جائے تو بھی بہت ممکن ہی کہ آپ اچھے ہو جائیں - اس لیئے اگر آپ کو اس بات کا خوف ہو کہ پلیگ ہو گیا ہی تو آپ کو چاہیئے کہ ٹیکہ لگوا لیں ●

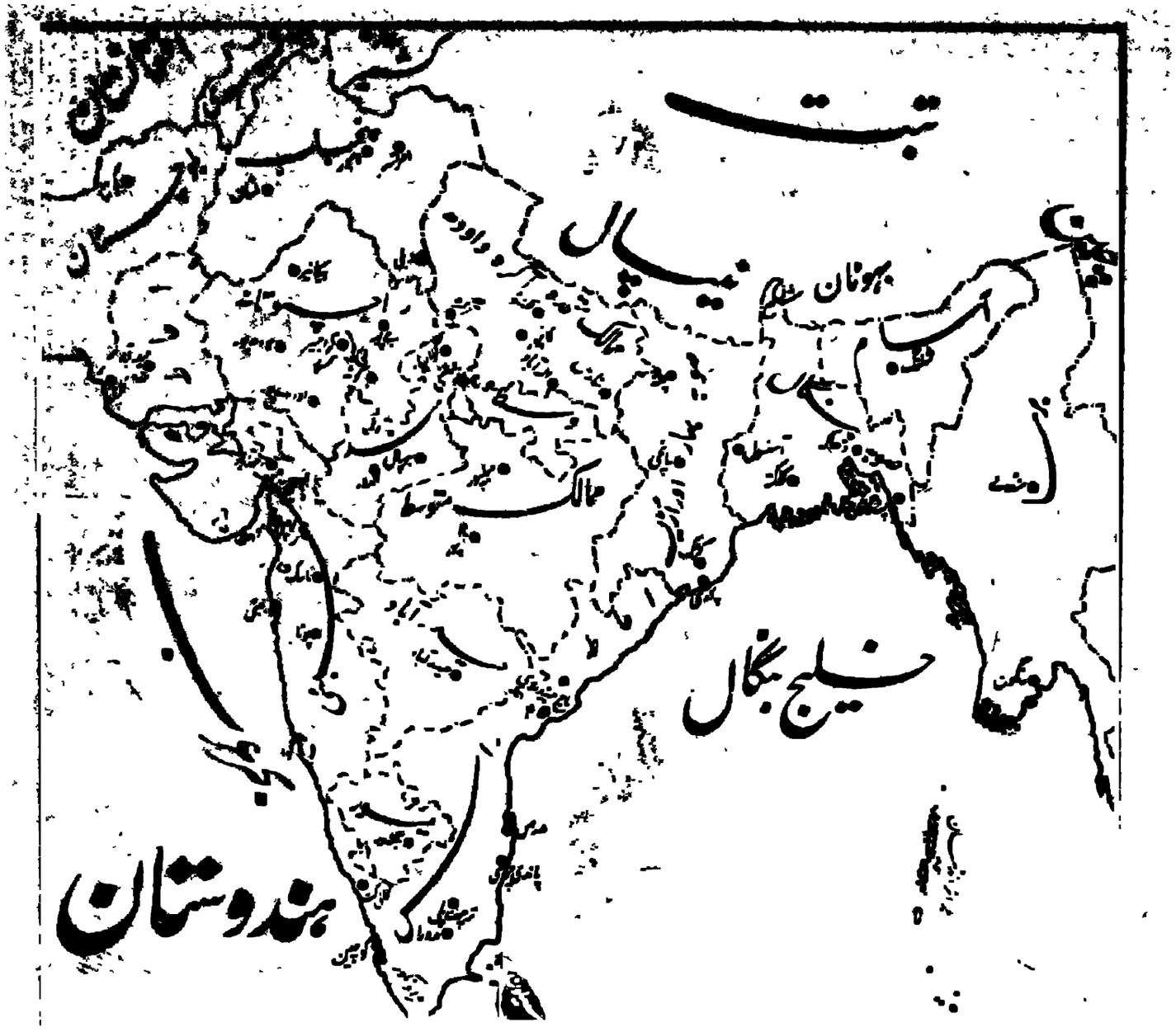
تبت
نیپال
بھوٹان
آسام
ممالک متوسط
خلیج بنگال
ہندوستان

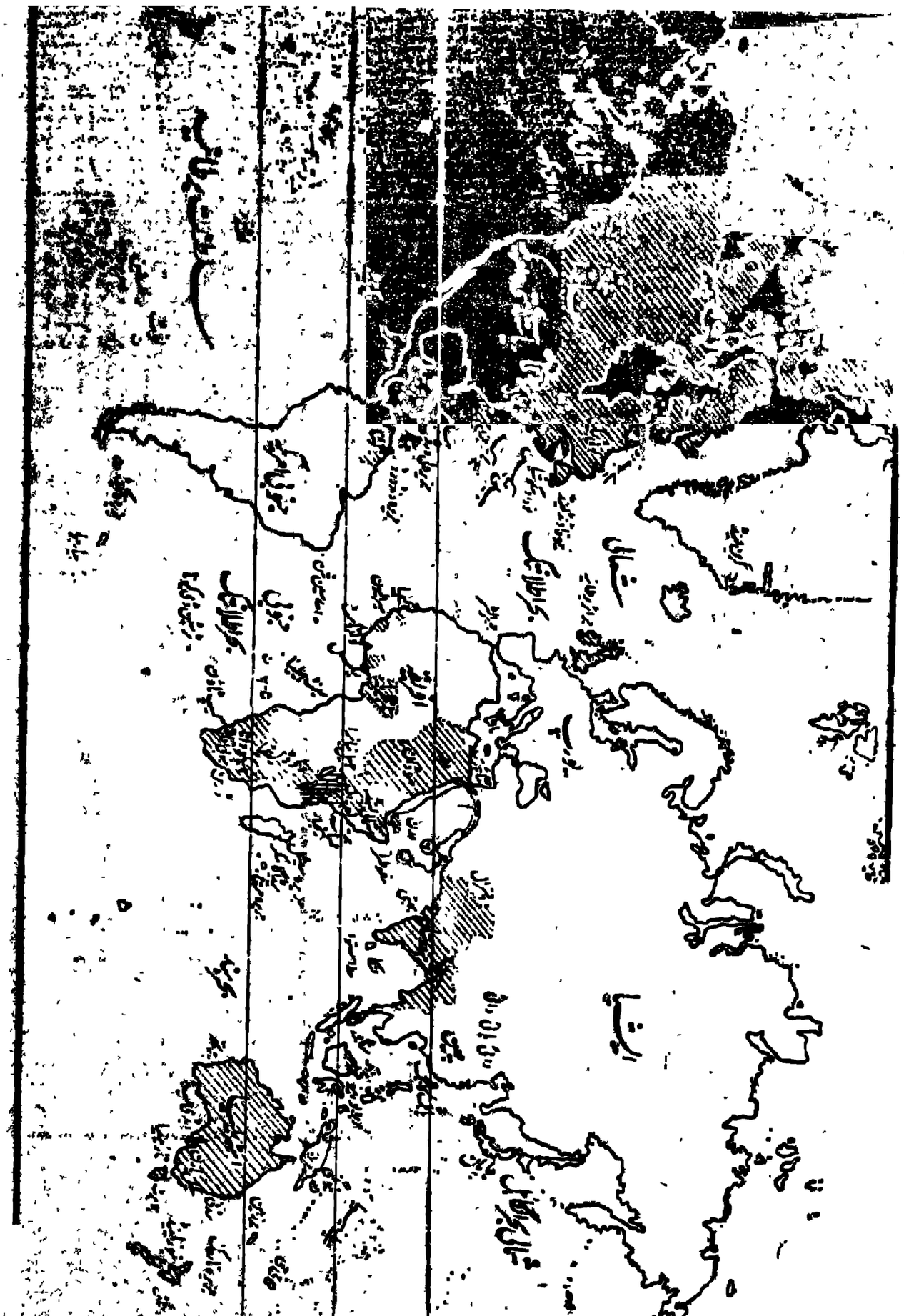

Printed and published by the Superintendent, Government Press, United Provinces, Allahabad.

ہمدرد تہرونی اخبار

مقام الہ آباد — جمعرات — ۴ اگست سنہ ۱۹۲۱ع

ہفتہ بھر کی خبریں

الہ آباد کے مفتی نہالن پرشاد اسٹاپلا - ایم ایل سی سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ نہائیڈ پونسیز لاول کانفرنس کی صدارت قبول فرمائیں - (یہ کانفرنس اعتدال پسند جلسہ کی ہے - مترجم) یہ کانفرنس اجلاس میں ۶ اور ۷ اگست کو ہوگی *

ترک موالاتی تحریک کی ایک بات یہ بھی تھی کہ عدالتوں کو خالی کرا لیا جائے - صوبہ ممالک متوسطہ و برار میں ترک موالاتیوں کا بہت زور رہا لیکن پہلی جنوری سنہ ۱۹۲۲ع میں وہاں جتنے قانون پیشہ لوگ تھے اس کے مقابلہ میں پہلی جنوری سنہ ۱۹۲۱ع کو بہت زیادہ قانون پیشہ لوگ تھے *

مسٹر تصدق احمد شیروانی بارسٹر علیگڈھ میں ترک موالاتی تحریک کے نہایت ہی سرپرآوردہ پیشواؤں میں سے ہیں - انہوں اس جرم کی پاداش میں ایک سال قید کی مشقت کی سزا ملی ہے کہ انہوں نے ہندوستانیوں کے درمیان خاص کر مسلمانوں کے درمیان یورپین سرکاری ملازمان و غیر سرکاری ملازمان کے خلاف نفرت اور دشمنی پیدا کرنے کی کوشش کی تھی *

ہمالہ کی مؤنٹ ایورسٹ نامی چوٹی پر چڑھنے والے لوگ ۱۹ جون کو ٹنکپو پہنچ گئے تھے - اب وہ لوگ اپنے سفر میں اچھی کامیابی حاصل کر رہے ہیں - اب پہاڑی لوگ اس چوٹی کے اتر پچھمی راستے میں گئے ہیں اور راستے کی تمام باتوں کا پتہ لگا رہے ہیں اور باقیماندہ لوگ پچھم کی طرف تفتیش و تدقیقات میں مصروف ہیں - عنقریب ۱۵۰۰ مربع میل کی زمین کی پیمائش ہوچکی ہے - یہ بھی بخوبی طور پر معلوم کرلیا گیا ہے کہ مؤنٹ ایورسٹ کا تبتی نام "چوموالنگما" ہے *

پہلے کچھ دنوں سے اس بات کی بڑی زوروں کی افواہیں اڑ رہی تھیں کہ سرکار اس صوبہ کا دارالحکومت الہ آباد سے ہٹاکر لکھنؤ قائم کرنا چاہتی ہے مگر شاہدان الہ آباد کی خوشی کو سراسملسی حضور گورنر صاحب بہادر دام اقبالہ نے دور کرنا حضور ممدوح کی خدمت میں ایک وفد اس بات کر کہنے کے لیئے حاضر ہوا تھا کہ ممالک متحدہ کا دارالحکومت الہ آباد ہی رکھنے دیا جائے - حضور ممدوح نے اس وفد کو جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ "دارالحکومت کو منتقل کرنے کی بات نہ تو میں نے کوئی منظور دیکھی ہے اور نہ سنی ہے" - چنانچہ مندوبین صاحبوں نے حضور گورنر صاحب دام اقبالہ کا شکریہ ادا دیا اور وفد مذکور واپس آیا *

ایک سرکاری اطلاعنامہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ علیگڈھ میں اب تک بھی جو فسادات ہوئے ہیں ان کا ذمہ وار لوگوں نے پہلے ہی سے باندھ رکھا تھا جیسا کہ مندرجہ ذیل واقعات سے ظاہر ہوا ہے --- اس دن جو واردات ہوئیں ان سب کا ایک ہی مقصد تھا یعنی سرکاری مال و اسباب کو نقصان کرنا اور سرکاری افسروں پر خصوصاً پولیس پر حملہ کرنا - شہر میں تخمیناً بہت بڑی بھیڑ کا اکٹھا ہو جانا اور اسی وقت ان کے درمیان لاٹھیوں کا تقسیم ہو جانا یہی بات ظاہر کرتا ہے - مُردوں اور زخمیوں کو لانے کی چارپائیوں پہ لادنے آنا لے گئے اور شہر میں لوگوں کی دکانیں مکانات و مال و جائداد قابل نہیں لوٹے گئے - یہاں پر یہ بات بھی دیکھنا چاہئے اور دلچسپی نہیں ہے کہ ترک موالاتی اخبارات تو بھیڑ کے لوگوں کی زیادتیوں اور زخمیوں کے اپنے گھر بیس کرنے اور بہت قوت سارا الزام پولیس پر رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن مسٹر گاندھی نے فسادات کے متعلق اس بیان کی بھی کب

هی جو که اِنڈیپنڈنٹ اخبار میں چھپا هی - اِنڈیپنڈنٹ اخبار مسٹر گاندهي کي پارٹي هي کا اخبار هی - ہیرو کے لوگوں نے جو زیادتیاں کي هیں اس کے لیئے مسٹر گاندهي نے علیگڈهه کے لوگوں کو بہت بُرا کہا هی *

اخباروں اور کتابوں وغیرہ کے متعلق جو مصلحت قوانین هیں ان کي جانچ کرنے کے لیئے ایک کمیٹي مقرر کي گئي تهي - اس کمیٹي کے میمبروں نے اِتفاق راے هوکر سفارش کي هی که پریس ایکٹ اور نیوز پیپرس (انسائیٹمنٹ تو آفینسیز) ایکٹ اور پریس ڈنوں قانون منسوخ کردیئے جائیں اور پریس ایند رجسٹریشن آف بکس ایکٹ سي نسمس ایکٹ اور پوسٹ آفس ایکٹ ان قانونوں میں کچھ ترمیمیں کي جائیں - کمیٹي مذکور نے یہه راے ظاهر کي هی که چونکه رعایا کے نمائندوں کي شرکت ملک کي حکومت کے کار و بار میں زیادہ اور زیادہ هوتي جاتي هی اور چونکه اِصلاحات حکومت کي بدولت حالات تبدیل هوگئے هیں اور چونکه اس قانون کو قائم رکھنے کے معاملہ میں اِسے منسوخ کرنے کے فوائد کہیں زیادہ هیں اس لیئے پریس ایکٹ قانون کا قائم رکھنا ٹھیک نہیں هی - ایک دوسري کمیٹي سخت قوانین کي جانچ پڑتال کر رهي هی جن کي تعداد که ۱۲ هی - اس کمیٹي میں ۳ سرکاري عهدهدار اور ۷ غیرسرکاري عهدهدار هیں اور کمیٹي کے صدر ڈاکٹر تیج بہادر سپرو صاحب هیں - یہه کمیٹیاں کونسل آف اِسٹیٹ میں پاس کیئے جانے والے ایک ریزولیوشن کے مطابق مقرر کي گئي تهیں - کمیٹیوں کو مقرر کرنے کي غرض یہه تهي که گو ترک موالاتي لوگ آزادی کا بیجا اِستعمال کر رهے تهے تاهم رعایا کي آزادي بڑها دي جاے - کہنے کو تو ترک موالاتي لوگ " آزادي آزادي " کي چیخ پکار مچاے رهتے هیں لیکن جیساکه آنریبل مسٹر سي وائي چنتامني صاحب نے تمام اخباروں اپني تقریر میں دکهایا هی ترک موالاتیوں نے خود اُسے هي شخص کي آزادي سلب کر رکهي هی جو که اُن کا هم خیال نہیں هی - دیکهیئے رعایا کو زیادہ آزادی اور زیادہ حقوق دلانے کي کوششیں اِصلاح شدہ کونسلوں هي میں هو رهي هیں *

اسي حال هي میں بمقام میرٹھه ممالک متحدہ کي حکومت کمیٹي کا اِجلاس هوا - کمیٹي کے صدر اور ایک سیکریٹري کے اپنے عہدوں سے اِستعفاء دینے پر بڑي سنسني پهیل گئي - سیکریٹري صاحب نے کہا که میرے اِستعفاء دینے کي وجهه یہه هی که ایک سال اور آٹهه مہینوں کے تجربه سے میں اِس نتیجے پر پہنچا هوں که خلافت کي کوئي معتدبه بهلائي نہیں هو رهي هی اور مختصراً یہه هی که میں اُن طریقوں کو ناپسند کرتا هوں جو که پیشواؤں نے اختیار کیئے هیں *

هم بڑي خوشي سے ساتهه بتلاتے هیں که امن سبهاؤں کي تڑي خوب هو رهي هی اور ترک موالاتي تحریک کي شرارتیں امن سبهاؤں کي وجهه سے زائل هوتي جا رهي هیں - ضلع علیگڈهه کے تکساں نامي مقام میں ایک جلسه هوا اور کچهه ترک موالاتیوں نے اپني غلطیوں کو سمجهکر اِس تحریک میں شامل هونے کي اپني بڑي خواهش ظاهر کي جو که اِنقلابي تحریک کے خلاف جاري کي گئي هی - بتایا گیا هی سبها نے ۲۴۴۸۱ شخصوں کي همدردی حاصل کرلي هی - شاهجهانپور کي خبر تو خاص طور پر اطمینان دہ هی - ۴ جولائي کو وهاں کي ایجنسي ریولیوشنري لیگ (اِنقلابي تحریک کو زائل کرنے والي انجمن) کے ممبروں کي تعداد ایک لاکهه کي بڑي تعداد تک پہنچ گئي - خبر هی که اِس انجمن کي تعلیم کا کام بہت قدیمي اور زوروں کے ساتهه قومي طرز پر هو رها هی - ایجنسي دینے والے لوگ ضلع بهر میں دورہ لگا رهے هیں اور لوگوں کو سمجها بوجها رهے هیں که اِس لیگ میں شامل هوجائیے - جون کے مہینه میں اُن لوگوں نے ۶۵ جلسوں میں تقریریں کیں - وہ لوگ جو که کانگریس کمیٹي کے کاغذات پر پہلے هي دستخط کرچکے تهے اب جیوں جیوں اُنہیں سمجهایا جا رها هی که سرکار کے ساتهه ملکر کام کرنے میں کیا فائدے هیں اور ترک موالاتي تحریک کي کیا کیا بُرائیاں هیں تیوں تیوں وہ آ آ کر اِس لیگ میں شامل هوتے جا رهے تهے - کاشي پور کي امن سبها کے ایک جلسے میں ایک رئوس اور زمیندار نے کہا که میں ۱۰۰ ایسے آدمیوں کو سرکار کي خدمت کے لیئے مہیا کرنے پر تیار هوں جو خود اپني مرضي سے آج کل کي اِنقلابي تحریک کي بُرائیوں کو زائل کرینگے - میرٹھ میں

عنقریب ۴۰۰ شخص جو کہ ضلع کی کانگریس کمیٹی یا ذیلی موالاتی تحریک میں شامل تھے اب امن سبھا کے ممبر منتخب ہوگئے ہیں اور اُنھوں نے ضلع کی کانگریس کمیٹی سے اپنے نام کٹا لیئے ہیں *

ممالک متحدہ کی قانونی کونسل کا جو اجلاس ۱۵ جولائی کو شملہ میں ہوا اس میں ممبر ظفرحسین صاحب نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کیا —

" یہ کونسل ادب و انکساری کے ساتھ ہز اکسلنسی حضور سرھارکورٹ بٹلر صاحب دام اقبالہ سے التجا کرتی ہے کہ وہ مبارکبادی کا مندرجہ ذیل پیغام ہز اکسلنسی حضور وائسراے اور گورنر جنرل ہند صاحب بہادر کی خدمت میں بھیجیں :— ' یہ کونسل ادب اور نہایت ہی سچائی کے ساتھ ہز اکسلنسی حضور لارڈ ریڈنگ صاحب دام اقبالہ کی تقرری کا انتخاب بمنصب وائسراے اور گورنر جنرل ہند ہونے پر اُن وائسراے صاحب بہادر دام اقبالہ کو مبارکباد دیتی ہے اور دلی اُمید رکھتی ہے کہ آنجناب کے عہد حکومت میں رعایا کی آسودگی امن و امان اور خوشحالی ترقی اور دوستان کے لوگوں کو برطانوی سلطنت کے اندر قوی کے ساتھ پوری پوری خود اختیاری حکومت حاصل ہو جائیگی ' " *

مسٹر شاکر علی صاحب نے اس ریزولیوشن کی ایک ترمیم پیش کی — اس ترمیم کے خلاف کچھ لوگوں کی تقریریں ہوئیں اور وہ ترمیم مسترد ہوکر مذکورۂ بالا ریزولیوشن پاس ہوا *

---

۸ اگست کو وہ مسودہ قانون کونسل میں پیش کیا جائیگا جو اودھ کے قانون لگان کی ترمیم کے متعلق ہے — ۲۳ جولائی والے سرکاری گزٹ ممالک متحدہ میں یہ مسودہ قانون پورے طور پر شائع کردیا گیا ہے *

اس نئے قانونی مسودہ کے اغراض اور وجوہات کیا ہیں اس کے بابت لکھا ہوا ہے کہ " قانونی مسودے کا مقصد یہ ہے کہ صوبہ اودھ میں تعلقہداروں اور اُن کے اسامیوں کے درمیان اچھے رشتے قائم ہو جائیں اور خاصکر کسانوں کو واجبی لگان پر اپنے کھیت کو قبضہ میں رکھنے کی زیادہ حمایت مل جائے — یہ قانونی مسودہ تعلقہداران اودھ کی عام رضامندی سے پیش کیا گیا ہے — اگر تعلقہداران اودھ مدد نہ دیتے تو سرکار کو بہت سی دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا " — لکھا ہوا ہے کہ " آبادی بڑھ جانے سے زراعت میں ترقی ہو جانے اور زراعتی پیداوار کی قیمت زیادہ ہو جانے سے جو مالی حالت پیدا ہوگئے ہیں ان کے لیئے موجودہ قانون لگان کافی نہیں ہے مگر عالمگیر جنگ کی وجہ سے اور پھر بعد از جنگ آنے والے حالات کی وجہ سے اس قانون کی نظرثانی ملتوی کردی گئی تھی — قانونی مسودے کے خاص خاص اُصول یہ ہیں کہ " آئندہ بجائے اس کے کہ سب برس کے پٹہ کے بعد ہی کاشتکار زمیندار کی مرضی نے مطابق دیدخل کیا جاسکے اودھ میں ہر ایک کاشتکار کو اپنے کھیت پر جبتک وہ قبضہ حاصل رکھتا ہے مستقل حق حاصل ہوگا اور اس کے لگان پر نظرثانی ہوتی رہیگی — اس لگان کی نظرثانی یا تو کاشتکار اور زمیندار کے باہمی سمجھوتے سے ہوگی یا اس طرح کے مقدمات عدالت سے ہوگی جو کہ ایک حاکم تصدیق یا دوسرا قانونی ذی اختیار سرکاری افسر طے کریگا " — اسی طرح میں اُس قانونی مسودے کی دفعات بھی شائع کی گئی ہیں جو کہ ممالک متحدہ کے دوسرے لگان سنہ ۱۹۰۱ع کے ترمیم کے متعلق ہیں تاکہ اودھ کے ترمیم شدہ قانون لگان اور اُس قانون میں مطابقت ہو جائے *

غیر ملکی خبریں

آئرلینڈ کی اُمید افزا حالت جاری ہے — اس بات کے متعلق متواتر افواہیں بھی سننے میں آتی ہیں کہ آئرلینڈ کو اس طرح کا ہوم رول دینے کی تجویز ہے جیسا کہ جنوبی افریقہ میں ہے *

یونانیوں کا دعویٰ ہے کہ اُنھوں ترکی فوجوں پر آؤر بھی زیادہ اہم فتوحات حاصل ہوئی لیکن کمالیوں کے سب سے بڑے فوجی افسر کا کہنا ہے کہ ہماری فوج بلا کسی سنگین لڑائی چڑائی کیئے ہوئے ایسے موقع پر پہنچی آرہی ہے جسے کہ ہم نے پہلے ہی سے طے کرلیا تھا *

شاهزادہ پرنس آف ویلس خلعت کو اطمینان بخش طریقہ پر صحت حاصل ہو رہی ہی — جاپان کي سوسائٹي نے عالیجاہ شاہزادہ ممدوح کو دعوت دي ہی کہ آپ ہندوستان میں اپنا دورہ کرچکنے کے بعد جاپان میں تشریف لائیے — سمجھا جاتا ہی کہ شاہزادہ ممدوح یا تو مارچ یا اپریل سنہ ۱۹۲۲ع میں جاپان تشریف لے جائینگے *

آخرکار بالشویکي حکومت کو مجبوراً تسلیم کرنا پڑا ہی کہ روس میں ایسا قحط پڑا ہی جیسا کہ پہلے کبھي نہ ہوا تھا اور اب امریکا روسیوں کو فاقہ کشي اور موت سے بچانے کا کام انسانی طاقتوں سے باہر معلوم ہوتا ہی — اعلان کیا گیا ہی کہ دو کروڑ انسان قحط کي مصیبتوں میں گرفتار ہیں — ہزارہا کسان بھوک کے مارے اپنا گھربار چھوڑکر بھاگ رہے ہیں لیکن تعجب نہیں کے لیئے کوئي امداد بہم پہنچانا ناممکن ہی کیونکہ بولشویکوں کي حکومت میں حکومت کے کاروبار کي مشین بے ترتیب ہوگئي ہی جو دیکھیئے اگر کوئي انقلاب کامیاب بھي ہوجاتا ہی تو اُس کے ایسے مصیبتناک نتیجے ہوتے ہیں — روس کے بادشاہوں کے عہد حکومت میں بھي جن کي حکومت کو اپنے خود مختارانہ طور کے لیئے مشہور رہي ہی روسي کسانوں کو ایسي بڑي مصیبتیں برداشت نہ کرني پڑي تھیں جیسي بڑي مصیبتیں کہ وہ اب بالشویکي حکومت میں اُٹھا رہے ہیں حالانکہ بولشیوسٹوں کا دعوی تھا اور بہت سے لوگوں نے اِس دعوی کو مان لیا تھا کہ ہم ستم رسیدہ کاشتکاروں اور مزدوروں کے نجات دہندہ ہیں *

آبپاشي کے متعلق چھ سودھي باتیں — ۱

(مسٹر اے دھلیو اِسٹینڈلي چیف اِنجینیر محکمہ آبپاشي کے قلم سے)

تمہید

اِس مضمون کو لکھنے کي پہلي غرض یہ ہی کہ زمینداروں اور کاشتکاروں کو جہاں تک ہوسکے سیدھے سادے لفظوں میں کچھ ایسي ضروري باتیں بتلائي جائیں جن پر محکمہ آبپاشي اور عام لوگوں کا رشتہ منحصر ہی — اِن باتوں کو عام طور پر لوگ نہ تو جانتے ہیں اور نہ سمجھتے ہیں — دوسري غرض اِس مضمون کو لکھنے کي یہ ہی کہ زمینداروں اور کاشتکاروں کو یہ سمجھوانا ہی کہ نہري پاني کو کفایت کے ساتھہ کام میں لانا ضروري ہی — آج کل ٹھیک طور پر آبپاشي نہ ہونے سے بہت سا پاني ضایع جاتا ہی — اگر اِس مضمون کو پڑھہ کر لوگ پاني کي فراہمي کو روکنے کي کوشش کرینگے تو میں سمجھونگا کہ میري محنت کا کافي سے زیادہ صلہ ملا — ایک بہت ہي غلط خیال یہ ہی کہ ایسے مقام میں اگر کوئي شخص ایک نلکا بھي پیدا کردے جہاں کہ پہلے کچھہ بھي نہ پیدا ہوتا رہا ہو تو ملک کے لوگوں کو اُس کا احسان ماننا چاہیئے — پس اِس آدمي کي کبھي زیادہ تعریف کرني چاہیئے جو اپنے کھیت پاني سے پہلے کے مقابلہ میں ڈیوڑھي زمین کي آبپاشي کرے *

آبپاشي میں پاني کس طرح ضایع کیا جاتا ہی — نالي

عام لوگوں کا یہ خیال غلط ہی کہ کھیتوں تک پاني لے جانے والي نالي کو ٹھیک اور درست رکھنے کي ذمہ داري محکمہ آبپاشي کے عہدہ داروں پر ہی جب وہ دیکھتے ہیں کہ ان نالیوں میں بہت سا پاني بربات جا رہا ہی تو اُسے محکمہ نہر کي کي بد اِنتظامي خیال کرتے ہیں لیکن محکمہ نہر کا کوئي قصور نہیں ہی کیونکہ ان گولوں کو درست حالت میں رکھنا اِس کا کام نہیں بلکہ اُن کي صفائي اور مرمت کا کام پوري طور پر کاشتکاروں ہي کے ہاتھہ میں ہی — ہاں یہ سچ ہی کہ پاني کو برباد کرنے کے عوض میں کسانوں سے روپیہ وصول کیا جاسکتا ہی — اِس کے علاوہ اگر نالي بہت ہي خراب حالت میں ہو تو ایگزیکیوٹیو اِنجینیر صاحب اُسے دس دنوں کے لیئے بند کرسکتے ہیں — سوپرنٹنڈنگ اِنجینیر صاحب کا حکم لیکر اور کلکٹر صاحب کي منظوري سے گول تب تک کے لیئے بھي بند رکھي جاسکتي ہی جب تک کہ اُس کي ٹھیک ٹھیک مرمت نہ ہو جاے — لیکن ہر گول بند کیئے جانے کے حق میں نہیں ہیں کیونکہ ممکن ہی کہ بےقصور آدمیوں کو بھي

یہ سزا بھگتنی پڑے - مثلاً فرض کیجیئے کہ نہر کے نیچے والے یا آخری حصہ پر جن کاشتکاروں کے کھیت ہیں اُنھوں نے گول کا اپنا حصہ بہت ہی درست رکھا اور گول کے سرے والے کاشتکاروں نے اپنے حصہ کی کچھ بھی حفاظت نہ رکھی کیونکہ اُنھیں تو پانی بہت ہی آسانی سے مل جاتا ہی - پس اگر آپ ایسی گول میں پانی روک دیجئے تو گول کے آخری حصہ والے کاشتکاروں کو جنھوں نے کہ اپنے حصہ کو بہت درست رکھا تھا اور جو پانی کے بہت خواہشمند رہتے ہیں اُن کو پانی نہ ملیگا *

افسوس کی بات ہی کہ ایک اظہار (نہر کا قانون) میں نہر کے افسروں کو یہ اختیار نہیں دیا گیا ہی کہ وہ خود ایسی گول کی شروع سے آخیر تک مرمت کراکر مرمت کا خرچ ہر ایک کاشتکار سے جو کہ اُس گول سے پانی لیتا ہو حساب لگاکر وصول کرلیں - لیکن اگر ہم کو ایسا اختیار ہوتا تو اس خاص کام کے لیئے ایجنسی محکمہ کے چھوٹے اہلکاروں کی تعداد بڑھانی پڑتی اور خرچ وصول کرنے میں بھی دقت ہوتی کیونکہ ہر ایک کاشتکار کے ذمہ تھوڑی ہی تھوڑی رقم ہوتی - لوگوں کو درست رکھنے کی ذمہ داری کوئی زمیندار اپنے اوپر نہ لیگا کیونکہ اُسے بھی مرمت کرانے کا خرچ کاشتکاروں سے وصول کرنے میں بھی دقت ہوتی جو سرکار کو ہوتی *

سب سے اچھی تدبیر یہ معلوم ہوتی ہی کہ نہری پنچایتیں قائم کی جائیں اور قانون پنچایت‌ہائے دیہی کے مطابق انھیں تمام نالیوں کی مرمت کرانے درست حالت میں رکھنے اور ان کاشتکاروں سے جو کہ ان نالیوں سے کام لیتے ہیں مرمت وغیرہ کا خرچ وصول کرنے کا اختیار دے دیا جائے *

کسی نہر کے سرے پر جتنا پانی چھوڑا جاتا ہی شاید اس کا صرف آدھا ہی پانی کاشتکاروں کے کھیتوں میں پہنچتا ہی - عمدہ سے عمدہ دس فیصدی پانی نہر ہی میں یا اس کی شاخوں میں سوکھ کر ضایع جاتا ہی - دس سے لیکر ۱۵ فیصدی تک پانی رجبا یا مائنر میں برباد ہوجاتا ہی اور ۱۵ سے لیکر ۳۰ فیصدی تک پانی گاؤں کی نالیوں میں برباد چلا جاتا ہی - پس صاف ظاہر ہی کہ ان نالیوں کو اچھی حالت میں رکھنا بڑا ضروری ہی کیونکہ جب یہ نالیاں اچھی حالت میں نہیں رہتیں تو کل ملاکر جس قدر پانی ضایع جاتا ہی اس کا آدھا حصہ انھیں نالیوں میں ضایع ہوتا ہی - اگر مان لیا جاے کہ جو پانی ضایع جاتا ہی اس میں ۵ فیصدی کمی بھی کردیں تو اس سے سالانہ رقم میں چار یا پانچ لاکھ روپیہ کا اضافہ ہو جائیگا - اور اگر غلہ کی پیداوار میں جو اضافہ ہوگا اس کا بھی حساب لے لیا جاے تو سال میں ۲۰ سے لیکر ۳۰ لاکھ روپیہ تک کا زیادہ منافع ہوگا - آپ کہیں یہ اندازہ غلط پر نہ لگائے لیکن کہ ہم نے واقعات کو بہت بڑھا چڑھاکر لکھا ہی اس لیئے ہم نے اس پرچہ کے ضمیمہ تصاویر میں دو تصویریں دی ہیں - پہلی تصویر میں دکھلایا گیا ہی کہ اگر گول اچھی حالت میں نہ رکھی جاے تو اُس سے کیسی کیسی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں - دوسری تصویر میں آس پاس کے کھیتوں کو کتنا نقصان پہنچ رہا ہی اور کس قدر پانی ضایع ہو رہا ہی اس کے علاوہ یہ بھی دکھایا گیا ہی کہ بیچارے بیلوں کے سامنے کیسی دقت آ پڑی ہی - اب اس تصویر کا مقابلہ دوسری تصویر سے کیجیئے - گول درست حالت میں ہی اور بیل گاڑی کے راستے میں کوئی بھی دقت نہیں دکھلائی دیتی *

تعطیلوں کا رواج اچھا نہیں

پرانے زمانہ میں رعایا میں ضروری سے زیادہ تعطیلوں کا رواج تھا اس لیئے سخت تکلیف ہوتی تھی اس لیئے سخت تکلیف ہوتی تھی کہ نالیوں میں ایک بھی وقت پانی نہیں پہنچ سکتا تھا اس لیئے تعطیلوں کا رواج جاری کیا گیا تھا - اس حصہ کے کچھ دن تک رجبہ کے شروع والے ایک - اس حصہ کے کچھ تعطیل ہوتی تھی تاکہ اس کے آخری حصہ تک پانی پہنچ سکے - آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس رواج سے پیسوں تو کاشتکاروں سے رشوت لینے کا بہت کچھ موقع مل جاتا تھا - اس خرابی کو دور کرنے کے لیئے رعیتوں میں اس طرح تبدیلی کی گئی کہ اگر ان کے سرے پر پانی چھوڑا جاے تو وہ پانی اخیر تک پہنچ جاے - خواہ اس کے سبھی تعطیل ایک ہی وقت میں چلے بھی کیوں نہ ہوں - اس لیئے اب تعطیلوں میں کوئی دخل نہیں دیا جاتا اور کاشتکار جب چاہیں اپنی کول کر سکتے ہیں اور بند کرسکتے ہیں - اس طریقہ سے پانی کے استعمال میں بہت کچھ بچت ہوگئی

هی اور جتنے رقبہ میں پہلے آبپاشی هوتی تھی اس میں بھی کچھہ کمی نہیں هوئی بلکہ اتنے هی پانی سے اب زیادہ رقبہ میں آبپاشی هوتی هی - فصلوں کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچا - بیس یا پچیس سال پہلے جبکہ تعطیلوں کا رواج جاری تھا جتنی پیداوار هوتی تھی اس سے اب اگر پیداوار بڑھی نہیں هی تو کم بھی نہیں هوئی - آجکل جب پانی کی مانگ معمولی رهتی هی تو سبھی نالیوں میں بلا کسی تعطیل کے پانی جاری رهتا هی اور جب مانگ بڑھہ جاتی هی تب بھی تھوڑی هی نالیوں میں تعطیل کرنی پڑتی هی - اس بات پر بھی غور هو رها هی اور دھیرے دھیرے تعطیل کا دستور بالکل هی اٹھا دیا جائیگا *

کھیتوں میں پانی کی کفایت کرنے کے لیئے ایکمت انہار میں کیاری بنانے کے بارے میں قاعدے بنا دیئے گئے لیکن بہت عرصہ تک ان قاعدوں پر عملدرآمد نہیں کیا گیا - کیونکہ ان قاعدوں کے مطابق جو جرمانہ کیا جاتا تھا وہ تب تک وصول نہ کیا جاسکتا تھا جب تک کہ پہلے هی صلعدار یا ڈپٹی صاحب یا ایگزیکیوتیو انجنیئر صاحب ان کھیتوں کا معاینہ نہ کرچکے هوں - عقریب دو سال هوئے یہہ طے کیا گیا کہ ان قاعدوں کی پابندی کرانی چاہیے اور یہہ کے پتروں کو یہہ اختیار دیا گیا کہ جن کھیتوں میں کیاریوں کے معیر سنچائی هو انہیں پترول لوگ اپنے شدکار میں درج کرلیں - پتروں کو جو یہہ نیا اختیار دیا گیا هی اس سے کچھہ لوگوں کو اندیشہ هی کہ اُنہیں بہت زیادہ اختیار مل جائیگا لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ پتروں کو اب پہلے سے زیادہ تنخواہ ملنی هی جس کی وجہہ سے اس جگہہ کے لیئے اچھے قسم کے لوگ ملتے هیں - علاوہ اس کے وہ اپنے شدکاروں میں ان سبھی کھیتوں کو درج کرتے هیں جن میں آبپاشی هوتی هی - ان کھیتوں کے لیئے آبپاشی کا جو محصول وصول کیا جاتا هی وہ اس جرمانے سے کہیں زیادہ هوتا هی جسو کیاریاں نہ بنانے کی پاداش میں وصول کیا جاتا هی - ایک بات یہہ بھی هی کہ امین ' صلعدار ' ڈپٹی مجسٹریٹ ' ڈپٹی کلکٹر ' ایگزیکیوتیو انجنیئر وغیرہ افسر جس طرح شدکار کے آور دوسرے اندراجوں کی جانچ کرتے هیں اسی طرح جرمانے کے اندراجوں کی بھی جانچ کرتے هیں - فصل ربیع میں جو ایک بار کیاریاں بنجاتی هیں تو فصل کٹ جانے کے بعد بھی وہ بہ آسانی دیکھی جاسکتی هیں اس لیئے کوئی کاشتکار اس بات کی شکایت کرے کہ پترول نے کوئی غلط بات درج کرلی هی تو آبپاشی کے وقت یا فصل کھیت سے اُٹھہ جانے کے بعد اس کی جانچ هوسکتی هی - پترول اپنے شدکار میں صرف نالا کیاری والے کھیتوں هی کو درج کرتا هی - اُنہیں ناپنے کا اور آخرکار جمعبندی میں درج کرنے کا کام تو امین کے هاتھہ میں هی - امین جب کسی گاؤں کی پیمائش کرتا هی تو وہ ایک هفتہ پہلے هی اشتہار دے دیتا هی اور وہ اشتہار گاؤں کی چوپال میں چسپاں کردیا جاتا هی - پیمائش ختم کرچکنے کے بعد اور گاؤں سے جانے کے پہلے وہ هر ایک کاشتکار کو پرچے دیتا هی جس میں یہہ لکھا هوا هوتا هی کہ کاشتکار کو آبپاشی کا کتنا محصول دینا پڑیگا - اس لیئے اگر کوئی غلطی هو تو هر ایک کاشتکار غلطی پکڑکر اس کی شکایت کرسکتا هی - هر ایک کاشتکار پرچہ ملنے کے تیس دن کے اندر ڈپٹی مجسٹریٹ ' حاکم پرگنہ یا ایگزیکیوتیو انجنیئر کے رو برو اپنی شکایت پیش کرسکتا هی *

(باقی آئندہ)

اصلاح یا انقلاب - ۲

ریل گاڑی پر ایک بات چیت

(ایک خاتون صاحبہ کا بیان کیا هوا قصہ)

کمار سنگھہ ترک موالاتی تحریک کی اندرونی اصلیت کو بتلاتے هیں

گاڑی روانہ هوئی - سیاسی معاملات پر بحث کرنے والے ان مسافروں نے کمار سنگھہ پر جو کہ بیباکی کے ساتھہ بول رها تھا بڑی گہری نظر ڈالی اور وہ سب کے سب ایک آواز هوکر بولے:—

" وہ جوکہ همارے درمیان آپس میں پھوٹ ڈالکر هم پر حکومت کر رها هی وهی همارے

ہندوستانی اخبار

تصویروں کا ضمیمہ

دیکھیئے گاؤں کو خراب حالت میں رکھنے سے کس قدر پانی ضایع ہو رہا ہی اور بیچارے بیلوں کو کتنی بڑی دقت اُٹھانی پڑتی ہی *

[ہمارے اِس پرچہ میں "آبپاشی کے متعلق سیدھی سادی باتیں" اِس مضمون کو دیکھیئے]

دیکھیئے اِس تصویر میں اچھی طرح رکھی جانے والی ایک کول دکھلائی گئی ہی - اِس میں نہ تو پانی ضایع جاتا ہی اور نہ بیل گاڑی کی راہ میں کوئی دقت ہی حائل ہوتی ہی *

Daily Mirror Picture] [By special arrangement with the *Statesman*

"ایمپائر ڈے" کے دن کی خوشیوں میں ایک قدیم طرز کا ناچ

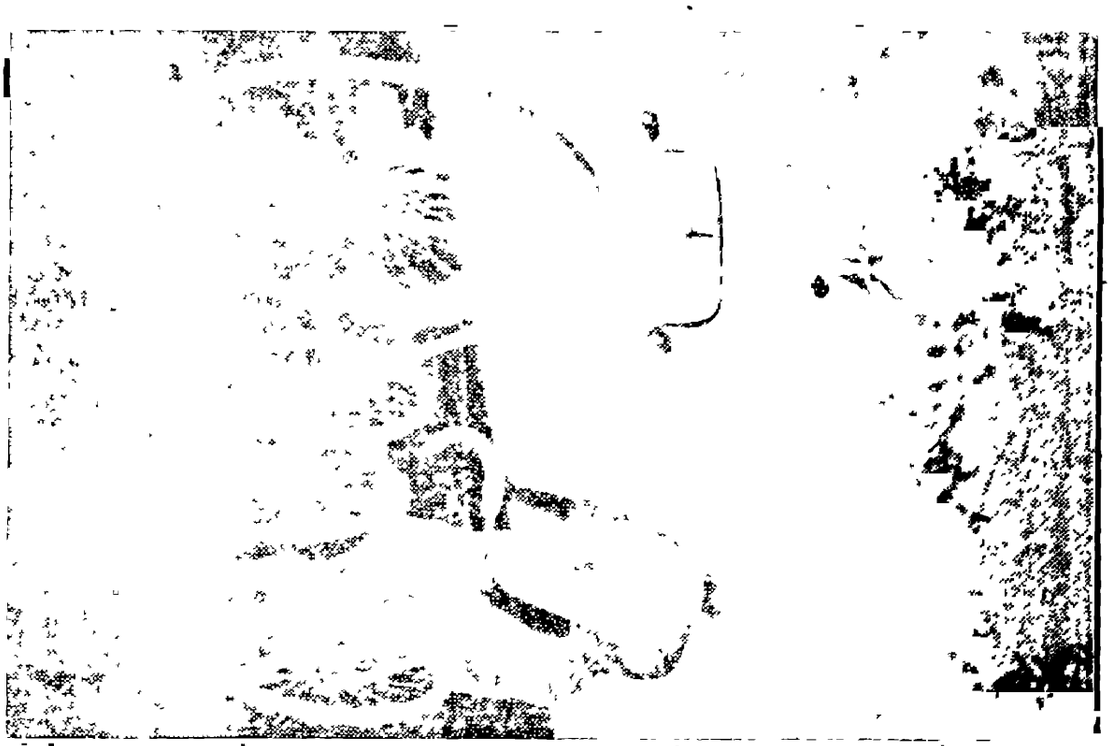

Daily Mail Picture.] [By special arrangement with the *Statesman*

پرانے اور نئے زمانہ کی پالیسیاں

سو یہہ الزام مرعتا ہی اور اس کے غلم صلت گرگے چند ٹکڑے روٹیوں کے لیئے اور بڑے بڑے خطابات کے لیئے جن کے دینے میں کہ حکومت کرنے والے کا ایک پیسہ بھی خرچ نہیں ہوتا اپنے ملک سے غداری کرنے لگتے ہیں - آپ پیشینگوئی کرتے ہیں کہ حب الوطنی کی یہہ تحریک بھی ترک موالاتی تحریک کا چور چور ہوکر ناکامیاب ہونا لازمی ہی - اب بتلائیے کہ پھر ہم کیا کریں - آپ تو اپنے کو ۳۵ کرور ہندوستانیوں سے زیادہ عقلمند لگاتے ہیں - ذرا ٹھیک ٹھیک بتلائیے تو کہ آئندہ کچھ تھوڑے ہی عرصہ میں کیا ہونے والا ہی *

کمار سنگھ:— (مسنعدی سے) - مہاشے جوشے اظہارات اور تہمتیں لگاکر مجھے ذلیل کرنے سے باز آئیے - نہ تو مجھے انگریزوں کے کسی خطاب کی پروا ہی اور نہ آپ کی خوشامدی کی - مجھے میں پیش بینی کی طاقت نہیں ہی لیکن اس بات کے انجام کی پیش بینی ہر ذی شخص کرسکتا ہی جو کہ ٹھنڈے دل ہوکر معاملات پر غور و خوض کرے کہ اگر کوئی ساری کی ساری قوم راجپی یا تا واجبی طور پر پارلمنٹ کی طرح انگریزوں سے تعرت کرنے لگے اور حالات موجودہ کو دیکھہ کر بھی نہ ڈرے تو اس کا حشر کیا ہوگا - پھر جن ۳۵ کرور لوگوں کا ذکر آپ کرتے ہیں وہ سب کے سب ہی آپ کی تحریک میں شامل نہیں ہیں خواہ ترک موالاتی لوگ کیسا ہی شور کیوں نہ مچائیں - پھر ترک موالاتی تحریک کے حامی والوں میں سے ایک بڑی تعداد ایسے طالب علموں کی ہی جن کے نہ داڑھی مونچھیں ہی ہیں آئی ہیں ' جو کہ نا پختہ کار ' متلون ارادہ اور آسانی کے ساتھہ اثر میں آجانے والے ہیں - پھر ایسے بدمعاش بھی ہیں جو کہ گاؤں والوں کے درمیان دنگا فساد پیدا کروانے کی تاک میں لگے ہی رہتے ہیں - یاد رکھیئے کہ گاؤں والے جلد تسین کرلیا کرتے ہیں - پس جہاں تک میں سمجھتا ہوں درحقیقت میں ان ایسے غیروں کی نہ نسبت تو ضرور ہی زیادہ عقلمند ہوں جو کہ آپ کی تحریک میں جوق در جوق جمع ہو جایا کرتے ہیں - اب دیکھیئے کہ آپ لوگ مجمع کو کس طرح اپنی مٹھی میں لاتے ہیں - آپ مجمع کے لوگوں کو سمجھہ بوجھہ اور عقل سے تو کام لینے ہی نہیں دیتے بلکہ تمام ناواقفکار لوگوں سے کہتے پھرتے ہیں کہ انگریزی سرکار تمہیں خوراک و آسائش نہیں ملنے دیتی ' تمہارے مذہب میں دخل دیتی ہی - پھر آپ لوگ ان بیچاروں سے یہہ بھی کہتے ہیں کہ مہاتما گاندھی خدا کے اوتار ہیں وہ جو کچھہ کہیں اُسے کرو - مجمع کے لوگ یقین کر بیٹھتے ہیں کہ کوئی ملک ایسا بھی ہوسکتا ہی جہاں کہ عربی کا نام و نشان بھی نہ ہو اور سرکار مالگذاری و لگان نہ لے - چونکہ وہ اوعام پرست ہوتے ہیں اس لیئے مسٹر گاندھی میں خدائی طاقت بھی مان لیتے ہیں - اِسی طرح بیوقوف لوگ جنہیں کہ آپ عقلمندوں کے نام سے پکارتے ہیں ترک موالاتی بن جاتے ہیں لیکن پھر بھی تو دیکھیئے کہ آیندہ اس کا نتیجہ کیا ہی - ابھی تک انگلستان کا جہازی بیڑا ہمارے سمندری ساحلوں کو دشمنوں سے محفوظ رکھتا چلا آتا ہی - اگر کل کو ایسا کہ آپ کہتے ہیں کہ سب میں انگریز لوگ چلے جائیں تو پھر ہمارے ملک کی حفاظت کا کام آپ کے سر آن پڑیگا - یاد رکھیئے کہ ہمارا ملک ابتدا سے ہی کہ اِسے ایک چھوٹا سا راجہ کہنا چاہیئے اور یہہ بھی یاد رکھیئے کہ آجکل سامان حنگ مہیا کرنے کی لاگ دانت لگی ہوئی ہی اور اِس زمانہ میں ملک کی حفاظت کرنے کا کام کچھہ آسان نہیں ہی - آپ کو بھی اپنے انتظام کے لیئے مالگذاری اور لگان ایسا ہی پڑیگا - ایسی حالت میں اگر مان بھی لیا جائے کہ ملک میں بے حد سی نہ پھیلیگی اور کاشتکار لوگ جو بوئینگے وہ کاٹ بھی سکینگے تو بھی کاشتکار سمجھہ لینگے کہ یہہ کہکر انہیں دھوکا دیا گیا ہی کہ تم پر کوئی ٹیکس نہ لگیگا یا لگیگا بھی تو بہت کم - چونکہ موجودہ سرکار کے بجائے ایک ایسی معتدل حکومت کا قائم ہو ' تو اس معتدل ہی جس کی تعریف کہ افلاطون نے کائی ہی اس لیئے جمہوریت قائم ہوجانے کی حالت میں بھی بہت سی بےچینیاں موجود رہینگی اور شورش پھیلانے والے لوگ جیسا کہ آجکل کررہے ہیں اُس وقت بھی انہیں عوام الناس کو اُس وقت کی جمہوری حکومت سے ترک موالات کرنے پر اُبھار سکتے ہیں - ہوشیار رہو کہیں ایسا نہ ہو کہ جن ہتھیاروں کو آپ نے ایجاد کیا ہی وہ خود آپ ہی کے خلاف اِستعمال کیئے جانے لگیں *

ان لوگوں کا جواب :— (طعناً) شاید آپ ہی پہلے پہل ان ہتھیاروں کو ہمارے برخلاف اِستعمال کرکے ہمیں مشکور کریں - تو کیا بس

اتنے هي سے خبردار رهنے کي آپ همیں صلاح دیتے هیں ! *

کمارسنگهه هندو مسلم اتحاد کا بهنڈا پهوڑتے هیں

کمارسنگهه :— ابهي آؤر تو سنیئے — آپ کا دل چاهے تو خوب جي بهر کو میري بے عزتي کا مضحکه اڑا لیجیئے مگر واقعه تو یه هی که اگر معاشرتي پهلو سے آپ تمام قوم کو ادنی درجه کردینگے تو بهي مسلم اتحاد مذهبي تعصب کي چٹان سے ٹکر کهاکر اسي وقت چکنا چور هوجائیگا جبکه آپ کي خواهش کے مطابق انگریز لوگ اس ملک کو چهوڑنے کے لیئے اپنا قدم ظاهر رکهینگے — آج کل هندو مسلم اتحاد اسي میدان پر هی که هندو اور مسلمان دونوں انگریزي حکومت کے مخالف هیں — هندوستان کے تمام عقلمند اور نیک خواه لوگ یهي چاهتے هیں که هندو مسلمانوں میں امن و امان کے ساتهه اتحاد قائم رهے اور وه دونوں یکساں سیاسي مقصدوں کو سامنے رکهتے هوئے آپس میں مل جل کر کام کریں لیکن اگر موجوده سرکار کے تجاویز جو که دونوں پارٹیوں پر برابر رکهي گئي هیں یکایک سوراج قائم هو جانے کے لیئے که ملک تیار نهیں هی تو پهر کوئي شبهه نهیں نه رهي هوگا که هندو مسلمان دونوں اپنا هي اپنا سا چاها چاهینگے اور اس بات کا تو یقین هي نهیں آتا که تیس کروڑ هي جو مجموعه هوام الناس آپس میں گهل مل کر ایک متحده قوم بن جائیں گے اپنے دشمني احساسات کو بهول جائینگے — پهر یه بهي یاد رهے که یه ان پڑهه عوام الناس کا طبقه ملک میں نهایت هي اهم طبقه هی *

غیر ملکي حملے کا خطره

پهر جب تک که تمام طبقے یکساں طور پر مطمئن نه رهینگے تب تک لازمي هی که بے چیني پیدا هوتي رهے اور وه خدا جانے سامان جو که اب تک پردے کے پیچهے پڑے هوئے هیں نظروں کے سامنے آجائینگے — لوگ آپس میں اس طرح لڑنے بهڑنے لگینگے نه ایک کا هاتهه اور دوسرے کي گردن هوگي — هندوستان کي بے شمار دولت کے باعث دوسرے قوموں کے منهه میں پاني آرها هی اور وه غیر ملک کي قومیں پهلے تو سارے هندوستان کو فتح کرنا چاهینگي اور اگر بالفرض اُنهوں نے ایسا اراده نه بهي کیا تو ملک کو لوٹنے کهسوٹنے کا تو ایک موقع بهي اپنے هاتهه سے خالي نه جانے دینگي — وه همارے درمیان نفاقیاں ڈال دینگے — باهمي نفرت کو بڑهاکر آؤر بهي زیاده بڑهنا دینگي کبهي ایک گروه سے کهینگي که هم تمهاري مدد کرینگے اور کبهي دوسرے کي مدد پر آماده‌گي ظاهر کرینگي — یه سب وه اِس لیئے کرینگي که اُن کے قدم همارے ملک کي زمین پر جم جائیں — هم سبهوں کو معلوم هی که تهوڑا هي عرصه گذرا جبکه علي برادران نے انعالي حملے کي نسبت اپنے کیا خیالات ظاهر کئے اور آپ نے اس کے مخالف کیسي سخت روش اختیار کي — پس آپ اس بات کي سخت کوشش نهیں کرتے که تمام لوگوں کے مذاهب مضبوطي سے آپس میں اس طرح ایک هوجائیں که ایک دوسرے کے برخلاف نه بڑهیں تو جو سوراج که آپ انقلاب پیدا کرکے قائم کرنا چاهتے هیں وه آپ اجي طرح پهرنے بهي نه پائینگے که پهلے هي آپ کے هاتهوں سے جاتا رهیگا *

سیاسي معاملات پر بحث کرنے والے دونوں طالب علم اِسے سن کر بات کاٹ کر بول اُٹهے — " تو جناب آپ کے خیال کا اب لباب یه هی که اب هیں همارے لیئے یه لازمي هی که بدیسیوں کے پیر کے نیچے کیڑوں کي طرح تڑپا کریں — واه جناب کیوں نه هو آپ حکم فرماتے هیں — اجي آپ کو کچهه آؤر بهي کهنا باقي هی ؟ *

کمارسنگهه :— ترک موالاتي تحریک کے متعلق آپ نے میري راے پوچهي اس لیئے میں تو صرف اپني راے هي ظاهر کر رها هوں — میں نے یه هو هرگز نهیں کها که آپ کسي کے سامنے دب کر چلیئے — میں تو جو کچهه کهتا هوں وه یه هی که اپنے اِرادے کے موافق سرکار کے نظم و نسق کي مشین کو توڑے پهوڑے میں آپ ایک ایسا انقلاب برپا کرنے کے مرتکب هونگے جس کے نتیجے کي جواب ان کي کیسي هي پیش بیني کیوں نه کرلي جاے صاف طور پر پهلے سے سمجهے نهیں جاسکتے — هاں آپ کا یه فرمانا درست هی که بغیر کچهه جوکهم میں پڑے هوئے کوئي بات حاصل نهیں هوسکتي اور آپ لوگ اپنے ملک کے لیئے اپني جانیں قربان کرنے کے لیئے بهي تیار هیں لیکن هندوستان کي سیاسي ' جماعتي ' مذهبي اور مالي حالتوں پر غور کرتے هوئے اور اس بات پر غور کرتے هوئے که

آپ دیکھ لیں کی سیاسی حالت کیا ہو وہی ہی کیا آپ کو اس بات کی ذرا بھی اُمید دلائی دیتی ہی کہ آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہوجائینگے ؟ - کیا آپ کو یقین ہی کہ آپ کا ملک غیر ملک والوں کی حکومت سے ہمیشہ ہی رہا رہیگا ؟ - گو آپ کے ملک کے لوگ سرکار کو زائل کرنے کی جھوٹی اُمید میں پڑکر عارضی طور پر آپس میں مل جائیں لیکن حقیقتاً ان میں نا اتفاقی ہی - اگر بالفرض ایک لمحہ کے لیئے یہہ بھی مان لیا جاے کہ وہ سرکار کو زائل کرنے میں کامیاب ہوجائیں تو دیکھنا چاہیئے کہ پھر اس کے بعد کیا اُفتاد پڑیگی *

بے حکومتی یا بل جانے کا خطرہ

اگر جیسی کہ مسٹر گاندھی کو اُمید ہی ترک موالاتی تحریک نے اس سرکار کے کار و بار کو ناممکن بھی کردیا تو کیا آپ سچ مچ یقین رکھتے ہیں کہ مسٹر گاندھی وعدہ قانون اور ضابطہ کو قائم رکھنے کے وہ جذبات لوگوں میں پھر سے پیدا کردینگے جو کہ ترک موالاتی تحریک کی بدولت اُنھوں نے مٹا دیئے ہیں ؟ - اور ایک موقعہ لوگوں کو یہہ سمجھ لینے دیا کہ موجودہ حکومت میں لگان نہ ادا کرنا تو پھر کیا مسٹر گاندھی اپنی اُنگلیوں کے اِشارے سے اُنھیں پھر لگان دینے پر آمادہ کرسکینگے ؟ یہہ نہایت ہی غیر اغلب ہی اور بے حکومتی کا پھیل جانا لازمی ہی - یا بے حکومتی کے بجاے ایک ایسی خود مختارانہ اور فوجی حکومت قائم ہوجائیگی جو کہ خواہ کوئی بھی دیسی حکومت کیوں نہ ہو اُس سے کہیں زیادہ بدتر ہوگی - آپ غصہ اور جوش و خروش کو دل سے نکال کر ٹھنڈے دل و دماغ سے اس مسئلہ پر غور کیجیئے *

بولشیوزم کا خطرہ

پھر کیا آپ کا اِرادہ یہہ ہی کہ بالشویکی طرز کی حکومت قائم ہوجاے ؟ - اگر خدا نخواستہ ایسا ہوا تو صرف موجودہ راجہ مہاراجوں کے خاندان ہی تباہ نہ ہونگے بلکہ آپ لوگوں کا زور بھی ہر ایک باتوں میں جاتا رہیگا جو کہ آپ کو اونچی ذات ' تہذیب اور سمجھہ بوجھہ کی بدولت حاصل ہی - ہماری آپکی بہنوں اور بیٹیوں کی شادیاں سائیسوں اور موچیوں کے ساتھہ ہوگی - اس کھانے کے کمرے میں جس میں کہ مسٹر شنکر کو بھی نہیں آنے دیا گیا تھا سڑک کے خاکروب اور بھنگی ذات کو بیٹھینگے - ہر ایک چیز پر تمام قوم کا مشترکہ قبضہ ہوجائیگا کہ جو چاہے اُسے کام میں لائے - آپ کو تو یہہ اُمید ہی کہ اگر یہ کشیدہ اور مال کشی بند ہوجائیگی تو ہندوستان کی دولت بڑھیگی مگر یاد رکھیئے کہ اگر ملک میں مشترکہ قبضہ کا اُصول چل نکلا تو بجاے بڑھنے کے ملک کی دولت گھٹیگی - یہہ ایک ایسی بات ہی کہ جسے علم اقتصادیات کا ہر ایک طالب علم جانتا ہی *

میری سمجھہ میں سرکار کو زائل کرنے کی جو تحریک ہی اس کا یہی نتیجہ ہوگا - یوں تو ہر شخص کے خیالات جدا جدا ہوتے ہیں لیکن ہمیں گذشتہ اور موجودہ باتوں سے آئندہ کی باتوں کا قیاس کرنا چاہیئے اور اس طرح سمجھہ بوجھہ لینے کے بعد پھر کسی کام میں سر کے بل دوڑ کر لگنا چاہیئے *

سیاسی معاملات پر بحث کرنے والا ایک شخص

مسٹر سنگھہ آپ ملک کی حمایت سے خود علیحدہ رہ کر ملک کے ساتھہ دھوکا کرتے ہو کوئی رہے ہیں مگر تسپر بھی آیندہ کا ایک خوفناک نظارہ دکھلا کر آپ دوسروں کو بھی اُس کی حمایت سے روک رہے ہیں - لوگوں کو پست ہمتی کے ساتھہ کوئی کام شروع نہ کرنا چاہیئے بلکہ اُمید رکھنا لازمی ہی - مہربانی کرکے " خبردار خبردار " کہہ کہہ کر کسی جوشیلے نوجوان کے جوش و خروش پر پانی نہ ڈالیئے *

کمار سنگھہ :— میں نے بلا پوچھے تو کچھہ کہا ہی نہیں - جب آپ لوگوں نے پوچھا تو میں نے اپنے دل کی بات بتلائی - آیندہ کے لیئے جیسا میری سمجھہ میں آئیگا ویسا میں لوگوں کو خبردار کرونگا کہ بھائی فلاں کام میں موجودہ کی نہ نسبت زیادہ بدتری کا اِحتمال ہی - لوگوں کو خبردار کرنا یا نہ کرنا یہہ میرے ہی اختیار کی بات ہی - میں جیسا مناسب سمجھوں گا کرونگا *

سیاسی بحث کرنے والوں میں سے ایک طالب علم :— میری سمجھہ میں آپ ہم لوگوں کو اس بات کا بھی مشورہ دے سکتے ہیں کہ آنے والی بلاؤں سے ہمیں کس طرح اپنی حفاظت کرنی چاہیئے *

کمارسنگھ صلاح دیتے ہیں کہ (۱) جماعتي باتوں میں اصلاح کرو - (۲) رفتہ رفتہ سوراج حاصل کرو - (۳) اصلاحات حکومت کے مطابق کام کرو *

کمارسنگھ:— ایک اکیلے میري ہي عقل آیندہ برائیوں سے محفوظ رکھنے کي تدبیر بتلانے کے لیئے کافي نہیں ہی - اس کے لیئے ضرورت ہی کہ بہت سے تجربہ کار لوگ ٹھنڈے دل و دماغ سے غور کریں - ایک تدبیر جو کہ میري سمجھ میں آتي ہی کہ دائمي اتفاق قائم کرنے کے لیئے مختلف ذاتوں اور قسموں کو ایک میں مل جانا چاہیئے - ہندو مسلمان اور عیسائي سبھوں کے مفاد ایک ہي ہوں - یہہ نہ سمجھیئے کہ ملکي رشتہ کي وجہہ سے آپ کي اُمیدیں بر آئینگي کیونکہ ممکن ہی اتفاق کا رشتہ مختلف سخصیتوں کو برداشت نہ کرسکے اور ٹوٹ جاے کیونکہ کم از کم ہندوستان کے لوگ تو مذہبي باتوں کا مادي ترقي یا سیاسي آزادي کے مقابلہ میں زیادہ لحاظ رکھتے ہیں - بس آپ ان قسموں پر بھروسہ نہیں رکھ سکتے جو کہ ملک کي حمایت کے لیئے لوگوں سے لي گئي ہیں - بس ابتدائي تحریک جاري کرنے سے پہلے اپني اصلاح کرنے میں مصروف ہونا چاہیئے *

سب کے سب چلا اُٹھے :— شش - ذاتوں اور قسموں کا آپس میں ایک ساتھہ مل جانے میں تو مدتیں لگینگي اور کونسلوں کے لیئے وہ دس برس کي میعاد جو اس لیئے رکھي گئي ہی کہ دیکھیں کونسلیں اپنا کام کہاں تک خوبي کے ساتھہ انجام دیتي ہیں ان مدتوں کے پہلے ہي پوري ہو جائیگي *

کمارسنگھ :— یہہ تو آپ کے لیئے اُور بھي اچھا ہی کیونکہ اگر سرکار اپنا وعدہ پورا نہ کرے تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ تم نے کیوں اپنا وعدہ پورا نہیں کیا - آپ کے لیئے لازم ہی کہ اپنا کام کبھي بھي بند نہ کریں لیکن اس کے ساتھہ ہي ساتھہ جو کچھہ کریں عقلمندي کے ساتھہ کریں *

جواب :— آپ تو ایسا کہہ رہے ہیں گویا سرکار نے کبھي اپنا وعدہ ہي تو پورا کیا ہی - قریب قریب ایک صدي گذر گئي جبکہ ملکہ معظمہ وکٹوریہ مرحومہ نے ہندوستان کو پوري پوري خود اختیاري حکومت دینے کا وعدہ کیا تھا لیکن ابھي تک اس ملک میں خود اختیاري حکومت تو کہاں اُس کا سایہ بھي نظر نہیں آیا *

کمارسنگھ :— مگر یہہ تو دیکھیئے کہ ملکہ معظمہ وکٹوریا مرحومہ نے کوئي تاریخ نہیں مقرر کي تھي کہ اس تاریخ پر اس ملک کو یکایک سوراج دے دیا جاے لیکن ذرا یہہ تو دیکھیئے کہ جب ایسٹ انڈیا کمپني کي حکومت قائم ہوئي یا اُسے چھوڑ کر یہہ دیکھیئے کہ جب تاج برطانیہ نے ہندوستان کي حکومت اپنے ہاتھوں میں لي تھي تو اُس وقت آپ کي حالت کیا تھي اور آج کیا ہی - آپ اس بات سے اِنکار نہیں کرسکتے کہ اگر اُور کسي بات کے لحاظ سے نہیں تو کم از کم سیاسي معاملات کے لحاظ سے آپ کي حالت میں بہت کچھہ بڑي بڑي تبدیلیاں کي جاتي رہي ہیں - ایک ایسا وقت بھي تھا جبکہ انگلستان کي پارلیامنٹ ہندوستان کے لیئے سب کے سب قانون آپ ہي بناتي تھي لیکن پھر اس کے بعد بہت ہي جلد پہلے ہندوستان کے وائسراے کي قانوني کونسل بنائي گئي پھر صوبوں میں بھي قانوني کونسلیں قائم کي گئیں - پہلے قانوني کونسلوں کے میمبر سرکاري عہدہ دار لوگ مقرر کیا کرتے تھے - پھر رفتہ رفتہ یہہ ہوا کہ زیادہ تر میمبروں کو رعایا ہي چننے لگي - اب رفتہ رفتہ انگریزوں کے بجاے ہندوستاني لوگ جج اور کلکٹر وغیرہ مقرر ہو رہے ہیں - وائسراے کي انتظامیہ کونسل اور صوبجاتي انتظامیہ کونسلوں میں بھي ہندوستاني میمبر شریک کیئے گئے ہیں - صاحب وزیر ہند کي کونسل میں بھي ہندوستاني لوگ ہیں - جنگ کے متعلق سارے برطانوي سلطنت بھر کي جو کونسل بنائي گئي اور جو جنگي دارالوزراء قائم کیا گیا اُس میں بھي ہندوستاني میمبروں نے ہندوستان کي نمائندگي کي - پھر اصلاحات شدہ کونسلوں کا جو قانون ہی اُس کے موجب ہمیں پہلے سے زیادہ حقوق و اختیارات ملے ہیں - ہاں یہہ ٹھیک ہی کہ ہمیں وہ سب نہیں ملا جس کے کہ ہم مستحق ہیں - لیکن سرکار کي بات پر بھروسہ رکھیئے اور عقلمندي سے کام کیجیئے جوش و خروش کا طوفان برپا کرکے معاملات کي حالت اُور بھي بدتر نہ بنائیے *

وہ لوگ :— جو لوگ حق کي حمایت کرنے سے قاصل کرتے ہیں وہ نزدل ہیں *

کمار سنگھ :— آپ کے ملک کی قسمت کا فیصلہ آپ کے ہاتھوں میں ہی — آپ ہمارے ہی حق کی حمایت کریں لیکن ممکن ہی کہ آپ کے کانوں سے وہ سراسر برباد ہوجائے — میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ ہر ایک شخص کو حق حاصل ہی کہ وہ اپنی سمجھ کے مطابق خیال کرے اور کام کرے — ممکن ہی کہ میں اپنی اختلاف رائے کی وجہ سے ستایا جاؤں لیکن یاد رکھیئے کہ اگر خونریزی مچانے والا انقلاب برپا ہوا اور اُس انقلاب کے ساتھ ہی ساتھ ہونے والی تمام برائیاں پیدا ہوئیں تو اکیلے مجھ ہی پر مصیبت نہ آئیگی بلکہ ساری قوم کی قوم کو مصیبت جھیلنی پڑیگی ●

اتنا کہہکر کمار سنگھ پھر پہلے کی طرح خاموش ہوگئے اور اونگھنے لگے — جب بزواد اُنکے اسٹیشن پر آنکھ کھلی تو دیکھا کہ وہ لوگ جو سیاسی معاملات پر بحث کر رہے تھے گاڑی پر سے اُتر گئے ہیں ●

قصے کہانیاں

خدا کی خدمت

کسی زمانہ میں ایک بہت ہی مضبوط شخص رہتا تھا جو کہ معمول سے زیادہ طاقتور تھا — اُس شخص کا نام افرو تھا — وہ بچپن ہی سے بہت مضبوط تھا اور اپنے ساتھیوں کو پیسا کرتا تھا لیکن بہت ہی جلد اپنی شوارتوں سے اُس کا دل اُکتا گیا اور اُسے خواہش پیدا ہوئی کہ کسی بہادر سے بہادر بادشاہ کی خدمت میں رہ کر اپنی طاقت اور بہادری کے جوہر دکھلائے — پس زرہ بکتر پہن اور تلوار ہاتھ میں لے وہ دنیا کے بڑے سے بڑے بادشاہ کے محل پر حاضر ہوا — افرو بادشاہ کی خدمت کرنے لگا — ایک دن اُس نے دیکھا کہ جب کبھی بھات اپنی گیتوں میں شیطان کا نام لیتا ہی تب تب بادشاہ اپنی پیشانی پر ایک نشان بنا لیتا ہی — افرو نے سوچا کہ یہہ بادشاہ شیطان سے ڈرتا ہی اور اِس لیئے بہادر نہیں ہی — پس اُس نے اِس بات کا فیصلہ کیا کہ میں شیطان کی خدمت کرونگا جس سے کہ دنیا کے طاقتور بادشاہ بھی ڈرتے ہیں ●

پس افرو شیطان کی تلاش میں نکلا — تلاش کرتے کرتے آخرکار ایک گہرے اور تاریک جنگل میں شیطان اپنا دربار کرتے ہوئے نظر آیا ●

افرو نے اُس سے پوچھا کہ کیا تو ہی دنیا میں بہادر سے بہادر بادشاہ ہی — شیطان نے افرو کو یقین دلا دیا کہ ہاں میں ہی ہوں اور یہہ کہ میں کسی سے بھی نہیں ڈرتا — یہہ سن کر افرو شیطان کی خدمت کرنے کے لیئے تیار ہوگیا ●

ایک روز ایسا ہوا کہ جب شیطان اور افرو دونوں ساتھہ ساتھہ چلے جارہے تھے سڑک پر ایک چھوٹا چوبی صلیب نظر پڑا — اس صلیب کو دیکھتے ہی شیطان ڈرکے مارے تھر تھر کانپنے لگا — یہہ دیکھہ کر افرو بولا " آپ تو کہتے تھے کہ میں دنیا میں سبھوں سے زیادہ بہادر ہوں — اب یہہ کیا بات ہی کہ آپ ایک لکڑی کے ٹکڑے سے ڈر رہے ہیں؟ " — شیطان بولا کہ میں اِس چھوٹے لکڑی کے ٹکڑے سے نہیں ڈرتا بلکہ حضرت عیسیٰ سے ڈرتا ہوں جو کہ ایسی ہی صلیب پر چڑھائے گئے تھے ●

یہہ دیکھہ کر کہ حضرت عیسیٰ سے شیطان بھی اِس قدر ڈرتا ہی افرو حضرت عیسیٰ کی تلاش میں نکلا — راستے میں ایک صحرا نشین فقیر کو دیکھہ کر افرو نے سوچا کہ یہہ فقیر حضرت عیسیٰ کا پتہ ضرور جانتا ہوگا — پس اُس نے فقیر سے کہا کہ مجھے حضرت عیسیٰ کی داستان سنائیئے ●

حضرت عیسیٰ کی داستان سنکر افرو نے صرف اکیلے اُنہیں کی خدمت کرنے کا عہد کرلیا — فقیر نے افرو کو یہہ بات اچھی طرح سمجھا دی کہ عیسیٰ اپنے خدمتگاروں سے یہہ نہیں چاہتے کہ وہ اُس کے لیئے لڑیں بھڑیں بلکہ یہہ چاہتے ہیں کہ اُن کے خدمتگار اُن کے مخلوق کی خدمت کریں — فقیر نے یہہ بھی کہا کہ خدا نے تمہیں غیرمعمولی طاقت اِس لیئے دی ہی کہ کمزوروں کی مدد کرو نہ کہ انہیں مارو اور ستاؤ — پاس ہی ایک ایسا دریا تھا جسے پار کرنے میں لوگوں کو دقت ہوا کرتی تھی — فقیر افرو کو اِس دریا پر لے گیا اور بولا کہ حضرت عیسیٰ کی خدمت کرنے کا سب سے اچھا طریقہ یہہ ہی کہ تم اپنی طاقت کو کام میں لاکر لوگوں کو — جو کہ حضرت عیسیٰ کے مخلوق ہیں دریا پار کرنے میں مدد دو ●

اِس بات کا الہو پر اِس قدر زیادہ اثر ہوا کہ وہ دریا کے کنارے اپنے چھوٹے ہلکے کو وہیں رکھ کر لوگوں کو اپنے اُوپر سوار کرا کر دریا پار اُتارنے لگا۔ اور اپنے اِس کام کو اپنے دل میں خدا کی عبادت کا جوش سمجھنے لگا۔ ایک رات کو جبکہ بہت طوفان برپا ہو رہا تھا ایک بوڑھا بچہ الہو کے پاس آیا اور بولا کہ مجھے دریا کے پار کر دیجئے۔

الہو نے لڑکے کو اپنے کندھے پر بیٹھا لیا اور دریا پار کرنے لگا۔ دریا میں مارے طوفان کے بہوں بہرا ہوا تھا۔ جیوں جیوں الہو آگے بڑھتا ہوا گیا تیوں تیوں لڑکے کا وزن زیادہ اور زیادہ بڑھتا گیا۔ یہاں تک کہ الہو کی ٹانگیں جھک گئیں۔ کسی نہ کسی طرح کرکے الہو اُس لڑکے کو دریا کے پار اُتار لے گیا اور لڑکے کو اپنے کندھے پر سے اُتار کر اِس بات پر تعجب ظاہر کرنے لگا کہ وہ ایک بچہ ہی ہونے پر اِس قدر بھاری ہی کہ اِس قدر بھاری شخص کو میں نے کبھی دریا کے پار نہیں اُتارا ہی۔

الہو کا یہہ تعجب ختم نہ ہونے پایا تھا کہ ایک اور تعجب کی بات ہوئی یعنی یہہ کہ ایک دم لڑکے سے ایک بڑی عظیم‌الشان روشنی اور جلال کا ظہور ہوا اور الہو سے بولا :—

"میں تجھے اِس لیئے بھاری معلوم ہوا کہ تو دنیا کے گناہوں اور رنج و تکالیف کا بار ہی۔ میں ہی حضرت عیسیٰ ہوں۔ چونکہ تو نے کمزوروں کے ساتھہ مہربانیاں کی ہیں اور حضرت عیسیٰ کو اپنے کندھوں پر چڑھا کر پار اُتارا ہی اِس لیئے آج سے میں تیرا نام کرسٹوفر رکھتا ہوں۔"

اتنا کہہ کر وہ بچہ غائب ہوگیا۔ اِس قصہ سے سلنے والے سبق کو فارس کے مشہور زمانہ شاعر حضرت شیخ سعدی نے اپنے ایک شعر میں یوں دکھایا ہی کہ۔" اگر تم چاہتے ہو کہ خدا تمہارے ساتھہ فیاضی کے ساتھہ پیش آئے تو تمہیں خدا کی مخلوق کے ساتھہ فیاضی برتنی چاہیئے۔"

خوش و خرم رہنے کا طریقہ

ایک بہت بڑا بادشاہ اپنے چھوٹے بیٹے کو بہت پیار کیا کرتا تھا۔ بیٹے کی ہر ایک خواہش پوری کی جاتی تھی چاہے کتنی ہی بیہودہ کیوں نہ ہو جائے۔ بیٹے کی کوئی بھی خواہش بلا پوری ہوئے نہ رہتی تھی۔ لیکن اِس پر بھی بیٹا خوش و خرم نہ رہتا تھا۔ اِس کا چہرہ ہمیشہ لٹکا ہی رہتا تھا۔ ایک روز ایک بڑا جادوگر بادشاہ کے محل پر آیا اور اُس نے بادشاہ سے کہا کہ " حضور میں آپ کے لڑکے کو خوش و خرم بنا دونگا اور اس کے چہرے پر سے ناک بھوں کی شکن دور ہوکر مسکراہٹ آجائیگی۔ بادشاہ نے کہا کہ اگر تم ایسا کردوگے تو جو کچھہ مانگوگے پاؤگے۔ جادوگر لڑکے کو ایک تخلیہ کے کمرے میں لے گیا اور کاغذ پر کسی سفید چیز سے کچھہ لکھہ دیا۔ جادوگر وہ کاغذ لڑکے کو دیکر بولا کہ اِسے ایک اندھیرے کمرے میں لیجاکر اِس کے نیچے ایک موم بتی جلانا اور دیکھنا کہ کیا ہوتا ہی۔ اِتنا کہہ کر جادوگر چلا گیا۔ جادوگر نے جیسا کہا تھا لڑکے نے ویسا ہی کیا۔ جب اُس نے کاغذ کے نیچے موم بتی جلائی تو موم‌بتی کی روشنی سے کاغذ پر خوبصورت اور نیلے حرفوں میں یہہ لکھا ہوا تھا " ہر روز کسی نہ کسی کے ساتھہ کچھہ مہربانی کیا کرو" — شاہزادہ جادوگر کی صلاح پر عمل کرنے لگا اور بہت جلد اپنے باپ کی بادشاہت میں سب سے زیادہ خوش و خرم لڑکا ہو گیا۔

کوئی بھی شخص بلا دوسروں کے کارآمد ہوئے بغیر درحقیقت خوش و خرم نہیں رہ سکتا اور کوئی بھی شخص کامیاب نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ خوش و خرم اور بشاش نہ ہو۔ خوش اور بشاش رہنا چاہیئے۔ ہر ایک کی بھلائی کا خواہاں رہنا چاہیئے اور تمام اِنسانوں سے بھائی چارا رکھنا چاہیئے۔ صرف دیکھو ہی ہم سمجھہ سکتے ہیں کہ ہمارے پاس ہی اور پھل پھول سکتے ہیں۔